

الہام منظوم

از رفیع کجہا

مشنوی مولانا روم

دفتر پنجم

از

سیماب اکبر آبادی



کاشان

ملک دین محمد اینڈ سنز اشاعت منیر بل وڈلاہور

مجدد حقوق بحق ناشران معنوی ہیں  
مکاتیب محمدانہ نثر و شاعری منزل قبل و بعد  
ملک محمد علوی  
دین محمدی پریس لاہور

---

ناشران  
طابع  
مطبوعہ

# فہرست مضامین

## الہام منظوم ترجمہ اردو نقوی مولانا کے روم

### دفتر پنجم

| صفحہ | مضمون                                | نمبر شمار | صفحہ | مضمون                         | نمبر شمار |
|------|--------------------------------------|-----------|------|-------------------------------|-----------|
| ۳۰   | ابتداء کے حال میں فرجی نام           | ۱۸        | ۳    | چار مربع غلیل                 | ۱         |
| ۳۲   | رکھنے کا سبب                         | ۱۸        | ۸    | اکٹا فیض یا کل فی سنیۃ اصحاب  | ۲         |
| ۳۲   | دعا                                  | ۱۹        | ۱۲   | آ کی تفسیر                    | ۳         |
| ۳۵   | موراد حضرت ابراہیم                   | ۲۰        | ۱۳   | آنحضرت کا درجہ و کھولنا       | ۴         |
| ۳۵   | علیہ السلام کا اُسے مار              | ۲۰        | ۲۰   | صمان کا فر کا لوشنا           | ۵         |
| ۳۸   | ڈالنا                                | ۲۱        | ۲۱   | صمان کا فر کا مسلمان ہونا     | ۶         |
| ۵۲   | قمر میں ٹکٹ اور ٹکٹ بی قمر           | ۲۲        | ۲۳   | آدمی کے ظاہری اعمال باطن      | ۷         |
| ۵۲   | عقلوں اور اصل فطرت                   | ۲۳        | ۲۵   | کے گواہ ہیں                   | ۸         |
| ۵۲   | میں فرق                              | ۲۳        | ۲۵   | خدا کا پانی کو ظاہری خواست    | ۹         |
| ۵۲   | ایک عرب اور اس کا گنا                | ۲۴        | ۲۵   | سے پاک کرنا                   | ۱۰        |
| ۵۴   | خود پسندی چشم بد سے زیادہ            | ۲۴        | ۲۵   | پانی کا پھر خدا سے مدد مانگنا | ۱۱        |
| ۵۴   | مضر ہے                               | ۲۵        | ۲۶   | ظاہری قول و فعل اور باطن      | ۱۲        |
| ۶۱   | معتزمین طاؤس حکیم کی کہانی           | ۲۶        | ۲۸   | کے گواہ ہیں                   | ۱۳        |
| ۶۱   | نفس مطمئنہ کی صفائی                  | ۲۶        | ۳۰   | عادت الہی نکالنا              | ۱۴        |
| ۶۳   | اور افکار                            | ۲۷        | ۳۰   | آنحضرت کا صمان کے سامنے       | ۱۵        |
| ۶۵   | لَا رَحْمًا بَشِيرًا فِي الْإِسْلَام | ۲۷        | ۳۳   | ایمان پیش کرنا                | ۱۶        |
| ۶۵   | کی تفسیر                             | ۲۸        | ۳۳   | نور چشم اولیاء اللہ کی غذا ہے | ۱۷        |
| ۶۶   | عمل عاشق کا ثواب خدا                 | ۲۹        | ۳۳   | اہل حق کا غذا کے روح سے       | ۱۸        |
| ۶۶   | کی طرف سے ہے                         | ۲۹        | ۳۵   | انکار کرنا                    | ۱۹        |
| ۶۸   | مَا مَاتَ مَن مَاتَ                  | ۳۰        | ۳۴   | متاحیات                       | ۲۰        |
| ۶۸   | کی تفسیر                             | ۳۰        | ۳۴   | عقل کی تشبیہ جبریل سے         | ۲۱        |
| ۶۹   | حکیم کا اچھے سوال پریشان             | ۳۱        | ۳۴   | مختلف روشیوں کی تشبیہ         | ۲۲        |
| ۶۹   | ہونا                                 | ۳۱        | ۳۹   | آیہ یا خسر لا غلۃ العباد      | ۲۳        |
| ۷۰   | عقل و روح اس دنیا میں تغیر           | ۳۱        |      | کی تفسیر                      | ۲۴        |

| صفحہ | مضمون                        | نمبر شمار | صفحہ | مضمون                             | نمبر شمار |
|------|------------------------------|-----------|------|-----------------------------------|-----------|
| ۱۲۳  | اس دُعا کی شرح میں           | ۵۰        | ۳۶   | مور کا اس مردِ عظیم کو جواب دینا۔ |           |
| ۱۲۴  | ایک مدعی نبوت کا قصہ۔        | ۵۱        | ۳۷   | پندرہ اونٹیاں بھی آفت میں۔        |           |
| ۱۲۵  | اولیائے عوام کی عداوت        | ۵۲        | ۳۸   | جھگڑے حق میں فنا ہو گئے           |           |
| ۱۲۶  | بدکار کا حسیہ شیطانی۔        | ۵۳        | ۳۹   | خیر و کی تعریف۔                   |           |
| ۱۲۷  | مناجات۔                      | ۵۴        | ۴۰   | خدا کے سوا سب آکل و               |           |
| ۱۲۸  | مدعی نبوت سے بادشاہ کا سوال۔ | ۵۵        | ۴۱   | ماکول ہیں۔                        |           |
| ۱۲۹  | ماشق و معشوق کی حکایت        | ۵۶        | ۴۲   | حضرت ابراہیم کا کوئے کی           |           |
|      | ایک مفتی سے کسی کا مسئلہ     | ۵۷        | ۴۳   | مارنے کا سبب۔                     |           |
| ۱۳۰  | پوچھنا۔                      |           | ۴۴   | مناجات اور خدا سے مدد             |           |
|      | مرید اور پیر کی حکایت نقلیہ  | ۵۸        | ۴۵   | یا گنگنا۔                         |           |
| ۱۳۱  | روئے دئے                     |           | ۴۶   | اور محمدی شلائق کی تفسیر۔         |           |
| ۱۳۲  | مرید کا باقی حال۔            | ۵۹        | ۴۷   | اہل دنیا کے ساتھ رہنے             |           |
|      | ایک کنیز اور عروس کی         | ۶۰        | ۴۸   | دائے اہل اللہ۔                    |           |
| ۱۳۳  | حکایت۔                       |           | ۴۹   | محمد خوارزم شاہ اور سبردار        |           |
| ۱۳۴  | مریدوں کو شیخ کی تلقین اور   | ۶۱        | ۵۰   | ہرن کا باقی قصہ۔                  |           |
|      | مثالی۔                       |           | ۵۱   | انی ارغی مسیح نقیوت               |           |
| ۱۳۵  | ایک صاحبِ دل کا خواب         | ۶۲        | ۵۲   | کی تفسیر۔                         |           |
|      | اردو حال گنیا                |           | ۵۳   | حضرت ابراہیمؑ کے مرغِ طوطی        |           |
| ۱۳۶  | اہل ضرر و ان کے              | ۶۳        | ۵۴   | کا سبب۔                           |           |
|      | خدا کا قصہ                   |           | ۵۵   | لقد خلقنا الانسان                 |           |
| ۱۳۷  | قابلیت پر موقوف نہیں         | ۶۴        | ۵۶   | اور و من نعصلا کی                 |           |
| ۱۳۸  | ابتدائے پیدائش آدم           | ۶۵        | ۵۷   | تفسیر                             |           |
|      | علیہ السلام                  |           | ۵۸   | ایلا الذین امنوا کی تفسیر         |           |
| ۱۳۹  | حضرت میکائیلؑ کا زمین        | ۶۶        | ۵۹   | عالمِ نیست بہت نما                |           |
|      | پر آنا۔                      |           | ۶۰   | اور عالمِ نیست تمام               |           |
| ۱۴۰  | حضرت یونس علیہ السلام        | ۶۷        | ۶۱   | کا بلا میں قلوبین پیدا ہونے       |           |
|      | کی قوم کا قصہ۔               |           | ۶۲   | مکتب کا بیان۔                     |           |
| ۱۴۱  | حضرت اسرافیلؑ کا             | ۶۸        | ۶۳   | هو تکلمنا یسما کنتما              |           |
|      | زمین پر آنا۔                 |           | ۶۴   | کی تفسیر۔                         |           |
| ۱۴۲  | حضرت عزرائیلؑ کا             | ۶۹        | ۶۵   | من جہنم واحد کا بیان              |           |
|      | زمین پر آنا۔                 |           | ۶۶   |                                   |           |



| صفحہ | مضمون                                 | نمبر شمار | صفحہ | مضمون                                     | نمبر شمار |
|------|---------------------------------------|-----------|------|---|-----------|
| ۲۳۵  | خلافت دعوئے بات کہتا                  | ۸۸        | ۱۸۵  | مخلوق خالق کا آلہ                         | ۷۰        |
| ۲۳۹  | عورت اور زراہد کا قصہ                 | ۸۹        | ۱۸۸  | حضرت عزرائیلؑ کو                          | ۷۱        |
| ۲۴۱  | توبہ نصوص                             | ۹۰        | ۱۹۲  | رب کی عزت کا جواب                         | ۷۲        |
| ۲۴۳  | عارف واسل کی دعا                      | ۹۱        | ۱۹۳  | دنیا کی چرب و شیریں چیزوں کی مذمت         | ۷۳        |
| ۲۴۴  | نصوص کا توبہ کرتا۔ اور بیہوش ہو جاتا۔ | ۹۲        | ۱۹۵  | غافل کا خواب                              | ۷۴        |
| ۲۴۸  | موتی کامل بیانا۔                      | ۹۳        | ۲۰۳  | رحمت خدا کی امید                          | ۷۵        |
| ۲۵۱  | نصوص سے شہزادی کی عذر خواہی۔          | ۹۴        | ۲۰۴  | ایاز اور اس کے حجرے کا قصہ                | ۷۶        |
| ۲۵۲  | توبہ شکنی ابدی نقصان کا باعث ہے۔      | ۹۵        | ۲۰۹  | ایاز کا قصہ                               | ۷۷        |
| ۲۵۳  | قطب سے شیر کی مثال۔                   | ۹۶        | ۲۱۰  | جن آتش دھند سے پیدا ہوئے تھے              | ۷۸        |
| ۲۵۴  | لومڑی کا شیر کی اطاعت کرنا۔           | ۹۷        | ۲۱۵  | ارحما الاشیاء کما                         | ۷۹        |
| ۲۵۶  | ایک سقے کا گدھا۔                      | ۹۸        | ۲۱۷  | حق کی تفسیر                               | ۸۰        |
| ۲۵۸  | لومڑی کا گدھے کو جواب دیا۔            | ۹۹        | ۲۲۰  | عاشق و معشوق کا حقیقی اتحاد۔              | ۸۱        |
| ۲۵۹  | گدھے کا لومڑی کو جواب دینا۔           | ۱۰۰       | ۲۲۳  | ایاز کا قصہ                               | ۸۲        |
| ۲۶۰  | لومڑی کا گدھے کو پھر جواب دینا۔       | ۱۰۱       | ۲۲۴  | چیل خور کا حجرے سے کودنا۔                 | ۸۳        |
| ۲۶۰  | پھر گدھے کا لومڑی کو جواب دینا۔       | ۱۰۲       | ۲۲۸  | بادشاہ کا چیل خوروں کو یاز کے حوالے کرنا۔ | ۸۴        |
| ۲۶۱  | ایک زراہد متوکل کا قصہ۔               | ۱۰۳       | ۲۲۹  | بادشاہ کا ایاز کو منست قرار دینا۔         | ۸۵        |
| ۲۶۳  | پھر لومڑی کا گدھے کو جواب دینا۔       | ۱۰۴       | ۲۳۲  | ایاز کو جلد فیصلہ کرنے کا حکم             | ۸۶        |
| ۲۶۳  | گدھے کا لومڑی کو جواب دینا۔           | ۱۰۵       | ۲۳۴  | خاموشی کی تعریف اور فضیلت۔                | ۸۷        |
| ۲۶۵  | مہر دولت کو صاحب علمت و اثر ہونا      | ۱۰۶       |      |   |           |

| صفحہ | مضمون   | نمبر شمار | صفحہ | مضمون   | نمبر شمار |
|------|---|-----------|------|---|-----------|
| ۳۰۲  | شیخ کو غیب سے اشارہ ہونا                                    | ۱۲۳       | ۲۶۵  | چاہئے۔  | ۱۰۶       |
| ۳۰۳  | بچے بفر شیخ کا ضمیر پرانی                                   | ۱۲۴       | ۲۶۰  | شیخ کا دل اور نامع مقلد کی باتوں میں فرق                      | ۱۰۷       |
| ۳۰۴  | کو جاننا۔ ضمیر جاننے  | ۱۲۵       | ۲۶۱  | مگر سے کا لومڑی کے ہاتھ سے عوار ہونا۔                         | ۱۰۸       |
| ۳۰۵  | لومڑی کا مکر سے گدھے پر غالب آنا۔                           | ۱۲۶       | ۲۶۱  | ایک محنت اور ملوہ کی  | ۱۰۹       |
| ۳۰۶  | تجربہ اور پہنچ کی فضیلت۔                                    | ۱۲۷       | ۲۶۳  | لومڑی کا گدھے پر غالب آنا۔                                    | ۱۱۰       |
| ۳۰۷  | صبر و قناعت کی تمثیل  | ۱۲۸       | ۲۶۶  | ایک نوت زدہ شخص کی حکایت۔                                     | ۱۱۱       |
| ۳۰۸  | ایک مرید اور شیخ کی کہانی                                   | ۱۲۹       | ۲۶۸  | لومڑی کا گدھے کو شیر کے سامنے لے جانا۔                        | ۱۱۲       |
| ۳۰۹  | ایک جریں گناہ کی کہانی                                      | ۱۳۰       | ۲۸۱  | عہد اور توبہ توڑنا موجب بلا ہے۔                               | ۱۱۳       |
| ۳۱۱  | لومڑی کا گدھے کو شیر کے پاس لے جانا۔                        | ۱۳۱       | ۲۸۲  | گدھے کا لومڑی پر غصہ کرنا۔                                    | ۱۱۴       |
| ۳۱۳  | ایک راجہ کی کہانی   | ۱۳۲       | ۲۸۳  | لومڑی کا گدھے کو جواب دینا۔                                   | ۱۱۵       |
| ۳۱۶  | آتش پرست کو مسلمان کا دعوت اسلام دینا۔                      | ۱۳۳       | ۲۸۴  | گدھے کا لومڑی کو جواب دینا۔                                   | ۱۱۶       |
| ۳۱۸  | شیطان کی مثال درگاہ رحمان میں۔                              | ۱۳۴       | ۲۸۵  | لومڑی کا پھر گدھے کو جواب دینا۔                               | ۱۱۷       |
| ۳۲۱  | مومن اور جہمی۔  | ۱۳۵       | ۲۸۶  | شیخ محمد سرزدی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت                        | ۱۱۸       |
| ۳۲۷  | درک و جہان جس کے بچائے ہے۔                                  | ۱۳۶       | ۲۹۱  | مٹی سال کے بعد شیخ کا غزنی آنا۔                               | ۱۱۹       |
| ۳۳۱  | تقدیر اور امتحان بندہ۔                                      | ۱۳۷       | ۲۹۶  | توکل لکھا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ مِنْ نَارٍ لَّاهُوتٍ کا بیان۔ | ۱۲۰       |
| ۳۳۲  | جبہری کی باتوں کا جواب                                      | ۱۳۸       | ۲۹۸  | شیخ کا ایک امیر کے گھر جانا۔                                  | ۱۲۱       |
| ۳۳۶  | مَا شَاءَ اللَّهُ   | ۱۳۹       | ۳۰۰  | شیخ کی نصیحت سے امیر کا رونا۔                                 | ۱۲۲       |
| ۳۳۸  | کَانَ کی تفسیر جَفَّتِ الْقُلُوبُ وَكَتَبَ آتِ السَّعَادَةِ | ۱۴۰       |      |   |           |

| صفحہ | مضمون                 | نمبر شمار | صفحہ | مضمون                | نمبر شمار |
|------|-----------------------|-----------|------|----------------------|-----------|
| ۳۷۹  | انحضرت صلے اللہ علیہ  | ۱۵۶       | ۳۷۹  | والمقصود             | ۱۵۶       |
| ۳۸۰  | وآلہ وسلم کا چراغ     | ۱۵۷       | ۳۸۱  | ایک درویش کی         | ۱۵۷       |
| ۳۸۱  | نیچے گرنے کا قصد کرنا | ۱۵۸       | ۳۸۲  | کہانی کا             | ۱۵۸       |
| ۳۸۲  | سفارشیوں کو امیر کا   | ۱۵۹       | ۳۸۳  | جبری کا موسن کو جواب | ۱۵۹       |
| ۳۸۳  | جواب دینا             | ۱۶۰       | ۳۸۴  | دینا                 | ۱۶۰       |
| ۳۸۴  | امیر کی خوشامد        | ۱۶۱       | ۳۸۵  | سلطان کا ایاز سے     | ۱۶۱       |
| ۳۸۵  | کرنا                  | ۱۶۲       | ۳۸۶  | سوال کرنا            | ۱۶۲       |
| ۳۸۶  | امیر کا سفارشیوں کی   | ۱۶۳       | ۳۸۷  | مجنوں کو اس کے       | ۱۶۳       |
| ۳۸۷  | پھر جواب دینا         | ۱۶۴       | ۳۸۸  | عزیزوں کا تسلی       | ۱۶۴       |
| ۳۸۸  | ان اللہ ارا لہ        | ۱۶۵       | ۳۸۹  | دینا                 | ۱۶۵       |
| ۳۸۹  | تھی الحیوان کی        | ۱۶۶       | ۳۹۰  | ترقہ پوشش جوچی       | ۱۶۶       |
| ۳۹۰  | تفسیر                 | ۱۶۷       | ۳۹۱  | کی کہانی             | ۱۶۷       |
| ۳۹۱  | پھر بادشاہ کا ایاز کو | ۱۶۸       | ۳۹۲  | بادشاہ اور ایاز      | ۱۶۸       |
| ۳۹۲  | مخاطب کرنا            | ۱۶۹       | ۳۹۳  | ایک مسلمان کا کافر   | ۱۶۹       |
| ۳۹۳  | جسم انسانی جہان       | ۱۷۰       | ۳۹۴  | کو دعوت اسلام        | ۱۷۰       |
| ۳۹۴  | خانہ ہے               | ۱۷۱       | ۳۹۵  | دینا                 | ۱۷۱       |
| ۳۹۵  | ایک جہان اور ایک      | ۱۷۲       | ۳۹۶  | ہر آواز مؤذن         | ۱۷۲       |
| ۳۹۶  | سیاں بیوی کی          | ۱۷۳       | ۳۹۷  | ایک مسلمان اور کافر  | ۱۷۳       |
| ۳۹۷  | حکایت                 | ۱۷۴       | ۳۹۸  | کی کہانی             | ۱۷۴       |
| ۳۹۸  | روزینہ کی نگر کی      | ۱۷۵       | ۳۹۹  | ایک کافر کا معنی     | ۱۷۵       |
| ۳۹۹  | مشال                  | ۱۷۶       | ۴۰۰  | صورت بایزید کی       | ۱۷۶       |
| ۴۰۰  | ایاز کا بادشاہ سے     | ۱۷۷       | ۴۰۱  | مشال دینا            | ۱۷۷       |
| ۴۰۱  | پھر خطاب کرنا         | ۱۷۸       | ۴۰۲  | امیر غلام اور راہی   | ۱۷۸       |
| ۴۰۲  | رہ کے کو باپ کی       | ۱۷۹       | ۴۰۳  | کی کہانی             | ۱۷۹       |
| ۴۰۳  | نصیحت                 | ۱۸۰       | ۴۰۴  | ضیائے بھکی اور تاج   | ۱۸۰       |
| ۴۰۴  | ایک سست اور کمزور     | ۱۸۱       | ۴۰۵  | الاسلام کی کہانی     | ۱۸۱       |
| ۴۰۵  | دل صوفی               | ۱۸۲       | ۴۰۶  | امیر کو خبر ہونا     | ۱۸۲       |
| ۴۰۶  | صوفی کو جنگ جو        | ۱۸۳       | ۴۰۷  | دنق اور سید شاہ      | ۱۸۳       |
| ۴۰۷  | لوگوں کی نصیحت        | ۱۸۴       | ۴۰۸  | ترنہ کی حکایت        | ۱۸۴       |
| ۴۰۸  | حضرت عیاض رحمہ        | ۱۸۵       | ۴۰۹  | امیر و راہی کی       | ۱۸۵       |
| ۴۰۹  | اللہ علیہ             |           | ۴۱۰  | حکایت                |           |
| ۴۱۰  | حکایت                 |           |      |                      |           |

| صفحہ | مضمون  | نمبر شمار | صفحہ | مضمون   | نمبر شمار |
|------|--|-----------|------|---|-----------|
| ۴۲۹  | خلیفہ کی منصفیت<br>شہوت سے کنیز کا<br>بھنا۔      | ۱۸۰       | ۴۱۲  | دوسرے جنگ جو<br>سوفی کی حکایت۔                  | ۱۷۰       |
| ۴۳۴  | بادشاہ کا پہلوان کو<br>معاف کر دینے کا<br>ارادہ۔ | ۱۸۱       | ۴۱۳  | دریا میں دام پھینکنا<br>والا بھابھہ             | ۱۷۱       |
| ۴۳۷  | پہلوان اور کنیز کا عقد<br>ہونا۔                  | ۱۸۲       | ۴۱۴  | پھر اسی جنگ جو<br>سوفی کی حکایت۔                | ۱۷۲       |
| ۴۳۸  | تین قسم کا<br>کی تفسیر۔                          | ۱۸۳       | ۴۱۵  | خلیفہ مصر اور شاہ<br>موصل کی حکایت۔             | ۱۷۳       |
| ۴۳۹  | شاہ محمود کا وزیر کو ایک<br>موتی دکھانا۔         | ۱۸۴       | ۴۱۷  | شاہ موصل کا کنیز<br>کو پہلوان کے حوالے<br>کرنا۔ | ۱۷۴       |
| ۴۴۱  | ایاز کی دانائی۔                                  | ۱۸۵       | ۴۲۱  | موصل سے پہلوان کا<br>دوٹنا۔                     | ۱۷۵       |
| ۴۴۲  | ایاز کا امیروں کو جواب<br>دینا۔                  | ۱۸۶       | ۴۲۴  | کنیز کو پہلوان کی<br>نصیحت۔                     | ۱۷۶       |
| ۴۴۵  | ارادہ قتل اور ایاز کی<br>سفارش۔                  | ۱۸۷       | ۴۲۵  | ایک شخص کا کسی بزرگ<br>سے سوال۔                 | ۱۷۷       |
| ۴۴۹  | سرا کے وقت ساحران<br>فرعون کا اس سے خطاب۔        | ۱۸۸       | ۴۲۷  | منکران قیامت کا<br>ضد عقل۔                      | ۱۷۸       |
| ۴۵۲  | ایاز کا اپنے آپ کو مجرم<br>جانتا۔                | ۱۸۹       |      | خلیفہ کا اس عورت<br>کے پاس جانا۔                | ۱۷۹       |

ختم شد

# الہام منظوم

ترجمہ اردو

## عشوی مولائے روم دفتر پنجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| طالب آغاز سفر پنجم است        | نشہ حسام الدین کہ نور انجم است |
| پانچویں دفتر کا ہے آغاز خواہ  | شہ حسام الدین نور غم و ماہ     |
| اوستادان صفا را اوستاد        | اے ضیاء الحق حسام الدین راد    |
| تو ہے ارباب مفا کا اوستاد     | اے ضیاء الحق سخی بامراد        |
| ورنہ سے خلق ہا تنگ و ضعیف     | گر نمودے خلق محبوب کینا        |
| یا گلے ہوتے نہ گرتنگ و ضعیف   | گر نہ ہوتی خلق محبوب اور کینا  |
| غیر ایں منطق بے کشادے         | در مدیحت داد معنی دادے         |
| اور نہ پھر اس کے سوال بکھولتا | مدح کا قیری میں کرتا سخن ادا   |
| چارہ اکتول آب روغن کرد نصیبت  | لیک لقمہ باز آن صعوہ نصیبت     |
| بے تکلف اب کہاں چارہ رہا      | کیا سولا کھائے لقمہ باز کا     |

شرح توغیباست بر اہل جہاں  
 شرح تھری پردہ اہل جہاں  
 مدح تو حیف است باز دنیاں  
 مدح تیری قیدیوں سے کیا کروں  
 مدح تعریف است و تخریق حجاب  
 مدح ہے تعریف اور ترک حجاب  
 ماورع خورشید مداح خود است  
 مدح خورشید اپنی گویا ہے ثنا  
 ذم خورشید جہاں ذم خود است  
 ہے بڑائی مہر کی اپنی بدی  
 تو بہ بخشا پر کسے کا مدد جہاں  
 عفو کر اسکو جو دنیا میں یہاں  
 ماندش پوشیدہ ہے از دید  
 کون اسے آنکھوں سے نہاں کر سکے  
 یاز نور بیدش تانند کاست  
 یا گشا سکتا ہے نور بے شمار  
 ہر کسے کہ حاسد گہاں بود  
 جو کوئی حاسد بزدلوں کا ہوا  
 قدر تو بگذاشت از درک عقول  
 قدر بالا تر ہے عقول سے تری  
 گرچہ عاجز آندای عقل از بیایاں  
 عاجز آئی عقل کو اس ذکر سے

ہجور از عشق دارم در نہاں  
 جیسے باز عشق ہے مجھ میں نہاں  
 گویم اندر مجسم روحانیاں  
 مجسم روحانیاں ہیں کچھ کہوں  
 فارغ است از مدح و تعریف کتاب  
 مدح سے بالا ہے لیکن آفتاب  
 کہ دو چشم روشن نامزد است  
 یعنی آنکھیں تھری دلو نورزا  
 کہ دو چشم کو روتار یک بد است  
 یعنی اندھی واری آنکھیں ہری  
 شد حسود آفتاب کا مراں  
 ہے عدوئے آفتاب کا مراں  
 وز طرادت وادن پوشیدہ  
 اور طراوت کو جو وہ کہنہ کو دے  
 یا بیدفع سیاہ او تانند خواست  
 یا شاسکتا ہے کچھ اس کا دقار  
 آں حسد خود مرکب جاویدال بود  
 وہ حسد ہے دائمی اس کی قضا  
 عقل در شرح شما شد لول الفضول  
 عقل و امانہ صفت میں جو کئی  
 عاجز از جنبے باید در آل  
 عاجز از کچھ تو جنبش سچا ہے

اَعْلَمُوا اِنَّ كَلِمَةَ لَا يَدْرِكُ

ہے وہاں کل اسے چھوڑا نہ ہوئے

کے تو اں کر دن بترک خور داب

کب روا با کل ہے لیکن ذک آب

ہم بقدر تشنگی با پد حشید

ہی تو سکتے ہیں بقدر تشنگی

درک ہا راتازہ کن درق شرال

یوست ہی سے تازہ کرا دراک کو

پیش دیگر مغز ہانیک است نیک

مغز میں وہ اور لوگوں کے لئے

ورنہ پس عالیست پیش خاک تو د

پر بہت اونچا ہے خاک فرش سے

پیش ازاں کو ثوب آل حسرت گرد

ہمیشہ اس کے کہ مقصد ہو فنا

خلق در ظلمات و ہمند و کماں

خلق پر ہے ظلمت و ہم و کماں

گردا میں بے دیگاں را کہ کوش

سر نہ ان اندھوں کی آنکھوں میں سے

کو نہا شد عاشق ظلمت پر ہوش

جو نہ ہو ظلمت کا عاشق مثل ہوش

کز بچوں ہوش در ظلمت کموش

کوشش ظلمت نہ کر مانند ہوش

اِنَّ شَيْئًا كَلِمَةً لَا يَدْرِكُ

کل سمجھ میں کر کسی شے کا نہ آئے

گرچہ نتواں خور طوفان سحاب

گر پہل جائے نہ طوفان سحاب

آب دریا را اگر نتواں کشید

ہے اگر دشوار تر دریا کشی

راز را گر سے نیاری در میاں

راز پر تیرا گر قابو نہ ہو

نطقہا نسبت بتوفشر اند یک

پوست میں گو نطق تیرے سامنے

آسماں نسبت بعرش آمد فرود

نسبتا ہے چرخ فیجا عرش سے

من بگویم وصف تو تارہ بر ند

لوگ پائیں رہ - کروں تیری شنا

نور حق و بحق جذاب جاں

نور حق تو جذب حق میں تیری جاں

شرط العظیمست آیں نور خوش

ہے یہی حرمست کہ تیرے نور سے

نور یا بد مستعد نیز گوش

نور ہائے مستعد اور تیز ہوش

نور میکش اے حریف تیز گوش

نور کہ جذب اے حریف تیز گوش

دریغ

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| کے طوائف مشعل جیساں کنند        | سست چٹمانے کہ شرب جولاں کنند   |
| کب طوائف شعلہ ۱۶ میاں کریں      | کم نظر جو مات کو جولاں نہ کریں |
| بن پھٹے کوزوں تار یک شد         | ننگہ تھائے مشکل و باریک شد     |
| وہ ہیں اندھے جن کے دل تاریک ہیں | مجھے ۷ مشکل میں اند باریک ہیں  |
| چشم درخور شدید متواند کشود      | سما بر آرائد ہنس راتا رو پود   |
| دیکھ سکتے ہیں بھلا سورج کو کیا  | کر دیں جہب تک ہنس آراستہ       |
| کردہ موشانہ زمیں سورج کا        | ہمچو شعلے بر نیار دستا خبا     |
| موش آسا جو زمین میں پل بنائیں   | سب دھتوں کی طرح شاخیں نہ بائیں |

## چار مرعہ خلیل

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| چار مرعہ عقل کشتہ ایں چہار    | چار وصف است ایں بشر اول فشار   |
| عقل کو کرتے ہیں چو میخ پر چار | چار وصف انسان کو ہیں دل فشار   |
| ایں چہار را طہار رہن را ہفتش  | تو خلیل وقتی اسے خور شدید ہفتش |
| ماران رہن بہندوں کو شتاب      | تو خلیل وقت کے ہے اے آفتاب     |
| ہست عقل عاقلان اودیہ کش       | زانکہ ہر مرعے از نہی باز اغوش  |
| عاقلوں کی عقل کرتا ہے نہ ہال  | ہر بہندان میں ہے کوئے کی مثال  |

سے دوڑنا

سے دل کو دبانے اور نچوڑنے والے

سید حضرت حسام الدین ضیاء الحق رحمۃ اللہ علیہ سے خطاب ہے



بسم اللہ ایشاں دہر جاں را سبیل

ان کے بسمل حضرت ہوتے ہیں عقیل

سر بر شاں تار ہر پا پا زرد

کاٹ سران کا، لے تار راستا

بر کشا کہ ہست یا شاں پائے تو

تیرے پا میں ان کے پاؤں واقسی

پشت صد لشکر سوار سے شہر

جیسے ہو سو فوجیوں پر اک سوار

نام شاں شد چار مرغ قتنہ جو

میں یہ نہر میں چار مرغ قتنہ جو

چار و صفت تین چو مرغان خلیل

چار و صفت تین ہیں مرغان خلیل

سے خلیل اندر خلاص نیک وید

نیک وید کو اے خلیل ان سے بچا

گل توئی و جملگاں اجڑائے تو

سب ترے اجڑا ہیں اور گل ہے تو ہی

از تو عالم روح زائے سے شود

تجھ سے ہو جاتا ہے عالم روح زار

ز آنکہ ایں تن شد مقام چار جو

ہے تن انسان مقام چار جو

سہ مرغان خلیل کی تلمیح کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے رب جل جلالہ سے

عرض کی تھی کہ اے خدا مجھے یہ دکھائے کہ تو قیامت کے دن مردوں کو کس طرح زندہ

کرے گا۔ فرمان ہوا اے خلیل کیا تو اس پر ایمان نہیں لایا عرض کیا کہ ایمان تو ہے یا یہ

مگر میرے دل کو اور بھی اطمینان ہو جائیگا۔ حکم آیا کہ چار پرندے لے آؤ اور انہیں

خوب بلائے۔ جب ایسا ہو چکا تو حکم ہوا کہ اب ان کے گوشت بڑی سب کوٹ کر چھ

گولیاں بناؤ چار پہاڑوں پر رکھ دے اور پھر ان چاروں میں سے کسی کو بلا۔

پس جناب ابراہیم علیہ السلام نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ کسی پرندے کو بلائے تھے تو

گولی سے ریشے نکل کر فوراً پرندہ مر گیا ہو جاتا تھا اور ان کے پاس چلا جاتا تھا۔

اس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ **وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اَرِنِي**

**كَيْفَ تَحْيِي الْمَوْتٰى اٰلَہٗ**

**سہ یعنی تو آگے بڑھے تو سب کے پاؤں آگے بڑھ جائیں +**

**سہ یعنی چار نہریں +**

خلق را گر زندگی خواہی ا بد  
 خلق کی گر چاہتا ہے زندگی تو  
 باز شاں زندہ کن از نوع و گر  
 پھر انہیں نوع و گر سے زندہ کر  
 چار مرغ معنوی را حزن  
 چارہاں یہ مرغ غلبہ را بہن  
 چوں امیر جملہ دلبہا شوی  
 جب تو ہر دل کا بنائے پیشوا  
 سر بہن چار مرغ زندہ را  
 کاٹ سران چار دل مرغ زندہ کا  
 بطوطا و سست مرغ و خروں  
 ہے بطن توراد کو آ اور خردس  
 بطحرس بہت خردساں شہوت بہت  
 سرس ہے بل مرغ شہوت کہنہ جو  
 منیتش آنکہ بود عمرش دراز  
 آند یہ ہے ۔ لے عمر دراز  
 بطحرس آمد کہ نوکش در زیں  
 ہے زمین میں جو بخ بطحرس کی  
 یک زماں نبود معطل آن گلو  
 بند اک لمحہ نہیں اس کا گلا  
 ہمچو بیجاچی کہ خانہ سے کند  
 بیے نازنکر کہ گھر دیراں کرے

سر بہن چار مرغ طوئم بد  
 کاٹ لے سر چار مرغوں کا ابھی  
 کہ نہا شد بعد از آن زایشان ضرر  
 تانہ ان سے بعد میں چہے ضرر  
 کردہ اند اندول خلفاں وطن  
 بے دل مخلوق میں جن کا وطن  
 اندر ہیں دوراں خلیفہ حق توئی  
 جانب حق سے خلیفہ وقت کا  
 سر بدی کن عمر نالی شندہ را  
 عمر ثانی کو بقا کر دے عطا  
 ایں مثال چار مرغ اندر نفوس  
 چارہاں گویا یہ مرغان نفوس  
 چاہ چوں طاؤس قراز کیفیت بہت  
 چاہ ہے توراد کو آ آرزو  
 طابع تابید آن امید ساز  
 ہے ابد کا لابی با حرس و آرز  
 در تر و در خشک میجوید و فیس  
 ہے د فیدہ خشک و تر میں ڈھونڈنی  
 لشنود از امر جز حکم کلوا  
 حکم کھانے کا فقط اس کے سنا  
 زود زود انہاں خود پیسے کند  
 ہلدی ہلدی اپنی خرچی کو بھرے

اندر اقبال میفشار و نیک و بد  
 بھرتا ہے خوشی میں اچھا اور بُرا  
 تا مسادا پاغیے آید دگر  
 نماند آئے دوسرا باغی کوئی +  
 وقت تنگ فرصت اندک و مخوف  
 وقت فرصت کم ہے اور وہ پر خطر  
 اعتمادش نیست بر سلطان خویش  
 کچھ بھروسہ اس کو سلطان پر نہیں  
 لیک مومن ز اعتماد و انکساریات  
 ہے بھروسہ مرد مومن کچھ مگر  
 اینست از قوت و از باغی کہ او  
 باغیوں سے ہے وہ بخوف سے فتنہ  
 و اینست از خواجہ تاشان دگر  
 دوسرے ہرابیوں سے ہے خطر  
 عدل شد رادید و ضبط چشم  
 عدل شد دیکھا چہ اور ضبط چشم  
 لاجرم لشتا بد و ساکن بود  
 یوں ہے ساکن، اور نہیں وہ بھاگتا  
 پس تانی وار و صبر و شکیب  
 ہے تامل اس کو اور صبر و شکیب

دانہائے مژد و حیات سخود  
 دانے موتی اور چنے کے بر ملا  
 میفشار و در جوال اد خشک و تر  
 بھرتا ہے خوشی میں خشک تر بھی  
 در بغل زوہر چہ دیاں بے قوت  
 جھڑا۔ رکھا بغل میں مار کر  
 کہ نہاید طامعے آید بہ پیش  
 دوسرا طامع نہ آجائے کہیں  
 میکند قارت بھل و باتات  
 لوگتا ہے دیر میں آہستہ تر  
 یثا سد قبر شدہ را بر عسکو  
 قبر شدہ کو ہے عدد پر جانتا  
 کہ نہاید قتل مزاحم صدقہ پر  
 وہ نہیں ہوں گے مزاحم قلع پر  
 کہ نہامد کرو کس پر کس ستم  
 کب کسی پر کوئی کرتا ہے ستم  
 از قوت غلط خود ایمں بود  
 زوت سے حقے کے ہے بے خوف سا  
 چشم سپر و موقنست قباک جیب  
 بالیقین ہے سپر چشم اور پاک جیب

سداہل لشکر کا ضبط و علم +

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کایں تانی پر تو رحماں بود     | واں شتاب از سزہ شیطان         |
| بے تامل طس ہے رحمان کا        | اد جلدی حرکت شیطان کتا        |
| ز آنکہ شیطان شتر ساندز فقر    | بارگب صبرا بکشد بعقر          |
| کیونکہ شیطان ہے ذرا مافقر سے  | صبر کے نائے کی کو نہیں کات کے |
| از نبی یثنو کہ شیطان دور عید  | میکند تبدیلت از فقر شدید      |
| سچ ہے قرآن سے کہ شیطان پلید   | فقر کی تبدیلت کرتا ہے شدید    |
| تا خوری زشت بمری شت از شتاب   | نے مروت نے تانی نے تو اب      |
| تا بڑا تو کھائے اے جا سے شتاب | بے مروت - بے تامل - بے تو اب  |
| لا چرم کافر خورد در ہفت بطن   | دین و دل بار یک فقر زنت بطن   |
| سات پیٹ آخر ہے کاسر کی غذا    | دین و دل کمزور، پیٹ آنا بڑا   |

## الکافر یا کل فی سبقتہ امعاً فی تفسیر

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| کافراں مہمان پر غیب بر شد ند  | وقت شام الیشان بے مسجد آمدند  |
| ہن کے کچھ کافر بنی کے مہماں   | شام کو مسجد میں آگے بے گماں   |
| کا دیکھ اے شاہ ما اینچا قسطنق | اے تو مہماں دار سکناں افق     |
| اد کہا مہماں میں ہم آپ کے     | آپ مہماں دار عالم میں بڑے     |
| بینوا یثم ورسیدہ مایہ دور     | میں بیفشائیں بر سر با فضل نور |
| بے لوا میں دور سے آئے ہیں ہم  | فضل ہم پر کیجئے۔ اے ذوالکرم   |

۱۔ کہ قال اللہ تعالیٰ عزوجل: لَشَیْطَانٌ یَّبِیْکُمْ کُفْرًا فَفَسِّرُوْهُ یعنی شیطان

تہیں ڈرا کر فقر کا وعدہ کرتا ہے +

۲۔ حدیث شریف: الکافر یا کل فی سبقتہ امعاً والمومن فی معاد واحد

یعنی کافر سات پیٹوں میں کھاتا ہے، اور مومن ایک پیٹ میں +

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| دشگیر جملہ شاہان و عباد        | رو بہاراں کرد آں سلطان راو    |
| دست گیر خلق و محبوب خدا        | پھر کر منہ سونے یاران صفا     |
| کہ شہا پراز من و خوئے منید     | گفت اے یاران من قسمت کنید     |
| کیونکہ تم حامل مری غریب کے ہو  | یوے ان کو بانٹ لو اے دوستو    |
| زباں زند آں تیغ براعدائے جاہ   | پُر لود اجسام ہر لشکر ز شاہ   |
| اسلحے کرتا ہے دشمن کو تباہ     | جسم شکر ہوتا ہے بہر ز شاہ     |
| ورنہ بر انخوان چہ خشم آید ترا  | تو بخشیم شہ ز فی آرا تیغنا    |
| بھائیوں پر اچھے ورنہ عصہ کیا   | شہ کے اٹھے سے کو ہے جنگ آرا   |
| عکس خشم شاہ گر زوہ منی         | بر برادر بے گنا ہے میزنی      |
| عکس ہے کچھ پر یہ خشم شاہ کا    | بھائیوں کو بے گنا ہے مارتا    |
| روح چوں آبست وایں اجسام جو     | شہ یکے جان است و لشکر پرازو   |
| روح پانی اور قدی میں بان !     | جان شہ لشکر میں کرتی ہے وطن   |
| جملہ جو پیر ز آب خوش بود       | آب روح شاہ اگر شیریں بود      |
| تہیوں میں آب شیریں آٹھے گا     | ہے جو میٹھا پانی روح شاہ کا   |
| ایچنیں فرمود سلطان عیس         | کہ رعیت دین شہ وارہ و بس      |
| ہے یہ ارشاد شہر حق و بفر       | دین شہ ہے رعایا سر بسر        |
| درمیاں ہدیک شکر زفت عنید       | سر کے بارے کے مہماں گزیہ      |
| ایک کافران میں تو ندیا بھی تھا | سب نے جب ایک ایک نہماں بے لیا |
| ماند در مسجد چو اندر جام درو   | جسم ضحے داشت کس اور انہر و    |
| علی در در جام وہ باقی رہا      | ساخت کوئی بھی نہ اسکو لے گیا  |

سے یعنی الناس علی دینہم مکو کہوتم \*

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| ہفت بڑے شیریں دودھ اندر رہے    | مصطفیٰ پرورش چو دامند از ہمہ     |
| سات چو تھیں دودھ والی بکریاں   | کر لیا اس کو نبی کے میسران       |
| بہر و شیدن برائے وقت خواں      | کہ مقیم خانہ بودند سے بڑاں       |
| ناکرد ہی جائیں وہ وقت طعام     | گھر ہی پر ہوتا تھا ساکوں کا قیام |
| غور و آں لا قحط عوج ابن غز     | تاج و آتش شیریں ہر ہفت بڑ        |
| ابن غز تھا، عوج تھا یا قحط تھا | روٹی، سالن، دودھ، سارا کھا لیا   |
| کہ ہمہ در شیر بڑ طامع پند      | جملہ اہل البیت خشم آلود شدند     |
| دودھ کی امید میں تھے بر ملا    | جتنے کھڑے تھے، وہ سب بے تھا      |
| تقسیم ہفدہ آدمی را او بخورد    | معدہ طیلے غوار چھوٹا طبلہ کرد    |
| سترہ لوگوں کا وہ کھانا کھا گیا | معدہ کو خاصا لیا طبلہ بنا        |
| پس کنیز کا از غضبے را بہست     | وقت گھٹتی رفت در جہرہ نشست       |
| خادم نے بند دروازہ کیا         | سوئے کا وقت آیا، حجرے میں گیا    |
| کہ از وہ مشکیں و در و مند      | از بروں از خیمہ در را در فلکند   |
| کیونکہ اس سے غزوہ تھی اور خفا  | اور پھر باہر سے کٹ دی دی لگا     |
| پس تقاضا آمد و در و شکم        | گہرا از نیم شب تا صبح دم         |
| دست کی حاجت تھی اور در و شکم   | نصف شب سے گہرا کو تا صبح دم      |
| دست پرور چوں نہاد اولبتہ یافت  | از قرائن غولش سے در حفاظت        |
| دیکھا دروازہ ہے باہر سے لگا    | اپنے بستر سے جو سولے در گیا      |

سہ سلطان سنجک زلے میں غروں کا ایک گروہ تھا جو غازیگری کیا کرتا تھا۔  
 سہ ایک مرد قوی، سیکل کا نام ہے۔ جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے میں پیدا  
 ہوا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے تک زندہ رہا۔

نوع نوع سے نکلے در پہ باز  
 در کسی صورت مگر کھلتا نہ تھا  
 مانند چیران و بیدرمان و دنگ  
 تھا وہ جیل اہل ہے درمان و دنگ !  
 غولیش را در خواب درو پرانہ دید  
 خود کو اک جنگل میں دیکھا بر ملا  
 شد بخواب اندر ہما سنجہ منظرش  
 خواب میں وہ خود نظر آیا وہیں  
 ادچناں محتاج ہم در دم بید  
 رفع حاجت جلدی جلدی کی وہاں  
 بے حدت دیوانہ شد از اضطراب  
 گندگی دیکھی ، بڑھا اک اضطراب  
 از چنیں رسوائی بے خاک پوش  
 آفت یہ رسوائی بھو چھپ سکتی نہیں  
 کہ خورم ز آنساں نرینساں سے رک  
 اس طرح کھایا۔ تو یوں بستر بھرا  
 بچو جان کافراں در کعبہ گور  
 گد میں جیسے کہے کافر نکاح  
 تا در آید از کشادہ بانگ در  
 اور کھلے دروازہ آئے بانگ در  
 تمانہ ہند پہنچ کس اور اچناں  
 اور نہ دیکھے کوئی اس کو بے گماں

در کشادہ جیلہ کرواں جیلہ ساز  
 سو طرح سے تھا وہ در کو کھولتا  
 شد تھا صابر تھا صافا خانہ تنگ  
 دست کی حاجت سے تھا گھر اس تنگ  
 جیلہ کرو و بخواب اندر غریب  
 جیلہ گریہ خواب طاری ہو گیا  
 رات کو دیرانہ پدا اندر خاطرش  
 کیونکہ دیرانہ تھا دل میں جاگوس  
 غولیش درو پرانہ خالی چو دید  
 دیکھا جب دیرانہ خالی وہاں  
 گشت بیدار و پدید آ سنا منظر خواب  
 بھر جو چو نکا ، دیکھا بستر سے خواب  
 ز اندرون او بر آمد صد غور و نش  
 دل سے اس کے شور نکلا بالیقین  
 گفت خوابم بدتر از بیداریم  
 بولا سونا جانے سے ہے بڑا  
 بانگ میزد و ابھڑا و ابھڑا  
 کیوں نہ موت آئی مجھے تھا چھٹا  
 منتظر کہ کے شود میں شب بھر  
 منتظر تھا۔ رات یہ کب ہو بھر  
 ساگر یزد او چو صیرے از کہاں  
 تمانہ بھلے جس طرح تیر کہاں

باز شد آں درد ہمید از درد و غم  
در گھلا، آوردہ ہوا غم سے را

قصہ بسیارست کوتہ سے کہم  
میں کروں کوتاہ قصہ ہے بڑا

## آنحضرتؐ کا درجہ کھولنا

صبح آں گمراہ را او راہ داد  
اند اس گمراہ کو راستہ دیا

تا مگر دوشد مسار آں بستیلا  
تا خدا اس کافر کو ہوشدار مند کی

تا نہ بیند در کشار پشت و رو  
ہونہ جائے در کشاکش سامنا

از ویش پوشیدہ ماہی خدا  
یا چھپا یا دامن آلودہ نے

پردہ بخون بر آں ناظر شد  
آنکہ پہنچتا ہے پردہ اسے اعلیٰ

قدرت قادر آں پیش است پیش  
قدرت قادر ہے اس سے بیشتر

یک مانع بود فرمان دیش  
اں مگر مانع تھا فرمان خدا

تا نیفتد ز آں فضیحت و درجے  
تا نہ ذلت سے گرے وہ چاہ میں

تا بہ بیند خویش را او چنان  
دیکھے اپنے کو وہ اس حال میں

مصلطفے صبح آمد و دریا کشاد  
محمدؐ آں حضرتؐ آئے۔ در گھلا

در کشادہ گشت پنہاں مصلطفے  
کھول کر در ہو گئے پنہاں نئے

تا برون آید رود گستاخ او  
کہ وہ گستاخ یوں جائے جلا

یا پنہاں شد در پس دیوار یا  
یا میں دیوار حضرتؐ چھپ گئے

صبغۃ اللہ گاہ پوشیدہ گستد  
رنگ وحدت کرتا ہے پنہاں بھی

تا نہ بیند خصم را پہلوئے خویش  
آئے دشمن کو نہ پہلو میں نظر

مصلطفے مہمیدہ احوال شبش  
جانتے تھے حال شب کا مصلطفے

تا کہ پیش از خط بکشاید رہے  
تا کہ قبل صبح دس نہ کھول دیں

یک حکمت بود و امر آسمان  
امر حق ہے تھا وہی حکمتیں



|  |  |
|--|--|
| پس خرابیہا کہ معماری بود   | پس عداوتہا کہ آں یاری شود  |
| اور ہے آبادی نحرانی میں چھپی   | دھننی ہوتی ہے اکثر دوستی   |
| نرم ترکساز کیوں بیروں جمید   | چونکہ کافر باب را بہشادہ دید   |
| بھاگا، آہستہ بہت دیتا ہوا  | دیکھا جب کافر نے دروازہ کھلا   |
| قاعدہ آورد و پیش رسول  | جامہ خواب پر حدث یک فضول   |
| لایا قعداً بعد از آن پیش رسول  | اس کے وہ ناپاک کپڑے اک فضول  |
| خندہ زور دہمتہ للعالمین !  | کامیاب نہیں کردہ است فحاشت ہمیں  |
| رحمتہ للعالمین ! سننے لگے +  | ہاں یہ حرکت کی ہے اس بہانے   |
| تا یثویکم جملہ را پا دست خویش  | کہ پیادہ مطہرہ اینجا بہ پیش  |
| دھوؤں ہاتھوں سے میں اپنے بے گناہ   | اور کہا ہے آؤ اک لوٹا یہاں   |
| جان ما و جسم ما قربان ترا  | ہر کے محبت کو بہر خدا  |
| تم پہ جان و تن ہمارا ہو خدا  | ہر کوئی کھنڈ لگا، بہر خدا  |
| کار دست است این نہ کار جان اول   | تا یثویکم ایں حدث را تو بہل  |
| ہاتھ کا کام اور دل سے ہے ستم   | لاؤ۔ تا اس گندگی کو دھوئیں ہم  |
| پس خلیفہ کر دو ہر کرسی نشاند   | اے عمر کمر ترا حق عمر خواند  |
| اور خلیفہ آگے، کرسی کی عطا   | ہاں عمر کے، آپ کو حق نے کہا  |
| چوں تو خدمت میبکنی پس ما کیم   | ما برائے خدمت تو سے زیریم  |
| کیا کریں ہم، آپ جب خادم بنے  | ہم ہیں زندہ صرف خدمت کے لئے  |
| کاندریں شستن بخویشم حکمت است   | گفت میدانم و یک ایں ساعت است   |
| خود ہی دھوئے میں ہے حکمت مستتر   | ہوئے۔ یہ میں جانتا ہوں سب مگر  |
| لہ اللہ تعالیٰ جل شادہ نے فرمایا۔ عمر کمر ترا                                    | لہ اللہ تعالیٰ جل شادہ نے فرمایا۔ عمر کمر ترا                                    |
| یعنی اے محمد تیری عمر کا قربان کی قسم۔ وہ لوگ تو مستی میں خود اندھے ہو رہے ہیں + | یعنی اے محمد تیری عمر کا قربان کی قسم۔ وہ لوگ تو مستی میں خود اندھے ہو رہے ہیں + |

ما پدید آید کہ اس اسرار چھیت  
دیکھئے ہو کیا نتیجہ آنکھیں  
خاص زامر حق نہ تقلید دوریا  
امر حق تھا کچھ بناوٹ تو نہ تھی  
کامدیں جاہست حکمت تو ہو  
کیونکہ اس میں ایک حکمت ہے نہاں

منتظر بودند کایں قول نبی است  
منتظر تھے سب کہ ہے قول نبی  
اوسجد می نشست آن حادث را  
آپ نے محنت سے دھونی گندگی  
کہ دلش میگفت کایں را تو لبشو  
دل پہ کتنا تھا کہ تو دھوا سکو ہاں

## مہمان کافر کا لوٹنا

یا وہ دیدار او گشت او بقرار  
جب نہ پائی، تو ہوا وہ بے قرار  
ہیکل آنجا بے خبر بگذاشتیم  
ہیکل انہی میں وہیں بھولا، بجا  
حرص اژدر راست کے چیریت خود  
حرص بھی ہے اک بڑا ہی اژدر  
وزوفاق مصطفیٰ و اسماں دید  
دیکھا پیغمبر کو پھر اس حال سے  
خوش ہمیشہ وہ کہ دورش چشم بد  
چشم بد دور آپ ہی ہیں دھو ہے  
اندو شورے گریباں را درید  
شور اس کے دل میں - دیوانہ بنا  
کہہ رانے کو فت بمدیوار و در  
مکرم دیوار و در سے مارنا

کافر کا ہیکل یاد گار  
ہیکل اس کافر کی تھی اک یاد گار  
گفت آن حجرہ کہ شب جلاشتیم  
بولا جس حجرے میں تھا شب کو رہا  
گرچہ شمشیر بود و شمشیر شرم بر  
حرص نے اسکو بنایا بے حیا  
ارپے ہیکل شتاب اندر وید  
دوڑتا آیا وہ ہیکل کے لئے  
کاں بد اللہ آں حدت را ہم بخود  
وہ بد اللہ گندگی کو شوق سے  
ہیکل کش از یاد رفت و شد پدید  
بھولا وہ ہیکل کو اور پیدا ہوا  
میز داود و دست را برد و سر  
دونوں ہاتھوں سے تختہ سر پھینکا

آنچنانکہ خون زبیشی و سرش  
 اس طرح بس خون سرد و ناک سے  
 نصیرہ باز و خسلق گرد آمد برو  
 لگ گئی بھیڑ اس کے پھالے سے جو  
 میزداد و بر سر کہ اسے بی عقل سر  
 پیٹتا تھا سر کہ اسے بے عقل نہر  
 سجدہ میگردا و کہ اسے گل زمین  
 سجدے کرتا تھا کہ اسے شاہ زمین  
 تو کہ کلی خضائع امر و بیہی  
 تم ہو گل، اودے ہو اس کے علم سے  
 تو کہ کلی خوار لرزانی ز حق  
 تم بوضعت گل، ہو لرزاں اود خوار  
 ہرزماں سے گرد و بر آسماں  
 کہتا تھا منہ کر کے سوئے آسماں  
 پھول ز حد بیروں بلرزیدہ طہید  
 جب دہا باکل نہ اپنے ہوش میں  
 ساکتش کرو و پسے بنواختش  
 چپ کیا اسکو، نوازش اس پر کی  
 تا نگریدا بر کے خند و چمن  
 ابر کے رونے سے ہنتا ہے چمن  
 طفل کے روزہ سے داند طریق  
 ایک دن کا بچہ جانے یہ طریق

شد روان و رحم کرد آں منتش  
 تھا رواں، رحم کیا یہ دیکھ کے  
 گبر گویاں ایسا الناس اعدوا  
 کہتا تھا، لوگو ڈرو، لوگو ڈرو  
 میزداد و بر سینہ کاے بیہوش بر  
 کوٹھا سینہ، کہتے بے نور گھر  
 شمر سارہست از تو ایں جز و ہمیں  
 غم سے شرمندہ ہے بندہ کستریا  
 من کہ جزوم ظالم ولد و غوی  
 جزو میں ہوں، گر ہی اور ظلم سے  
 من کہ جزم در خلافت و در سبق  
 جزو ہو کر میں خلافت کردگار  
 کہ تمام روئے میں قبلہ جہاں  
 میں ہوں اس قبلہ سے کیوں دامن کشاں  
 مصطفیٰ اش در کنار خود کشید  
 مصطفیٰ نے لے لیا آغوش میں  
 دیدہ اش داد و پدا و اشناختش  
 آنکھ، در پہچان کی دولت بھی دی  
 ستا نگرید طفل کے جوشد لبں  
 بچہ رونے تو ہو پستاں جوش زن  
 کہ بگریم تار سد وایہ شفیق  
 رونے سے ہو جائیگی دایہ شفیق

کم و بے گریہ خیرت دلیگاں  
 دو دھبے روئے نہیں دیتی جہاں  
 تاہرینہ و شہر فضل کردگار  
 تاکہ بچھے شہر فضل کردگار  
 استن دنیا نہیں دورستیاب  
 دو ستوں دنیا کے میں، ای کامیاب  
 کے شد سے اجسام مازقت و سطر  
 جسم ہوں کیونکر تو انا اور سطر  
 گریہ سے اس تفت میں گریہ اصل  
 گریہ گری ہو اور گریہ یہاں  
 چوں ہمیں رو جہاں خوش ہاں  
 کرتا ہے دنیا کو شاد اور خوش نوا  
 چشم بیا چوں ابرا شک افزہ دار  
 آنکھ کو جوں ابرا شک افزہ دار  
 کم خور میں ناں اکہ ناں آپ تو ہر  
 روئی کم کھا۔ روئی لے جاتی ہے آب  
 شاخ جاں رہگ یزست و خواں  
 شاخ جاں پت جہڑ میں ہے سن اے فنا

تو نے دانی کہ دایہ وایگاں  
 تو نے نہ جانے کہ دایہ وایگاں  
 گفت فلیہ کو اکشیر گوش دار  
 کہ کہ ہنسوا بد و زیادہ سن نگار  
 گریہ ابرا است و سوز آفتاب  
 گریہ ابرا اور سوز آفتاب  
 گریہ سوز مہر و اشک ابرا  
 گریہ سوز مسد ہو اور اشک ابرا  
 کے بندے معمور ہیں ہر چار فصل  
 چار فصلیں کس طرح ہوں گل فشاں  
 سوز مہر و گریہ ابرا جہاں  
 سوز خورشید اور گریہ ابرا کا  
 آفتاب عقل را در سوز دار  
 آفتاب عقل کو پتہ سوز رکھ  
 چشم گریاں بایست چوں طفل خرو  
 رو کے مثل طفل آنکھیں کر خواب  
 تن چو پایر گست روز شب انراں  
 تن چو دن رات پایر گ دنوا

سہ یعنی رحمت الہی +

سہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل: تَلِيْضَكُمْ وَاَقْلِيْا دَوْلِيْكُمْ وَاَكْشِيْكُمْ  
 چاہئے کہ کم ہنسوا۔ اور زیادہ روؤ +

سہ مونے +

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| زین بیا بد کا ستن و آزار افزود  | برگ تن بے برگی جانست زود         |
| وہ گھٹا آدھ یہ بڑا حاسے نیک ہے  | زینت تن بے نوانی جاں کی ہے       |
| تا بروید در عوض درد دل چمن      | اقراضوا للہ قرض زین برگ تن       |
| ناصلہ پائے، چمن دل میں آگے      | اقراضوا للہ منہ قرض برگ تن سے دے |
| تا نماید وجہ لا عین رأت         | قرض دہ کم کن ازین لقمہ تمت       |
| تا نظر آئے، جو پردے میں چھپا    | قرض دے اور لقمہ تن کو کم کھلا    |
| پیرز گوہر پائے حبسالی کند       | تن ز سر گیس خویش تا خالی کند     |
| تو بھرے پھر گوہر اجل سے         | تن جو تو سر گیس سے خالی کرے      |
| از بیہر کم تن او بد خورد        | زین پلیدی بر بد و پاکی برد       |
| اور بیہر کم تن سے چل پایا کرے   | اس پلیدی سے چھٹے، پاکی لیے       |
| زین پشیاں گردی دزار و عین       | دیو سے ترساند کہ ہیں و ہیں       |
| درد نہ تو ہوگا پشیمان بگہ ضرر   | ہے تجھ شیطان ڈرانا یہ نہ کر      |
| پس پشیمان و غلبن خواہی شدن      | گر گدازی زین ہو سہا تو بدن       |
| تو پشیاں ہوگا - نقصان پائے گا   | اس ہوس میں گر بدن دے گا کھلا     |
| واں بیا شام از پے نفع و علاج    | ایں بخور گرم بہت دوا دے مزاج     |
| پلی آئے، وہ نفع بھی ہے اور علاج | کھایے شے ہے گرم دوا دے مزاج      |

اے کہاں اللہ عزوجل واقرضوا للہ ترضوا حسنا۔ یعنی اللہ کو قرض دو۔

قرض نیک +

اے کہاں اللہ تعالیٰ اعظم شائد۔ یزید اللہ لین ھدب عنکم الکر جس

اھل البیت و لیتھز کم تطہیراً۔ یعنی اے اہل بیت خدا

چاہتا ہے کہ تم سے جس اور ناپاکی کو دور کر دے۔ یہی پاک کرنے

کاسق ہے +

ہم بدیں قیمت کراں تن مرکب است  
 چونکہ اک مرکب یہ تن ہے دائمی  
 میں مگرواں خو کہ پیش آید خلل  
 ست ہل عادت کہ پیش آئے خلل  
 ایں جنس تہدید پا آں یو دواں  
 ایسی ہی دیتا ہے شیطان دھمکیاں  
 خویش جالینوس سازد در دوا  
 بنتا جالینوس ہے ہر دوا  
 کایں ترا سودہست از درد فحشے  
 ہاں یہ درد و غم میں دے گا ناکدا  
 پیش آرد ہی ہی و بہات را  
 ”جے ہے“ کرتا جائے اور ”وا حسوا  
 بھو بہائے فرس وقت لعل  
 عینے وقت لعل گھوڑے پر چڑھاؤں  
 گوشہایت گیر داو چو اکی شاسپ  
 شل گھوڑے کے وہ پکڑے تیرے کان  
 بر زمرہ بر پات لعلے زاشتباہ  
 پاؤں میں وہ فعل تیرے ٹھونکے  
 نعل او باشد تر دورد و کار  
 ہے نعل اس کا تو نگہا میں ہرے

آنچہ خورده است آتش هویت  
 جہلی مادت اسکو۔ وہ شے ہے جہلی  
 در دماغ دواں بڑا بد صد علل  
 اور دماغ دواں میں لائے سو جل  
 آرد و بر خلق خواند صد فسوں  
 خلق پر کرتا ہے الموں بے گماں  
 تا فرید نفس بھسار ترا  
 نفس پر آزار کو جل دے قتا  
 گفت آدمؑ را ہمیں در گندے  
 گیہوں آدمؑ کو دیا یوں ہی کھلا  
 وز لوشہ پیچیدہ و بہات را  
 آدمؑ ہونٹوں پر چڑھا دے تو برا  
 تا نماید سنگ را کتر ز لعل  
 تاکہ اس کو نرم اور بے بس بنائیں  
 میکشاند سونے حرص و سونے کسب  
 سونے حرص و کسب کھینچے بے گمان  
 تا بمانی تو ز درد آں ز راہ  
 تاکہ تو چلنے سے بھی عاجز رہے  
 ایں کتم یا آں کتم میں ہوشدار  
 اور سوچا یہ کرے کیا وہ کرے

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| آں مکن کہ گرد مجنوں و صبی        | آں مکن کہ هست مختار بنی      |
| اور نہ کر تو فعل مجنوں یا صبی    | کام تو وہ کر جو کرتے تھے بنی |
| بالمکارہ کہ از وافر و دگشت       | حقت الجنة بھی مقصود گشت      |
| رخی اٹھائے سے بڑھے رہے کہاں      | حقت الجنة میں کیا معنی نہاں  |
| کہ کند در سہ کر مت اثر و ہا      | صد فسوں وار و زحمت و زو ہا   |
| تا کہ کیڑے سہ کو بنا دے ارد ہا   | سونسوں دگر کرتا ہے بجا       |
| وست بر و غولیشن بنمایدش          | گر بود کو ہے جو کہ بر پایدش  |
| تا دیکھائے اپنا قلبہ بے پناہ     | کوہ کو سے جائے اکثر مثل گاہ  |
| ور بود جز ماں بر خند و ش         | ور بود آب رواں بر بند و ش    |
| اور کرے کھجیک قاتل بے کہاں       | بند کر دے ہوا گر آپ رواں     |
| امر ہم شورے بخوان و کار کن       | عقل را با عقل دیگر یار کن    |
| امر ہم شورے گے کو پڑھ اور کام کر | دوسرے کی عقل کو کر را بسر    |
| مانند از الطاف آں شہ در عجب      | ایں سخن پائیاں ہماراں عرب    |
| شاہ کے الطاف سے حیراں ہے اب      | اس حکایت کی نہیں حد اور عرب  |

سہ پنجہ +

سہ حدیث شریف میں ہے کہ اَلْمَا حَقَّتْ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِہِ یعنی جنت

مکرہات اور ناخوشی میں چھپیدہ ہے +

سہ یعنی نفس کا کیڑا جو پٹارے میں ہے +

سہ کہ کا قال اللہ تعالیٰ : - وَ اَفْرَحُّهُمْ شَوْریٰ بَلٰیغُہُمْ - یہی تو ان

کو ان کے درمیان مشورے کا حکم کر +

# مہمان کا قہر کا مسلمان ہونا

|   |                                  |
|---|----------------------------------|
| خواب مست و پادشہ تخت نشین غفلت کش میرید | دوست عقل مصطفیٰ از ش کشید        |
| عقل اس کی کھو گئی و عقلی بیوا           | کھینچ لایا دست عقل مصطفیٰ        |
| گفتن میں سو آب پاش آ پچناں              | کہ کسے پر خیز و از خواب گراں     |
| بوسے آ آٹھ کر ادھر آیا، دسے             | جیسے خواب مست سے کوئی اٹھے       |
| گفتن میں سو آٹھ کن میں باخود آ          | کا تدریس سو ہست پانو کار با      |
| بوسے آ پچے سے نہ جا، آ ہوش میں          | آ ادھر کچھ کام میں تجھ سے ہیں    |
| آپ برادر و در آمد در سخن                | کاسے شہید حق شہادت عرض کن        |
| نہ دھلا، ہوش میں آیا، کہا               | دیکھتے کلمہ شہادت کا پڑھنا       |
| تا گواہی بہ تہم و ہیروں شوم             | سیرم الہ ہستی در آں با مول شوم   |
| تا گواہی دے کے باہر جان میں             | سیر اس ہستی سے ہوں، در جان میں   |
| ماورن و دبیر قاضی قضا                   | بہر دعوائے استیم و ستم           |
| پچ تو ہے دبیر قاضی قضا                  | ہم یہاں ہیں بہر دعوائے اعلیٰ ستہ |
| چوں بچے گفتیم آں راز امتحاں             | قول و فعل ما شہود دست مہیاں      |
| ہم بچے کہ کہیں صریح امتحان              | قول و فعل اپنے میں شاہد ہواں     |
| از سچہ در دبیر قاضی تن زہیم             | نے کہ ما بہر گواہی آ مدیم        |
| آئے میں قاضی کی اس دبیر                 | صرف دینے کو گواہی اسے ہم         |
| چند در دبیر قاضی اسے گواہ               | جیس با شہی وہ شہادت از صہ گاہ    |
| کب تک اس قاضی کے درمے گواہ              | تہد ہو گا، دے گواہی جلد آہ       |

سے یعنی یہ دنیا +

سے یعنی وہی "اکشدت پر تیکہ" قانونا بنی کار کوئی ہے +



|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| آں شہادت بدہی ونادی عتو       | زراں بچواند ندت بدہیجا سما کہ تو |
| دے گواہی، ہونہ سرکش کینہ جو   | اس لئے تجھ کو بلایا ہے کہ تو     |
| اندیس تنگی لب و کف بستہ       | از لجاج خویشتن بنشستہ            |
| دست و لب بستہ ہے تنگی میں پڑا | اپنے جھگڑوں میں ہے خود ٹھہرا ہوا |
| تو ازیں دلییر کے خواہی رہید   | تاناہ بدہی ایں گواہی اے شہید     |
| ہوگا اس دلییر سے کیونکر رہا   | گر گواہی تو نہ دے گا اے فتا      |
| کار کو تہ را مکن بر خود و راز | یک رماں کاراست بگذار و بتاز      |
| چھوٹے کاموں کو نہ دے طویل ال  | اگ گھڑی کا کام ہے، گر اور چل     |
| ایں امانت دا گذار و وار ہاں   | خواہ در صد سال خواہی یکوماں      |
| یہ امانت کرا دے، سے رخصتیں    | سو برس میں اور چاہے لمحہ میں     |

## آدمی کے ظاہری اعمال باطن کے گواہ ہیں

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| ہم گواہی وادست از اعتقاد       | ایں نماز و روزہ و حج و جہاد     |
| ہیں گواہی، بر بنائے اعتقاد     | یہ نماز اور روزہ یہ حج اور جہاد |
| ہم گواہی وادست از سیر خود      | ایں زکوٰۃ و ہدیہ و ترک حسد      |
| ہے گواہی دینی اپنے بھید کی     | یہ زکوٰۃ اور ہدیہ، ترک دشمنی    |
| کایہماں با شما ہستیم راست      | خوان و مہمانی پئے اظہار راست    |
| اے بزرگو تم سے ہم ہیں راست باز | خوان و مہمانی ہے اظہار نیاز     |
| شد گواہ آنکہ ہستم با تو خوش    | ہدیہ با وار مغان و پیش کش       |
| سب کے سب ہیں یہ گواہ خوش دلی   | ہے، تحفے اے کے جاننا اے اخی     |
| چہیت دارم گو بہرے را مدروں     | ہر کے کو شد بہائے یا فسوں       |
| کہا ہے! اظہار کمال باطنی       | مال دنیا یا خوشاہ دوست کی       |

ہیں زکوٰۃ و روزہ پر ہر دو گواہ

ہیں زکوٰۃ و روزہ دونوں پر گواہ

باحرامش وانکہ فیہ و اتصال

بہر حرام اشیا سے کیا ہو اتصال

مید ہر پس چوں بدزد اہل کیش

اہل اہل دیں جہانے اچھوٹ بات

جرح شد در محکمہ عدل الہ

جرح ہوگی محکمہ میں عدل کے

نے زرع و جوہل بہر شکار

رعہ کی خاطر نہیں - بہر شکار

خفتہ کردہ خویش بہر صید عام

سوہی ہے تاکے چپ کر شکار

کردہ بدنام اہل یود و صوم را

نام ہے بدنام جوہ و روزہ کا

عاقبت نریں جملہ پاکس سے کہ

ان کو کرتیا ہے آخر پاک بھی

داوہ نورے گاں نیا شد بدرا

نورہ بخشا جوہ میں بھی نہیں

غسل داوہ رحمت اور ازیں غلط

غسل یوں رحمت کے دھت کو دیا

گوہرے فارم ز تقوایے با سخا

دل میں تقویٰ اور سخاوت کی ہے راہ

روزہ گوید کرد تقوے از حلال

روزہ کہتا ہے - کیا ترک حلال

واں زکاتش گفت کو ازمال خویش

جو مجھے دیتا ہے - کہتی ہے زکات

گر بطاری کنند ایں دو گواہ

اور جو طاری کوئی شاہد کرے

ہست صیادار کند دانہ شمار

ہے شکاری نے کرتا ہے دانے شمار

ہست گر بہ روزہ دار اندر صیام

وہ ہے اکلی آریئے روزہ دار

کردہ بدظن زیں کوشی صد قوم را

اس دلیل نے قوموں کو بدظن کیا

فضل حق با آنکہ او کرمے تن

فضل حق گو دیکھتا ہے یہ کجی

سبق برود رحمتش واں غدر را

رحمتیں جب اس کی سبقت لے گئیں

کوشش راستہ حق زیں اشتلاط

کوششوں کو بیل سے یوں دھو دیا

سے یعنی وہ طرار یا ریاکار \*

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| تا کہ غفار مٹی او ظاہر شود   | سپات بچلہ را غافر شود          |
| تا ہوا میں کی شان غفاری عیاں | عفو ہو جائیں گناہ و عاصیاں     |
| آب بہر آں بہار داز سماک      | تا پلیداں را کتہ از نخت پاک    |
| میںد بر شاخے خاک سے اسی سے   | اک دنیا کو نخواست سے کرے       |
| آب چوں بیکار گردد بچس        | تا چنناں شدہ کاب را رو کرد حس  |
| یو گیا تا میں زمین پر جب گرا | جس کو تیری حس نے بھی رو کر دیا |
| حق بسر و ش بازو دیکھ صواب    | تا بشتش از کرم آں آب آب        |
| پھر خدا دریا میں اس کرے کیا  | دانی کے دانی کو دھوپ بر ملا    |

## خدا کا پانی کو ظاہری نخواست سے پاک کرنا

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| سال دیگر آمد او دامن کشاں     | ہے کجا بودی بدریا غے خوشاں       |
| دوسرے سال آیا پھر جیوا ہوا    | تھا کہاں! پوچھا کہا دریا میں تھا |
| من بچس ز نجاشدم پاک آدم       | بتدم خلعت سوئے خاک آدم           |
| میں گیا نا پاک، آیا ہو کے پاک | ے کے خلعت آگیا بھر سوئے خاک      |
| میں بیائید سے پلیداں سکون     | کہ گرفت از نختے پرداں خوئے من    |
| اسے پلیدہ آؤ تم میری طرف      | مجھ کو بے خوئے اپنی سے شرف       |
| در پذیرم جملہ زشتیت را        | چوں ملک باکی دہم عفریت را        |
| ے کے سب تا پاکیاں اک آن میں   | شیطنت سے پاک کر دے گا تمہیں      |
| چوں شوم آلودہ باز آسجا روم    | سوئے اصل اصل پاک کہا شوم         |
| جب ہوں آلودہ کو پھر واپس چلیں | سوئے اصل اور اصل دانی میں چلیں   |
| دلچ چرکیں بر کسم اسجا روم     | خلعت پاکم دے بار دگر             |
| یعنی اپنی سیلی گڈی چھوڑ کر    | پاک خلعت پاؤں کا بار دگر         |

کار او ایست و کار من انکار  
 کام یہ میرا وہ اس کا بالیکل  
 گریبوشے میں پلید یہاںے ما  
 گرد ہوا جی پلیدی اسے کتا  
 کیسا گزرد و زیدہ است او  
 ہاتھ میں سونے کی گرتھیلیاں  
 تا بہ زور گیا و رستہ  
 قال دے گرتھاس گرتستہ لے  
 تا بگہر و رستہ او حمال وار  
 تا اٹھا کے سر پہ جوں حمال اسے  
 صد ہزاراں دار و دار کے نہاں  
 اس میں پناہ میں دوائی سو ہزار  
 جان ہر دور و دل ہر دانہ  
 جان ہر دور و دل ہر دانہ ہے  
 زو و قیماں زمین را پرورش  
 ہے شیمان زمین کی پرورش  
 چوں کاند ماہی ایش تیرہ شود  
 جو کے ہے ماہی کلا تر جب ہوا  
 نالہ از باطن بر آرد کا سے خدا  
 دل سے پھر کرنا ہے قربان سے خدا  
 رنجتم سر ماہی بر پاک و پلید  
 تھا جو دے کلا جس اور پاک کو  
 عالم آرا ایست رب العالمین  
 عالم آرا ہے وہ رب العالمین  
 کے بجے میں بار نامہ آپ را  
 جو یہ عظمت آپ کو کبر عطا  
 میر و جو یان مقلس سوبسو  
 ڈھونڈتا پھرتا ہے مقلس کو یہاں  
 تا بشوید روئے سرنا شستہ  
 اور اسے دھوئے جو شستہ لے  
 کشتی بدست و پار اور بحار  
 بحر میں بھور کشتی کر لے  
 زانکہ دار و زور پر وید و رہاں  
 اس سے اگتی ہیں دوائی بے شمار  
 میر و دور چھو دار و خانہ  
 نہیں وہ مثل دار و خانہ ہے  
 تشنگان خاک از دے غور خش  
 خاک کے پیاسوں کو ملتی ہے غور خش  
 بچو ماہ احمد زمین خیرہ شود  
 جانیں کرے زمین میں ڈوبتا  
 آنچہ وادی وادم وادم گدا  
 جو ملا اتحاد سے دیا اب ہوں گدا  
 اسے شہہ سر ماہی وہ ملی من مزید  
 اسے مرے سلطان: عنایت اور ہو

کار او ایست و کار من انکار  
 کام یہ میرا وہ اس کا بالیکل  
 گریبوشے میں پلید یہاںے ما  
 گرد ہوا جی پلیدی اسے کتا  
 کیسا گزرد و زیدہ است او  
 ہاتھ میں سونے کی گرتھیلیاں  
 تا بہ زور گیا و رستہ  
 قال دے گرتھاس گرتستہ لے  
 تا بگہر و رستہ او حمال وار  
 تا اٹھا کے سر پہ جوں حمال اسے  
 صد ہزاراں دار و دار کے نہاں  
 اس میں پناہ میں دوائی سو ہزار  
 جان ہر دور و دل ہر دانہ  
 جان ہر دور و دل ہر دانہ ہے  
 زو و قیماں زمین را پرورش  
 ہے شیمان زمین کی پرورش  
 چوں کاند ماہی ایش تیرہ شود  
 جو کے ہے ماہی کلا تر جب ہوا  
 نالہ از باطن بر آرد کا سے خدا  
 دل سے پھر کرنا ہے قربان سے خدا  
 رنجتم سر ماہی بر پاک و پلید  
 تھا جو دے کلا جس اور پاک کو

# پانی کا پھر خدا سے مدد مانگنا

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| ابو راگوید ہر جائے خوشش       | ہم تو خورشید آب بالائے کشتش    |
| ابر سے کہتا ہے حق۔ لے جا اسے  | نیز سورج سے کہ ادھر کھینچ کے   |
| راہ ہائے مختلف میرا ندش       | تار ساند سوئے بکھرے حدش        |
| مختلف راستوں سے لے جاتا ہے وہ | تقریب ہے حد میں پہنچاتا ہے وہ  |
| خود غرض زیری بجان اولیاست     | کو غسول تیرگی ہائے شکاست       |
| ہے غرض پانی سے جان اور لیتا   | دھوئی ہے جو تیرگی کو بر ملا    |
| چوں شود تیرہ ز غسل اہل فرش    | باز گرد سوئے پانی بخش عرش      |
| کرتا ہے تیرہ جو غسل اہل فرش   | جاتا ہے پھر سوئے پانی بخش عرش  |
| باز آید زان طرف امن کشاں      | از طہارات محیط آرو نشاں        |
| پھر وہاں سے آتا ہے دامن کشاں  | پا کیوں کا اپنی دیتا ہے نشاں   |
| از تیمم وار ہا ند جملہ را     | وز تحترمی طالسان قبلہ را       |
| سب کو کرتا ہے تیمم سے بر ملا  | جستجو سے اہل قبلہ کو جدا       |
| ز اختلاط خلق یا بد اعتلال     | زاں سفر جوید کار خنایا بلال    |
| اختلاط خلق سے ہو کر نڈھال     | پھر ہے چلتا، جوں ارخنا یا بلال |
| اسے بلال خوش نوائے خوش سبیل   | ماؤں پر زبون طویل رحیل         |
| اسے بلال خوش نوائے خوش دلیل   | جا مناسے پر سنا بانگ رحیل      |

۱۔ یعنی جس طرح جب افان کا وقت ہوتا تھا تو جنابے سول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کرتے تھے کہ "ارخنا یا بلال" یعنی اسے بلال ہمیں راحت پہنچا دے بلال خیر سفر تھا۔ اسی طرح یہ اہل بھی سفر اختیار کرتا ہے۔

۲۔ کوچ کی صدا یعنی اذان

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| وقت رجعت ذال سبب گوید         | حال سفر رفتن اندر قیام         |
| نہ نئے کے وقت کرنی ہے سلام    | ہاں سفر میں ہے، دن کو ہے قیام  |
| واسطہ شرط است بہر قسم عام     | اس محل جوں واسطہ بہت اندر کلام |
| واسطہ شرط تا بھیس عوام        | یہ محل ہے واسطہ بہر کلام       |
| جو سند کو رہیدار رابطہ        | اندراکش کے روو ہے واسطہ        |
| جو سند جس نے چھوڑا رابطہ      | کون جائے آگ میں ہے واسطہ       |
| تازا کش خوش کنی تو طبع را     | واسطہ حمام باید مرترا          |
| آگ سے ہوتا کردل فرھاں بتر     | واسطہ درکار ہے حمام کا         |
| گشت حمامت رسول آیت دلیل       | جوں ستانی شد درآکش چل میل      |
| میں بھی حمام، آیت ہے دلیل     | آگ میں ہلے تو کھل میل          |
| کے رسد ہو واسطہ نان در شمع    | سیری از حقست ایک اہل طمع       |
| واسطہ روئی ہے لیکن پیشتر      | سیری حق کی سمت ہے سرسہ         |
| ور نہا بد لطف ہے پردہ چمن     | لطف از حقست لیکن اہل تن        |
| لطف کو ہاتھ میں ہے باغ دچمن   | لطف حق ہے گریہ اہل تن          |
| پھر موتے نور مرہ تا بد ز جیب  | جوں نہاند واسطہ تن ہے عجیب     |
| محل موسیٰ جیب میں رہتا ہے نور | واسطہ تن کا جو ہو جاکا ہے دور  |
| کا اندر کش پیر نور ایڑ دست    | اس شرط آپ را ہم شاہد است       |
| اس کا دل ہے نور بزدل سے بھرا  | میں ہنر پانی کے شاہد بر ملا    |

۱۔ یعنی نماز پڑھتے ہیں۔ تو روح تقریباً الہی کے لئے سفر کر جاتی ہے۔

اور پھر جیب موسیٰ ہے تو اسے واسطہ کی طرح سلام کہتی ہے۔

# ظاہری قول و فعل نور باطن کے گواہ ہیں

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| قول و فعل آمد گواہانِ ضمیر     | زیر دو پر باطن تو استدلال گیر     |
| تیرے قول و فعل ہیں دل کے گواہ  | دلوں سے تو ڈال باطن پر نگاہ       |
| بچوں ندارد سیر صورت و درویشوں  | بگرا اندر بول رنجور از بروں       |
| جب نہ ہو ظاہر سے باطن کی خبر   | یوں ہے اس کے مرض پر غور کر        |
| فعل و قول آل ہول رنجوریاں بود  | کہ طبیب جسم را بڑیاں بود          |
| ہے یہ قول و فعل جوں ہول علی    | ہے طبیب جسم کو مثل دلیل           |
| و اس طبیب روح در جانش بود      | وزر و حال اندر ایسا لاش بود       |
| ہے طبیب روح کا گھر جان میں     | جان سے چاتا ہے وہ ایمان میں       |
| حاجتش نبود بقول و قول خوب      | احذر و ہم آہم جو اسیرا قلوب       |
| ان کو کیا واسطے فعل و قول خوب  | ان سے ڈرنا۔ وہیں پاسکوس قلوب      |
| اس گواہ فعل و قول از دے بچو سے | کو بدیا نیست و اصل بچو سے         |
| دھونڈ قول و فعل کا اس میں گواہ | مثل تندی کے ہو ہے دریا پناہ       |
| قول و فعل او گواہ او بود       | کو بدیا متصل بچوں جو بود          |
| قول و فعل اس کے میں شاہ موبو   | کیونکہ دیار سے ہے واصل مثل جو     |
| بگرا اندر فعل او و قول او      | تا چہ وارد در ضمیر آل داریجو      |
| اس کے قول و فعل پر تو غور کر   | اس کے دل میں کیا ہے، ہو جا یا خبر |
| نور کش اندر تہمت چند ہست نصیبت | بہر صیدا و دواہ پاشد یا سختیبت    |
| دیکھ گیا ہے اور کتنا مر سب     | دانش بہر صید ہے، یاد ہے عطا تو    |

لہ پیشاب +

گر لہو و صیاد از روئے دور شو  
 ہو جو وہ صیاد، اس سے دور ہو  
 در لہو و صدیق و ست از روئے مدار  
 ہو از صدیق، نکلا سے رہ اس سے  
 یک ایک نور سالک کو جد گزشت  
 نور اس سالک کا جو حد سے بڑھا  
 شاہدیش فارغ آمد از شہود  
 ہے گواہی اس کی بیرون شہود

واں فسوں و فعل و قولش کم شنو  
 تو نہ گول و فعل سے مسکور ہو  
 تار ساندھ مر تر اسوئے بھار  
 سوئے دریا تاکہ سے پاسے جھے  
 پیر شد از قمرش بیابا نہاد و شست  
 جس کے لر سے دشت و صحرا بھر گیا  
 وز تکلفہائے جانہازی وجود  
 ہے ضروری اس کو جانہازی نہ جود

## عارف الہی کا نور

نور آں گو سر جو بیرون یافتہ است  
 نور گوہر جب ہوا بل ہر عیاں  
 پس مجھانہ سے گواہ فعل و گفت  
 ہے نہ گول و فعل کا اس سے نشان  
 ایں گواہی چھیت اظہار نہاں  
 یہ گواہی کیا ہے ! اظہار نہاں  
 کہ غرض اظہار سر جو بہرست  
 ہے غرض سے دیکھو ہر آشکار  
 ایں نشان زر نمائند بر محک  
 کب رہے زر کا کسوٹی پر نشان  
 ایں صلہ و دلیں جہاد دلیں صیام  
 یہ نمائند اور یہ جہاد اور یہ صیام

زیں تسلسلہ افراغت یافتہ است  
 یہ فریب دیکھ بھڑاس میں کہاں  
 کہ از وہر و جہاں چوں گل کشف است  
 کیونکہ اس سے ہیں نکلے دلوں جہاں  
 خواہ فعل و خواہ قول و غیر آں  
 قول ہو بل فعل ہو بل ہو عیاں  
 وصف باقی دلیں عرض پر معبرست  
 وصف باقی ہے غرض ناظر  
 زر بھاند خوب تر ہے بیج شک  
 ان مگر دلیں ہیں زر کی خوبیاں  
 چوں نمائند ہاں بساند نیک نام  
 جہاں نہیں رہتی، بید رہتے ہیں تمام



|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| جہاں چنیں افعال اقوالے نمود       | پر محک امر جو ہر را بسود        |
| قول و فعل جہاں نے دکھایا          | نہیں دیا جو ہر محک امر بد       |
| کا اعتقاد م راستہ است اینک گواہ   | لیک ہست اندر گواہاں اشتباہ      |
| راست تھی بیت مری ایہ ہے گواہ      | ہے گواہوں پر مگر کجہ اشتباہ     |
| تزکیہ باید گواہاں را بیداں        | تزکیہ افش اخلاص و موقوفی بریں   |
| کر گواہوں کا تشنگ سے تزکیہ        | پاک کر اخلاص سے ان کو فشا       |
| حفظ لفظ اندر گواہ قولی است        | حفظ عہد اندر گواہ فعلی است      |
| ہے گواہ قول پر لفظوں کا باور      | ہو گواہ فعل کا عہد استوار       |
| گر گواہ قول کو گوید رواست         | در گواہ فعل کو پوید بد است      |
| گر گواہ قول کج بے اسے رد          | ہو گواہ فعل اگر شیر و حاک ہے بد |
| قول و فعل بے تناقض باید است       | تا قبول اندر زماں پیش آید است   |
| قول و فعل اب تیرے یکساں ہوا میں   | تا قبولیت کی جائے نعمتیں        |
| سبیکہ شنی تناقض اندر بد           | روز بید و نید و شب بید و نید    |
| ہیں تمہارے کام پر ہر نوع کے       | سینے ہو دن کو، آفتاب کو بھاڑتے  |
| پس گواہی باتناقض کہ سفنود         | اور مگر حکمے کند از لطف وجود    |
| کوئی جھگڑے کی شہادت کیا سنے       | ہاں نہ لطف اس کا جو کچھ حکم دے  |
| قول و فعل اظہار سہت و غمیر        | ہر دو پیدا میکند سہت و غمیر     |
| قول و فعل اظہار حال دل میں بار    | راز کرد ہے ہیں دونوں آشکار      |
| چوں گواہ است تزکیہ شد قبول        | ور نہ مجوسیت اندر مول مول       |
| نہر ہے، کردے شہادت تزکیہ          | روز تو نہدی ہے ہے میناد کا      |
| سہ کا حال اظہار سہ و حق سبیکہ شنی | یعنی تہیاری کو ششیں             |
| براگندہ اور مختلف ہیں *           |                                 |

|   |                                |
|---|--------------------------------|
| ما تَوَلَّيْتُمْ مَن سَتِيفِرْ عَدَايَ حَرَوَانِ  | ما انتظر منهم انتظره منتظر من  |
| تَوَلَّيْتُمْ حَبِيبًا مَّا اَرَادَ اَنْ يَكْفُرَ | منتظر وہ منتظر وہ ہے کہاں      |
| اِس سَخْنِ يٰاَيَا اِنْدَارُو مَصْطَفٰ            | عرضہ کرو ایمان پذیرفت آں فتنے  |
| مَصْطَفٰ كَيْفَ الْفَرَحِ سَنَ اَسَ فَنَا         | پیش جب ایمان کیا اُس کے لیا    |
| اَسْ شَہَادَتِ رَاكُہ فَرَحِ بُوَدَا سَتِ         | بعد اُسے لیستہ را بہ شہادہ است |
| تَحٰی مَسَارِكُ وَہ شَہَادَتِ كِي اَدَا           | بند لیستہ جس کے کھوے باردا     |

## آنحضرت کا مہمان کے سامنے پیمان پیش کرنا

|   |                                   |
|---|-----------------------------------|
| كَشْتِ مَوْسٰی كَفْتِ اَوْرَا مَصْطَفٰ          | کاشت مومن گفت اور مصطفیٰ          |
| جَبْ ہُوَا مَوْسٰی اَوْرَا مَوْسٰی مَصْطَفٰ     | جب ہوا مومن اور مومن مصطفیٰ       |
| كَفْتِ وَاللّٰہُ تَا اَبْدَ فِیْہِ تَوَامِ      | گفت واللہ تابد فیہ توام           |
| بُوَدَا مِی ہُوں اَسْ کَا مِہْمَاں سَدَا        | بودا میں ہوں آپ کا مہمان سدا      |
| تَنَدَہ کُودَہ مَعْتَقِ وُورِ یَا نِ تُو        | تندہ کردہ معتنق ودریان تو         |
| ہُوں غلام آزاد۔ ودریاں آپ کا                    |                                   |
| ہَر کَہ مَکْنِ مَہْدِ جَوَاں بَکْزِ مَہْ نَوَاں | ہر کہ مکن مہد جواں بکزمہ خواں     |
| مَکْنِ کُوئی جَا تَے ہِی اِیہ نَوَاں جَہُوں کَے | مکن کوئی جائے ہی ایہ خواں جہوں کے |
| ہَر کَہ مَکْنِ نَوَاں غَیْر تُو رُو د           | ہر کہ مکن نواں غیر تو رود         |
| رُخ جُو نَوَاں غَیْر کَا کُوئی کَر سَے          | رخ جو نواں غیر کا کوئی کر سے      |

لے کہا قال اللہ تعالیٰ سُبْحٰنَہٗ۔ فَاَعْرِضْ عَنَّا صَدِّقَ اَنْتَ کَلِمَہٗ مَن تَطْلُبُہٗ وَنَا  
یہی اے رسول اکرم سے عرض کرو خدا سے فتح و نصرت کا منتظر وہ۔ کیونکہ  
وہ بھی تو اپنے معبودوں سے کسی بات کا انتظار کر رہے ہیں +

|                                 |                              |
|---------------------------------|------------------------------|
| دیو بیشک دال کہ ہمسایہ نش شود   | ہر کہ از ہمسایگی تو رود      |
| اس کا ہم سایہ ہو شیطان داعی     | چھوڑے جو آپ کی ہم سائی       |
| دیو بد ہمراہ وہم سفرہ ویست      | ورود دے تو سفر او دور دست    |
| ہوگا شیطان اس کا ساتھی بر ملا   | بے تہارے جو سفر کو جائے گا   |
| حاسد ماہست دیو اور رولیت        | در کشیدے تو بر سب شریف       |
| تیجے اس حاسد کے شیطان نابکار    | بے تہارے جو ہو گھوڑے پر سوار |
| دیو در سلسلے بودا نہ باز آید    | در بچہ گیر داز و شہنازا و    |
| نسل میں شیطان ہو سا جھی سر بسر  | اس کی بیوی عالمہ ہو اس سے کر |
| ہم در مہوال و در اولاد از سبق   | در نبی شار کہم گفتست حق      |
| راستے اس کے ہیں مال اور جان ہیں | حق نے شار کہم کہا قرآن میں   |
| در مقامات نوادر با علی          | گفت پیغمبر ز غیب پس را جلی   |
| سُن چکے اکثر مقالوں پر علی      | کر چکے اس بھید گو حضرت جلی   |
| تو نمودی ہچو شمس بیغمام         | یا رسول اللہ رسالت را تمام   |
| کی عیاں، جوں شمس ہو بے ابر کے   | یا رسول اللہ رسالت آپ نے     |
| علیؑ واقف سولش با عاذر مکر      | آئینچہ تو کردی دو صدہ دوزگرد |
| اور علیؑ نے نہ عاذر سے کیا      | جو کیا تم نے، نہ ماؤں نے کیا |

سَلَامُ ارِخَاد باری تعالیٰ: - وَ شَارِ كَهْمُ فِي الْاَلَا وَاَلَا وَاَلَا یعنی اے  
 شیطان اُن کے مالوں اور اولاد میں شریک ہو جا!  
 سَلَامُ دہی نو مسلم کہ رہا ہے +  
 سَلَامُ ایک شخص جو کافر رہا تھا اور حضرت علیؑ علیہ السلام نے پالیس برس  
 کے بعد اسے زعمہ کر کے مسلمان کیا تھا +

|  |                                  |
|--|----------------------------------|
| از تو جانم از اجل تک حال ببرد                                  | عازر ارشد زنده، ہم در دم ببرد    |
| تم نے میری جان اجل سے لی بجا                                   | اور عازر زندہ ہو کر مر گیا       |
| گشت مہمان رسوا آنشب عرب  | شیر یک بزم نیمہ خورد و بست لب    |
| پھر ہوا وہ شب کو مہمان نبی                                     | اور چل بگری کا دودھ اودھا اچھی   |
| کروا لکھن بھور شیر در قاق                                      | گفت گشتم سیر والند ہے نفاق       |
| بیتیں کیں، کچھ چپاتی دودھ کھا                                  | بولامیں والند، یا کل چھک گیا     |
| ایں تکلف نیست بے ظہوں من                                       | سیر تر گشتم از آنکہ دوش من       |
| بے تکلف ہے کسی من، مگر کے                                      | ہوں زیادہ سیر چلی بات سے         |
| در عجب مانند جملہ اہل بیت                                      | پر خدا میں تبدیل زلزل یک قطر ذرت |
| اہل بیت اکثر تقرب میں رہے                                      | بھر گئی تبدیل قطرہ نیل سے        |
| آٹھ گوت مرغ یا جیلے بود  | سیری معدہ چپیں پیلے بود          |
| جس قدر کھائے اباہیل اک غذا                                     | اُس سے اک انٹھی کا معدہ بھر گیا  |
| فحشے افتاد اندر مرد زنی  | قدر پشہ منور دیں سیلتن!          |
| مرد زنی میں حقیں یہ گانا پھوسیاں                               | پشہ کی بھوک اندر یہ چل دماں      |
| صرص در دم کافری سرزیر شد                                       | اڑ دیا از قوت مور سے سیر شد      |
| جس در دم کافری، مغلوب تھا                                      | سیر تھا چوٹی کو کھا کر اڑ دیا    |
| اں گدا چہمتی کفر از مے برفت                                    | لوت ایسا ہمیش کستر کرو ذرقت      |
| کفر سے گئی جو گدا چہمتی، گئی                                   | نصرت ایماں سے پانی فری           |
| اسکے از جوع البقر برے طبع                                      | بھجو مریم میوہ جنت، پکید         |
| جو کہ تھا بھیم البقر سے بے قرار                                | نخل مریم اس پر سوئے، گئے تار     |
| سے جوع البقر ایک مرض ہے جس میں تمام اعضا بھوکے ہو جاتے ہیں اور |                                  |
| باد خود بہر وقت کھانے پینے کے سیری نہیں ہوتی +                 |                                  |

معدہ چوں روز خوش آرام یافت  
دو درخ معدہ کے شعلے بجھ گئے

میبوہ جنت سحرے جسمش شرافت  
میبوہ جنت کھنچے اس پر گر رہے

## نور جسم اولیا الشکی غذا ہے

اسے قناعت کروہ زایماں بقول

قول ایماں پر تو قانع ہے سلیم

جسم راہم زان اصبہ است اسے پھر

جسم کا بھی اس میں حصہ ہے مگر

با خود آور ایماں کن غذا

نور ایماں کو بنا اپنی غذا

اسلم الشیطانا لفرسہ رسول

اشکر الشیطان نہ کہتے مصطفیٰ

تا تیا شام مسلماناں کے شود

کر نہ کھائے دیو، مسلم کہنے

عشق را عشق و گر برد مگر

منقطع اس کو کیے عشق و گر

اندک اندک عشق رخت آنکھا کشید

اس جگہ پھر عشق کے جلنے سے

انما المنہاج تبدیل غذا

راستہ ہے صرف تبدیل غذا

جملۃ التدبیر تبدیل المزاج

نہ نقطہ تدبیر، تبدیل مزاج

ذات ایماں لھنت تو نیست ہوں

ذات ایماں ایک نعمت ہے عظیم

گرچہ آں مطعوم جائست و نظر

مگر غذا ہے اور قوت نظر

تا کہ اسے قانع بنان دو گندنا

گندنا اور نان پر قانع ہے کیا

گر نہ گشتے دیو جسم آں را اکول

جسم کا شیطان نہ کھاتا اگر غذا

دیو زان لوتے کہ مرده حق شود

وہ غذا مرده کو جو زندہ کرے

دیو و دنیا ست عاشق کو رد کر

دیو دنیا میں ہے عاشق کو رد کر

از نہا نغانہ یقیں چوں ہے حید

جب یقیں کی وہ سنے نفی بیے

یا حریص البطن عرج بکذا

گر عرج اس طرح اسے پہلو ذرا

یا مریض القلب عرج للعلاج

اسے مریض قلب کو اس سے علاج

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| سوف تجنوا ان تحملت الاعظام      | ایہا الجبوس فی رہن الطعام     |
| کر تحمل، یا سخت شاد کام         | اے کرتو ہے قیدی درہن طعام     |
| افتقد ہا واریج یا نافرًا        | ان فی الجوع طعاماً وافرًا     |
| ڈھونڈھ اے منکر اسکا درد کھامید  | جبوک میں میں نعمتیں یہاں مزید |
| وافق الاماک یا خیر البشر        | اغتمدی بالنور کن مثل البصر    |
| اور فرشتہ بن تو اے خیر البشر    | کھا غذا ہے نور، ہو مثل بصر    |
| تار ہی، بچوں ملائک از اوئے      | جوں ملک سبج حق را کن غذا      |
| تا کہ ایدا سے ہو مثل ان کے رطا  | جوں ملک سبج حق کو کر غذا      |
| او بقوت کے زکر کس کم زند        | جبرئیل ارسلے جیفہ کم تند      |
| کیا وہ کر کس سے بھی کم پیدا ہوا | جھوٹے کر جبرئیل دل مراد کو    |
| اوز پشتہ باز گو کے رستم است     | ویل اگر چہ در زمین آہستہ است  |
| سس طرح پھر سے جان اسکی بچے      | گوزم پر پیل آہستہ چلے         |

## اہل تن کا غذائے روح سے انکار کرنا

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| ایک از چشم خسیساں بس خاں       | خدا خوائے نہادہ در جہاں       |
| ہے خسیسوں کی نگاہوں سے نہاں    | کیسا اچھا ہے بچھاخوان جہاں    |
| قسم مار و مور ہم خاک کے بود    | گر جہاں باغے پر از نعمت شود   |
| حصہ مار و مار کا ہے خاک ہی     | باغ و نعمت سے جو ہو دنیا بھری |
| میر گوئی خاک چوں نوشی جومار    | قسم شاں خاکست گردے گر بہار    |
| میرا تو کیوں خاک کھائے مثل مار | خاک قسمت ہے، خزاں ہو بہار     |

سلا گدھ

مر کر بافتند چنین حلوائے خوب

وایہ یہ حلوائے کسی کو کب ملے

ایچنین حلوائے عالم کس نخورد

ایسا حلوائے کون کھا یلکا بھلا

در جہاں نقلے عداوند جز نبشت

نقل اس کا گندگی ہی بس رہا

شد نجاست مرور چشم و چراغ

ہے نجاست اس کی آنکھوں کی منیا

در میان چوب گوید کرم چوب

کڑی کا کھڑا یہ کڑی میں کہے

در میان خاک گوید کرم خسرو

خاک میں کہتا ہے کھڑا خاک کا

کرم سرگین در میان آں حدیث

کھڑا گوید کا ہے گوہر میں پڑا

جزو نجاست ہیچ نشناسد کلاغ

کو آ کیا جانے نجاست کے سوا

## مناجات

گوش راہوں حلقہ دادی زیر سخن

بات یہ ہم کو سنائی ہے اگر

کز حقیقت میکشد ایں رخشاں

مست ہیں تیری شرابیوں کے جہاں

سر بہنداں مشک لے اے رت میں

تو نہ کر اب مشک کا منہ بند تو

بید رہی در عطا یا مستغاث

یہ عطا ہے تیری اے فریاد رس

دادہ دل را بہر دمے صد فتح باب

ہے بھی سے ہر کشاد دل حصول

سنگہ از عشق او شد بچو موم

موم جن کے عشق سے پتھر ہوئے

اے خدائے بنیظیر ایشار کن

اے خدائے بنیظیر ایشار کر

گوش ماگیر و دریاں مجلس کشاں

تو یکر کر کان اب لے چل دہاں

بچوں بہا لچھے رسانیدی ازیں

جب سنگھادی تو نے ہم کو اس کی بو

از تو نوندا زہر و زور و اناث

مرد و زن کو تو بلا دیتا ہے بس

اے دُعا نا کردہ از تو مستجاب

ہے دُعا مانگے تو کرتا ہے قبول

چند حرفے نقش کردی از رقوم

تو لے اپنے کچھ حروف ایسے لکھے

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| نوں بار و صا و چشم و چشم گوش    | بر نوشتنی قلندہ صد عقل و ہوش  |
| نوں بار و صا و چشم و چشم گوش    | نکصدے، غارتگر صد عقل و ہوش    |
| زس حروف تہذیب و باریک ریس       | نسخ میکن اس کے و سب خوشنویس   |
| عقل ان سے ہو گئی باریک ریس      | کاٹ یہ حرف اسے ادیب بہتر      |
| در خور ہر فکر بستہ بر عدم       | دہم نقش خیالی بر دم           |
| اس رنم پر اصل میں جو ہے عدم     | لچھتے ہیں نقش خیالی دم دم     |
| حرف ہائے طرفہ بر لوح خیال       | بر نوشتہ چشم و ابرو خط و خال  |
| کچھ دالے حرف و ابرو لوح خیال    | نکصدے ہیں آنکھ، ابرو خط و خال |
| بر عدم ہاشم نہ بر موجود مست     | زانکہ معشوق عدم وافی ترست     |
| ہوں عدم سے محبت، اس دنیا سے کیا | کیونکہ معشوق عدم ہے با وفا    |
| عقل را خط خواناں آں شکل کرو     | تا و نہ تدبیر یا رازاں کو رد  |
| عقل کو ان شکلوں کا خط خواں کیا  | تا کہ تدبیریں ہوں اس سے آشنا  |

## عقل کی شبیہ جبریل سے

|                             |                                |
|-----------------------------|--------------------------------|
| چوں ملک لوح محفوظ آں خود    | ہر صبا سے ورس ہر روزہ برد      |
| عقل لوح عرض سے مثل ملک      | روز لیتی ہے سبق بے ریت و شک    |
| در عدم تحریر ہا میں بابیاں  | وز سوادش حیرت سودائیاں         |
| دیکھو تحریریں عدم کی بابیاں | جن سے حیرت میں ہیں سودائی بہاں |
| سر کے شد بر خیالے ریش گاو   | گشتہ بر سوئے گئے گنج گاو       |
| ہر کوئی احمق ہے اک جمیل ہے  | گنج کی حسرت میں ہے دشت بے      |
| از خیالے گشتہ شخصے پر شکوہ  | روئے آوردہ بعد نہا و کوہ       |
| ہے کسی کو اک خیال پر شکوہ   | جا رہے سوئے معدن، سوئے کوہ     |



|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| وزخیالے آں دگر باجسدِ مر     | دوسرے کے بھی ہیں ایسی کوششیں   |
| واں دگر بہر تر متب کشت       | سارک الدنیا ہے اک نچو کشت      |
| ازخیال آں ریزن رستہ شدہ      | وہ خیالوں سے ہے رستے کو چٹا    |
| در پری خوانی کے دل کردہ کم   | شعبہ بازی میں یہ کھولا ہوا     |
| آں کے در کشتی از بہر راج     | ایک کشتی میں ہے ہما ہو نفع یاب |
| ایں روشہا مختلف بیندہروں     | ظاہری اور مختلف یہ راستے       |
| ایں دراں حیراں شہ کلن پھیت   | یہ سبب کی فکر میں حیراں ہوا    |
| ایں خیالات از ہند نامو تلف   | میں خیالات درونی غیر صاف       |
| قبلہ جاں را چو نہاں کردہ اند | قبلہ جاں چو نکہ نہاں کر لیا    |
| ہر کسے رو جانے آورده اند     | ہر کسے رو جانے آورده اند       |
| سچو بدھ جو چاہتا۔ رخ پھرتا   | سچو بدھ جو چاہتا۔ رخ پھرتا     |

## مختلف روشوں کی تمثیل

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| برخیال قبلہ ہر سو سے تنقند   | بھوکوے کہ تخری سے کنند      |
| ہے خیال قبلہ میں ہر سو بھنگی | جیسے ہے اک قوم قبلہ ڈھونڈتی |

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| چونکہ کعبہ رونما یہ صبح گاہ    | کشف گردو کہ کہ گم کردہ ہست راہ  |
| جب کہ کعبہ ہونا یاں صبح گاہ    | منکشف ہو، کون تھا گم کردہ راہ   |
| یا چو غواصال درون تعراب        | ہر یکے چیزے سے چہ بند شتاب      |
| یا کہ غوطہ خور ہر گہرائی میں   | ہیز جوں لہجائے جلدی سے تپیں     |
| براہمید گوہر و درخشیں          | تو برہ پرمیگشتہ از آن وایں      |
| گوہر و درخشیں کی حرص میں       | تو برہ ۱۶ بھی بڑی شے سے بھریں   |
| چوں برائیتہ از تک بائے شرف     | کشف گردو صاحب قر شرف            |
| تھر دریا سے جو نکلیں بر ملا    | ہو عیاں کس کو تو اصل ملا        |
| واں دگر کو برو مردار و خرد     | واں دگر کہ سنگریزہ و شہ برو     |
| کون جھوٹے موتی چن کر لے گیا    | ہو تھک اور کنکر لئے کس نے اٹھا  |
| بلکہ اسبلو کم باریت اسیرۃ      | فتنہ ذات اقتضال قاہرۃ           |
| حشر میں لیں گے روہی ہم امتحان  | ہے وہ دن فتنوں کا غالب بیگان    |
| بہچنیں ہر قوم چوں پروانگال     | گرد شمعے یزناں اندر جہاں        |
| مثل پروانہ ہو ہی تو میں تمام   | کرتی ہیں اک شمع کے گرد از دھام  |
| خوش را بر آتشے بر میز خند      | گرد شمع خود طوافے می کنند       |
| آگ میں اپنے کو ہیں وہ ڈالتے    | گھومتے ہیں گرد اپنی شمع کے      |
| براہمید آتش موسائے جنت         | کز لیدش سبز و تر کرد درخت       |
| ڈھونڈتے ہیں آگ میں سوئی کا بخت | جس کے شعلوں سے ہوا تازہ ہر درخت |
| فضل آں آتش شہیدہ ہر دم         | ہر شہرہ آں گماں بردہ ہمہ        |
| فیض جو اس آگ کا ہے پھر سنا     | ہر شہرہ ہے گماں اس آگ کا        |
| چوں برآید صبح دم نور خلود      | و انما یہ ہر یکے چہ شمع بود     |
| جب کہ چلے صبح دم نور اب        | ہو نمایاں ہے جو کچھ وہ شمع بود  |

بدیدہ شعلہ ذل شعاع خوش ہفتاد ہر  
 حق اسے دے اس سے ستر اور ہر  
 ماندہ زیر شعاع بدیدہ سوختہ  
 شعاع بد سے بد جلا کر رہ گئے  
 میسند آہ از ہوائے چشم دوز  
 جس دل سے کرتے ہیں آہ و فغاناں  
 کے ترا برہانم از سوز و ستم  
 کس طرح جلتے سے تم کو روکنتی  
 جوں کئے مرغیرا افسردختہ  
 کیا پھر اندوہ کروں افسردختہ  
 غم گشتہ دیدم حال تو  
 ہم سے جلتی اب ہوئی ہم کو خیر

ہر کرار سوختہ ذراں شعاع ظفر  
 پر جلا دے جس کے وہ شعاع ظفر  
 جوتی ہر داندہ و دیدہ و دختہ  
 آئے پروانے جو جدا نکھیں گئے  
 مے طیبہ اندر پشیمانی و سوز  
 میں پشیمانی و سوزش سے طہاں  
 شعاع او گوید کہ من جوں سوختہ  
 شعاع کہتی ہے میں خود جلتی رہی  
 شعاع او گریاں کہ من سر سوختہ  
 شعاع روتی ہے میں ہوں خود ساختہ  
 او مجھے گوید کہ از اشکال تو  
 وہ یہ کہتے ہیں کہ تجھ کو دیکھ کر

## ایہ یا خسرة علیٰ عیساؤ کی تفسیر

غوطہ خور و از ننگ کشتہ بدنی ما  
 میں ہساری کچھ نکا ہی سے فنا  
 پشتکی شکوئی اے اللہ بالعمی  
 اندھے ہیں سے ہے گمراہ سے

شعاع مردہ بادہ رفتہ دلربا  
 بجھ گئی ہے شعاع بادہ ہو چکا  
 ظلمات الارباح خسراً مضرماً  
 تائے جتنے تھے نقصان بن گئے

سلا یعنی شعاع ظفر سے

سلا یعنی افسوس ہے ان ہندوں پر

سلا یعنی شعاع حیات اور بادہ عمر

مسلمات مومنات قانات

صاحب اسلام ، مومن ، متقی ،

وہیں عزیز ال رو یا نیسوکروہ اللہ

ان عزیزوں نے کیا ہے منہ ادھر

وہیں کبوتر جانب بے جا بنے

یہ کبوتر جانب بے جا بھی

وہیں عقاباں است بیجانی سرا

بے مقامی ان عقابوں کا ہے گھر

وانہ ماوانہ بے دانگی

ہے ہمارا دانہ بس بے دانگی

کہ دریدن شد قبا و وزمی ما

ہے قبا سینا ، قبا کا بھاڑنا

چند ارواح اخوان تقات

کتنی خوش رکھیں ہیں اہل لہو کی

ہر کسے روئے بسوئے بردہ اند

ہر کسی کا رخ ہوا سوئے دگر

ہر کبوتر سے پردہ مذہب

ہر کبوتر کی روشنی ہے رک نئی

ہر عقاب سے پردہ از جانب

ہر عقاب اڑتا ادھر سے ہے ادھر

مانہ مرغان ہوا نہ خالی

ہم پرندے ہیں نہ مرغ خالی

زاں فراخ آمد چنیں روز می ما

ہے کشادہ رقی یوں ہم کو عطا

## ابتداءً حال میں فرجی نام رکھنے کا سبب

پیشش آمد ہدیہ دریدن فرج

پھر کشائش اس نے پائی بھاڑ کے

آں لقب شد فاش ازاں مروجی

یہ لقب مشہور اُس کا ہو گیا

ماندا ندر طبع خلقاں حرف و زو

اور دل مخلوق میں تلجھٹ ری

اسم را چوک سوئی بگذاشته است

نام مغل درو باقی رہ گیا

صوفیہ ہدیہ تجبہ در تہرج

بھاڑا تجبہ و ہدیہ میں اک صوفی نے

گشت نام آں دریدہ فسر جی

اُس پٹے تجبے کا فرجی نام تھا

اِس لقب شد فاش و فاش شیخ بزرگ

چرخ کے لی وہ صفا ہوا اس میں کھنسی

پچھیں ہر نام صوفی داشتہ است

ایسے ہی نام میں کھنسی اک صفا

رفت صوفی سوئے صافی ناشکفت

اور صوفی نے صفائی اخذ کی

زیر دلالت دل بصفت میرود

اس نے پاکیزہ اُس کا دل ہوا

صاف چوں خرمادوئے لبسراں

صاف پنچتہ، درد ہے ناشکستگی

راہ دادی زیر کلمات اندر معاش

رزق کے غم میں تو کیوں ہے مر رہا

تا ازاں صفوت براری زود سر

تا صفا سے تو نکالے جلد سر

نہ لباس صوف و خیاطی و دب

نے لباس صوف و نقش و سوزنی

الخیاطۃ واللواطۃ والسلام

سوزنی پہنے ہو۔ اغلامی ہو جو

رنگ پوشیدن نکو باشد و لیک

کپڑے رنگیں ہوں تو زیبا ہے اُسے

ہمچنانکہ گر بہ سوئے ناں بہو

جیسے بلی بائے بوئے ناپ تر

بہرے بویعقوب شد بینائے عشق

بوسے تھے یعقوب بھی بینائے عشق

بہر کہ گنجوار بہت دُردی را گرفت

جو کہ تھا کل خواب بچھٹ اُس لے لی

گفت لا بد و دردا صافی بود

ہے صفا بھی درد میں اُس نے کہا

درد و عسر افتاد و صافش یسر آں

عسر کی بچھٹ صفائی یسر کی

عسر بالیسر بہت ہیں آئیں مباحث

عسر میں بے یسر نو میدی ہے کیا

صاف خوابی جبہ بشکاف اے پسر

صاف جا ہے، بھار جبہ آے پسر

بہت صوفی آنکہ شد صفوت طلب

ہے وہی صوفی جو ہے پاکیزگی

صوفی کشتہ بہ پیش اس نام

کہ دیں صوفی یہ لیٹم اس شخص کو

برخیال آں صفا و نام نیک

اُس صفا و نیک نامی کے لئے

برخیالش گر روی تا اصل او

اُس کی اصلیت پر کر لیکن نظر

بو قلاؤز بہت اے جو یائے عشق

رہنا خوبو ہے اے جو یائے عشق

لہ کا قال اللہ تعالیٰ عز اسمہ:۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا تحقیق

ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے! اور ہمیشہ کسی تنگی کے ساتھ دوسری آسانی ہے +

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| گد بر گرد سراپردہ جلال         | دور باش غیرتت آمد خیال         |
| اور میں گھیرے ہوئے ہنم جلال    | دور باش غیرت اب میں یہ خیال    |
| سر خیالش پیش می آید کہ بیت     | بستہ سر جویندہ را کہ راہ نیست  |
| سائے آکر ہیں گھبرا گئے نگاہ    | روکتے ہیں ڈھونڈنے والے کی راہ  |
| کہ بود از جیش نصرت ہاش جوش     | جز مگراں تیز گوش و تیز ہوش     |
| شکر نصرت سے جو پاتا ہے جوش     | ہاں مگر وہ تیز گوش اور تیز ہوش |
| تیر شہ بنمایید و ہیروں رود     | بجھدار تختیلا ہے شہ شود        |
| باہر آتا ہے دکھا کر تیر شاہ تہ | چھوڑ کر تختیلا وہ لیتا ہے راہ  |
| راہ یابد تا بمنزل میرود        | پھر کرا در دست تیر شہ بود      |
| راستہ ملتا ہے منزل کا اُسے     | تیر جس کے ہاتھ میں ہیں شاہ کے  |

## وہا

|                               |                            |
|-------------------------------|----------------------------|
| درد و تو عاجزیم و محنت        | اے قدیم رازدان ذوالمنن     |
| ہم ہیں عاجز امتحاں میں بے سخن | اے قدیم درازداں اے ذوالمنن |
| وہیں کمانہاں دو تو را تیر بخش | ہر دل سرگشتہ را تدبیر بخش  |
| ہر کہاں ٹوٹی ہوئی کو تیر دے   | تو دل سرگشتہ کو تدبیر دے   |
| برزمن خاک من کاس الکرام       | چڑھ بر رنجی ز اں خفیہ جام  |
| خاک پر نیکیوں کے جام عام سے   | چڑھ ڈالالو نے مخفی جام سے  |

۱۔ یعنی غیرت انہی سے دور رکھنے والے +

۲۔ گذشتہ زمانوں میں معمول تھا کہ جب کوئی شخص لشکر حریت سے آتا تھا اور اُسکی جان بخشی مقصود ہوتی تھی تو بادشاہ اُسے اپنا تیر بطور نشانی دیتا تھا۔ وہ تیر دیکھ کر اُس سے کوئی مزاحم نہ ہوتا تھا +

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| جست بر زلف و رخ از ہر وہ نشان  | خاک اشا ہاں ہے لیسا ازاں        |
| چاہا اس کا زلف اور رخ پر نشان  | خاک یوں جاتی ہے سلطانوں کے ہاں  |
| جرعہ حسن است کہیں خاکست خوش    | کہ بعد روز و شب سے لیش          |
| خاک کا جرعہ ہے اس کے حسن کا    | جس کو تو دن رات یوں سے چومتا    |
| جرعہ خاک آمیز چوں مجنوں کند    | مر شمار اعدا و تاج چوں کند      |
| جرعہ خاک آمیز جب مجنوں بندے    | تو نے مانی نہ جانے کیا دکھائے   |
| ہر کسے پیش کلوئے جامہ چاک      | کاں کلہ رخ از حسن آمد جرعہ ناک  |
| سب ہیں اک ڈھیلے کے آگے جا رہاں | کیونکہ ڈھیلہ حسن سے ہے تابناک   |
| جرعہ بر ماہ و خورشید و حمل     | جرعہ بر عرش و کرسی و زحل        |
| جہاں سورج اور حمل شہر ہے جھلک  | عرش و کرسی اور زحل پر ہے جھلک   |
| جرعہ گویش اے عجب یا کیمیا      | کہ ز سیش فنا گرد و بقا          |
| جرعہ کہے اب اُسے پاکیمیا       | جس کے دم سے ہو فنا دم میں بقا   |
| جد طلب پیبائے فو فنون          | لایس خاک الا اظا ہرون           |
| تو بھی اس آسیب کو مٹا ڈھونڈنے  | پاک ہی میں صرف چھو سکتے اُسے    |
| جرعہ بر لعل و بر زر و زر       | جرعہ بر خمر و بر نقل و ثمر      |
| اک جھلک ہے لعل و گوہر پر پڑی   | اک جھلک نقل و ثمر پر خوش پہ بھی |

۱۔ یعنی یہ حسین صوفیوں جو خاک سے نبی ہوئی ہیں۔ اُس کی شراب حسن

کا ایک جرعہ ہیں +

۲۔ یعنی انسان۔ جو واقعی اپنی تخمیر و ترکیب کے لحاظ سے مٹی کا ایک

ڈھیلہ ہے۔

۳۔ بارہ برہوں میں سے ایک برج کا نام ہے +

سا جگہ نہ باشد اس را ذوق صاف  
 ہوگی کیا مہربانی صافی غور کر  
 چوں شوی چوں بیانی نرے طرس  
 کیا ہو کر بے خاک اسے دیکھے عیاں  
 زیں کلوخ تن بگردن شد جدا  
 اس کلوخ تن سے ہوتا ہے جدا  
 کا پچھنیں شتی بدال چوں گشتہ بود  
 کس طرح یہ رشتہ ہی آجکلے ساتھ ہی  
 کے تو انم گفت لطیفان وصال  
 کیا کہوں میں تجھ سے پھر لطیفان  
 شرح نتواں کردار اں کار و کیا  
 پھر بھلا اس نور کا کیا پوچھنا  
 کہ سلاطین کا سہ لیسان ویند  
 جس کے کا سہ لیس میں سب بادشاہ  
 کہ بود ہر خرمن اورا خوشہ چین  
 جس کے خرمن ہائے عالم خوشہ چین  
 کہ بود زوہفت دریا شننے  
 سات دریا جس کی شبنم میں فتا  
 بر سر ایں شورہ خاک زبردست  
 جرعه ڈالا اس کا خاک شورہ

جرعه بر رشتے خوبان لطافت  
 اک جھلک محبوب خوش اندام پر  
 چوں ہے مالی زباں را بزمیں  
 تو زمیں پر اپنی ملتا ہے زباں  
 چونکہ وقت مرگ آں جرعه صفا  
 جب کہ وقت مرگ وہ نور صفا  
 آنچہ میماند کنی وفتش تو زود  
 تو کرے باقی کو تو دفن اسے اچھی  
 جاں چھپے ایں جیفہ بنماید جمال  
 جاں جو بے مدار کے دیدے جمال  
 مرے چہ ایں ابر بنماید ضیا  
 چاند اگر بے ابر پھیلائے ضیا  
 حیدر آں مطبخ پر نوش و قند  
 نوش و قند اس میں ہے کیسا دوا دوا  
 حیدر آں خرمن صحرائے دیں  
 دوا دوا خرمن صحرائے دیں  
 حیدر اور پائے علم بے علمے  
 دوا دوا علم سمندر علم کا  
 جرعه چوں رنجیت ساقی است  
 جب کہ ساقی ازل سے سر بسر

سہ لکھنی جس کے ساتھ تجھے عشق تھا۔ اس سے ایسا بیزار ہوا \*



جرعہ دیگر کہ بس ہے کوششیم  
ایک جرعہ اور ہے کوشش میں ہم  
در نبود این گفتنی تک تن زوم  
اور نہیں تو چپ ہوئے جاتے ہیں ہم

جوش کرواں خاک مازاں جوشیم  
خاک میں اک جوش اٹھا جوش میں ہم  
گر روا بد نالہ کردم از عدم  
ہے روا نالہ تو چھٹیں دم ہم

## مورا و حضرت ابراہیم کا اُسے مار ڈالنا

از خلیل آموزگاں بط کشتی ست  
سیکھ نقل اس کا خلیل اللہ سے  
ترسم از فوت سخنہائے دگر  
فوت ہوگی اور بائیں ہے یہ دگر  
کو کند جلوہ برائے نام و تنگ  
جس کا جلوہ ہے برائے نام و تنگ  
وز شیخ و فائدہ آل ہے خبر  
ہے نتیجوں قائدوں سے بے خبر  
دام را چہ علم از مقصود کار  
جال کیا جانے سہلا مقصود کار  
زیں گرفت بیمدانش دارم شکفت  
ہے تعجب زرا یہ شیوہ سہال کا

ایں بیان بط حص کشتی ست  
یہ بیان تھا حص بط کا جان سے  
ہست و بط غیر اس بس خیر و شر  
اور یہی اس بط میں ہیں کچھ خیر و شر  
آدیم اکنوں بطاؤں رنگ  
اب کریں کچھ ذکر طاؤں وہ رنگ  
ہست اوصیہ خلق از خیر و شر  
سہانتا ہے اس کو سب کا خیر و شر  
بے خبر چوں نام میگیر و شکار  
جس طرح اک جال کرتا ہے شکار  
دام را چہ ضر و چہ نفع از گرفت  
جال کو کیا پھانسنے سے فائدہ

سے یعنی اک جرعہ سے خاک میں جوش اٹھا۔ تو ہمیں بھی کچھ جوش آگیا۔ اب سراجہ  
پڑے تو کچھ درد کوشش کریں۔ درد ہماری کوششیں مسدود ہیں +  
نکھ یعنی اگر دوسرے جرعہ کے لئے ہمارا نالہ مناسب تھا تو عدم سے اب تک ہم  
نالہ کرتے چلے آئے ہیں +

اے بے درد و ہستیاں افراشتی  
 دوست کیا کیا تو نے چھائے بیگیاں  
 کارتیں بوندہ است از وقت کا د  
 وقت پیدا پیش ہے تیرا یہ کام  
 زان شکار ابھی با د بود  
 تھے مگر بے ہودگی کے سب شکار  
 بیشتر رقت و بیگا ہست روز  
 دن بہت سا گذرا ٹھوڑا سا رہا  
 آں کے میگہ و اس سے مل نام  
 اس کو بھانسا کر دیا اُس کو رہا  
 باز ایں رے مل وے جو در  
 بھرا سے چھوڑا توڑ ہونڈا دوسرا  
 شب شود و دام تو یک صید نے  
 ہو گئی رات اور نہیں اک بھی شکار  
 پس تو خود بے صید میگہ دی مدام  
 تو شکار اپنا ہی ہے کرتا رہا  
 در زمانہ صاحب داسے بود  
 حال والا الہا دنیا میں کہاں  
 چوں شکار خوک آمد صید عام  
 ہے شکار خوک جیسے صید عام  
 آنکہ از صید عاشقت و پس  
 صید کے قابل ہے عشق فتنہ گر

باد و صول داری و بگذاشتی  
 اور چھوڑے کر کے سود لہاریاں  
 صید مردم کردن از دام و داد  
 دوستی کا ڈالا انسانوں پر دام  
 دست دکن پنج بانی تار و بود  
 غور کر حاصل ہے کیا انجام کار  
 تو بخت و در صید خلقا تی ہنوز  
 اب بھی فکر صید میں ہے مبتلا  
 واں دگر را صیدے کن چوں نام  
 صید بھراک دوسرے کو کر لیا  
 اینت لعب کو دکان بے خبر  
 کھیل بچوں کا سا ہے یہ بر ملا  
 دام پر توجہ صداع و قید نے  
 حال تھہر دو سر ہے اور بار  
 کہ شدی مجھوس و محرومی ز کام  
 خود ہی اب محروم ہو کر چھنس گیا  
 ہچو ما احمق کہ صید خود شود  
 جو ہو خود ہی صید اپنا بیگیاں  
 رنج بے حد لقمہ خوردن ز آخرام  
 اپنی تکلیف اور کھانا ہے حرام  
 لیک او کے کنجہ اندر دام کس  
 حال میں رہ کس کے پھنسلے مگر

تو مگر آئی و صید را و شوی

ہاں مگر تو خود ہی ہو ایس کا شکار

عشق میگوید بگو شمع لپٹ لپٹ

عشق نے یوں کان میں میرے کہا

گول میکن خویش را و غرہ شو

بن کے احقر، مستحق غرہ تو ہو

بر درم ساکن شو و بیخانہ باش

میرے در پر بیٹھ جا، بیخانہ بن

تا بہ بینی چاشنی زندگی

زیست کا تا نطف اٹھائے بے گناں

نعل بینی بارگاہ درجہاں

یہ ہے اٹا کارخانہ کر نگاہ

بس طناب اندک گلو تاج دار

رمتی گردن میں ہے سر پہ تاج ہے

ہمچو گور کافراں بیروں حل

جیسے کپڑے کافروں کی گور پہ

جوں قبوراں را محض کردہ اند

کر کے قبروں پر یہاں چونا چکی

صلح میسکت محض از ہنر

صلح پر تیری ہنر کا کج سوار

دام بگداری بدام اور وی

چھوڑے اپنا ہاں، سوائے صید وار

صید ہو دن خوشتر از صیادیت

صید ہونا صید کرنے سے بھلا

آفتابی رار یا کن ذرہ شو

آفتابی چھوڑ دے ذرہ تو ہو

دعویٰ شمعے مکن پروانہ با غل

شمع کا دعویٰ نہ کر، پروانہ بن

سلطنت بیٹی نہاں در بندگی

بندگی میں سلطنت دیکھے نہاں

شختہ بنداں را لقب آمد شہاں

جو مقید ہیں وہ کہلاتے ہیں شاہ

بروے انہو ہے کہ اینک با چدار

لوگ کہتے ہیں کہ اس کا راج ہے

واندروں قہر خدائے عزوجل

اور اندر قہر رب داد کر

پروہ پندار پیش آور وہ اند

سامنے سخت کی حادہ ڈال لی

ہمچو نخل موم ہے رگ و ثمر

جیسے نخل موم ہے رگ و ثمر

# قہر میں لطف اور لطف میں قہر

چوں بدیدی حضرت حق را بگو  
کس طرح وہ رب نظر آیا مجھے

بارگویم مختصر آں را مثال

مختصر آں کا ستانا ہوں میں جال

سوئے دست دست حوض کوئے

سیدھی جانب حوض کوثر بخارواں

سوئے دست دست جو بس غمشے

دائیں جانب ایک عمدہ نہر تھی

بہر آں کوثر گرجے شاد دست

اک جماعت مست کوثر تھی ادھر

پیش پائے ہر شقی و نیک بخت

ہر شقی اور پاک باطن کے لئے

از میان آب برے کروہر

وہ نکلتا در میان آب سے

اور آتش یافت عیش و درماں

آگ میں فی الفور آتا تھا نظر

سوز آتش برزد آسوئے شمال

آگ میں وہ جا بڑا سوئے شمال

سہ یعنی اس میں ایسا نہ کیا کی گنجائش نہیں۔ کہ تو کہے وہ کیسا تھا۔

گفت درویشے بدرویشی کہ تو

پوچھا اک درویش نے درویش سے

گفت بیچوں یدم اما پھر قال

بولادہ بیچوں تھا لیکن دہن مثال

ویدم از سوئے چپا و آذر سے

آگ اس کی بائیں جانب تھی عیاں

برسار شل بس جہاں سوز آتشے

بائیں پر آتش جہاں سوز لے اسی

سوئے آں آتش گرجے بر وہ دست

اک جماعت گرد ہی تھی آگ پر

لیک لعل باز گو نہ بود سخت

تھے گزائے عجب کچھ واقعے

ہر کہ در آتش ہے رفت و شرر

آگ میں گرتا جو جلنے کے لئے

ہر کہ سوئے آب میرفت از دنیا

اور جہانی میں گرتا کوہ کر

ہر کہ سوئے راست شد و آب زلال

دائیں سے جس نے کیا آب زلال

سہ یعنی اس میں ایسا نہ کیا کی گنجائش نہیں۔ کہ تو کہے وہ کیسا تھا۔

اور میں کہوں وہ ایسا تھا۔

وانکہ شد سحٹے شمال آتشیں

آگ میں جو بائیں جانب کو گیا

کم کے برتیرا میں مضمز دے

رمز سے اس سجید کی واقف نہ تھے

جز کسے کہ بر سر شل اقبال رنجیت

ہاں گر وہ جو کہ با اقبال تھے

کر وہ ذوق نقدر مہود خلق

ذوق ظاہر مدعا تھا خلق کا

جوق جوق وصف صفات حسن و شبا

جون در جوق اس حرص کے گرد اب میں

لاجرم ز آتش بر آوردند سر

آگ میں ان کا ابھر آتا تھا سر

بانک میند آتش لے گی جان گول

آگ چلائی تھی، احمق، ہوشیار

چشم بندی کردہ اند اہل نظر

چشم بندی کرتے ہیں اہل نظر

اے خلیل اینجا شرار و دود نیست

اے خلیل اس جا کہاں آگ دودھواں

چوں خلیل حق اگر فرزندانہ

چوں خلیل حق جو فرزندانہ ہے تو

جان پروانہ ہے دار و ندے

جان پروانہ یہ دشتی ہے ندا

سر برول میگرد از سوئے یحییٰ

نکلا سید سے ہاتھ پر وہ بر ملا

لاجرم کم کس براں آذر نرے

آگ میں کرتے دتے لوگ اس نے

کور ہا کر داب در آذر گر بخت

جھوڑ کر پانی کو آتش میں گئے

لاجرم زیں لعب مغنوں و خلق

اس لئے اس کھیل میں نقصان تھا

محرز ز آتش گریزاں سٹے آب

آگ سے بچتے وہ گر گئے آب میں

اعتبار الا اعتبار اے بے خبر

عبر میں کر اس سے حاصل بے خبر

من نیم آتش منم آب قبول

آگ کب ہوں میں ہوں پانی خوشگوار

در من او بیچ مگر یز از شر

بھاگ شعلوں سے نہ میرے آدھر

جز کہ سحر و خدعہ ٹھرو د نیست

سحر ہے خرد کا یہ بے گناں

آتش آب تست تو پروانہ

آگ یہ پانی ہے، پروانہ ہے تو

کاسے دروغا صدف ہزارم پر ہے

کاش لاکھوں پر مجھے دیتا خدا

تاجے سوزید ز آتش بے اماں  
 جلتے وہ اس خاک میں پھر بے اماں  
 بر من آرد جسم جاہل از خرمی  
 رحم انہیں سمجھ پر بروئے جاہلی  
 خاصہ این آتش کہ جان ایہاست  
 خاص کر یہ آگ ہے پانی کی جان  
 او بہ بیند نور و درنائے رود  
 نور دیکھے تار میں خود کو جلائے  
 اینچنین لعاب از رت جلیل  
 کلیل ایسے بازی رت جلیل  
 آتشے را شکل آئے دادہ اند  
 آگ کو پانی کی صورت کی عطا  
 ساحے سخن بر گئے را بلفن  
 چادلوں کے طشت کو اک سحر بن  
 خانہ را او بگز کردم ہانمود  
 بھڑوں سے گھر کو وہ دیتا ہے بھر  
 چونکہ جادوئے نماید صد جنیں  
 جبکہ جادو الیا ہے اسے ہم نشیں  
 لاجرم از سحر بزداں قرن قرن  
 ہزارے میں خدا کے سحر سے  
 لاجرم از سحر بزداں مردوزن  
 الغرض سحر خدا سے مردوزن

کوری چشم و دل نا محسوساں  
 رہیں جو نا محرم ہیں وہ اندھے بیگماں  
 من برورحم آرم از دانشوری  
 ان پورحم آتا ہے دانش کو مری  
 کار پر وانه بعکس کار ماست  
 کار پر وانه ہے اس کا عکس مان  
 دل بہ بیند نار و در نورے شود  
 دل جو دیکھے نار، سوئے نور آئے  
 تا بہ بینی کیست از آل خلیل  
 تا تو دیکھے کون ہے آل خلیل  
 و اندراکش چشمہ یکشاوہ اند  
 آگ میں ہے چشمہ رحمت کھلا  
 میکند کرشن میان انجمن  
 کھڑے کرتا ہے میان انجمن  
 از دم سحر و خود آں کردم نمود  
 اصل میں ہوتے نہیں بھٹوگر  
 ہوں بودستان جادو و آفریں  
 ہوگا پھر کہا فن جادو آفریں  
 اندرافتادہ جو زن زیر ہیں  
 دفن جادو گر زمیں میں ہو گئے  
 رفتہ اندر چاہ خامی بے رسن  
 چاہ خامی میں گرے ہیں بے رسن

|                               |                                   |
|-------------------------------|-----------------------------------|
| اندرا قتا دند چوں صعوبہ دہم   | ساحرا نش بندہ بودند و غلام        |
| ہوئی مولا اس کے آگے زیر دام   | ساحراؤں کے بند سے اور اُس کے غلام |
| سرنگونی کر پائے کالجہاں       | میں بچواں قرآن پڑھیں پھر حلال     |
| سرنگوں کیونکر کئے مکر جہاں    | پڑھتے تو قرآن دیکھ لے پھر حلال    |
| سوئے آتش می روم ہجوں خلیل     | من نیم فرعون کا یم سوئے نیل       |
| سوئے آتش جاؤں گا مثل خلیل     | میں نہیں فرعون آئے سوئے نیل       |
| واں وگرا ز مکر از آب آتشیں    | نہیست آتش بہت آں ماء معین         |
| اور پانی مکر سے ہے آب ناز     | آگ کہ ہے وہ ہے آب خود شکار        |
| ذرہ عقلت بہ از صوم و نماز     | پس ہو گشت آں رسول خوش حواز        |
| عقل بہتر ہے نماز و روزہ سے    | خوب ہے قول نبیؐ، تو سن اسے        |
| ایں دو در تکمیل آں عقد مفترض  | زانکہ عقلت پھر بہت ایند و عرض     |
| فرض یہ تکمیل سے اس کی غرض     | عقل جو ہے یہ دونوں میں عرض        |
| کہ صفا زاید ز طاعت سینہ را    | تا جلا باشد مرآں آئینہ را         |
| سینہ کو طہی ہے طاعت سے صفا    | تا کہ اس آئینے پر ہو اک چلا       |
| صیقل اور ادیر باز آرد بہت     | لیک گر آئینہ ازین فاسد ست         |
| پھر تو اس پر دیر میں ہوگی چلا | اور اگر آئینہ فاسد ہے ترا         |
| اند کے صیقل گرمی اور ابس بہت  | واگزین آئینہ کو اکیس ست           |
| تا اسے کافی ہو تھوڑی سی جلا   | اس لئے حاصل کر اک صاف آئینہ       |

۱۔ اس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے کہ وَ مَكْرُوًّا مَكْرًا وَعَيْنًا اللّٰہِ مَكْرُہْمَ دَانَ  
گان مَكْرُہْمَ لَتَزُولَنَّ مِنْهُ الْجِبَالُ۔ یعنی انہوں نے مکر کرنے کی طرح مکر کیا  
اور انکا مکر اللہ کے سامنے ہے۔ اگرچہ انکا مکر ایسا ہے جس سے پہاڑ گر جائیں

# عقلوں اور اہل فطرت میں فرق

درماتپ از زمین تا آسمان

ان میں ہے فرق زمین و آسمان

ہست عقلے کمتر از سرہ و شہاب

اک شہاب ز سرہ سے کم تر ہوئی

ہست عقلے چوں چراغ سرخوشے

دوسری مثل چراغ کم ضیا

لورینداں میں خود ہا پرورد

یا لتا ہے عقل کو بھر نور رب

عقل آو مشکست عقل خلق بو

عقل اس کی مشک عقل خلق بو

عرش و کرسی را مدال کردے جدہست

عرش و کرسی کو نہ جان اُس سے جفا

زو بگو حق را واز دیگر مجو

اُس سے حق کو ڈھونڈ اگر ادبک ہے

کام دنیا مرو را تا کام کرد

کار دنیا سے ہے تا کام آدمی

وہن صیادی غم صیدے کشید

اس کو صیادی کے غم حاصل ہوئے

ایں تفاوت عقلہا را نیک و ال

مختلف درجے میں عقلوں کے بیان

ہست عقلے از ضیا چوں آفتاب

مثل مہر اک عقل میں ہے روشنی

ہست عقلے چوں ستارہ آستے

ایک ہے جیسے ستارہ آگ کا

زانکہ براز پیش او چوں واجد

سماض سے ہر گز ہٹ جاتا ہے جد

عقلیائے خلق عکس عقل او

عقل عالم اس کا ہے عکس بگو

عقل کل و نفس کل مرد خداست

عقل کل اور نفس کل مرد خدا

منظہر حقست ذات پاک او

منظہر حق اُس کی ذات پاک ہے

عقل جزوی عقل را بد نام کرد

عقل جزوی سے ہے ذلت عقل کی

آں ز صیدے حسن صیادے بدید

حسن صیاد اُس نے دیکھا صید سے

سہ حجاب تعلقات دنیا سے مراد ہے +



آں ز خدمت ناز مخدومی بیافست  
 اس کو خدمت کر کے مخدومی ملی  
 آں ز فرعونی امیر آب شد  
 وہ امیر آب بھی فرعون سے  
 لعب معلوس است فرزند بخت  
 کہیں یہ الٹا ہے اور مشکل ہے سخت  
 برخیاں جیلہ کم تن تار را  
 تن نہ فکر جیلہ بہ تو تار کو  
 مگر کن در راہ نیکو خدمت  
 راہ نیکو کار میں تو مگر کر  
 مگر کن تا وار ہی از مگر خود  
 مگر کر ایسا کہ مگوں سے چھٹے  
 مگر کن تا کمتریں بندہ شوی  
 مگر کر تا کمتریں بندہ بنے  
 رو بھی و خدمت اسے گرگ کہن  
 رو بھی اور خدمت اسے بھر پور  
 لبک چوں پروانہ بر آتش بتاز  
 آگ سے رکھ مثل پروانہ نسیاز

وں ز مخدومی ز راہ طر بتافت  
 اس میں مخدومی سے نجات آگئی  
 ورا سیری سبطی از ارباب شد  
 قید سبطی ہو کے مرد حق ہوئے  
 جیلہ کم کن کار اقبال است و بخت  
 کہ نہ جیلہ چاہئے اقبال و بخت  
 کہ غنی رہ کم وہد مکار را  
 کب غنی دیتا ہے رہ مکار کو  
 تانہوت یابی اندر اُستے  
 تانہوت پائے امت میں پد  
 مگر کن تا دور گردی از حسد  
 مگر کر ایسا حسد سے تو ہے  
 در کی افقی خدا وعدہ شوی  
 کمتر سے تا خداوندی ہے  
 یسج بر قصد خدا وندی کن  
 یوں یسجی کب خداوندی ہے  
 کیسے زبرد و زد پاک باز  
 نکلی سونے کی نہ سی، یں پاکباز

سہ یعنی عقل خلق

سہ یعنی منافی الرسول کے مرتبے کو پہنچے +

سہ یعنی مکاری +

رحم سوئے زاری آید کے فقیر  
 رحم گزاری پہ آجاتا ہے پیار  
 رحم او در زاری خود باز جو  
 رحم گزاری میں دھونڈ اے با صفا  
 زاری سرور دروغ آں غولیت  
 سر داری جھوٹ ہے گمراہ کی  
 کاندروں شاخ ز رشک و عیلت بہت  
 دل میں اُن کے رشک تھے کیا لیا بھرے

زور را بگذار و زاری را بگیر  
 زور جھوڑا اور کر کے زاری، اختیار  
 گر گنی زاری بیانی رحم او  
 رزے گا تو رحم اُس کا پائے گا  
 زاری مضطر کہ تشہ معنویت  
 زاری وہ جس میں نہاں ہو لشکی  
 گر شہ انخوان پادشہ حیلست بہت  
 بھان پادشہ کے تھے دے کرے

## ایک عرب و راس کا کٹنا

اشک عیار بد و میسکت از کرب  
 رونا تھا اس درجہ حقارت و غلب  
 نہیں اس میں چلا تو انم متورست  
 بے تہ میں تیرے بچے کیا جیوں  
 نوحہ و زاری تو از بہر کیست  
 نوحہ و زاری ہے یہ کس واسطے  
 نیک ہے میر و میان راہ او  
 آہ اب ہے راستے میں مر رہا  
 شیر فر بود او نہ سگ آپہلواں  
 شیر نہ تھا سگ نہ تھا لے پہلواں  
 نیک تو رہا وفا و مہرباں  
 نیک عادت مہرباں اور با وفا

آں کے میر و گریاں آں عرب  
 کٹا رہا تھا تو نالاں تھا عرب  
 میں چہ سارم مرزا بہر عیبت  
 کہتا تھا نہ میر اب تلہ کیا کروں  
 سائلے بگذشت گفت اس چہ عیبت  
 ایک سائل بولا گریہ کس لئے  
 گفت رطبم سے بڈ نیک عمو  
 بولا میری نیک میں کتا یہ تھا  
 روز صیادم بڈ و شب باساں  
 تھا شکاری دن کو شب کو باساں  
 نیز چشم و عصم گیر و زوداں  
 تیز چشم اور چکر کو بچا تھا

صید میکرے دیا سم داشتے  
 صید کرتا میری خاطر ہے میرا  
 گفت رنجش چسیتا غم خوردہ بہت  
 بولا کیا دکھ ہے، ہوتا ہے کیا فکار  
 گفت صبر سے کن بریں رہی جو مرض  
 بولا پھر آپ صبر کریں یہ ہے مرض  
 بعد ازاں گفتش کہ اے سالارِ حر  
 اُس نے بھر پوچھا کہ مردِ خوش سیر  
 گفت تان ترا دو لوٹا خوش من  
 بولا روئی اور تو شہ سے رات کا  
 گفت چوں تل ہی بدیں سگ تان ترا  
 بولا کہنے کو بھی دے اے خوش نثار  
 دست ناپید پیدرم در راہِ تاں  
 روئی ہے پیسے بیشتر ہو کہاں  
 گفت خاکت بر سر اے پر بادِ شک  
 بولا تیرے سر پہ خاک اے ہاتھ  
 اشک خواست و بغم آئے شدہ  
 خونِ بالائی ہو کے اشکِ غم بنا  
 گلِ خود را خوار کرد او چوں بلبل  
 خوار ہے گل کو جوں شیداں کیا

در دراز نزدیک من نگذاشتے  
 چو دکو آئے نہ دہتا میرے پاس  
 گفت جو جمع انکلاں ارش کر وہ بہت  
 بولا جو جمع انکلاں سے ہے بقرار  
 صابرانِ رالطف حق بخشہ عوض  
 صابران کو لطف حق دینا عوض  
 چسیتا اندر پشت اس انہاں پر  
 ہے جند ہی کیا چیز تیری پیٹھ پر  
 میکشم از بہر قوت اس بدن  
 کھانے اپنے کے لئے ہوں کھینچتا  
 گفت تا اس حد ندارم احتساب  
 بولا میں اتنا نہ رکھوں احتساب  
 لیک سے ست آبِ دو دیدہ رائیگاں  
 مفت ہیں آنسو تو کرتا ہوں رواں  
 کہ لپٹاں پیش تو بہتر ز اشک  
 روئی بہتر آنسوؤں سے ہے مجھے  
 سے نیر زو خاک خونِ بیہودہ  
 خاک پر ہے خون بہا نا ناروا  
 پارہ چوں گل نہا شد جڑ سے  
 جزو اس کا شل گل سر کرنے نہ تھا

سلسلہ وہ بیماری جس میں مریض مجاہد ہے جتنا کھائے۔ مگر پیٹ نہیں بھرتا +  
 سلسلہ یعنی بچلی رات کا بچا ہوا +

من غلام آنکہ نضر و شد و جود  
 ہوں غلام اُس کا کہ جود اپنا و جود  
 چوں بگریہ آسماں گریاں شود  
 جب وہ روئے، آسماں روئے گئے  
 من غلام اُن میں اہمیت پرست  
 میں غلام اُس کا ہوں جو میں ہوں تو کیا  
 دست اشکستہ برآورد و دعا  
 جو کہ دست شکستہ سے دعا  
 گر رہائی پادیت نہیں گاہ تنگ  
 گر رہائی جائے جاو تنگ سے  
 مگر حق را بین و مگر خود بہل  
 مگر حق دیکھ، اپنا جلد چھوڑ دے  
 چونکہ مکر ت شد قنائے مکر رب  
 مگر تیرا مکر رب سے ہو فنا  
 کہ کہینہ اس کہیں باشد بقا  
 جس کی ایک ادنیٰ سی شے ہے یہ بقا  
 از برائے اس کہیں سے بکن  
 کوششیں کراں کہیں کے واسطے  
 گزرا حوال عروج خویش را  
 حال کو اپنے عروج نفس کا

جود بدایں سلطان بافضل و جود  
 جیسے اس سلطان کو جو ہے اہل جود  
 چوں بتا لدجہ رخ یارب خواں شود  
 جب وہ چلے تو فلک آہیں بھرے  
 کہ بغیر کیمیا تار و شکست  
 کیمیا سے ہو فقط عجز آشنا  
 سوئے شکستہ پرو فضل خدا  
 ہے شکستہ کے لئے فضل خدا  
 اسے برادر زور آذر پید رنگ  
 آگ پر اسے بھائی چلنا چاہئے  
 اسے زمرش مگر مکاراں نخل  
 میں نخل مکار اُس کے کر سے  
 پر کشائی پاک کہنے ہوا لعجب  
 اس کی پاسے، تو کسی ایک ما  
 تا ابد اندر عروج و ارتقا  
 تا ابد پاسے عروج و ارتقا  
 تا بری بوئے ز عظیم مین گدُن  
 تا خدا علم لدنی تجھ کو دے  
 نیک دانی نیک باشد مر ترا  
 نیک مالے گا تو تیرا ہے بھلا

## خود پسندی چشم بد سے زیادہ مضر ہے

تاکہ سوا لعین نکشا بد کمیں  
تاکہ بد چشمی نہ حاصل ہوئے

یز لقونک انی بنی برخواں بدال  
یز لقونک پڑھ تو قرآن میں اخی

در میان راہ بے گل بے مطر  
راہ میں کیچڑ خری گو کچھ نہ لگی

من نہ پندارم کہ اینجالت ہیست  
خالی از ملت نہیں یہ بات بھی

کاں ز چشم بد رسیدت در نبرد  
چشم بد کی اتھی یہ سب کارگیری

صید چشم و شتر افنا شدے  
صید بد چشمی سے بچتا کیا بھلا

آن یگا و از چشم بد نیگو بخواں  
دفع چشم بد میں پڑھ تو آن یگا و

وینکہ لغزیدی بد از بہر نشاں  
لغزشوں میں بھی گئے پوشیدہ نشاں

بہر طاووست مبین و پائے ہیں  
پر نہ دیکھ اور پاؤں دیکھ اس مور کے

کہ بلغزد کوہ از چشم بدال  
چشم بد سے میں لڑتے کوہ بھی

احمد چوں کوہ لغزید از نظر  
چشم بد سے آئے لغزش میں بنی

در عجبے ماند کارں لغزشوں بھیت  
تھے تعجب میں کہ لغزش کیوں ہوئی

تا بیاد آید و آگاہ کرد  
آخر اس آیت سے آگاہی ملی

گر بجے غیر تو در دم لا شدے  
دوسرا ہوتا تو ہو جاتا فنا

معنی چشم بد آخر باز و ال  
چشم بد کے بیان معنی خوش نہاد

لیک آمد عصمتی دامن کشاں  
عصمت حق نے نہیں دیدی اماں

سوا یعنی بے طاووس وجود کے نقش و نگار نہ دیکھ۔ بلکہ اُس کے عیوب و نقائص پر خود کو  
سکھ کہ قال اللہ تعالیٰ قَاتِنَ یَکَادَ الَّذِیْ نَ کُفِرُوا بِالْیَزْ لِقَوْنِکَ یَا بَصَارَ حَسْم  
سکھ لَمَّا سَمِعُوا الَّذِیْ کُفِرَ یعنی اُغلب ہے کہ کافر تجھے اپنی چشم بد سے نقصان  
پہنچائیں۔ جب تجھ سے قرآن سنیں +

عبرتے گیر اندراں کہ کن نگاہ

عبرت اس سے بچے اگر اس پر نگاہ

یار رسول اللہ در آن وادی کساں

یار رسول اللہ! میں کچھ لوگ دھرم

از نظر شاں کلمہ شیر عرس

شیر ز کا کلمہ پہاڑیں آنکھ سے

بر شتر چشم افکندہ چھوڑ جمہام

اونٹ پر ڈالیں وہ نظر میں موت کی

کہ بعد واز چہ ایں اشتر بخیر

جائے چہ بی رسول لا اس اونٹ کی

سر پریدہ از عرض آں اشترے

سر پریدہ اس کو ملتا ہے شتر

کہ حسد و زچشم بد بے بیج شک

اس حسد و چشم بد سے غیر شک

آب پنہا است یو لاپ آشکار

وادی پوشیدہ ہے چرخ آشکار

چشم نیکو شد و دوائے چشم بد

نیک چشمی ہے دوائے چشم بد

سبق رحمت است ایں رحمت

پہلے رحمت اور سابق رحمتیں

رحمتش بر نعمتش غالب ملود

غالب اس کا رحم رحمت پر ہے

برگ خود عرضه کن اسے کم نگاہ

کہا دکھاتا ہے تراخا برگ گاہ

میدرند از چشم بد برگ کساں

چشم بد سے ہیں گدوں پر حملہ دہ

واشگا قدا کند آں شیر امیں

شیر روتا اور جلاتا پھرے

وانگماں بغیر ستاند رپے غلام

بھیجیں خادم کو کبھی اس کے ساتھی

ہیندا و اشتر سقط در راہ دور

راہ میں پلتا ہے مردہ اونٹ جی

کو بتک با اسب میگردی مرے

گھوڑے سے چلتے ہیں جو نقارتیز تر

سیر و گردش را بگرداند فلک

اپنی گردش کو بدلتا ہے فلک

یک گردش بود آب اصل کار

ہے مگر گردش میں پانی اصل کار

چشم بد را لا کند زیر لکد

چشم بد کا ہراثر کرتی ہے رد

چشم بد محصول قہر لعنت است

اور حاصل چشم بد کا لعنتیں

چہرہ زان شد ہر بشی بر خصم خود

امبیاد دشمن پہ یوں غالب ہوائے

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| از نتیجہ قہر یا شد زشت رو        | کو نتیجہ رحمت ست وضو           |
| ہیں نتیجہ قہر کا سب بد سیر       | وہ مال رحم ہیں دشمن مگر        |
| حرص و شہوت کا روناصل ہے ریاست    | حرص بظاہر ریاست آں بخواہ تا    |
| حرص و شہوت سا غلبہ منصب اثر دیا  | حرص بظاہر، حقیں اس کے سوا      |
| در ریاست مہیت چند است درج        | حرص بظاہر شہوت خلق ست فرج      |
| ہمیشہوں بلکہ ریاست میں ہیں بیچ   | حرص بظاہر ہے فرج و شہوت بیچ    |
| طا مع شرکت کیا باشد معاف         | آرا الوہیت زہد و رجاء لاف      |
| طا مع شرکت نہیں ہوتا معاف        | جاء و منصب میں خدائی کی سے لاف |
| و آن ابلیس از تکبر بود و جاہ     | زکات آدم ز شکم بود و جاہ       |
| غرض ابلیس بھی جاہ و خودی         | غرض آدم شکم اور جاہ بھی        |
| وین لعین از توبہ استکبار کرد     | لاجرم او زود استغفار کرد       |
| توبہ سے شیطان نے کی سرکش         | نور آدم نے تو استغفار کی       |
| بیک منصب نیست آن شکستہ است       | حرص خلق و فرج ہم از ہر کیست    |
| وہ مگر منصب نہیں ہے عاجزی        | حرص خلق و فرج بھی گو ہے بڑی    |
| باز گویم دفتر سے یاد دگر         | بیخ و شاخ ہیں ریاست را اگر     |
| گر کہوں تو دوسرا دفتر کھلے       | میں ریاست کے مفصل واسطے        |
| نے ستور سے را کہ در مرغی بساند   | اسپ سرکش را عرب شیطان          |
| اور وہ شور وں کوچ کیتوں میں رہیں | اسپ سرکش کو عرب شیطان کہیں     |
| مستحق لعنت آند ایں صفت           | شیطنیت گرد کشی بد و لغت        |
| یہ صفت جس میں ہو وہ ہے لعنتی     | شیطنیت کے معنی ہیں گردن کشی    |

سہ یعنی ریاستِ نعت کی \*

صد خورندہ گنجہ اندر گر و خواں

خواں پر سو کھالے والے میٹھ جائیں

اوٹخوا بد گائیں بودیر لپیٹ خاک

وہ نہیں جا ہے یہ دنیا میں رہے

آن شنیدستی کہ الملک عظیم

با بچہ ہے یہ ملک تو نے ہے سنا

کہ عظیم ست دورا فرزند نمیت

بالجہ وہ ہے اس کا ہے فرزند کون

ہر چہ پایا و بسوز و درد

وہ جو کچھ پائے جلا دے بھاڑ دے

بیچ شووارہ تو از سندان او

بیچ بھوک اس سے تو ہو جا رہا

چونکہ ہستی بیچ از سندان مٹیں

بیچ ہو کر بھرنے تو سندان سے ڈر

ہست الوہیت روئے ذوالجلال

ہے الوہیت روئے ذوالجلال

تاج از آن دوست آن ماکر

ہے ہمارا ٹپکا تاج اس کے لئے

قندہ نست اس پر طاؤسیت

یہ پر طاؤس قندہ ہے ترا

دور یا ست جو نمکند و رہاں

دور یا ست جو نہ دنیا میں سمائیں

تا پس بکشد بد را زرا شتراک

باپ کو شترکت میں بیٹا مار دے

ترک خویشی کرو ملک جو زیم

اس لئے بیگانہ ہے ملک آشنا

بیچو آتش پاکش ہو نہ نمیت

مثل آتش اس کا ہے چو نہ کون

چوں نیاید بیچ خود را مے خورد

خود کو کھا جائے نہ جب کوئی لے

رحم کم جو از دل سندان او

رحم امیں کے دلیں کیا ہے ڈھونڈنا

پر صباغ از فقر مطلق کبر و رس

فقر مطلق کا سبق لے ہر سحر

ہر کہ در پو شد بد و کرد و بال

اس کو جو اوڑھے اسی پر ہو دیاں

واسے او کر حد خود دار و گذر

اس پر افسوس اپنی حد سے جو بڑھے

کا شتر اکت دار و قد و سیبت

شتر کے قد و سیبت ہے اس سے گونا



# مُتَشَرِّض طَاوُسِ حَکِیم کی کہانی

ایک حکیمے رفتہ بود آنجا بکشت  
 سیر کرنے اک حکیم اس جا گیا  
 بے دریغ ازین پنج چوں بر میلنی  
 کیوں اکھڑے ایسے بیخود و خطر  
 بر کنی انداز کیش اندر وصل  
 نوچے اور کچھڑ میں ان کو ڈال دے  
 حافظاں رُطبی مصحف سے نہیں  
 رکھتے ہیں حافظے سے قرآن میں  
 از پر تو باد بیزن سے کشت  
 جھلتے ہیں شکھا بدوں کا سب ترے  
 تو نمیدانی کہ نقاشت کیست  
 کون ہے نقاش یہ بھی ہے سنا  
 قاصدا قطع طرائف سے کئی  
 کرتا ہے قصداً اک نقاش و طراز  
 افکند مر بندہ را از چشم شاه  
 اپنی نظروں سے گرا دیتا ہے شاہ  
 یہاں کم خائیش کہ گرد و صد خطر  
 پر اسے کم کھا۔ ہیں اندھے سوا  
 ترک نازش گیر و با آں رہ بسیار  
 چل اسی رستے ہے، کردے ترک ناز

پُتر خود سے کند طاوُس سے بدشت  
 موراک جنگل میں تھا پر جھاڑیاں  
 گفت طاوُس اچنیں پُرسنی  
 بولا اسے مورا ایسے پُرا نوار پر  
 خود دولت چوں میدہاں حل  
 ہو گیا کیونکر گوارا یہ ہے  
 ہر پرت را از عزیزی و پسند  
 تیرا ہر ہے پسندیدہ نہیں  
 بہر تحریک ہوائے سود مند  
 تا ہوا کی حرکتیں دیں غاندے  
 ایں چہ ناشکری چہ بیباکیست  
 کیسی ناشکری، نڈرین ہے یہ کیا  
 یا ہمیدانی و تانے سے کئی  
 یا کہ جانے تو چھے ہے اس درجہ ناز  
 لے بسا ناز کہ گرد و آں گناہ  
 ناز ایسے ہیں بشت، جو ہیں گناہ  
 ناز گردن خوشتر آید از شکر  
 گو شکر کا ناز کرنا ہے بھبھا  
 ایمن آباد است آں راہ نیاز  
 ہے بہت بے خوف یہ راہ نیاز

آخر الامر آں بر آنکس شد وبال

ناز آخر یہ کیا ان پر وبال

بیم و ترس مضمحل بگزارد ت

خوب تمنی پر گھلا ڈاسے تجھے

صدر راجوں بدر انور میسند

سینے کو دے چاند کی سی روشنی

زندہ زل مردہ بیروں آورد

زندہ کر کے تانکالے مردہ سے

بیر کہ مردہ گشت او دار د شد

راستی پر وہ ہے جو مردہ ہو

نفس زندہ سوئے مرگے سے تند

نفس جو زندہ میں ہوتے ہیں فنا

لیل گردی بینی ایلا ج نہار

رات بین ، بھر دیکھ دن ہو آشکار

روئے مخراش از غرا اسے خورو

نوح غم سے منہ نہ اپنا خورو

آنچناں رخ را خراشدن خطاست

ایسے منہ کو چنا تو ہے خطا

کہ رخ مہ از فراق او گر لیت

چاندروئے جس کے علم میں ہمدان

اے بسا ناز او سے زدی وبال

نازدانوں کے نکالے پتر وبال

خونی نازارو سے لہرازد ت

ناز کی خونی بلندی تجھ کو دے

وہیں تیار از چہ کہ لاغر سے کند

عاجزی میں ہے اگرچہ لاغری

مردہ شوتا مخرج النھی الصمد

مردہ ہو جا ، خالق ہستی تجھے

چوں ز مردہ زندہ بیروں میسند

مردہ سے زندہ نکالے کبریا

چوں ز زندہ مردہ بیروں میسند

زندہ سے مردہ نکالے جب خدا

مے شوی بینی تو اخراج بہار

ترخزاں بین ، دیکھ اخراج بہار

بر مکن ایل پر کہ نپذیرد و رفو

پرستو ، ہے نوح کب ہوں گے رفو

آنچناں روئے کہ چوں شمس خطاست

ایسا منہ خورشید جو ہے چاشت کا

زخم ناخن بر چناں رخ کافر لیت

ایکے منہ پر زخم ناخن کفر جان

لے وہ حکیم مور سے کہ رہا ہے +

یا کئے ہیں تو روئے خویش را  
تک کن خوئے لجاج اندیش را  
کیا تجھے منہ ہی نہیں آتا نظر  
ابھی یہ جھکڑے کی عادت ترک کر

## نفس مطمئنہ کی صفائی اور افکار

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| روئے نفس مطمئنہ از جسد        | زخم ناخنہائے فکر ت می کشد        |
| روئے نفس مطمئنہ کو ترے        | فکر کے ناخن ہیں اکثر چھیلتے      |
| فکرت بد ناخن پر زہر وال       | میخراشد دردِ غم توئے جان         |
| فکر بد کو جان ناخن زہر کا     | جان کی گہرائی کو ہے لوجتا        |
| ساکشاید عقدہ اشکال را         | در حدت کردہ است ز زریں ہال را    |
| ساک کہوئے مشکلوں کی آنکھیں    | ڈال کر زریں پردوں کو غیبت میں    |
| عقدہ را بکشادہ گیرائے منتہی   | عقدہ سخت است بر کیسہ تنہی        |
| تو سمجھئے سارے عقدوں کو کھلا  | کیسہ خالی کا عقدہ ہے بندھا       |
| در کشادہ عقدہ یا کشتی تو پہر  | عقدہ چند و گر بکشادہ گیر         |
| ہو گیا بوڑھا تو عقدے کھولتے   | اور کچھ عقدے ہیں باقی کھول کے    |
| عقدہ کال بر گلوئے ماست سخت    | کہ ندانی کہ نحسی یا نیک بخت      |
| یہ گرہ ہے جو کی گردن پر سخت   | تو نہ سمجھائیں ہوں بد یا نیک بخت |
| گردانی کہ شقیقی یا سعید       | آں بود بہتر ز ہر فکرِ غنید       |
| گرد نہ سمجھا نیک ہے تو یا شقی | تو ہر اک جھکڑے سے بہتر ہے یہی    |
| حل ایں اشکال کن گز آدمی       | خروج ایندم کن اگر صاحبِ دمی      |
| گر یہ عقدہ حل ہو تو ہے آدمی   | ہے جو دم، گر خرچ اس میں زندگی    |

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| حد خود را داں کڑاں نبود گزیر     | حد اعیان و عرضی و استہ گیر     |
| بے ضروری اپنی حد پہچان کے        | حد عرض جو ہر کی بجھی جان کے    |
| تا بہر ہجد و رسی اسے خاک ہیز     | چوں بدانی حد خود ز ہجد گزیر    |
| تا کہ بے حد تک رسائی ہو تری      | بھاگ اپنی حد سے اگر پہچان لی   |
| بے بصیرت عمر و مسموع رفت         | عمر و محمول و در موضوع رفت     |
| عمر گزری محبت مسموع میں          | تو رہا محمول اور موضوع میں     |
| باطل آمد و رتیجبہ خود نگر        | ہر ویلے بے نتیجہ و بے اثر      |
| باطل آیا ہر نتیجہ غور کر         | بے نتیجہ ہر دلیل اور بے اثر    |
| بر قیاس اقتصائی قائلے            | جز بمصنوعے ندیدی صانعے         |
| بیں قیاسوں بر قناعت تو نے کی     | دیکھا صانع کو نہ صنعت میں بھی  |
| از دلائل باز بر حاشش صفی         | میضرا پید و وسائط فلسفی        |
| عکس کرتا ہے دلائل کا دہی         | ہے بڑھا پاؤں سطوں کو فلسفی     |
| از بے مدلول سر بروہ بحیب         | ایں گریز و از دلیل و از حیب    |
| فکر ہے اس کو فقط مدلول کا        | پتھو بیلوں سے مگر ہے بھاگتا    |
| بے دغاں راہ میں کش خوش مست       | گرد و خال اور دلیل آتش مست     |
| بے دھو میں ہم آگ سے خوش ہیں اچھی | گرد ہواں اس کو ہے بر ہاں آگ کی |
| از دغاں نزدیک تر آ مدہا          | خاصہ میں آتش کہ در قرب و دولا  |
| ہے دھو میں سے بھی تقرب میں سوا   | فاصلہ یہ آتش قرب و دولا        |

۱۔ محمول۔ موضوع اور مسموع منطق کی اصطلاحیں ہیں ۛ

۲۔ بعض نسخوں میں قیاس اقتصائی لکھا ہے۔ یعنی قریبوں پر قیاس کرنا ۛ

۳۔ یعنی وہ جو اپنی حد سے گزر جاتا ہے ۛ

۴۔ یعنی فلسفی کو ۛ

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| پس سید گاری بود رفتن ز خواں      | بہر تنہیلاست خواں شوئے دُخاں    |
| بے سید گاری جو خواں سے لشکر آئیں | اور نخل میں دھوئیں کی سمت ہائیں |
| بر کمن پر راودل بر کمن ازو       | زانکہ شرط ایں جہاد آمد عدو      |
| پیشہ اپنے نوج ان سے دل ہٹا       | جب نہیں دشمن، جہاد جنگ کیا      |

## لَا رَهْبَانِيَّةَ فِي الْإِسْلَامِ كِي تَفْسِير

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| چوں عدو نبود جہاد آمد محال        | شہوت نہ بود نہ باشد اتسال      |
| جب نہیں دشمن، تو مشکل ہے جہاد     | نسل بے صحبت نہ پائے از دیاد    |
| صبر نبود چوں نہ باشد میل تو       | تخصم چوں نبود چہ حاجت خیل تو   |
| صبر کر جب خواہش در غمت نہ ہو      | ہو نہ دشمن، نوج کی حاجت نہ ہو  |
| میں کمن خود را تخصی بہاں مشو      | زانکہ عفت ہست شہوت را گرو      |
| کر نہ اپنے کو تخصی ار بہاں نہ ہوں | ہے گرد شہوت میں عفت جان من     |
| بے ہوا نمی از ہوا ممکن نبود       | ہم عزا با مردوگاں نتواں نبود   |
| بے ہوس، ترک ہوس، ممکن نہیں        | جنگ مردوں سے بھی ہوتی ہے کہیں  |
| انفقوا گفت ہست کی کہے کمن         | زانکہ نبود خرچ بے دخل کہن      |
| انفقوا ہے حکم لیکن کسب کر         | خرچ بے آمد کے مشکل ہے پسر      |
| گرچہ آورہ انفقوا را مطلق او       | تو بخواں کہ اکسبوا لکم انفقوا  |
| گو ہے اُس نے "انفقوا" مطلق کیا    | اکسبوا لکم انفقوا لکم لو تہفتا |

۱۔ وہی حکیم مور سے کہ رہا ہے +

۲۔ اسلام میں ترک دنیا کی تعلیم نہیں +

۳۔ انفقوا یعنی خرچ کرو۔ مگر خرچ کرنا بغیر کانے کے کس طرح ممکن ہے +

۴۔ یعنی پہلے کھاؤ۔ پھر خرچ کرو +

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| بہمنیں چوں شاہ فرمود صبر و     | رغبتے باید کرو یا لی تو رو      |
| ہے کوئی فرمان اس کا دلا صبر و  | چاہئے رغبت کہ عزت پائے تو       |
| پس کلو از بہر دایم شہوت        | بعد از آن کہ سرفوازاں عفت       |
| پس کلو ہے دایم شہوت جان لے     | عفتیں کہ کسر گئے فوا میں مان لے |
| چونکہ محمول بہ نبود لد یہ      | عیست ممکن بود محمول علیہ        |
| جبکہ محمول لہ لگے خود ہو فنا   | کیا ہو محمول علیہ کا پستا       |
| چونکہ نبود رنج صبر سے مرزا     | شرط نبود پس فرو تا یہ جزا       |
| جب نہ کچھ کو رنج ہو تو صبر کیا | کچھ کو مل سکتی نہیں اس کی جزا   |
| خدا آں شرط و شاداں جزا         | آں جزائے دلنواز جالفرا          |
| کسی ناچھی شرط ہے کیسی جزا      | ہو جزا ہے دلنواز اور جالفرا     |

## عمل عاشق کا نواب خدا کی طرف سے ہے

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| ماشتقا از اساد مانی و غمراوست | دست مزد و اجرت خدا ہمراوست     |
| عاشقوں کا ہے وہی رنج اور خوشی | ان کی مزد و رتی و خدمت بھی وہی |
| غیر معشوق اگر تماشا گئے بود   | عشق نبود ہرزہ سودا گئے بود     |
| غیر کو دیکھے سوا معشوق کے     | عشق بہودہ ہے اس کا جان لے      |
| عشق آں شعلہ است کو چوں فروخت  | ہر کہ جز معشوق باقی جملہ سوخت  |
| عشق وہ شعلہ ہے جب روشن ہوا    | اس سوا معشوق کے بھونکا جوتھا   |

لے اور صبر کو دے

لے کھاؤ، پیو

لے بے جا خرچ نہ کرو

لے یعنی جب کسی کے اٹھانے کا بوجھ ہوگا تو اسکا بار کوئی نہ اٹھائے گا۔

تیغ لادر قتل غیر حق براند

تیغ لاسے قتل غیر حق کیا

ماندا لا اللہ باقی جملہ رفت

باقی لا اللہ ہے اور سب فنا

خود ہم اولیٰ و اولین و آخرین

ہیں وہ خود ہے اولین و آخرین

العیوب ہے بود جز عکس آں

اُس کے بر تو کے سوا ہے حسن کیا

آں تھے را کہ بود در جاں خلل

ہو قتل کچھ روح میں جس جسم کی

ایں کسے و اندک روئے زندہ بود

یہ وہ سمجھے زندہ جو جس دن ہوا

وانکہ چشم او ندیدہ است اکر جاں

جس کی آنکھوں نے دیکھا نہ تھے جاں

چوں ندیدہ او عمر عبدالعزیزؓ

جو ہے لا یم عمرہ عبد العزیزؓ

چوں ندیدہ او مار موئے راتبات

گر نہیں دیکھا عصائے موسیٰؑ

مرغ کو ناخوروہ است آپ لال

آپ خیریں کو نہ چلیئے مرغ اگر

در نگر آخر کہ بعد لاجہ ماند

خور کر اب رہ گیا کیا بعد لا

شاد و باش اے عشق شکر کثرت رفت

خوش رہے تو عشق شکر کثرت میٹا

شرک جز از دیدہ احوال نہیں

شرک وہ سمجھے جو ہو چشم دوہیں

نہیست تن را چہ شے از غیر آں

کون جنبش تن کو دے اس کے سوا

خوش نہ باشد گر بگیری در غسل

شہد میں ڈالو نہ ہوگا خوش کہیں

از کف ایں جان جاں جلے بود

جان جاں کے ہاتھ سے ساغر پہیا

پیش او جانست اس قف در خال

اُس کے آگے جان ہے گویا ڈھواں

پیش او عادل بود محتاج نیز

سمجھے وہ محتاج کو بھی کوئی چیز

در حیا الشحر پندار و حیات

سحر کی رشی میں سمجھے زندگی

اند آپ شور و اد پر وبال

کھاری پانی میں دیئے گئے بال و پر

سلا خلفائے نبی امیہ میں عمر بن عبدالعزیزؓ ایک بڑا عادل خلیفہ گذرے ہیں اور

محتاج بن یوسف اسی نسبت سے ظالم اور نامنصف تھا +

چوں بہ بیند زخم بشناسد تو اخت  
 گزوازش جاہتا ہے زخم کھا  
 تا بدانی قدر اقلیم الست  
 تالے نور ازل کاکچہ نشان  
 در شکر خانہ ابد شاگر شوی  
 ہو شکر خانے میں شاگر جاوداں  
 رہی بھان پاک سے بگڑتیم  
 اس جہاں سے بھاگتا تھا ہر ملا  
 شاد ماں بودم ز گلزارے بخار  
 ترک گلشن سے ہمارا غمی خار بہ  
 تا عذاب کم کم بد سے اندر و جل  
 تا عذابوں میں کمی ہوتی مرے

جز بصد صد را ہے متواں تخت  
 صد سے ہے بھان صد کی بر ملا  
 لا جرم دنیا مقدم آمدہ است  
 اس لئے دنیا مقدم ہے یہاں  
 چوں از دنیا وار ہی استخاروی  
 جب یہاں سے چھوٹ کر جائے وہاں  
 گوئی استخاک خاک را سے جیتیم  
 اور کہے۔ تھا خاک اس جا مچھانتا  
 گشتہ بودم قانع از گنج ہمار  
 گنج کو چھوڑا تھا۔ قانع مار بہ  
 اے دروغا پیش ازیں بوجے جل  
 کاش اس سے پہلے موت آتی مجھے

## صَاصَاتُ مَنْ مَاتَ... کی تفسیر

کہ ہر آنکو مرد و کردار میں نزول  
 جو مرا اور جسم سے فارغ ہوا  
 ایک باشد حسرت نقصی موت  
 ہاں تردد ہوتے ہیں کوتاہی کے

زاں بفرمودہ آں نیکور سوا  
 اسی لئے ہے یہ حدیث <sup>مقطوعہ</sup>  
 نبود اور احسرت لظاں موت  
 موت کی حسرت نہیں ہوتی اسے

اس حدیث شریف مَاصَاتُ مَنْ مَاتَ لَا تَمْتَنِي اِنْ يَمُوتَ قَبْلَ مَاصَاتِ اَنْ  
 كَانَ بَرًّا لِيَكُونَ اِلَى وَصُولِ الْبَرِّ عَجَلٌ وَاِنْ كَانَ فَاجِرًا لِيَقْلُ الْفَجْرُ سِي  
 یعنی جو کوئی مرادہ نہیں مگر اس حال میں کہ اس نے تمنا کی کہ وہ مرنے سے پہلے مرتا پس اگر  
 وہ نیک ہوتا تو بہت جلد اپنی نیکی کو پہنچتا اور اگر بدکار ہوتا تو اسکی بدکاری تھوڑی ہوتی



کہ بد سے زس پیش نقل و مقصدش  
کاش اس سے پہلے ہوتا انتقال  
ورقنی تا خانہ زونتر آمدے  
جلد گھراتا جو ہوتا مستقی

و مہدم من پردہ سے افزو دہ ام  
ڈالتا تھا اس پر بد سے سرسیر  
ایں حجاب پرودہ ام کمتر بد سے  
ان حجاب اور پردوں میں ہوتی کمی  
در تکبر کم دراں چہر خوشو رع  
اور تکبر نے نہ سر جھکنے دے

در بلیسی چہرہ در فوت سجود  
سجد سے ابلیسی نے کب کرنے دئے  
بر مکن آں پر یہ پیمائے را  
جود کھائے ہیں تجھے ہر دہکدر

ہر کہ میر و خود تمنا باشد دش  
مرنے والے کو یہ ہوتا ہے خیال  
گر بد سے بد تا بدی کمتر بد سے  
بد اگر ہوتا تو کم ہوتی بدی  
گو بد آں بد بخیر سے بودہ ام  
کہتا ہے میں تھا بدی سے بیخیر  
گراں زس زونتر ام معبر بد سے  
راہ لہائی اگر جلدی کوئی  
از حر یصی کم دراں روئے قنوع  
تھی قناعت کی نہ صورت حرص سے  
ہمچنین از نخل کم در زبئی جود  
جود سے محروم رکھا نخل لے  
بر مکن آں یہ خلد آرائے را  
تو نے فرد کسی نہ اپنے نوچ بد

## حکیم کا اپنے سوال پر پشیمان ہونا

بعد ازاں در لوحہ آمد میگربیت  
اور پھر رونے لگا۔ نالے کئے  
ہر کہ آنجا بود در گریہ اش نکند  
جودوں تھا، کئے وہ رونے لگا

چوں شنید آں پسند دے بگریت  
مور لے جب یہ سنا۔ دیکھا اسے  
لوحہ گریہ و راز و درد مند  
لوحہ اس کا الہا درد انگیز تھا

سہ رہی حکیم مور سے کہہ رہا ہے +

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| وانکہ میر سید پر کنڈن زچیت       | بیچو ابے شد لپٹیاں سے گریت    |
| جس نے روچھا تھا ہے یہ کیوں توچتا | بے جوانی سے لپٹیاں وہ ہوتا    |
| گر فضولی من پرا پد سید مش        | اور غم نہ بود شورا نید مش     |
| کیوں کیا میں نے فضول اس سے محل   | کیوں دیا شوریدہ غم کو طال     |
| میچکید از چشم او بر خاک آب       | اندر اں بہر قطرہ طریح صد جواب |
| خاک پر برسی جو وہ چشم پر آب      | قطرہ قطرہ سے عیاں تھے سو جواب |
| میچکید از چشم او گر یہ بخاک      | خاک گل میشد ز اشک سہناک       |
| خاک پر آنکھوں کے آنسو تھے رواں   | خاک تر تھی آنسوؤں سے میکیاں   |
| گریٹے با صدق بر جانہ سازند       | تا کہ چرخ و عرش را گریاں کند  |
| صدق سے روئے کا ہو جاں پراخ       | جس سے چرخ و عرش رویش ہر پہر   |
| گریٹے بے صدق بے شورش بود         | دیوڑاں پر گریاں شختہاں شود    |
| گریٹے صدق میں شورش کہاں          | اُس کے گریے پر مٹے شیطان ہاں  |

## عقل و روح اس دنیا میں مقید ہیں

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| عقل و ولہا بے گمانے عرش شد      | بے حجاب از نور عرشی میریز میشد |
| عقل و دل عرشی ہیں دونوں میکیاں  | زندگی ہے اُن کی نور عرش ہاں    |
| ہیچو باروت ہیچو ماروت آند و پاک | بستہ اندا نیجا بیجا و سہناک    |
| صورت باروت اور ماروت پاک        | قید ہیں اس جا بہ جا و سہناک    |
| عالم سفلی و شہواتی و رند        | اندریں چپکشتہ اند از جرم بند   |
| عالم سفلی و شہواتی میں بند      | جرم سے اپنے ہوئے ہیں درد مند   |
| سحر و صد سحر را بے اختیار       | ز بس دو آموزد نیکان و شرار     |
| سحر اور بھر سحر کا پورا آثار    | نیک و بد میں سیکھتے بے اختیار  |

لیکن اقبال چند بد بندش کہ ہیں  
 پہلے کرتے ہیں نصیحت وہ نہیں  
 مابیا موزیم میں سحرے فلاں  
 ہم سکھائیں تجھ کو جادوے فلاں  
 کامتھاں راشرط باید اختیار  
 امتھاں میں لازمی ہے اختیار  
 میلما ہیچوں سگان خفتہ اند  
 سوتے کتوں کی طرح ہیں خواہشیں  
 چونکہ قدرت نیست خفتہ اند  
 جب نہیں قدرت تو ہیں سوتے ہوئے  
 تاکہ مردائے درآید درمیاں  
 آئے تاردار ایک مسمور حرص  
 چوں دڑاں کو چہ رخے مردار شد  
 اُس گلی میں جب گدھا مردار ہو  
 حرصہ لے رفتہ اندر کتم غیب  
 مردے میں ہیں جس قدر حرصیں نہاں  
 موبہوٹے ہر سکہ ونداں شدہ  
 دانت پھر کتے کا ہو ہر بال بال  
 نیم زیش جیلہ بالا غضب  
 سچے اچھے اور غضب بالائے سر  
 شعلہ شعلہ میر سدا ز لامکاں  
 شعلے بے حلا مکاں سے ہوں عیاں

سحر از مابیا موز و محبیں  
 سحر تم ہم سے نہ سیکھو دہر میں  
 از برائے ابتلا و امتحان  
 اور تو ہو مبتلائے امتحان  
 اختیارے نبوت ہے اقتدار  
 اور وہ حاصل نہیں ہے اقتدار  
 اندر ایشیاں خیر و شر نہ ہفتہ اند  
 خیر اور شران میں پوشیدہ رہیں  
 ہیچو ہیچم پار با و تن زدہ  
 جھپٹیوں کی طرح ہیں چپکے پٹے  
 لہجہ صور حرص کو بد برسگان  
 اور ان کتوں پر بھونکے صور حرص  
 صد سگ خفتہ بدال بیدار شد  
 ہر سگ خفتہ وہیں بیدار ہو  
 تا خلق آورد سر بر زوز حیب  
 سب وہ اپنا سر نکالیں بے گماں  
 وز بکائے جیلہ دم جنبان شدہ  
 دم بلائیں کر سے وہ بد خصاں  
 چوں ضعیف آتش کہ او باد حطب  
 جیسے مدہم آگ چوب خشک پر  
 میر و دو وہب تا آسماں  
 جلے پھر ان کا دھواں تا آسماں

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| چوں شکارے نیست بنہفتہ اند       | صد چنینیں سگ انہریں تن ہفتہ اند |
| وہ میں پوشیدہ کہ غائب ہے شکار   | جسم میں خفت میں کئے بے شمار     |
| در حجاب از عشق صیدے سو خرم      | یا چو بازار اندویدہ و دختہ      |
| صید کے علم میں ہے یک سوزِ غمی   | باز کی مانند ہیں آنکھیں بسی     |
| آنکھاں ساز و طواف کو ہمار       | تا کلمہ برداری و بیند شکار      |
| تو کریں کھل کر طواف کو ہمار     | جب آنکھ زنی نظر آئے شکار        |
| خاطر او سچے صحت میرود           | شہوت رنجور ساکن سے شود          |
| نکد صحت کی ہے رہتی دم دم        | خواہشیں بیمار میں ہوتی ہیں کم   |
| در مصاف آید مزہ و خوف بزمہ      | چوں بہ بیند نان و سبب و خرنہ    |
| تو لڑیں آپس میں پھر خوف اور مزہ | جب وہ دیکھے سبب زنی، خرنہ       |
| آں تہیج طبع مستش را نکوست       | در لود صبار ویدن سوداوست        |
| تا کہ طبع سست ہو جنبش نما       | بھوک گم ہو تو ہے بہتر دیکھنا    |
| تیر دوراے زمرہ بے زرہ           | ورنہ باشد صبر پس ناویدہ بہ      |
| بے زرہ کیوں جائے تیروں کے قری   | ہوا گر بے صبر تو بہتر نہیں      |
| تا چہ گفت اند جوایش ہوا سلام    | باز گرد و کن حکایت را تمام      |
| ہاں جواب اُس نے دیا کیا والسلام | نوٹ اور کر اس حکایت کو تمام     |

## مور کا اُس مردِ حکیم کو جواب دینا

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| تا بدانی بہر نکوئی را خطاب    | ایشنوا کنوں تو ز طاؤس آنجواب  |
| جان پہنچے تاکہ تو حسن خطاب    | اب خدا اُس مور کا بھی سن جواب |
| کہ تو ہستی رنگ پوئے را گردو   | چوں زرگر یہ فارغ آمد گفت او   |
| رنگ دلو میں تو ہے اب تک بہتلا | یو لادہ رونے سے جب فارغ ہوا   |

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| سوئے من آید پئے ایں بالہا       | آں نمے بینی کہ ہر سو صد بلا    |
| ان پردوں سے مجھ پر آتی ہیں سدا  | سو بلائیں کیا نہیں تو دیکھتا   |
| بہراں پر ہا نہ ہر سوئے دام      | اے بسا صیاد بیرحمت مدام        |
| ان پردوں کیواسے رکھتے ہیں دام   | سینکڑوں صیاد ہے رحمت مدام      |
| بیر سوئے من کشد اندر ہوا        | چند تیر انداز بہر بالہا        |
| میں ہوا میں تیر کیا کیا پھینکتے | تیر دے میرے بالوں کے لئے       |
| زس قضا و زس بلا و زس فتن        | چوں تدارم زور ضبط و خوشن       |
| یہ قضا اور یہ بلا اور یہ فساد   | ضبط کر سکتا کہیں میں تاحراد    |
| تا بوم ایمن وریں کہسار و تہر    | آں بہ آید کہ شوم زشت کریں      |
| دشت و صحرا میں پھروں بخوف سا    | ہے یہی اچھا کہ بن جاؤں برا     |
| تا نینداز و بدام سر کلک         | بر کنم پر ہائے خود را یک بہ یک |
| تا نہ بھا لے دام میں ہر بے ہنر  | اور اپنے نوچ ڈالوں ساسے ہنر    |
| جاں بماند باقی و تن ابتر ست     | نزد من جاں بہتر از بال پرست    |
| تن ہوا بتر، جان تو باقی رہے     | بال و پر سے جان ہے بہتر مجھے   |
| عجب آرد معجاں را صد بلا         | ایں سلاح عجب من شد ایفتہ       |
| اور ہے نکبر کیلئے سخت بلا       | یہ مری سخت کے ہتھیارے فتہ      |

## بہرا و روانا نیال بھی آفت ہیں

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| کز پئے دانہ نہ بیند دام را   | پس ہنر آمد ہلاکت خام را     |
| دانہ دیکھے ہو نہ پروا دام کی | پس ہنر بھی میں ہلاکت خام کی |
| مالک خود باشد اندر اتقوا     | اختیار آں را نکو باشد کہ او |
| واقعی ہو خوف حق اس کا شعار   | اختیار اس کے لئے ہے سازگار  |

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| دور کن آلت رہا کن اختیار           | چوں نباشد حفظ و تقوای زنیہار    |
| سب یہ ساماں مچھوڑ دے اور اختیار    | جب نہیں میں زہد تقویٰ کے نگار   |
| برکنم پیدا کہ در قصد سراسر است     | جلوہ گاہ و اختیار میں پرست      |
| توچ لکڑیوں پر کو کہ فکر سر میں ہے  | جلوہ کہ اور اختیار اس پر میں ہے |
| تا پرش در نفلت و در شر و شور       | نہیت انگارو پر خود را صبور      |
| تا پردوں سے ہونہ پیدا شور و شر     | جاتا ہے نہیت صابر اپنے پر       |
| کو رسد تیرے بہ پیش آرد محن         | پس ز پالش نہیت پر گوہر مکن      |
| تیر جب آئے سہرہ پر روک لے          | پر نہ لکڑیوں کو نہیں نقصان آئے  |
| چونکہ از جلوہ گری صبر یک نہیت      | یکتہ من تیر دنیا دشمنی ست       |
| کیونکہ مجھ کو صبر جلوں سے نہیں     | میرے یہ ہیں میرے دشمن بالیقین   |
| بر فرو دے اختیارم کر و فر          | گر بُدے صبر و حفاظت را بہر      |
| اختیار اُن کے بڑھاتا کر و فر       | ہوتے گر صبر و حفاظت را بہر      |
| نہیت لائق تیغ اندر دست من          | بہمچو طفلم یا چو مست اندر فتن   |
| میرے ہاتھوں میں نہیں خنجر روا      | میں ہوں بچہ یا ہوں مست فتنہ زا  |
| تیغ اندر دست من بوٹے ظفر           | گر مرا عقل بدستے من زجر         |
| تیغ میرے ہاتھ میں ہوتی ظفر         | ہوتی خوف انگیز میری عقل گر      |
| تازہ تیغی کہ بنو و جز صواب         | عقل باید نور وہ چوں آفتاب       |
| تاکہ وہ خنجر لگائے کامیاب          | عقل میں لازم ہے نور آفتاب       |
| پس چرا در چاہ تہذازم سلاح          | چوں ندارم عقل تابان و صلاح      |
| کیوں نہ ہتھیار اپنے چنگیوں بالیقین | عقل میری روشن و مصلح نہیں       |
| کایں سلاح خصم من خواہد شدن         | در چہ اندازم کنوں تیغ و محن     |
| ہوں گے یہ دشمن کے ہتھیار کے پہر    | میں کنوٹی میں ڈال دوں تیغ و سہر |

|                                    |                                |
|------------------------------------|--------------------------------|
| چوں ندارم زور باریے دسند           | تیغ اوبستاند و بر من ز تندر    |
| جب بھر دسا ہے نہ مجھ کو زور یار    | میرے خنجر سے کہے وہ مجھ پر دار |
| رغمِ این نفس و فحہ خوئے را         | گر نیوشم رو خراشد روئے را      |
| بر خلات اس نفس بد کے میں اگر       | منہ نہ نوچوں، تو وہ نوچے سر پر |
| تا شود کم این جمالِ ایں کمال       | چوں نماند ز کم افسم در و بال   |
| تا کہ کم ہو یہ جمال ادر یہ کمال    | جب یہ ہوگا تو کیوں ہوگا د بال  |
| چوں بایں نیت خرم بڑہ نیت           | کہ زخمِ ایں روئے را پوشیدہ نیت |
| نوچوں اس نیت سے تو کیا ہے گناہ     | منہ چھپائے کیلئے ہوں زخم خواہ  |
| گردلم خوئے ستیزے داشتے             | روئے خوبم جز صفا نداشتے        |
| دل میں کہ ہوتی سر کے جھاڑے کی خو   | ادر بھی بڑھ چڑھ کے ہوتا خوب و  |
| چوں ندیدم زور و فرہنگِ صلاح        | خصمِ دیم ز ویشکم صلاح          |
| جب نہ دیکھے قوت و عقل و صلاح       | دیکھ کر دشمن کو توڑے سب صلاح   |
| تا نکر و تیغ من اور ا کمال         | تا نکر و خنجر من بر من و بال   |
| تا نہ میری تیغ ہو اس کا کمال       | تا نہ خنجر ہو مرا مجھ پر و بال |
| میسگر بزم تار کم جنت بیان بود      | کے فرار از خویشتن آسان بود     |
| بھاگتا ہوں تاملی رگ رگ بے          | بھاگتا آسان نہیں کچھ آید سے    |
| آنکہ از غیرے بود اورا فرار         | چوں از و بیدار و کیر و قرار    |
| کیونکہ جب ہو غیر سے کوئی فرار      | چھوٹ کر اس سے بے اس کو قرار    |
| من کہ خصم ہم منم اندر گریز         | تا بد کار من آمد خیز خیز       |
| خود ہوں دشمن اور اچوں کو سے بھاگتا | بھاگتا ہے لازمی مجھ کو سدا     |

آئینہ خصم دوست سایہ خویشی  
اپنا سایہ جس کا دشمن ہو گیا

نہ ہند دست ایمں نے دہمن  
بے سکوں ہندویمیں میں وہ رہا

## بقائے حق میں فنا ہوئے بچو کی تعریف

او محنت دار بے سایہ شود  
وہ محنت کی طرح بے سایہ ہو  
چوں زبانہ شمع او بے سایہ شد  
شمع کی تو کی طرح بے سایہ ہے

سایہ را نمود بگرد او گذر  
سایہ گرد اس کے نہ بچنے کا بھی  
در شمع از بہر آنکہ شمع ریخت  
نور کی جانب، تو شمع اس سے دھلی

گفت من ہم در فنا بگریم  
شمع بولی ہے فنا مقصد مرا

نہ شمع شمع باقی بے غرض  
یہ شمع شمع باقی ہے کہاں

نہ اثر بینی ز شمع و نہ ضیا  
شمع رہتی ہے نہ بھر باقی ضیا

آتش صورت بمومے پایدار  
موم سے قائم ہے شکل آتش

تا شود کم گرد و افزوں نور و ال  
جتنا کم ہو نور اتنا ہو سوا

چوں فناش از فقر پیرا بہ شود  
فقر سے جس کا فنا پیرا بہ ہو  
فقر مخزی را فنا پیرا بہ شد  
"فقر مخزی" کا فنا پیرا بہ ہے

شمع شد جملہ زبانہ پاوسر  
شمع سر سے پاؤں تک شعلہ بنی  
موم از خویش و ز سایہ رگریخت  
موم بھاگا خود سے اور سائے سے بھی

گفت از بہر فنایت ریختم  
یوں۔ ڈھالا ہے مجھے بہر فنا

ایں شمع فانی آمد مفترض  
ہے شمع شمع فانی بے کہاں

شمع چوں در آثار کی شد فنا  
شمع جب ہو آگ میں بالکل فنا

ہست اندر دفع ظلمت آشکار  
مذکر کی ہے وہ ظلمت ظاہری

بر خلاف موم شمع جسم کال  
موم ہے شمع ہاں کا دوسرا



|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| شمع جانراشعلہ ربانی است        | ایں شعلہ باقی واک فانی است   |
| شمع جان کا شعلہ ربانی ہے       | یہ شعلہ باقی ہے وہ فانی ہے   |
| سایہ فانی شدن زود و بود        | آں زبانہ آتشے چوں نور بود    |
| وہ فنا کے سائے سے یوں دگدہ ہے  | چونکہ اس کی نور سربا نور ہے  |
| ماہ را سایہ تابا شد ہم نشین    | ابر را سایہ بقیہ بر زمین     |
| چاند کا سایہ نہیں ہے ہم نشین   | ابر کا سایہ ہے موجود زمین    |
| باشی اندر بخودی چوں قرص ماہ    | ببخودی ہے ابر لیست انیکخواہ  |
| ہو کے بخود تو ہے گا قرص ماہ    | بخودی ہے ابری ہے نیکخواہ     |
| رفت نور از مر خیالے ماندہ      | باز چوں ابر کے سیاید راندہ   |
| چاند ہے نور اور خیالی رہ گیا   | ابر پھر آیا جو وہ راندہ ہوا  |
| کم ز ماہ نوشداں بدر شریف       | از حجاب ابر نوش شد ضعیف      |
| ماہ تو سے کم ہوا بدر لطیف      | نور بادل سے ہوا اس کا ضعیف   |
| ابر تن مارا خیال اندیش کرد     | بہر خیالے سے نماید ابر و گرد |
| ابر تن نے کر دیا دہم آشنا      | یہ خیالی گرد، بادل ہے ہوا    |
| کہ بگفت ایں ابر مارا عدوست     | لکھت مرنگ کہ اینہم لطف دوست  |
| کہ دیا یہ ابر ہے میرا عدو      | چاند کی یہ جہر بانی دیکھ تو  |
| بر فراز چرخ دارد مدار          | مر فراغت دارد از ابر و غبار  |
| ہے بلندی چرخ کی جائے قرار      | چاند ہے بالا تر ابر و غبار   |
| کہ کند مدار چشم ما نہاں        | ابر مارا شد عدو و خصم جان    |
| چاند کو آنکھوں سے کرتا ہے نہاں | ابر دشمن ہے ہمارا بے کماں    |
| بدر را کم از بلا لے میکند      | حور را ایں پردہ زالے میکند   |
| بدر ماہ تو سے بھی کم تر ہے     | حور بڑھیا ہوتی ہے اس پردے سے |

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| دشمن مارا عدد غے خویش خواند     | ماہ مارا در کسار غرث شامد        |
| دشمن اپنا ہے عدد کو جانتا       | ماہ نے بخشا ہمیں وصل ضیا         |
| سر کہہ خواند ابرار او کمرہ ہست  | ابرار اطلبے اگر ہست از مہ ہست    |
| ابر کو ہے چاند کہنا کمر ہی      | چاند ہی سے ابر کی ہے روشنی       |
| یوئے تار کیش از مہ بدل شد ہست   | نور مہ برابر چوں منزل شد ہست     |
| دے تار یک اس کا بد لہ نہ بنا    | نور مہ جب ابر پر نازل ہوا        |
| اندرا براں نور مہ عاریت است     | گرچہ ہم رنگ است دولت است         |
| اب میں وہ نور مہ ہے عارضی       | چاند کا ہم رنگ ہے نور وہ اعلیٰ   |
| چشم و اصل قضا مشغول شد          | در قیامت مہر و مہ عزول شد        |
| آنکھیں اصل نور میں مشغول ہوں    | چاند سورج حشر میں معزول ہوں      |
| ویرا ہا طر فانی از دارا القرار  | تا بد اند ملک را از مستعار       |
| وہ جہاں فانی ہے ابر دارا القرار | تاکہ جانے فرقی ملک و مستعار      |
| مادامہ مارا تو گیر اندر کسار    | وایہ عاریت بود روزے سے ہمار      |
| مادر عقی - ہمیں کر ہم کنار      | دایہ دنیا و روزہ مستعار          |
| ز انکاس لطف حق شد و لطیف        | پر من ابر ہست پردہ ہست و کثیف    |
| عکس لطف حق سے میں اتنے لطیف     | پر مہ سے میں ابر اور پردہ کثیف   |
| تا بہ بنیم حسن مہ را ہم ز ماہ   | بر کشم پردہ و خشنش را ز راہ      |
| ماہ سے میں مہ کا نظارہ کروں     | ان پردوں اور حسن کو جب بھینکوں   |
| موسم من دایہ من مادر است        | من شخو اہم دایہ در خوشتر است     |
| مطل موسمی ماں ہی دایہ ہے مری    | دایہ کو میں کہا کروں ماں ہے بھلی |

لے یعنی ہمارے عدد کو +

لے یہاں سے پھر مور کا جواب شروع ہے +

|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| کہ ملاک خلق شداییں رابطہ       | من سخا اہم لطف حق از واسطہ         |
| کہ ملاک خلق ہے یہ رابطہ        | میں نہ چاہوں لطف حق میں واسطہ      |
| تا نگر و داو حجاب روئے ماہ     | یا مگر ایسے بگیہ و خوئے ماہ        |
| تا نہ ہو جائے حجاب روئے ماہ    | یا مگر بادل میں آئے خوئے ماہ       |
| ایچو جسم اہیلا و اولیا         | صورتش بنماید دور و صفت لا          |
| جیسے جسم اہیلا و اولیا         | ہر عیاں ظاہر میں باطن میں فنا      |
| پردہ در باشد بچنے سودمند       | آئینہ ناں بچے نہ باشد پردہ بند     |
| بلکہ پردہ در ہو، یعنی کامیاب   | ایرا ایسا بن نہیں سکتا حجاب        |
| قطرہ سے بارید و بالا ابرئے     | آئینہ ناں کاندہ صباغ روشنئے        |
| قطرہ سے تھے مگر بادل نہ تھا    | جس طرح اکدن تھا عالم صبح کا        |
| گشتہ ابراز لطف ہم رنگ سما      | معجز پیغمبر سے بود آں سقا          |
| ابرہم رنگ آسماں کا ہو گیا      | تھا جناب مصطفیٰ کا معجزہ           |
| گشتہ آمد شمع آں در ماجرا       | گشتہ ریزاں قطرہ قطرہ از سما        |
| کرچے میں ہم بیان یہ ماجرا      | قطرہ قطرہ آسماں سے تھا گرا         |
| آئینہ نہیں گرو دتن عاشق بصیر   | بود ابر و رفتہ ازوئے خوئے ابر      |
| صبر سے عاشق کا تن بھی ہے یونہی | ابر تھا اور خوئے ابر اس میں نہ تھی |
| گشتہ مہدل رفتہ ازوئے رنگ بو    | تن بودا ماتنی کم کشت ازو           |
| رنگ و بو کی اس سے کھوجا کھفت   | تن ہو لیکن ہو نہ اس میں حسیت       |

لے دفتر اول میں یہ حکایت بیان ہو چکی ہے کہ ایک صحابی کو جناب رسول  
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دفن کرنے گئے تھے۔ جب واپس آئے تو حضرت  
عائشہؓ آپ کے کپڑے دیکھتی تھیں کہ وہ تڑکیوں نہیں ہوئے +

خانہٴ سمیع و لبصر استون تہی

لکھیں گوش ددیدہ اور غم جسم کے

کفر مطلق دان و نو بیدہی خیر

کفر مطلق ہے نہیں اس میں بھلا

بلکہ زہرے شو شوایمن از زیاں

زہر ہو جا، تاکہ نقصان سے بچے

خویشی مکرار کن پیش کلاب

کتوں کے آگے دین مکرار تو

تاکہ آں کشتی ز غاصب بالہ رست

تاکہ وہ سلطان غاصب سے بچے

تازہ طما عاں گریزم در غنی

تا تو بھاگے حرص سے سوئے فنا

تازہ حرص اہل عمران وارہند

حرص دانوں سے حفاظت میں رہیں

تا مگر وی جملہ خرچ آں وایاں

تا نہ ہو جائے تو صرف آں دایاں

بدیغے غیر است از زہر من

بدمائے غیر سز میرے لئے

جاں فدا کردن بجائے صید غیر

جان دینا صید کر غیر کا

عین مشوچوں قندچش طوطیاں

ہن نہ شکر طوطیوں کے سامنے

مالیے حسنت مشاباش خطاب

بہر مشاباش و خطاب اسے یار تو

پس محضر کشتی بجائے آں شکست

خضر نے توڑی تھی کشتی اس لئے

فقر فخری بہر آں آمد سنی

فقر فخری یوں بنیئے ہے کہا

گنجہارا در خرابی زان نہند

یوں خزانے جاتے ویران میں رکھیں

پرستانی کندر و خلوت گزیں

ہر نہ گزے تو ہو خلوت نشیں

## خدا کے سوا سب اکمل مکول ہیں

اکل و ماکولی اسے جاں ہوشیار

اکل و ماکول ہے تو ہوشیار

زانکہ تو ہم لقمہ باہم لقمہ خوار

کیونکہ خود تو لقمہ ہے۔ خود لقمہ خوار

لے اکل۔ یعنی کھانے والا +

ماکول۔ یعنی کھایا جانے والا +

گر بہ فرصت یافت اور درلود

ملی نے اس کو درلود جا ایک بار

در شکار خود ز صیاد و گر

صید میں صیاد کے بالکل نڈر

شخصہ باخصمانش در دنیا است

چھو چھو میں سیاہی کوتواں

خافست از شخصہ و آہ سحر

آہ اور شخصہ سے وہ ہے بے خبر

خافست از طالب جو پائے خود

اپنے جو پا کی نہیں اس کو خبر

معدہ حیوانش در پے مے چرو

معدہ حیوان ہے اُن کی تاک میں

ہمچنین بر مستی غیر آلہ

ایسے ہی ہر ایک ہے غیر آلہ

نیست حق ماکول اکل لحم و پوست

گوشت ہے ماکول و اکل پوست بھی

ز آکلے کا در کیس ساکن بود

کھانے والا کھات میں ہے سہر

زوداں در گاہ کو لا یطعم است

اُس کی جانب چل۔ دجو کھائے ذرا

مُرغے اندر شکار کرم بود

مُرغاں کیڑے کا کرتا تھا شکار

آکل و ماکول بودا و بے خبر

آکل و ماکول تھا وہ بے خبر

دزد گرچہ در شکار کا لہ است

چور کو یہ حال ہے ہاتھ آئے مال

عقل و مشغول رخت و قفل در

عقل ہے مشغول مال و قفل در

او چناں غرقست در سوائے خود

اپنے سوا میں وہ ہے غرق اس قدر

گر حشیش آئے لے مے خورد

آپ خیریں گھاس کھتے پیٹیں

آکل و ماکول آمداں گیاہ

آکل و ماکول ہیں ہر گ گیاہ

وہو بطعمہ کم ولا یطعم چو پوست

حق کھاتا ہے۔ نہیں کھاتا کبھی

آکل و ماکول کے ایمن بود

آکل و ماکول کب ہیں بے خطر

امین ماکولاں جذوب ماتم است

جذب ماتم امن ہے ماکول کا

سلہ یعنی اللہ تمہیں کھلاتا ہے۔ اور خود نہیں کھاتا \*

ہر خیالے را خیالے سے خورد  
 دوسرے کو کھارے ہے اک خیال  
 تو نتانی کن خیالے وار ہی  
 تو خیالوں سے نہ بیداری میں قدرت  
 فکر زہور است آں خوابے آب  
 فکر بھڑے اور پانی تیرا خواب  
 چند زہور خیالی در پرو  
 یہ خیالی جو بھڑیں ہیں آں رہی  
 کمترین آں کلاست اس خیال  
 سب سے کم تر کھانے والا ہے خیال  
 میں گریز از جرق اکال غلیظ  
 کھانے والوں کے ہتھ سے بھاگ جا  
 یا بسوئے آنکہ و اس حفظ یافت  
 یا جو ہے محفوظ اس کی سمت جا  
 دست را بسیار جز درد مست پیر  
 ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے جو ہے پیر  
 پیر عقلست کود کی خورده است  
 تیرا پیر عقل ہے بچہ بنا  
 عقل کامل را میں کن با خرد  
 عقل کود کے عقل کامل سے قرار  
 چونکہ دست خود بدست او دہی  
 ہاتھ میں اس کے جو لو ہاتھ اپنا ہے

فکر آں فکر و گر اسے چرد  
 فکر اس کی اس کے ہی کا ہے وبال  
 یا بچے تا از اں بیروں جہی  
 اور نہ سولے میں رہا اسے ذی غفور  
 چوں خوی بیدار باز آید ذباب  
 جاگنے ہی کتھوں سے سے غراب  
 سے کشد اس سوو آں سوو میرد  
 ہر طرف ہیں مجھ کو تاواں کھینچتی  
 وال و گر ہار شتاسد والہ جمال  
 دوسروں کو جانتا ہے تو والہ جمال  
 سوئے او کہ گفت تا یمت حقیقت  
 اس کی جانب جو کہ ہے حافظ ترا  
 گزشتانی سوئے اس حافظ شرافت  
 سوئے حافظ گر نہیں ہے راستا  
 حق شد بہت آندست اور دستگیر  
 اس کے ہاتھوں کا خدا ہے دستگیر  
 از جوہ نفس کا عدد پردہ است  
 ہمدی سے نفس کی جو ہے چھتیا  
 تا کہ باز آید خورد ز اں خوئے بد  
 عقل طوئے بہ سے ہوتا در سطر  
 پس زد دست آکلاں بیروں جہی  
 کھانے والوں کے تسلط سے ہے

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| دست توار اہل آں بیعت شود     | کہ یدلہ اللہ فوق ایدلہم لود      |
| ہاتھ ہواں اہل بیعت سے ترا    | جن کے ہاتھوں پر ہوتا تھا اللہ کا |
| چونکہ وادی دست خود دست پیر   | پیر حکمت کو حلیم است و خیر       |
| ہاتھ میں ترے جو آیا دست پیر  | پیر حکمت ہے وہ دانا و خیر        |
| کوئی وقت خوش است مرید        | زانکہ او نور نبی آمد پدید        |
| وہ تو پیغمبر ہے اپنے وقت کا  | منظر نور نبی ہے ہر ملا           |
| در حدیث شہ حاضر بدیں         | واں صحابہ بیعتے را ہم قریں       |
| جوں حدیث میں تھے حاضر ہوئے   | وہ صحابی ابھی بیعت سے لے         |
| پس ز وہ یار بیشتر آدمی       | بچو ز وہ وہی خالص شہدی           |
| بایقین عشرہ بیشتر سے ملا     | مثل زہ تو صاف اود خالص ہوا       |
| تامعیت راست آید زانکہ مرو    | باکے جفت کور اود دست کرو         |
| تامعیت راست آئے ہر ملا       | مرد جفت اس کا ہے جو ہر دریا      |
| ایں جہان آں جہان اولو        | وین حدیث احمد خوش مخلو           |
| یہ جہاں اور وہ جہاں اس کو ہے | ہم حدیث مصطفیٰ ہے سن ہو سے       |
| گفت المرء مع محبوبہ          | لا ینفک المرء من مطلوبہ          |
| مرد ہے محبوب سے اپنے قریں    | وہ جدا مطلوب سے ہوتا نہیں        |

۱۰۰ مکرہ مظہر سے دو کوس کے فاصلے پر ایک مقام ہے :

۱۰۰ عشرہ مبشرہ یعنی وہ دس اصحاب جنہیں جناب سول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت کی بشارت دی تھی۔ ان کے نام یہ ہیں: حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ حضرت علیؓ حضرت سعدؓ حضرت سعیدؓ حضرت ابو عبیدہؓ حضرت طلحہؓ حضرت زبیرؓ حضرت عبدالرحمنؓ +

سیر کھاوا مست دانہ کم کشیں

ہو جہاں دام اور دانہ تو دیا

تو زبونی باز یوں گیرے عجب

تو انہیں سمجھے بڑا یہ ہے عجب

آگل دما گولی اسے مرغ عجب

آگل دما گل ہے مرغ عجب

حرس صیاد سے ز صید مقلست

حرس ہے صیاد عامل صید کی

بکین آبدی خلیفہ سدا مہاش

تو نہ اشد کے نظر بندوں سے ہو

تو کم از مرغی مہاش اندر نشید

مرغ سے تو کم نہ ہو سدا

کم ز عصفور سے نہ بنکر کہ آں

کم تو بڑیا سے نہیں ہے خور کہ

چوں بنزد دانہ آید پیش و پس

دانے کے نزدیک آگ پیش و پس

کا لعجب پیش و پس صیاد دست

ہو نہ ایسا پیش و پس صیاد ہو

روز یوں گیر از یوں گیران میں

وہ بڑے خالوں ہے اس سے مل غذا

باش تو ترسان گزراں در طلب

خوت کر گئے تھے ذوق طلب

ہم تو صید سے صید گیر اندر طلب

صید اور صیاد ہیں گر ہے طلب

میکند او دلبری او بیدل است

صید عاشق اور کرے وہ دلبری

کہ دہنی خصم را و انخصم قاش

دشمن ظاہر دلو جھے آنکھ کو

بین ایدی خلف عصفور سے ملید

آگے سے پیچھے جو ہے چڑیا دیکھتا

بین ایدی خلف چوں بیند

آگے سے کئی ہے پیچھے وہ نظر

چند گردانہ سرور آں نفس

منہ کو اندر سر کو بلاتی ہے وہ بس

ما کشم از بیم اوز میں لقمہ دست

خوف سے میں اس کے چھوڑوں لقمے کو

سہ اس آیت کی طرف اشارہ ہے کہ وَجَعَلْنَا مِنِّي بَنِي آدَمَ نَبِيًّا مِّنْ سُلَاطِنٍ

مِن خَلْقِهِمْ سَلَّمَ اے نبی ہم نے اُن کے آگے بھیجے ایک دیوار کھینچ دی

تاکہ اُنہیں کچھ نظر نہ آئے،

یعنی آیا یہ آواز کسی چڑیا کی ہے یا صیاد کی ؟



|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| پیش بنگر بار بار او بار بار    | تو نہیں پس لقمہ فحش بار بار        |
| اور آگے لقمہ دلدار کو          | دیکھ پیچھے لقمہ فحش کو سہ          |
| او قرین تست در ہر حالتے        | کہ بلاکت وادشاں بے آلتے            |
| اور ترے نزدیک تر ہے جان پاک    | وہ ترے سامانیوں سے میں پاک         |
| پس بیاں حق بے بدحد اور لیت     | حق شکنجہ کرو گز و دست نیست         |
| وہ ہے بے بدحد اور حد کے حکمراں | میں شکنجے میں وہ حق کے ہیکمراں     |
| در شکنجہ او مقرر گشتے کہ ہو    | آنکہ می گفتے اگر حق ہست گو         |
| جب کلنجے میں بھنسا قائل ہوا    | وہ جو کہتا تھا۔ کہاں ہے حق جتنا    |
| اشک میرا ندوہ میگفت آقرب       | وآنکہ میگفت اس بعد ہست عجیب        |
| رو کے اب کہتا ہے ہے بالکل قریب | وہ جو کہتا تھا کہ ہے دور و عجیب    |
| دام تو خود ریرت چسپیدہ ہست     | دل لہرازا دام آج بے یدہ ہست        |
| دام تیرا رہے ہے چپکا ہوا       | دل نے سمجھا دام سے بچتا بھلا       |
| از بے کامے نہا شتم تلخ کام     | برکنم من بنخ ایں منحوس دام         |
| ایسے مقصد سے ہوں کیوں تلخ کام  | میں یہ جڑ سے کھود کر بھیجیوں نگدام |
| قہم کن وز جستجو روبر متاب      | درخوہ فہم تو گفتم ایں جواب         |
| تو سمجھا ہو جستجو سے کامیاب    | تیرے سمجھانے کو ہے ایسا جواب       |

سہ یعنی تو آگے پیچھے دیکھ لے کہ تیرے پیچھے نماز یعنی بدکاروں کا حرام قہم  
تو نہیں اور آگے جو لقمہ ہے وہ تیرے دلدار یعنی جان پاک کے قابل ہے  
جس کی غذا سلال لقمہ ہے +  
سہ یعنی بدکار +

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| یاو کن فی جتیداً صاخبل المسد     | گسل ای چیلے کہ حرص بہت و حسد  |
| یاو کن فی جتیداً صاخبل المسد     | توڑ پھونسی جو ہے حرص و حسد    |
| بزد حسرت قبت بے بیج سود          | آنکہ جزا نکار حق کارش نہود    |
| وہ بغیر نفع حسرت میں رہا         | لام تھا جس کا بس انکار خدا    |
| قوم لوطاً و قوم صالح قوم ہود     | در نگر احوال فرعون و ثمود     |
| قوم لوطاً و قوم صالح قوم ہود     | دیکھ تو احوال فرعون و ثمود    |
| در مال قوم نوح افکن نظر          | حال نمرود ستگر و در نگر       |
| نوح کی کشت بہ ڈال اپنی نظر       | حال کیا نمرود کا تھا غور کہ   |
| حسرت الیشاں نگر قوم استناد       | در نگر تو قصہ شذا و عواد      |
| تاقیامت ہو گئے وہ ناخود          | رکھ نظر میں قصہ شذا و عواد    |
| نار غست از ترس پاکانے پاک و بیم  | تا بدانی حق سمیعت و علیم      |
| دور اس کی ذات سے ہیں خوف و بیم   | تاو سمجھے حق ہے سامع اور علیم |
| اسے غلیل حق چاکشتی تو زراغ       | اسی سخن برانیت پایاں و فراغ   |
| تم نے کیوں کوتے کو مارا اسے غلیل | اس سخن کی حد نہیں یہ ہے طویل  |
| امد کے زاسر آں باید نمود         | بہر فرماں حکمت فرماں چہ بود   |
| بہید کہنا چاہئے اس کا ذرا        | علم سے ترکم میں حکمت کھی کہا  |

## حضرت ابراہیمؑ کے کوتے کو مارنے کا سبب

|   |                               |
|---|-------------------------------|
| وامثا باشد بدن راعمر خواہ   | کاغ کاغ آں لعنہ زراغ سیاہ     |
| چاہتا ہے عمر جیسی کا فراغ   | کوتے کا لعنہ ہے ہر دم کاغ کاغ |
| سہ یعنی اس کی گردن میں کھجور کی دستی پڑی ہوئی تھی۔ یہ اشارہ ابراہیم کی بیوی کی طرف ہے + |                               |

تا قیامت عمر تن اور خواست کرد  
 کی دعا تا حشر جینے کے لئے  
 کا شکے کہتے کہ تب پارستا  
 کاش ہوں کہتا کہ "توبہ اے خدا"  
 مرگ حاضر غائب از حق بودست  
 مرگ ظاہر، حق سے ہوتا ہے جدا  
 بے خدا آب حیات آتش بود  
 آب حیات بھی ہے آتش بے خدا  
 در چناں حضرت ہمیشہ عمر جو  
 ایسے در پر، زندگی کی آفتاب  
 خلق افزونی سنت کی کاستن  
 دہم ہے بڑھنے کا۔ کھٹا ہے سوا  
 در حضور شیر رو بہ شائگی  
 شیر سے رو بہ دشمنی کرتی رہے  
 ملکہ افزوں وہ کہ تا کمتر شوم  
 دے بڑھا مہلت کہ کم ہو جاؤں میں  
 بد کسے باشد کہ لعنت جو بود  
 بد وہ ہے لعنت کا جو جو یا رہے  
 عمر زانغ از بہر سرگہیں خودست  
 درد نہ گو پر کھانے کو ہے عمر زانغ

بیچو ابلیس از خداے پاک مرد  
 جس طرح اللہ سے شیطان نے  
 گفت الظرفی الی یوم الحزرا  
 بولان مہلت حشر تک کی کر عطا  
 زندگی بیدوست جاں فرسودست  
 زندگی بے دوست، لکھتا جان کا  
 عمر و مرگ اس بیرو با حق خوش بود  
 مرنے جینے کا خدا سے ہے مزہ  
 اینیم از تاثیر لعنت بود کو  
 یہ بھی اتنی تاثیر لعنت پر ملا  
 از خدا غیبت را خواستن  
 اور خدا سے مانگنا غیر از خدا  
 خاصہ عمر کے غرق در بیگانگی  
 خاصہ جو عمر بیگانہ کئے  
 عمر بشیم وہ کہ تالپس نرم  
 عمر زانگ کہ تیکھے آؤں میں  
 تاکہ لعنت را نشانہ او شود  
 تاکہ لعنت کا نشانہ وہ بنے  
 عمر خوش در قوت جاں پر دوست  
 قوت جاں ہو۔ کو ہے عمر با فراغ

دائم ایٹم وہ کہ بس بد گویرم

یہ ہمیشہ دے کر میں بد اصل ہوں

گو بیٹے کز زائیم تو وار ہاں

یوں کہے نزا علی سے یار سہاں

عمر بیشم وہ کہ تا گہ سے خورم

عمر زائد دے کہ تا گو بر پکھوں

گردہ گہ خوار است آں گندہاں

گردہ جو کہ خوار وہ گندہاں

## مناجات اور خدا سے مدد مانگنا

خاک دیگر را نمودہ ہوا بشر

خاک سے تو نے بنایا یو البشر

کار ما سہو است و نسیان مخطا

ہے ہمارا کام سہو و نسیان و خطا

من ہمہ چیزم مرادہ صبر و حلم

میں ہوں جاہل مجھ کو صبر و حلم دے

مے کہ نان مردہ را تو جان کنی

نان مردہ کو جان دیتا ہے جان

ویکہ بیرہ را کہ پیغمبر کنی

اور اُدھر بے راہ کو پیغمبر کرے

عقل و حسن را روزی و ایمان ہی

عقل و حسن کو روزی اور ایمان دے

اے مہدل کردہ خاک کے رابزر

اے کہ تو مٹی کو کر دیتا ہے زر

کار تو تبدیل اعیان و عطا

ہے ترا ہی کام تبدیل و عطا

سہو و نسیان را مہدل کن بعلم

سہو و نسیان کو بدل دے علم سے

ایکہ خاک شورہ را تو نان کنی

ایکہ مٹی کو تو کر دیتا ہے نان

ایکہ جان خیرہ را رہبر کنی

جان خیرہ کو ادھر رہبر کرے

ایکہ خاک تیرہ را تو جان دہی

ایکہ خاک تیرہ کو تو جان دے

سہ یعنی ہوا بشر حضرت آدم علیہ السلام ۛ

ۛۛ کما قال اللہ تعالیٰ عزہ جل - وَوَعَدْنَاكَ خَالًا فَهَدَىٰ - یعنی

تجھے اُس نے بھٹکتا ہوا پایا - تو راہ بتا دی ۛ

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| شکر ازنے میوہ از چوب آوری     | از منی مردہ بت خوب آوری        |
| میوہ کپڑی سے دیا نے سے شکر    | اور منی مردہ سے صوت خوب تر     |
| گل از گل صفوت ندول پیدا کنی   | پیرا بخشی ضیا و روشنی          |
| گل سے گل، دل سے صفا پیدا کرے  | اور چنی کو ضیا سے نور دے       |
| میکنی جزو زمین را آسماں       | میفزائی در زمین از اختران      |
| تو کرے جزو زمین کو آسماں      | اور تاندن سے زمین کو منو نشان  |
| ہر کہ ساز و زہنجہاں آپ حیات   | زو ترش از دیگران آید مہات      |
| آپ حیات اس جہاں سے جو بنائے   | دوسروں سے جلد اس کو موت آئے    |
| دیدہ دل کو گردوں بنگریت       | دیدہ کا بنجا ہر دمے مینا گریست |
| دیدہ دل نے جو دیکھا آسماں     | تھیں عجب کچھ اس میں مینا کاروں |
| قلب عیاںست واکسیر محیط        | ایتلاف خرقہ تن بے محیط         |
| ذات کی تغیر، بھری کیسیا سے    | خرقہ تن بے سوئی کے جوڑتا       |
| تو ازاں رفلے کہ در ہست آدمی   | آتش یا خاک یا بادی ہدی         |
| خلق تو جس دن سے ہستی میں ہوا  | آتش یا بادی تھا یا خاکی تو تھا |
| گر بدال حالت ترا بوفے بقا     | کے رسیدے مر ترا پس ارتقا       |
| گر اسی حالت پر رہتا بد قرار   | کب ترنی تیری ہوتی استقرار      |
| از تبدل ہستی اول نماند        | ہستی دیگر بجائے اول شانہ       |
| پہلی ہستی میں تغیر جب ہوا     | دوسری ہستی ہوئی جلوہ نما       |
| ہمچنین تا صد ہزاراں ہستیا     | بعد یک دیگر دوم بہر امتدا      |
| بس اسی صورت ہیں لاکھوں استیاں | ایک سے چاہے ایک بڑھ کر بیگیاں  |

سہ یعنی انسانوں اور پھولوں سے +

سہ یعنی سمند کے موتی اور مہاں +

اِس مُبَدِّل میں سائل راہِ بھال  
ہو مُبَدِّل ہیں، الگ کرو اسے

واسطہ ہر جہاں فزوں شد وصل حیات  
وصل ہو رخصت ہٹے جب واسطہ

از سبب وافی شود کم حیرت  
مگر سبب کچھ، تو کم ہوں حیرتیں

رہیں بقا یا از فنا یا فستی  
تو نے پائی ہے فنا سے یہ بقا

زراں فنا یا چیزیاں بود کہ تا  
کیا فناؤں سے کچھ نقصان ہوا

پہوں و ماہِ ازلینت بہترست  
تیرے اقل سے ہے بہتر دوسرا

صد ہزاراں حشرِ بدی اے عنو و  
حشر لاکھوں دیکھے اب تک دیکھے

از جمادی بخیر سوئے نما  
تو جمادی تھا، ملی نشو و نما

باز سوئے عقل و تمیزاتِ خوش  
عقل اور تمیز کی جانب بڑھا

تالپ بھڑن نشانِ پاک است  
کھوج سائل تک ہے تیرے پاؤں کا

کرو سائل دور گروی زاصل آں  
واسطے ہیں دور کرتے اصل سے

واسطہ کم ذوق وصل افز و ترست  
وصل افزوں - واسطہ ہے بے مزہ

حیرتے کہ رہ و بد و رحضرت  
حیرتیں رہیں ہوں اُس کی قات میں

از فنا پس رُو چہا برتا فستی  
پھر فنا سے کیوں ہے رخ بدلا ہوا

بر بقا چھپدے اے بے نوا  
جو بقا کا شیفتر ہے بے نوا

پس فنا جو و مُبَدِّل پرست  
ہو فنا جو، اور مُبَدِّل پر فنا

تا کنوں ہر لخطہ از بد و وجود  
تو نے ہر دم ابتداء کے خلق سے

وز نما سوئے حیات و ابتلا  
پھر نما سے جانبِ ہستی بڑھا

باز سوئے خابج ایں پنج و شش  
پھر قضا کی سمت تو را ہی ہوا

پس نشانِ پادریں بھلاست  
بھڑنے اندر فنا ہیں لعلِ ط

سلہ بدلنے والا یعنی خدا \*

|                                   |                                  |
|-----------------------------------|----------------------------------|
| ہست و ہست و ہما و وطنہا و را با ط | باز منزل لہا سے خشکی ز احتیاط    |
| یہ مسافر خانے، قصبے اور وطن       | منزلیں خشکی کی ہیں اسے جان من    |
| وقت موجیں بے جدار و بے ستوں       | وانکہ منزل لہا سے دریا و در فزوں |
| جس کی موجوں میں نہ دیوار اور ستوں | منزلیں دریا کی ہیں اس سے فزوں    |
| وقت موجیں بے ستوں بے ستوں         | باز منزل لہا سے دریا و در وقت    |
| موج آنکھتے وقت بے ستوں و ستوں     | منزلیں دریا کی ہیں اسے ذوقنوں    |
| نئے نشان است آں منازل لہ نام      | نمیت پیدا اندراں رہ پا و گام     |
| یا نشان و نام منزل کا پتا         | ظاہر اس رستے میں کب ہے نشی یا    |
| آں طرف از این تاللائے میں         | ہست سد چنداں میان منزلیں         |
| اس طرف سے اس طرف تک سے فتا        | فاصلہ ہے درمیانی سو گنا          |
| بر بقائے جسم چوں چہ فیدم          | در فنا یا میں بقا یا دیدم        |
| پھر تھائے جسم پر کیوں ہے قید      | تو نے دیکھی ہے فناؤں میں بقا     |
| پیش تبدیل خدا جانناز باش          | میں بدہ لے زار غ جان باز باش     |
| پیشتر جاں دینے سے جاں باز میں     | جان دے اسے زار غ جان، در باز میں |
| کہ ہر مسالمت فروست از سہ پار      | تازہ میگیر و کس را سے سپار       |
| کچھلے برسوں سے ہے سال نو بھلا     | تازہ لے اور دے پڑانا اسے فتا     |
| کہنہ پر کہنہ نہ واثبار کن         | در نہا نشی نخل و ارایشار کن      |
| پر پڑاتی چیز کا اثبار کر          | نخل غما سا نہیں، ایشار اگر       |
| تخفہ سے بر بہر نہا دیدہ را        | کہنہ و پوسیدہ و گندیدہ را        |
| نقد کرنا دیدہ کی اسے نیک خو       | کہنہ و پوسیدہ و گندہ چیز کو      |
| صید حقست او گرفتار تو نمیت        | آنکہ تو دید او خیریدار تو نمیت   |
| وہ ہے صید حق ہے کب قیدی ترا       | جو ہے نو دیدہ وہ لیگاموں کیا     |

ہر کجا باشند حق مرغ کور  
 ہو گئے اندھے مرغ جو وہ شوق سے  
 تافزاید کوری از شور ابہسا  
 تاکہ کھاری ہیں سے اندھا پن بڑھے  
 اہل دنیا زان سبب اعمیٰ دلند  
 اہل دنیا اس لئے ہیں کور دل  
 شور میخور کور میچہ در جہاں  
 ہنای کر آب شور کہ کور اپنی ذات  
 با چنین حالت بقا خواہی زیاد  
 ایسی حالت میں بقا ہے بجا ہوتا  
 در سیاہی رنگ لہ لہ اسوہ است  
 کالے پتھر پر رنگ خوش ہے اس لئے  
 آنکہ روزے شامے خوش رہو بود  
 جو کبھی معشوق اور خوش رہو رہے  
 مرغ پرندہ چو ماند بر زمیں  
 جبکہ رہ جائے پرندہ خاک پر  
 مرغ خانہ بر زمیں خوش میرود  
 مرغ خانہ خاک پر خوش خوش چلے  
 زانکہ اداں اصل بے پروا ز بود  
 کیونکہ بے فی الاصل بے پروا ز تھا  
 ہر تو جمع آئند لے پہلاپ شور  
 کھاری چٹے پتھرے کھر آئیں  
 زانکہ آب شور بفراید عے  
 کیونکہ کھاری پانی اندھا ہی کرے  
 شارب شور ابہ آب و گلند  
 پتے میں شور ابہ صد آب و گل  
 جوں نداری آب حیوان نہاں  
 جبکہ باطن میں نہیں آب حیات  
 ہچوزنگی در سیر روی تو شاد  
 مثل رنگی کالے پتھر ہے خدا  
 کہ ز اداں اصل زنگی بودہ است  
 کیونکہ وہ ہے رنگیوں کی اصل سے  
 گر سپہ گرد و تدارک جو بود  
 وہ پڑے کالا تو تدبیر ہی کرے  
 باشد اندر نالہ و درد و حشیں  
 کیوں نہ کرے نالہ وہ جو نہ کر  
 دانہ چین و شاد و شاطر میرود  
 خوش رہے اور چست اور دانہ چلے  
 داں دگر پرندہ و پر باز بود  
 اور پہلا آؤ گئے میں ممتاز تھا

ہر کجا باشند حق مرغ کور  
 ہو گئے اندھے مرغ جو وہ شوق سے  
 تافزاید کوری از شور ابہسا  
 تاکہ کھاری ہیں سے اندھا پن بڑھے  
 اہل دنیا زان سبب اعمیٰ دلند  
 اہل دنیا اس لئے ہیں کور دل  
 شور میخور کور میچہ در جہاں  
 ہنای کر آب شور کہ کور اپنی ذات  
 با چنین حالت بقا خواہی زیاد  
 ایسی حالت میں بقا ہے بجا ہوتا  
 در سیاہی رنگ لہ لہ اسوہ است  
 کالے پتھر پر رنگ خوش ہے اس لئے  
 آنکہ روزے شامے خوش رہو بود  
 جو کبھی معشوق اور خوش رہو رہے  
 مرغ پرندہ چو ماند بر زمیں  
 جبکہ رہ جائے پرندہ خاک پر  
 مرغ خانہ بر زمیں خوش میرود  
 مرغ خانہ خاک پر خوش خوش چلے  
 زانکہ اداں اصل بے پروا ز بود  
 کیونکہ بے فی الاصل بے پروا ز تھا

لہ آب و گل کا کھاری پانی یعنی چرب و نمکیں خدائیں ۛ



# ارحموا ثلاثا... کی تفسیر

حال من کان غنیا فافتقر  
جو غنی تھا اور مفلس ہو گیا

او صفیا عالما بین لمض

یا ہو عالم بے وقوفوں میں سیر

رحم آریدارز سنگیدارز کوہ

چاہے دل پتھر مثال کوہ ہو

وانکہ بد مال و بے دینار شد

اور جو دولت مند بے دینار ہے

مبتلا گرد و میان ابلہاں

بہر قوفوں میں ہوا جو مبتلا

ہمچو قطع عضو باشد از بدن

جسم سے گریا ہے کٹنا عضو کا

نوبریدہ جنت بدمانے مدید

نوبریدہ کو ذرا جنبش کرے

گفت پیغمبر کہ رحم آریدار  
ہے نبی کا قول اس پر کر عطا

والذی کان عزیزا فافتقر

ایک وہ جو بعد عزت ہو حقیر

گفت پیغمبر کہ برائیں سہ گروہ

رحم ان تینوں گروہوں پر کرو

آنکہ او بعد از غریزی خوار شد

وہ کہ جو بعد غریزی خوار ہے

واں سوم آل عالمے گندرجہاں

تیسرا وہ عالم علم آستنا

زانکہ از عزت بخواری آمدن

خوار ہونا بعد عزت اسے قتا

عضو گرد و مردہ کز تن وایرید

مردہ ہو وہ عضو جو تن سے کٹے

۱۔ حدیث شریف۔ ارحموا ثلاثا عزیز قوم ذل و غنی قوم

افتقر و عالم یلعب بہ الجہاں یعنی تین آدمیوں پر رحم

• کرو ایک وہ جو عزیز تھا۔ اور حقیر ہو گیا۔ دوسرا وہ جو غنی تھا اور فقیر ہو

گیا۔ اور تیسرا وہ جو عالم تھا اور جاہلوں میں پھنس گیا +

|                                |                                     |
|--------------------------------|-------------------------------------|
| ہستش اس سال آفت رنج غمار       | سیر کہ از جام است او خور و یار      |
| اس برس بھی ہے اسے بیکار        | جو ہوا سال گذشتہ میگسار             |
| کے مرا ورا حص سلطانی بود       | وانکہ چوں سگت اصل کھدانی بود        |
| بادشاہی کی نہ ہو گی حرص اسے    | اصل میں جس کی پسینے میں بھرے        |
| آہ او گوید کہ گم کردہ است راہ  | توبہ او جوید کہ گم کردہ است او گناہ |
| وہ بھرے آہیں جو ہو گم کردہ راہ | وہ کرے توبہ کئے جس نے گناہ          |

## اہل دنیا کے ساتھ رہنے والا اہل اللہ

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| اندر آخور گردش آں بے زنیار    | آہوئے را کرد صیاد سے شکار      |
| نقان میں بامعنا سے انجام کار  | اک کیا صیاد لے آہو شکار        |
| جس آہو کرد چوں سستکاراں       | در میان آخور پُر از خراں       |
| مثل ظالم قید آہو کو کیا       | نقان الیسا جو گدھوں سے نقابھرا |
| اوپر پیش آں خراں شب گاہ رنجیت | آہو از وحشت بہر سو میگرنجیت    |
| دی گدھوں کو گھاس وقت شب ہوا   | آہو وحشت سے نقابہر سو بھاگتا   |
| گاہ میخوردند ہچوں نے شکر      | وز مجاعت داشتہاں ہر گاہ و خور  |
| گھاس کو کھاتے تھے مثل نے شکر  | بھوک سے بیجاں تھے وہ گاہ و خور |
| گہ زود و گہ مینافت رو         | گاہ آہو میر میبدا ز سولہو      |
| گاہ دُرد و گد سے منہ پھرتا    | اور آہو بھاگتا ہر سمت تھا      |
| آں عقوبت را جو مرگ انکا شند   | سیر کر با خد خود بگداشتند      |
| گو یاد سے دی موت کی اس کو نکل | جس کسی کو ساتھ خد کے رکھ دیا   |

لے میگا شراب است +

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| تاسلیمان گفت آں بدید اگر        | ہجیرا عذر سے نگو یہ معتبر     |
| یہ سلیمان نے کہا کہ بد اگر      | کہ نہ دے عذر جدائی معتبر      |
| بکشمش یا غور و ہم اور عذاب      | یک عذاب سخت بیرون احسا        |
| مارڈالوں میں اسے یادوں عذاب     | وہ عذاب سخت جو ہو بے حساب     |
| ہاں کد مست کے عذاب کھمقند       | ور قفس یودن بغیر جنس خود      |
| کو نسا ہے وہ عذاب اب جان دے     | ساتھ رہنا قید میں نا جنس کے   |
| زیر بدن اندر عذابے اسے لپس      | مرغ روح بستہ با جنس و کر      |
| مرغ جان کو ہے عذاب اس جسم سے    | باندھا ہے ہمراہ اسے نا جنس کے |
| روح باز راست و طبايع زانہا      | دار و از را خان تن بس زانہا   |
| روح ہے باز اور طبیعت مثل زان    | جسم کے کوؤں سے ستی ہے یہ داغ  |
| او بماندہ در میان شان زار زار   | ہیچو بکر سے بشہر سبزوار       |
| در میان اُن کے وہ ہے زار و تزار | جس طرح یو بکر و شہر سبزوار    |

## محمد خوارزم شاہ اور شہر سبزوار

|                            |                           |
|----------------------------|---------------------------|
| شد محمد الباق خوارزم شاہ   | در قتال سبزوار بیگناہ     |
| جٹ اٹھا خوارزم شاہ ذی وقار | کرنے کو بے جرم قتل سبزوار |

اس آیت شریفہ کی طرف اشارہ ہے کہ و تفقد الطین فقال مالی لا اری اھدا  
ہد ام کان من الغائبین اولاذی حجۃ اذ لا عذ بنہ عذابا -  
شیخ الاولیاء یعنی سلطان صبیح - یعنی پس حضرت سلیمان نے پروردگار  
کی جستجو کی - اور کہا کہ کیا ہے مجھ کو کہ میں بد کو نہیں دیکھتا یا وہی غائبوں  
سے ہے میں اسے ضرور ذبح کروں گا یا سخت عذاب دوں گا - یا وہ میرے  
سامنے کوئی سند صریح لائیگا +

اپہنشا افتادور قتل عدو

شہریوں کو مار ڈالا بے گناہ

حلقہ ماں درگوش کن انجش جاں

توہیں بندہ بنا اور بخش جاں

اں زماہر موسیٰ اقترایدت

ہم سواہر سال دیکھے شوق سے

پیش ماچند سے امانت باش کو

ہے امانت کہہ دنوں کے واسطے

تانیاریدم ابوبکر سے بہ پیش

دو نہ جب تک تم مجھے ابوبکر کو

ہدیہ تارید اے رسیدہ امتاں

تم یہاں لا کر نہ مجھ کو نذر دو

نئے خراج استانم وئے ہم فسوں

لوں خراج اور کچھ نہ پیش چلے سنوں

کز چنیں شہرے ابوبکر سے مخواہ

کر نہ تو ابوبکر کو ہم سے طلب

یا کلوغ خشک اندر جوٹار

خشک دھیلے تندی میں کیا مل سکیں

تانیاریدم ابوبکر ار مغاں

یوہ لا کر دو مجھے ابوبکر کا

تاہر و سیم حیراں بیستم

سونے سے حیراں ہوتا ہوں کہیں

سنگ شاں آورد لشکر ماسے او

اُس کی فوجوں نے بہت کیں سختیاں

سجدہ آورد مد پیشش کالا ماں

سجدہ کر کے جاہی لوگوں نے ماں

ہر خراج و ہر صلہ کہ بایدت

جو خراج اور جو صلہ جا ہے وہے

جان ما آہن توہست اے شیر خو

ہے ہماری جان پیچھے میں ترے

گفت ز بانیداز من جان خویش

یوہ لا آپ ہے جان بڑی مشکل ، سنو

تاما ابوبکر نام از شہرتاں

جب تک اپنے شہر سے ابوبکر کو

بدر دستاں کچھ کشت اقواموں

کھیت کی مانند تم کو کاٹ دوں

پس جوان زر کشیدندش براہ

دھیر سونے کے لگا کر یوہے سب

کے بود ابوبکر اندر سبزو ار

ہے کہاں ابوبکر ایسے شہر میں

رُو بتا بیداز زر و گفت امغاں

اُس کے منہ سونے سے پھیرا اور کہا

یہیچ سوئے غیبت کو دک نیستم

نازدہ کیا اس سے ہیں کچھ نہیں

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| تانیاری سجدہ فرجی لے زبوں         | ور یہ بیانی تو مسجد را بکوں    |
| چھوٹ جاڑ، دوسر طاعت جھکا          | ناب لو یوں ساری مسجد کو تو کیا |
| منہیاں ایگھتند از چپ و راست       | کاندریں بران بو بکرے گجاست     |
| ہر طرف جاسوس دوڑے ہیگھان          | ہے ابو بکر اس خرابے میں کہاں   |
| بعد سہ روز و سہ شربک شناقتند      | یک ابو بکر نزارے یافتند        |
| تین دن اور رات جب ڈرے پہرے        | دیکھا اک بو بکر کو اس حال سے   |
| رہگذر بود و بماندہ از مرض         | ور کے گوشہ خرابے پر حصرض       |
| تھا مرض سے راہ میں عاجز پڑا       | ایک گوشے میں جو تھا دار قضا    |
| گوہرے اندر خرابہ بے عرض           | خون دل بریں فشانده از مرض      |
| کوڑے پر موتی پڑا تھا بے عرض       | اور اس کو خوں رگلاتا تھا مرض   |
| خفتہ بودا و در کے کنج خراب        | چوں بدیدندش یگھتندش ختاب       |
| گوشہ دیراں میں تھا سو یا ہوا      | جب اُسے دیکھا تو لوگوں نے کہا  |
| خیز کایں سلطان ترا طالب بہت       | کز تو خواہ شہر ما از قتل رست   |
| چل کاک سلطان ہے طالب تیرا         | صل و غارت سے ہو شہر و پزار ہا  |
| گفت اگر پانیم بدے یا متدے         | خود بہ پائے خود بمقصد رستے     |
| یولا طاقت چلنے کی ہوتی اگر        | اپنے مقصد تک پہنچتا سہرے       |
| اندریں دشمن کدہ کے مائدے          | سوئے شہر و ستال میراندے        |
| رہتا کیوں دشمن کے گھر میں یوں پڑا | دو سلوں کے شہر کو جاتا چلا     |
| تختہ مرؤہ کشاں بفراشتند           | برکتف بو بکر را برواشتند       |
| بس بناط سب نے اک تانوت سا         | سے گئے بو بکر کو اس پد اٹھا    |
| جانب خوارزم شہ جملہ رواں          | می کشندندش کہ تا بید نشان      |
| جانب خوارزم شہ تھے وہ رواں        | اور نئے جانے تھے تاد پچھے نشان |

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| سہزوار ہست انجمنان و مرد حق    | اندریں جاہا لیست و محتق        |
| ہے یہ دنیا سہزوار اور مرد حق   | اس میں ہے برابر ، لبرین خلق    |
| ہست آں خوارزم شاہ جلیل         | دل کیجھا ہدازیں قوم رفل        |
| ادبے خوارزم شاہ ، شاہ جلیل     | کہتا ہے دل لاؤ اسے قوم رفل     |
| گفت لا تنظر الی تصویرکم        | فا بتغوا ذال القلب فی تلذیلمکم |
| میں نہیں صورت تمہاری دیکھتا    | ہاؤوں وانا کوئی ڈھونڈو ذرا     |
| من ز صاحب دل کنم در تو نظر     | نہ بنقلش سجدہ وایشار زر        |
| اہل دل کی راہ سے دیکھوں نہیں   | اور نہ نقش سجدہ وایشار میں     |
| تو دل خود را چو دل پیدا شتی    | جستجوئے اہل دل بگذاشتی         |
| تو ہے ایسے دل کو دل سمجھا ہوا  | جستجوئے اہل دل سے ہے جدا       |
| دل کہ کر ہمسد چو این مست اسماں | اندرا و آید شود یادہ و نہاں    |
| دل تو وہ ہے سیکڑوں ہفت آسماں   | گزسا مائیں تو اس میں ہوں نہاں  |
| ایچ نہیں دل ریز بار اول کو     | سہزوار اندر ابو بکر سے مجھو    |
| ایسے دل ریزوں کو دل مت کہ نگار | مسکین بویکر ہے کب سہزوار       |
| صاحب دل آئینہ شمشاد بود        | حق وراں از شمش چہت نظر شود     |
| صاحب دل آئینہ ہے شمش رخا       | شمش طرف سے اس میں ناظر ہے غدا  |
| بہر کہ اندر شمش چہت دار و مقرر | کے کند و ر غیر حق یک دم نظر    |
| شمش چہت بنجائے جن کامستقر      | اسوائے حق یہ کیوں ڈالے نظر     |
| گر کند روش برائے او کند        | ور قبول آرد ہم او باشد مند     |
| رو کرے تو رد کرے اس کے لئے     | دے قبولیت کو اس کے فیض سے      |
| چونکہ او حق را بود در گل حال   | برگزیدہ باشد ورا ذوالجلال      |
| ہوگا ہر گ حال میں جب با خدا    | برگزیدہ حق کا وہ ہو جائے گا    |

بیچ بے اوجہ کس نہ بد لوال  
 دے نہ بے اُس کے کسی کو کچھ خدا  
 موہیت را برکت مستش نہد  
 اپنی بخشش ہاتھ پر اس کے رکھے  
 باکفش دریائے گل را اتصال  
 اُس سے سچہ دریائے گل کا اتصال  
 اتصالے کہ نمشہ در کلام  
 قرب ایسا کچھ نہیں جس میں کلام  
 صد جواں زر بہاری لے غنی  
 سونے کی سوگوں نہیں گر لے غنی  
 گرز تو را غیبت دل من را ضمیمہ  
 تجھ سے دل ہے شاد تو شاداں بہا  
 نگر مہر تو دریاں دل بنکر  
 تجھ کو کیا دیکھوں میں دل ہوں دیکھا  
 باتوا و چونست ہستم من چناں  
 میں ہوں دیکھا تجھ سے وہ جیسے ہے  
 مادر و باا و اصل خلق اوست  
 باپ ماں اور اصل خلقت دل چو  
 تو بگوئی نک دل آوردم بتو  
 تو کے لایا میں دل لے اے خدا

شمرہ گفتم ترا صحاب وصال  
 واسلوں کا ہے یہ شمر ماجرا  
 وز کفش آں را بحر جواں دید  
 دے اُسی کے ہاتھ سے پھر جس کو دے  
 ہست بیچون و چگونہ در کمال  
 اور بیچون دھرا اُس کے کمال  
 گفتش تکلیف باشد والسلام  
 ہے تکلف گفتگو میں ، والسلام  
 حق بگو بد دل بیار اے معنی  
 حق کے تو دل ہی لا اے معنی  
 ورز تو معرض بود عتدا ضمیمہ  
 ہے جو دو گرواں تو دو گرواں ہکلیں  
 تحفہ اورا آراے جاں در برم  
 اُس کا تحفہ سامنے تو میرے لا  
 زیر پائے مادراں باشد چناں  
 غلامیے ماؤں کے پاؤں کے تلے  
 اے خنک آنکس دل اندر پوست  
 وہ مبارک ہے جو ہے دل آشنا  
 گویدت این دل نیز دیک طسو  
 وہ کہے یہ دل نہیں کچھ کام کا

سلمہ بمذاق حدیث شریف " الجنة تحت اقدام الاشراف "

جان جان و جان و جان جان آدم است  
 جان آدم ہو وہ دل اور جان جان  
 هست آں سلطان و لہا منتظر  
 منتظر ہے وہ دلوں کا بادشاہ  
 آنچناں دل را نیابی ز اعتبار  
 اور نہ پایا اک دل یا اعتبار  
 بر سر شکستہ بنی آں سوکشاں  
 رکھ کے تھتے پر ہوا ہے تورواں  
 بہ ازیں دل نبود اندر سیروار  
 دل نہیں ایسا میان سیروار  
 کہ دل مردہ بد انتخاب آوری  
 کہ دل مردہ کو اس میں دفن ہاں  
 کہ امان سیروار گون از دست  
 سیروار خلق کی جو ہے پناہ  
 زانکہ ظلمت با ضیاء شد اں بود  
 کیونکہ ہے ضیاء ظلمت یہاں  
 سیروار طبع را میرانی است  
 سیروار طبع سے حاصل ہوئی  
 دیدن ہر جنس بر نام جنس داغ  
 جنس کو نام جنس سے لگتا ہے داغ  
 ز استمالت ارتقا تھے سے کند  
 اور ہو را غیب، تو کرے اتفاق

آں سے آور کہ قطب عالم است  
 لادہ دل جو دل کہ ہو قطب جہاں  
 از ہلکے آں دل پر نور و بر  
 ایسے دل کا جو ہو جلوں کی پناہ  
 تو بگروں سالہا در سیروار  
 تو رہا برسوں طرب سیروار  
 پس دل بوسیدہ پڑ مرودہ جہاں  
 اک دل بوسیدہ اور بڑ مرودہ جہاں  
 کہ دل آوری ہم ترا اسے شہر پار  
 یہ میں دل لایا ہوں سے لے شہر پار  
 گوید ستائیں گورخانہ ہست اکجری  
 وہ کہے یہ گورخانہ ہے یہاں  
 زو بہا اور آں سے کو شاہ جوست  
 دل وہ لاجس کا ہے جو یا بادشاہ  
 کوئی آہل تنجہاں پنہاں بود  
 تو کہے، وہ دل ہے دنیا سے نہاں  
 دشمنی آں دل از روز است  
 ایسے دل کو ہے ازل سے دشمنی  
 زانکہ او باز ہست دنیا چہوزاغ  
 کیونکہ وہ ہے باز، دنیا اصل ذراغ  
 وہ کند نرمی نفا تھے سے کند  
 وہ کرے نرمی، یہ کرتا ہے نفاق



گوید آواز سے نہ از بہر نیاز  
 کب مدد میں اُسکی ہوتا ہے نیاز  
 زانکہ میں زار غم میں مردار ہو  
 کیونکہ یہ کوتاہی ہے مردار خوار  
 گر پذیر دُعاں نفاش را رسید  
 وہ چھٹا جس نے کیا پیدا نفاق  
 زانکہ میں صاحب دل باکروفر  
 کیونکہ صاحب دل جو ہے باکروفر  
 صاحب دل بھونے گر بے جاں نہ  
 صاحب دل ڈھونڈ، بیجاں گز نہیں  
 آنکہ زرق او خوش آید مر ترا  
 مگر سے جس کے ہے تو شاداں ہوا  
 بہر کہ او بر خود بر صبح تو زیست  
 جو کہ ہم خواہم طبیعت ہے ترا  
 رو ہوا بلکہ ارتابوئے خدا  
 جاہوس کو چھوڑ، تالوئے خدا  
 رو ہوا بلکہ ارتاخویت شود  
 جاہوس کو چھوڑ، تاخو ہوتیری  
 از ہوا رائے و مانع فاسد ہست  
 اس ہوس سے ہے دماغ ایترا  
 عاشقی تو بر نجاست ہیچو زارغ  
 تو نجاست پر ہے عاشق مثل زارغ

تاکہ ناصح کم کند نصیحت و راز  
 تا نصیحت ہو نہ ناصح کی و راز  
 سد ہزاراں مکر دار و تو بتو  
 مگر اس کے تہ بہ تہ ہیں بے شمار  
 شد نفاش عین صدق مستفید  
 کیونکہ عین صدق ہے اسکا نفاق  
 ہست در بازار مامیوب با خر  
 جنس ناکارہ خریدے سے بسر  
 جنس دل شوگر ضد سلطان نہ  
 جنس دل بین، ضد سلطان گز نہیں  
 ادولی تست نہ خاصہ خدا  
 ہے دلی تیرا، نہ خاص کیریا  
 پیش طبع تو ولی است و نبی ست  
 وہ نبی ہے اور دلی تیرا بنا  
 در مشامت در رسد اس کے کہ خدا  
 ہو دماغ و دل سے حیرے آشنا  
 وائ مشام عنبرین بو بہت شود  
 یوئے حق، جو ہو دماغ افروز بھی  
 مشک و عنبر پیش مغزت گسست  
 مشک و عنبر تیرے آگے ہو بڑا  
 بونے مشک می تکیہ و در دماغ  
 مشک کی ہو کس طرح پائے دماغ

میکر پڑواندر آخور جا بکھا

ہر طرف کو تھان میں ہے بھاگ

حزندار دایں سخن آہوئے ما

بات یہ ہے حد ہے اور آہو مرا

## ہرن کا باقی قصہ

در شکنہ بود در صطبل خر

تھا ٹھنچے میں پڑا ہمراہ خر

در یکے حقہ مغذ پشک مشک

ایک ڈبے میں تھے مشک اور مسکنی

طبع شاہاں ری میراں خموش

طبع شاہاں رکھتا ہے گورہ خموش

گوہر آورد دست تارا زراں و ہد

دیگا اذراں موتی لایا ہے تیا

بر سریر شاہ شنو کو مشکلی

مسعد شاہی پہ جا کر بیٹھ جا

بس برسم دعوت آہو را بنجواتند

دی ہرن کو اس نے دعوت کو بھی آ

اشتہا بیم نیست ہستم ناواں

بھوک ہی مجھ کو نہیں ہوں ناواں

یاز ناموس احتراز سے میسکنی

باس ہے مجھ کو بہت ناموس کا

روز ہا آں ہوئے خوش نات زر

کچھ دنوں تک بس یونہی آہوئے زر

مضطرب نزع چوں ہی بنجشاک

اس کو پھلی کی طرح تھی جاں کنی

یک شش گفتے کہ ہاں آہو خوش

اک گدھا کہنے لگا اے ہوا خوش

آندگر تسخر زوے کر جہر و مد

دوسرے نے یوں تسخر سے کہا

واں خرمی گفتے کہ ہاں ہاں ناز کی

اک گدھا کہتا تھا یہ نخرہ ترا

وا نخر سے شد نخر ز خوردن ہماند

کھاتے کھاتے جب کہ اچھلاک گدھا

سر چنیں کر داو کہ لے لے والیلاں

سر بلا کر بولا آہو لے فلاں

گفت میدا تم کہ نالے میسکنی

یو لایا ہے ناز میں ہوں جانتا

سلہ دخیوں کا باپ ۛ

گفت آہو یا خرابی طعم تو است

یولا آہو یہ تو ہے تیری غذا

من الیغ مرغزالے بودہ ام

مجھ کو آفت مرغزاروں سے رہی

گر قضا افگند مارا در عذاب

گو گرفتار بلا ہوں میں یہاں

گر گدا کشتم گدا رو کے شوم

گو گدا ہوں میں گدا رو تو نہیں

سنبل ولالہ وسپر علم دیز ہم

نازیو اور سنبل ولالہ سدا

گفت خراخر ہے ن لاف لاف

خریہ یولا خوب کر اظہار لاف

گفت نافر خود گواہی سے وہ

یولا میرا نافر ہے خود ہی گواہ

لیک آنرا بشنود صاحب مشام

سو نکلتے ہیں بڑا سے اہل مشام

غرمیز غر ہوید بر طسریق

سو نکلتا ہے راہ میں خربول خر

براں گفت آن سول مستحیب

ہے حدیث مصطفیٰ اے خوش السیب

زانکہ خویشانش ہم از دے میر مند

کیونکہ اپنے بھی ہیں اس سے بھاگتے

کہ ازاں جہانے تو زندہ تو است

موتما تازہ ہے بدن اس سے تیرا

در ظلال روضہا آسودہ ام

باغوں کے سائے میں تھی آسودگی

کے روداں طبع دھوئے مستطاب

وہ طبیعت میری جاتی ہے کہاں

در لہاسم کہنہ گرد و من نوم

اس لہاس کہنہ میں ہوں تازہ نہیں

باہزاراں تاز و نخت خورہ ام

ناز و نخت سے ہوں میں کھا تارا

در غریہی بس تو اں گفتن گراف

اے مسافر دینک ہے تجھ کو معاف

مفتے بر عود و غنبر سے نہد

عود غنبر اس سے ہیں احسان خواہ

بر خر سر گیں پرست آن شہ حرام

یہ تو ہے فضلہ پرستوں پر حرام

مشک کنگاں عرضہ کنم بر ایں فریق

ان گدھوں کو مشک کی کیا دوس خبر

رمز الاسلام فی الدنیا غریب

یعنی ہے اسلام دنیا میں غریب

گر جب باذانش ملائک ہمد مند

گو فرشتے گہرے رہتے ہیں اُسے

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| یک از دوسے سے تیرا بند آں مٹام | صور تش را جنس سے پیدا نام     |
| حاصل ان کو کب مگر اُس کا مٹام  | گو اُسے ہم جنس پاتے ہیں عوام  |
| دور سے جینٹل سے اور امکاو      | بیمجو شیر سے درمیان نقش گاؤ   |
| چھپر مت اور دور سے دیکھ لے دو  | گاٹے کی تصویر میں جیسے ہو شیر |
| کہ بدزد گاؤ را آں شیر خو       | ور بکاومی ترک گاؤ تن ہوگو     |
| ور نہ اُس کو بھاڑ ڈالے شیر نہ  | اور جو چھپے گاؤ تن کو ترک کر  |
| خوٹے حیوانی ز جہواں بر کند     | طبع گاومی از سرت بیروں کند    |
| خوٹے حیوانی کو کر دے با مثال   | گاٹے پن کو تیرے سر سے دے نکال |
| گر تو با گاومی خوشی شیر می مجو | گاؤ با ششی شیر گردی نزد او    |
| گاٹے پن سے خوش ہے تو شیر نہ کر | گاٹے ہو تو وہ جادے شیر نہ     |

## انسانی سبع بقرات کی تفسیر

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| چونکہ چشم غیب را شد فتح باب     | آں عزیز سے مصر سے دیکھے خواب  |
| جن کی چشم غیب میں تھی کامیاب    | دیکھتے ہیں کیا عزیز مصر خواب  |
| خورد شاں آں ہفت گاؤ لاغرے       | ہفت گاؤ فرٹے ہیں پرورے        |
| سات دہلی گاؤں ان کو کھا کین     | سات موٹی گاؤں جو پروردہ تھیں  |
| ور نہ گاؤں انہو سے خور راں      | دور دوروں شیراں بند آں لاغراں |
| ور نہ ان گاؤں کو کھا سکتیں کہیں | باطنا وہ دہلی گاؤں شیر تھیں   |
| ایک پنہاں شیر درے مرد خوار      | پس بشر آمد بصورت مرد کار      |
| ان میں یہ شہید ہیں شیر مرد خوار | ظاہر اکثر ہیں انسان مرد کار   |

لے قولہ تعالیٰ انی اری سبع بقرات سمان یا کلین سبع عجائب تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹی گاؤں کو سات دہلی گاؤں کھاتی ہیں ۛ

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| مرد را خوش و اخور و فروش کند     | صاف گرو و درواگر و دروش کند   |
| مرد کو کھا کر ده کر دیں خورد مرد | درد کرنا چاہیں تو بن جائے درد |
| گاوتن قربانی شیر خداست           | گرترا با او سر صدق و صفاست    |
| گاوتن ہے صدقہ شیر خدا            | گر تجھے اس سے ہے اک صدق و صفا |
| درکشی مہاں ہماں کوں خری          | گاوتن را خواجہ تاکے پروری     |
| ہے اگر مہاں کش تو ہے گدھا        | گاوتن پالینگا کب تک اسے فتا   |
| زاں یکے درد و از حملہ درد ہا     | وار پد پا پر نہد او پر سہا    |
| ہے یہی اک درد و دردوں کی دوا     | ہو رہا تو جائے تا ادیج سہا    |
| شاہ گرو دوا گذار و بستہ گی       | یا پدا و در مردگی دل زندگی    |
| شاہ ہو کر چھوڑے تو بستہ گی       | مرنے میں پائے گا دل کی زندگی  |

## حضرت ابراہیمؑ کے مرغ مارنیکا سبب

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| چند کوئی بھجو زاغ پڑنخوس       | اے خلیل حق چراکشتی خروس         |
| زاغ کل منخوس قصہ ہے طویل       | مرغ کو کیوں تم نے مارا اے خلیل؟ |
| حکمت کشتن چہ پود آخر بگو       | تا مسجہ گرم آں را مو بمو        |
| حکمتیں تجیں مارنے میں کیا نہاں | میں کروں تسبیح حق - کرد و بیاں  |
| گفت فرمان حکمت فرمان بجاں      | تا صلل گرم آں را من بجاں        |
| بولے، فرمان حکمت فرمان نفی کیا | لا الہ تا کہوں سن کر بجا        |
| شہوتیست او پس شہوت پرست        | زاں شرابے ہر ناک را ز مست       |
| بولے یہ ہے شہوتی شہوت پرست     | اس شراب تند سے رہتا ہے مست      |

۱۔ مہاں سے مراد دند ہے +

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| آدم از ننگش بگڑے خود خصی          | گرنہ بہر نسل بچدے اے دھی       |
| شرم سے ہو جائے آدم خود خصی        | گرنہ شہوت ہوتی بہر نسل راجی    |
| دام نہفتے خواہم اس اشکار را       | گفت ابلیس لعین داوار را        |
| سید گواک دام دے مضبوط سا          | یولا ابلیس لعین اے کبریا       |
| کہ میں تانی خلاق را رلود          | زردیم و گلہ اسپیش نمود         |
| بس تو ان سے خلق کو پھندے میں لائے | سونے چاندی اور سے گھوڑے دکھائے |
| شد ترنجید و ترش بچوں ترنج         | گفت شاہاش ترش آویخت بچ         |
| ترش ہو کر تل کچھ ابرو پد پڑے      | آفرینا کی اور لب شکائے         |
| کر واکں پس ماندہ آتی پیش کش       | بس جو اس پر از معد قہاے خوش    |
| پھر خدا لے پیش کش اس کو کئے       | تھے جو اہر چیتتی جو کان کے     |
| گفت ازیں فزول اے نعم لعین         | گہرایں دام و گرا اے لعین       |
| یولا دے کچھ اور رب العالمین       | بھر کہا اے دام و گیر اے لعین   |
| واوش دلہں جامہ ابریشمیں           | چرب و شیرین و شراباے شہین      |
| ریشمی کپڑے بھی کچھ آگے رکھے       | پھر دکھائے کچھ شراب اور ذائقے  |
| تا بہ بندم شاں بجٹل من قسد        | گفت یارب بیش ازیں خواہم مدد    |
| تا کہ باندھوں ان کا رستی سے گلا   | یولا یارب دے مدد اس سے سوا     |
| مرد واراں بند ہارا بکسلند         | تا کہ متانت کہ تر و پر ولسند   |
| توڑ دینگے بند یہ مردانہ دار       | وہ جو تیرے مست میں پڑے دل ہزار |
| مرد تو گرد و زنا مرداں جدا        | تا بدیں دام و رستہ ہائے ہوا    |
| مرد نامردوں سے ہو جائیں تھدا      | وہ رسی ہو دام ایسا حرص کا      |
| دام مردانہ از حیلست ساز سخت       | دام دیگر خواہم اے سلطان بخت    |
| جو ہو مردانہ انداز، پکا، چیلہ را  | دوسرا اک دام ہوں میں چاہتا     |

نیم غندہ زویداں شد نیم شاد  
 کچھ خوشی اس کو ہوئی کچھ وہ ہنسا  
 کہ برآرا از قعر بحر قنہ گرد  
 سے تو بھر قنہ سے اب گرد اُڑا  
 پردہ دار کج راواز گرو بست  
 جس نے دید میں بھی راہیں بانہیں  
 از تنگ دریا غلبا سے شد پدید  
 قعر دریا سے غبار اڑے لگا  
 و افکنم در کام ایشان لجام  
 تاکہ میں امنہ میں دے کر بر ملا  
 تاکہ نتوانند سہو تجبید ازاں  
 اور وہ مجھ سے نہ پھریں سرکوبوں  
 کہ تر عقل و صبر مرداں میرلود  
 جس نے عقل و صبر مردوں کے لئے  
 کہ بدہ زو تر رسیدیم بر مراد  
 اب میں پہنچا اپنے مقصد تک کہا  
 کہ کند عقل و خرد را و رخسار  
 عقل پر دے پڑیں جن سے نگار  
 کہ بسوز و جوں سینہ میں دل برآں  
 جن پر دل اسپند کی صورت ہے  
 گو سیا خورتافت از پر وہ رفیق  
 مہر چکا پردہ باریک سے

خمر و چنگ آورد در پیش و نہاد  
 ہر شراب و چنگ کو آگے رکھا  
 سوئے اخلال ازل پیغام کرو  
 آئی یہ ابلیس کو حق کی ندا  
 نے کیے از بند گانت مویست  
 بولا کیا مولے سے بندے بھی نہیں  
 آب از سر سو عشاں را واکشید  
 پانی ہر سو سے سمٹ کر آگیا  
 و ام محکم وہ کہ تا گرد و تمام  
 دے مکمل حال اک مضبوط سا  
 در کست آرم کشم شال کش کشاں  
 کھینچتا ان کو جہاں جا ہوں بھوں  
 چونکہ خوبی زماناں یا او نمود  
 جب دکھا یا عورتوں کا حسن اُسے  
 پس زوانگشتن قصص اندر فتاو  
 پس بچائیں چنگیاں۔ رقصاں ہو  
 جوں بدید آں چشمہائے پر خمار  
 جبکہ دیکھیں اُن کی آنکھیں پر خمار  
 واں صفائے عارضیاں دلیراں  
 اُن کے رخسار سے وہ سرخ و صاف تھے  
 روئے خال ابرو و لبچاں عقیق  
 وہ رخ و ابرو۔ وہ تل رخسار کے

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| قد چوں سرو و خراماں در چمن     | خدا ہیچوں یا سمیہن و نستر   |
| قد خراماں اُن کا جوں سرو و چمن | رخ مثال یا سمیہن و نستر     |
| چونکہ دید آں غنچ بر جنت اوسک   | چوں تجلی آحق از پردہ تنک    |
| یہ کرشمے دیکھے تو دجہ آ گیا    | دیکھا پردے میں جمال کبریا   |
| عالی شد والہ و حیران و دنگ     | زاں کرشم و زان لال نیک تنک  |
| یہ کرشمے وہ ہیں جن پر اسے فنا  | اک جہاں حیران و شیدا ہو گیا |

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ أَوْ رَوْ مِّنْ نَّحْمٍ كَالْفُطَيْرِ

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| صد چو آدم را ملک ساحد شدہ    | ہم چو آدم باز معذول آمدہ       |
| سجدے آدم کو فرشتوں نے کئے    | اور پھر معذول وہ آدم ہوئے      |
| جبریلش میکشاد موکشاں         | کہ پروزیں خلد و زریں جوق خوشاں |
| بال کھینچے حضرت جبریل نے     | بس گل اس خلد اور اس بیڑے       |
| گفت آو رخ بعد ہستی نیستی     | گفت جرمت آنکہ افزوں زستی       |
| بوئے آدم کاش میں ہوتا فنا    | بوئے تم اگلے جئے۔ یہ ہے خطا    |
| گفت بعد عزت این لال چہیت     | گفت آو دست نینت و ریت          |
| بوئے عزت سے کے کیوں ذلت پیدی | بوئے وہ تھی داد۔ یہ ہے دادری   |
| جبریل اسجدہ سے کر دی بکباں   | ایں زماں میرا نیم تو از چناں   |
| بوئے اے جبریل اسجدہ کرتا تھا | اور اب جنت سے کرتا ہے جہاں     |

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ اَلَمْ يَرِ شَاكُ هَمْ نَاسٍ  
کو اچھی صورت میں پیدا کیا +

سے مَن نَعْمَ ؕ اَلَمْ نَكْنِمْ فِي الْخَلْقِ اَلَمْ يَرِ شَاكُ هَمْ نَاسٍ اَلَمْ يَرِ شَاكُ هَمْ نَاسٍ  
میں تو نہا کرتے ہیں + اے ایسی حضرت جبریل علیہ السلام ہوئے +



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| اچھو برگ از شاخ در وقت خزاں    | حلمے پرواز من در امتحان        |
| جیسے نیلے شاخ سے وقت خزاں      | کپڑے اڑتے ہیں اسے ایسا امتحان  |
| خند بہ پیری، بچو پشت سوسار     | آں رخسے کہ تاب اؤ بند ماہوار   |
| ہو گیا پیری سے پشت سوسار       | مخا جو مثل ماہ چہرہ تاب دار    |
| وقت پیری ناخوش دا صلح خندہ     | واں سرواں فرق کش شعلہ شندہ     |
| ہو گیا پیری سے کنجا دا قلعی    | اور وہ سر جس میں غمی تا بند کی |
| گشت ر پیری دو تا ابھوں کہاں    | واں قدر قصاں یا زانچوں سناں    |
| ہو گیا پیری میں اب جھک کر کہاں | وہ قدر قصاں جو غنا مثل سناں    |
| وز تشخ روئے گشتہ داغ داغ       | برق گشتہ موئے بھجوں تہ زارغ    |
| اور منہ سست کہ ہوا ہے داغ داغ  | میں سپید اب بال مثل پتہ زارغ   |
| زور شہر س گشتہ چوں زہر زناں    | رنگ لالہ گشتہ رنگ زعفران       |
| شیر کابل زہر عورت ہوا          | سرخ رنگ اب زعفرانی ہو گیا      |
| گر مٹی اعضا مشدہ افسردہ        | چشم چوں زکس مشدہ چڑ مردہ       |
| گری امضا میں جو غمی شہر گئی    | آنکھ جو زکس کی غمی مرجھا گئی   |
| می بگیر بدش بغل وقت شدن        | آنکھ مردے در بغل کر دے لقین    |
| ے کچھ چلتے ہیں بغل میں اب اسے  | مرد اکثر جس کی بغلوں میں رہے   |
| ہر یکے زنیہار سول مرد کیست     | ابن خود آثار غم و پڑ مرد کیست  |
| دے رہے ہیں سب یہ خبریں موت کی  | یہ ہیں آثار غم و پڑ مرد کی     |

سلا گاہ جو ایک مشہور جانور ہے +

# إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا كِى تَفْسِير

نہیست از پیری ورا نقصان دتی

آنکو پیری سے نہیں نقصان ڈرا

کامندان سستیش رشک رستمست

جستی رستم سے جستی میں سوا

ذره ذره اش در شعلہ نور شوق

ذره ذره ہو شعلہ نور شوق

کہ خزانہ اش سے کند زیر و زبر

ہیں کو کرتی ہے خواں زیر و زبر

زرد و ہمغز آمدہ چوں تل کاہ

زرد و تودہ بھیجے سوکھی گھاس کا

کہ از و آن حلقہ با گرد و حبا

جو لباس خلد اس سے لے لیا

زہر قتالست ہیں اے محقق

زہر قاتل ہے، میں اب واقف ہوئی

عالمش میرا انداز خود جرم جہیت

را ندو عالم ہوا کس جرم سے

گرد و عوے کا میں خلل ملک مست

اور کہا تو ہے ملکیت مری

لیک اگر باشد تشریش نور حق

ہو مگر ہیں کے قریں نور خدا

سستی او بہت چوں سستی مست

سستی مست اس کی سستی ہے فنا

گر بیدار استخوانش غرق ذوق

گر مرے ہر استخوان ہو غرق ذوق

وانکہ نورش نہیست برگ بے فخر

و نہ ہے بے نور برگ بے فخر

گل نمائند خار با ماند مسیابہ

جل سے بھول اور کانٹا رہ گیا

تاجہ زلت کرداں باغ اے خدا

باغ سے لغزش ہوئی کیا اے خدا

خویشی را دید و دید خویشی

اس میں خود بینی تھی، خود کو دیکھنا

شاہے کہ عشق او عالم گریست

ایسا شاہ، روئیں سب جن کے لئے

جرش آنکہ زبور عاریتہ ہست

جرم بہ بظاہر زبور عاریتہ

لہ إِيَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ. یعنی مکروہ لوگ جو ایمان لائے اور

جنہوں نے نیک عمل کئے +

سے یعنی دجور انسان +

واستانیم آنکہ تا داند یقیس  
 ہم اُسے لے لیتے ہیں تا ہو یقیس  
 تا بداند کاں خلل عاریتہ بود  
 تا کہ جائے ، مخا وہ ز پور عارضی  
 اس جمال و قدرت و فضل و مہر  
 وہ جمال اور قدرت اور فضل و مہر  
 باز میگردد چوں استار با  
 نکتہ کرمانند تاروں کے کیا  
 پر تو خورشید شد تا جائے گاہ  
 پر تو خورشید نے لی اپنی راہ  
 آنکہ کردا و بر رخ خوانت رنگ  
 ہے رخ معشوق پر جس سے گو رنگ  
 شیشہ لائے رنگ رنگ آں نور را  
 شیشے رنگا رنگ ، وہ نور و سیا  
 چوں نہاند شیشہ لائے رنگ رنگ  
 جب نظر آئیں د شیشے رنگ رنگ  
 خوشے کن بے شیشہ بدین لود را  
 تو بغیر شیشہ دیکھ اس نور کو  
 قانعی با دانش آموختہ  
 علم و دانش ہی ہو تو قانع رہا

خرمین آں است خواباں خوشہ چیں  
 ہے ہمارا خرمین اور وہ خوشہ چیں  
 پر تو بے بودا و ز خورشید وجود  
 اک جھلک اس میں تھی نور ذات کی  
 ز آفتاب حسن کردا بیسوسفر  
 آفتاب حسن سے آئے رادھر  
 نور آں خورشید زیں دیوار با  
 نور دیواروں سے اس خورشید کا  
 ماند سر دیوار تاریک و سیاہ  
 جھوڑ کر دیوار تاریک و سیاہ  
 نور خورشید است از شیشہ سر رنگ  
 وہ تو سورج کا ہے کر شیشہ سر رنگ  
 مینا پدایں چینیں رنگیں تمنا  
 میں دکھاتے ، یوں میں وہ رنگیں تمنا  
 نور بے رنگت کند آں گاہ و رنگ  
 نور بے رنگی کرے بھر تھ کو رنگ  
 تا چو شیشہ بشکند بنود عملے  
 تا کہ شیشہ ٹوٹے تو اندھا نہ ہو  
 وز چراغ غیر چشم افروختہ  
 دوسروں کی ضیاع سے مینا ہوا

لے یعنی سرخ ، سفید اور سبز

|                               |                                    |
|-------------------------------|------------------------------------|
| ادچراغ خویش برپایہ کہ تا      | تو بدانی مستغیری اے فتنے           |
| جب چراغ افکار و تجھ سے لے چھا | تو تو سمجھیکا کہ عاریت وہ تھا      |
| گر تو کردی شکر و سعی مجتہد    | غم مخور کہ صد چناناں بازت دہ       |
| بہرہ دہ کر تو ہے شکر و سعی سے | تو نہ کھا غم ایسے سو پھر تجھ کو دے |
| وہ نکر دی شکر انکوں فحش گری   | کہ شداست آں حسن از کافر بری        |
| اور نہیں شاکر تو پھر بدست     | کیونکہ ہے وہ حسن منکر سے بری       |
| اقتر الکفران افضل اعمالہم     | اقتر الايمان اصلح بالہم            |
| جو ہی کافران کے گراہ میں مل   | جو میں مومن وہ میں اصلح ملے        |
| کم شدا ز لے شکر خوبی و ہنر    | کہ دگر ہرگز نہ پیشہ مراں اثر       |
| کم ہونا شکر سے خوبی و ہنر     | پھر نہ بس معلوم ہو ان کا اثر       |
| خویشی و بے خویشی و شکر و دوا  | رفتہ انساناں کہ فیارہ نشان کا      |
| خویشی و بے خویشی، شکر و دوستی | بھو انسان اب نہیں وہ یادیں         |
| کہ افضل اعمالہم اے کافراں     | جستہ کامست از ہر کامراں            |
| ہے افضل اعمالہم اے بے وفا     | دوسروں سے ڈھونڈ نام مقصود کا       |
| جو ز اہل شکر و اصحاب وفا      | کہ مرا ایشاں است دولت و رقا        |
| اہل شکر اہل وفا سے ڈھونڈ تو   | دولت ان کے پیچھے ہے لے نیکو        |
| دولت رفتہ کیا قوت و ہر        | دولت آہندہ چوں چشمزد               |
| دولت رفتہ میں قوت ہے کہاں     | دولت آہندہ ہے نہر رواں             |

سب سے زیادہ نیک

سے کہا قال اللہ تعالیٰ عز و جل: اَلَّذِي يَنْتَظِرُ اَوْصَدَّ وَاَعْسَفَ  
سَبِيلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ اَعْمَالُھُمْ یعنی جو لوگ کافر ہوئے اور دلو  
خدا سے پھر گئے ان کے اعمال بدترین اعمال ہیں

|  |                                |
|--|--------------------------------|
| قرضِ زہ زیند دولت اند را قرضو  | تا کہ صد دولت بہ ہمنی پیش رو   |
| قرض اس دولت کو دے بڑا اخلو   | تا کہ آئے دولتیں ستو دیکھے کو  |
| اند کے زیر شرب کم کن بہر خویش  | تا کہ حوض کوثر آید بہ پیش      |
| کم چہ تو پہنا کرے اپنے لئے   | حوض کوثر چہ کو آئندہ لئے       |
| جرعہ ہر خاک فنا آنکس کہ ریخت   | کے تو اند صید دولت زوگر ریخت   |
| جرعہ جو دے فنا کی خاک پر   | صید دولت اس سے کیا پائے سفر    |
| خوش کند آں دل کہ اصلح بالہم  | رومن بعد التوا کے انوالہم      |
| مژدہ ہو اے صالحان با خدا   | جو دیا ہے۔ یاد کے بعد قضا      |
| اے اجل و اے مرگ غارت ساز وہ  | ہر چہ بردی زیر شکوراں باز وہ   |
| حکم ہو گا اے اجل وہ ٹوٹ نا   | شا کروں کو دیدے جو کچھ تھا لیا |
| واوہ وایشاں نہ پند آں  | زانکہ منعم گشتہ انداز رخت جاں  |
| وہ کرے دا پس مگر شاکر دلیں   | کیونکہ پائی رزق کی ہیں نعمتیں  |
| صوفییم و خرقہ سائما ختم  | باز ستائیم بچوں و رہا ختم      |
| ہم ہیں سونی ہم لے خرقے دیئے  | دا پس اب لینا نہیں ہم جانتے    |
| ما عوض دیدیم وانکہ چہ عوض  | رفت از ما حاجت حرص مخرض        |
| لے لیا ہم نے عوض اب کیا عوض  | دور ہم سے ہو گئی حرص و غرض     |
| ز آپ شور میلے ہیروں شہیم   | بر حقیقہ چشمہ کوثر زویم        |
| شور بانی سے نکل آئے ہیں ہم   | ہیں سئے کوثر سے مست اس کی قسم  |
| آہنجہ کردی آں جہاں بادگیراں  | بیوفائی و فن و ناز گراں        |
| دو گسروں سے لڑے جو دنیا میں لی   | بیوفائی، ناز، اور جیلہ گری     |
| لے کما قال اللہ تعالیٰ ایل شاء۔ و اقروضوا اللہ قرضاً حسناً۔ اور قرض دے اللہ کو قرض نیک |                                |
| لے یعنی دیدار الہی +   |                                |
| + سلا یہ تمام خطابات موت سے ہیں +  |                                |

کہ شہیدیم آئندہ اندر غزا  
 میں شہید آئے ہیں ہم لڑتے ہوئے  
 بندگان ہستند پر حملہ و مرا  
 ایسے بندے بھی ہیں لڑتے مارے  
 خیمہ را بر ہا یحیٰ نصرت زند  
 نصب کر کے خیمہ نصرت داں  
 ایسے اسپداں باز بر نصرت زند  
 جو تھے قیدی ، فانی نصرت ہوئے  
 نفس کافر ناگہاں بسمل شدہ  
 نفس کافر اب ہے بسمل دیکھ لے  
 گشت مسجد ناگہاں ایسے تہکدہ  
 وہ ہوا مسجد کہ جویت خانہ تھا  
 کہ یہ ہیں مارا گرا کہ نیستی  
 دیکھ اندھا بن نہیں تھے میں اگر  
 واسچہ اینچا آفتاب آنجا سہاست  
 ہے یہاں کا آفتاب اُس جا سہا  
 ضد اندر ضد چوں مکنون بود  
 ضد میں ضد پو شدہ ہے تو دیکھ آ  
 کہ عدم آمد امید عابداں  
 عابدوں کو لا ہے امید عدم  
 شاد و خوش نے بر امید نیستی ست  
 شاد ہے کر کے امید نیستی

بر سرت ریزیم مایہ سیر چرا  
 تیرے سر پر ڈال دیں وہ کس لئے  
 تا بدانی کہ خدا ہے پاک را  
 تاکہ تو جانے خدا ہے پاک کے  
 سبقت تیز و بہر دنیا بر کنند  
 دور کر دیئے ہیں سب مکاریاں  
 ایسے شہیداں باز لو غازی شدند  
 وہ شہید اب پھر سے غازی ہو گئے  
 قفل مشکباز لطفش حل شدہ  
 قفل مشکل ڈٹے اُس کے لطف سے  
 ناامیدی رفتہ امید آئندہ  
 ناامیدی پھر ہوئی امید زرا  
 سر بر آوردند باز از نیستی  
 نیستی سے پھر نکالا ہم نے سر  
 تا بہ بیٹی در عدم خورشید با ست  
 تا عدم میں دیکھے سورج پر نہا  
 در عدم ہست اکبر اور چوں بود  
 میں عدم میں مستیاں جلوہ نما  
 یخ جالحی من البیت ہداں  
 مژدوں سے نہ تھے ٹھکتے ہیں ہم  
 مرد کارندہ کہ انبارش نیست  
 بولنے والا جس کا خرمن ہو تھی

فہم کن گرواقف معنیستی  
 تو سمجھ اس کو اگر ہے حکمتہاں  
 کہ بیانی فہم و ذوق آرام پر  
 تاکہ فہم و ذوق پائے معتبر  
 ورنہ بغداد سے کنم انجبا زرا  
 ورنہ بغداد اب کروں انجبا زرا  
 کہ بر آرزو عطا یا دمبدم  
 جس سے ہوتی ہیں عطائیں دمبدم  
 کہ بر آرزو فرع بے اصل فسد  
 شائع جو بے اصل کے پیدا کرے

کہ پروید آں ز سوئے نیستی  
 نیستی سے پھر بھی کچھ ہوگا عیاں  
 دمبدم از نیستی تو منتظر  
 تو ہے مردم نیستی کا منتظر  
 نیست دستورے کشادہ اس راز را  
 کھولنا اچھا نہیں اس راز کو  
 پس خزانہ صنع حق باشد عدم  
 ہے خزانہ صنعت حق کا عدم  
 مبدع آمد حق و مبدع آں بود  
 حق ہے مبدع کہتے ہیں مبدع اسے

## عالم نیست ہست نما اور عالم ہست نیست نما

ہست را بنمود بر شکل عدم  
 ہست کو دیتا ہے وہ شکل عدم  
 یاد را پوشید و بنمود غبار  
 ہو ہوا پنہاں نظر آئے غبار  
 خاک از خود چوں برآید بر علا  
 خاک چڑھ سکتی ہے او پر آپ کیا  
 باور از نہ جز بتصرف و دلیل  
 نے ہوا کو، بچائے اس کی دلیل

ہست را بنمود ہست آن مختشم  
 نیست کو کرتا ہے ہست اس کا کرم  
 بحر را پوشید و کف کرد آشکار  
 بحر کو غمی کرے جھاگ آشکار  
 چوں منارہ خاک پیچاں در ہوا  
 جوں منارہ ہو ہوا میں خاک کا  
 خاک را بینی ببالا اے طیل  
 خاک کو دیکھے تو او پر اے طیل

سہ ترکستان کا ایک شہر +  
 سہ گوبے سے مراد ہے +

کف ہے بیٹی رواد ہر طرف  
 دیکھتا ہے جھاگ ہر جانب رواں  
 کف بکس بیٹی و دریا از دلیل  
 جھاگ جس سے دیکھے، دریا با دلیل  
 نفی را اثبات می پنداشتیم  
 نفی کو اثبات تھے ہم جانتے  
 دیدہ کا اندر سے نفا سے شہید  
 آنکھ جس میں ادھکھ پیدا ہو گئی  
 لاجرم سرگشتہ گشتیم از ضلال  
 ہم ہوئے سرگشتہ گمراہی سے ہاں  
 ایسی عدم را چوں نشاندا نظر  
 یوں عدم کو کر دیا جذب نظر  
 آخر میں اے استاد سحر باف  
 آفریں اے استاد سحر کار  
 ساحراں مہتاب بہکا بند زود  
 جاندنی کو میں یہ ساحر ناپتے  
 سیم بر بایند زینکوں تیج تیج  
 چاندنی سے جلتے ہیں کر کے ایسے تیج  
 اینجھاں جادو ست ما آں جریم  
 یہ جہاں ساحر ہے، تاجرا سے فتا  
 گر کند کرباس پانصد گز شتاب  
 پانسو گز کپڑا گردہ ناپ دے

کف ہے دریا عدا و منصرف  
 جھاگ ہے دریا کے بھرتے ہیں کہاں  
 فکر نہاں آشکارا قال و قیل  
 فکر ہے پوشیدہ، ظاہر قال و قیل  
 دیدہ معدوم بیٹی داشتیم  
 میں عدم کو آنکھ سے پہچانتے  
 کے تو اندر جزو خیال و نیست دیدہ  
 وہ تو دیکھے کی خیال و نیست ہی  
 چوں حقیقت شد نہاں بہدال  
 دہم ظاہر، اور حقیقت نفی نہاں  
 چوں نہاں کر دیاں حقیقت ابھر  
 اور حقیقت کو چھپا یا سر بسر  
 کہ نمودی معرضاں اوروصات  
 منکروں پر ہے صفا بھی دیدوار  
 پیش بازندگان و زر گیرند سود  
 تاجروں سے دام لیتے ہیں کھرے  
 سیم از کف رفتہ و کرباس تیج  
 چاندنی بھی جاتی رہی، کر کا سٹل تیج  
 کہ از مہتاب پیمودہ خسریم  
 جاند اس سے مول لیں ناپا ہوا  
 ساحرانہ اوز نور ما مہتاب  
 ساحرانہ چاند کے انوار سے



|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| بیم شد کر پاس نے کیسہ تھی        | بہوں تداویمِ عمرت لے رہی       |
| شیخ اہو کر پاس اور کیسہ تھی      | اور لے لے بگھ لے چاندی عمر کی  |
| میں زلفا ثبات افغاں وز عقد       | قل عوذت خیر اند باید کای صمد   |
| جادو گر بڑا حیلوں سے اور ان مقدس | قل عوذت تم کو بڑھنا چاہئے      |
| الغیبات المستغاث از برومات       | مید مندا ندر گرہ آں ساحرات     |
| ان کی برومات سے پس الاماں        | پھونکتی ہیں گرہیں جادو گر نیاں |
| کہ زبان قول سست است اعزیز        | لیکے خواں ز زبان و فعل نیز     |
| پس زبان کا قول ہے سست ایچواں     | پڑھ زبان و فعل سے یہ ہیکساں    |
| آں کیے دافی واں دو عذر مند       | در زمانہ مرثرا سہ ہمہ مند      |
| رک دفا دار اور دو میں بے وفا     | تین چیزیں تیرے ہمراہ ہیں فتا   |
| واں سوم و اقبست از حسن افعال     | آں کیے یاران دیگر رخت و مال    |
| با وفا سے تیسری تھے افعال        | ایک یار اور دوسری اسباب و مال  |
| یار آید یک ستا یا لیں گور        | مال ناید یا تو بیروں از قصور   |
| ساتھ دینگے قبر تک یار آشنا       | مال کب محلوں سے باہر آئے گا    |
| یار گوید از زبان حال خویش        | چوں ترار و ز اجل آید بہ پیش    |
| یار کہ دیں گے زبان حال سے        | یعنی موت آملنے کی جس دن بگھے   |
| بر سر گورت زمانے بستم            | تا بدینجا پیش ہمراہ بستم       |
| گور پر ٹہریں گے دم بھر بالیقین   | اب یہاں سے آگے ہم ساتھ نہیں    |
| کاندر آید یا تو ورقہ رحد         | فعل تو و اقبست داں کن ملحد     |
| وہ لحد میں ساتھ تیرے ہائے گدا    | بے نیا و فعل جو ہے با وندا     |

سہ آئینہ شریعت قل عوذت برت الفیق کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تو کہ میں اس خدا سے نیاہ مانگتا ہوں۔ جو سپیدی سحر کھانے والا ہے +

# لَا يَدْخُلُ مَنْ قَرِيبَ يَدٍ فَنَ مَعَكَ كَابِلًا

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| پس پیچھے گفت بہر ایں طریق     | باد فائز از عمل نبود رفیق       |
| پیشتر کے بتایا ہے طریق        | باد فاسق سے عمل ہے رک رفیق      |
| گر بود نیکو بیدارت شود        | ور بود بد در لحد مارت شود       |
| نیک ہو تو تا ابد یاری کرے     | ہو جو بد، تو سانپ تربت میں بنے  |
| وہ عمل دین کسب راہ سداد       | کے تو اں کرو لے پد بے استاد     |
| یہ عمل اور کسب ہوا صلاح ہے    | کب ترے ہاتھ آئے بے استاد کے     |
| دوں تریں کہے کہ در عالم رود   | یہیچ بے ارشاد استادے بود        |
| ہے جہاں میں کام جو ادنیٰ تریں | ہے بغیر استاد کے ہوتا کہیں      |
| اولش علم ست آنگا ہے عمل       | تا وہ بد پر بعد مہلت تا اجل     |
| علم ہے پہلے تو بعد اس کے عمل  | وہ عمل جو پھل تجھے دے تا اجل    |
| استعینوا فی الحرب یا ذالذہ    | من کریم صالح من اہلہا           |
| سے مدد تو جنگ میں اسے ہاتھ    | نیک لوگوں سے کہ جو ہوں اہل تر   |
| اطلب النراخی وسط القضا        | واطلب الفتن من باب الحرف        |
| کر طلب وسط صفت سے تو گہر      | جو ہیں اہل فن تو سیکھ ان سے ہنر |

۱۔ حدیث شریف کا بدل من قریب ید فن معک وھجی وکف فن مع  
وانت صیت فان کان کریماً اکرمک وان کان لیثماً الیخلفک وذلک  
القربین عملک فاصحہ یعنی ضرور ہے کہ تیرا کوئی رفیق تیرے  
ساتھ دفن کیا جائے اور حال یہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور تو اسکے ساتھ دفن کیا جائے  
حالانکہ تو مردہ ہے۔ پس اگر رفیق کریم ہے تو تجھ پر کرم کر لگا۔ اور اگر لئیم ہے تو  
دکھا دیگا۔ اور تیرا یہ رفیق عمل ہے۔ پس تو اس کی اصلاح کر +

|   |                                  |
|---|----------------------------------|
| ان را یتما صاحبین انصفوا  | یاد را تعلیم لا تستغفروا         |
| ناصحو نگو دیکھ کر منصف بنو  | سیکھو تعلیم اور نہ شرم اس سے کرو |
| ورد باغت گر خلق پوشید مرد   | خواجگی خواجہ را آن کم نہ کرد     |
| گرد باغت می نہ پوشش نمی   | خواجگی میں خواجہ کی کیا پوشش کی  |
| وقت دم آہنگار پوشید دلق   | احتشام او نشد کم پیش خلق         |
| دموکتے میں پہنچے گر گدڑی لٹار   | دبدبہ اُس کا نہ کم ہو زنیہار     |
| پس لباس کبر بیروں کن زتن  | ملبس ذل پوش در آموختن            |
| پینک دے تو کبر و نخوت کا لباس   | ے دم تعلیم ذلت کا لباس           |
| علم آموزی طریقش تو الی است  | حرف آموزی طریقش فعلی است         |
| علم اگر سیکھے زبانی ہے طریق   | حرف اگر سیکھے تو فعلی ہے طریق    |
| فقر خواہی آن صحبت قائمست  | نے زبانت کارے آپ نہ دست          |
| فقر حاصل صحبت کامل سے ہو  | دخل کیا اس میں زبان اور ہاتھ کو  |
| دانش انوار است در جان حال   | نے زراہ دفتر و نے قیل و قال      |
| سالموں کی عقل نور ذوالجلال  | کب ہے محتاج بیان و قیل و قال     |
| دانش آنرا ستارہ جاں از جاں  | نے زراہ دفتر و نے از بیاں        |
| جاں سے ان کی عقل لے سکتی ہے جاں   | شرط دفتر ہے نہ لازم ہے بیاں      |
| ورد دل سالک اگر هست آن موز  | رمزدانی نیست سالک را ہنوز        |
| گودل سالک ہوا سدا آشنا  | رمزدانی کا کہاں اس کو پتا        |
| تا دلش را شرح آن ساز و ضیا  | پس الم نشرح بفرماید خدا          |
| جب تک اس کا دل نہ ہو بخوشیا   | پس الم نشرح ہے فرمان خدا         |
| لَا تَلْمِزْهُمْ شَرَحَ لَكَ صَلَاحُكَ۔ یعنی کیا ہم نے تیرے لئے تیرا سینہ |                                  |
| نہیں کھولا +  |                                  |

|                                  |                                   |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| کا اندرون سینہ شریعت واہدہ الیم  | شرح اندر سینہات نبیواہ الیم       |
| ہم نے تیرے سینے کو بخشی کھود     | شرح کی سینے میں بھر کر دی نمود    |
| تو سہوذا زخارج آں را طالبی       | محبی از دیگران چوں حالی           |
| تو ہے کیوں خارج سے اس کو ڈھونڈتا | ظرف شیر آب اور دل سے ڈھنتا ہے کیا |
| پشتمہ شیرست در تو بے کنار        | تو چرا می شیر چونی از تغار        |
| دردہ کا چشمہ ہے تجھ میں بے کنار  | کیوں کسی سے دودھ کا ہے خواستگار   |
| مستقلے داری پھر لے آ بگیں        | ننگ دایر از آب حُسن از غلیر       |
| راستہ تیرا ہے دریا سے ملا        | شرم باقی کی طلب سے کرورا          |
| کہ المہ لشیخ نہ شریعت بہت ساز    | چوں شدی تو شرح جو دگدہ ساز        |
| شرح تیری کیا المہ لشیخ نہیں      | ہے گدے شرح تو کیوں بے یقین        |
| درنگ در شرح دل در اندرون         | تا نیا بد طعنہ لا بیصون           |
| شرح دل پر جو نہاں ہے غور کر      | تا نہ دیں طعنہ کہ تو ہے کم نظر    |

## هُوَ مَعَكُمْ أَيُّ مَا كُنْتُمْ كِي تَفْسِير

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| یک سبد پر نان برابر فرق سر       | تو ہے خواہی لب ناں در بدر       |
| روٹی کی ڈیا ہے سر پہ بے خبر      | اور تو ٹھوڑے مانگتا ہے در بدر   |
| در سر خود تیج دہل خیمہ سری       | در در دل زن چرا بر ہر دری       |
| خود میں ہو مشغول، خیمہ سر ہے کیا | چھوڑ بہر در، دل کے دردانی ہے جا |
| تا بھرا زنی میان آب جو           | غافل از خود زین و آں تو آب جو   |
| تا بوزانو ہے تو غرق آب جو        | اور ہے بلانی کی غافل بسجو       |

لے یعنی تم جہاں کہیں ہو خدا تمہارے ساتھ ہے +

برسرت نانت و پائیت اندر آب

روٹیاں سر پہ ہیں پانی میں قدم

پیش آب پس ہم آب بامد

پیش دپس گو کچھ نہیں پانی کی حد

اسپے یردان وفارس اسپ جو

کھوڑا یرداں ہے اور جو یا سوار

ہی اسپست میں بزیر تو پدید

کیا یہ تیرے یرداں کھوڑا نہیں

نیست آن پیش روئے دوست اس

جو نہیں ہے وہ ہے اس کے سامنے

مست چیز و پیش روئے دوست چیز

وہ ہے آگے مست ہے جس چیز کا

بھول گہر در بھرو گوید بحد کو

موتی دریا میں کہے ، دریا کہاں

گفتن اس کو حجابش سے شود

یہ کہاں " کہنا ہی ہے اس کا حجاب

بند چشم و دست ہم چشم بدش

چشم ہے بند اس کی آنکھ کا

بند گوش او شدہ ہم گوش او

بند گوش اس کے ہیں خود کان نے نگار

وز عطش ز جوع گشتستی خواب

بھوک سے اور پیاس سے نیتا ہے دم

چشمہ را پیش سد و خلف سد

آگے پیچھے آنکھوں کے ہیں سد

چیت اس گفت اسپس کن اسپ کو

کیا ہے یہ ! کھوڑا مگر کب را ہوا

گفت آگے ایک گھوا ہے کہ دید

یو لا ہاں میرا بھی کھوڑا ہے کہیں

اندر آب پیچہ ز آب رواں

پانی کے اندر ہے غافل آب سے

پیچہ ز اں چیز و شرح خویش نیز

بے خبر اس سے ہے خود نا آشنا

واضحیاں چوں صدف دیوار او

وہم ہے مثل صدف دیوار ایں

ابر تاب آفتابش سے شود

ابر ہے اچھپتا ہے جس سے آفتاب

عین رفع سدا و کشفہ سدش

رفع دیوار اس کی گویا سدینا

ہوش با حق دارا سے مدہوش و

مست حق ہو رہ تو حق سے ہوشیار

سَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى جَلَّ جَلَالُهُ: - وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا أُولَئِكَ فِي كَيْدٍ مِّنْهُم نَعْلَمُ مَا هُمْ فِيهِ

سَدًّا اُدھم نے ان کے آگے پیچھے دیوار کی ہے مدی +

# مَنْ جَعَلَ طَهُومًا وَاحِدًا كَابِيَانِ

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| ہوش را توزیع کر دی برجات      | ہے نیر دترہ آں تر بات           |
| ہوش کو تقسیم کر کے کر دیا     | ساگ ناکارہ کے یہ لائق ہے کیا    |
| آپ ہمیشہ رائے کشد ہر پہنچ خار | آپ ہوش کے رسد کو شمار           |
| ہوش کا پانی ہے ہر پہنچ خار    | پانی کیا پہنچے پھلوں تک کے نگار |
| آپہارا میکشداں خس گہاہ        | آپ ہوش کے رسد کو الہ            |
| پانی کو تو کھینچ لیتی ہے گہاہ | پہنچے آپ ہوش کیونکر تارا کہ     |
| میں بزن آں شاخ بدراخ کنش      | آپہا اس شاخ خوش را نو کنش       |
| شاخ بد کو آپ تو اپنی قطع کر   | پانی دے کر شاخ کو کرتازہ تر     |
| ہر دو سبزند اس زماں آخر مگر   | کایں شود باطل وزاں روید مگر     |
| سبز میں اس وقت گو دونوں مگر   | ہوگی یہ باطل۔ وہ لائیگی شمر     |
| آپ باغ آنرا حلال اس با حرام   | فرق را آخر بہ بینی والسلام      |
| آپ باغ اُس کو حلال اس کو حرام | فرق بکھلے کا پالا آخر، والسلام  |
| عدل چہ بود آب وہ اشجار را     | ظلم چہ بود آب وادن خار را       |
| عدل کیا ہے، آبپاری نخل کی     | آبیاری خار کی ہے ظلم ہی         |
| عدل وضع نعمتے بر موضعش        | نے ہر پہنچے کہ باشد آبکش        |
| عدل ہے ہر شے ہو جا پے جالشیں  | پانی دینا آبکش جڑ کو نہیں       |
| ظلم چہ بود وضع در ناموضع      | کہ نہا شد جز بلا را منہ         |
| ظلم ہے چیزوں کو رکھنا ہے محل  | وہ بلا ہی کا ہے چشمہ بر محل     |

۱۔ حدیث شریفہ۔ مَنْ جَعَلَ طَهُومًا وَاحِدًا كَفَاكَ اللَّهُ سَائِرَ طَهُومِهِ  
یعنی جس نے بہت غموں کو ایک غم کر لیا، اللہ اس کے تمام غموں کو کافی ہے۔

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| لعلت حق را بجان و عقل و ده     | نے بہ طبع پر ز حیر و پر گرہ       |
| لعلت حق عقل و جان کو دے پس     | اے طبیعت کو جو ہے پیچیدہ تر       |
| بار کن پیکار غم را بر تننت     | بر دل جاں کم نہ آں جاں کنت        |
| تن پے پیکار غم کا اپنے بار     | جان و دل کو کر خدا پے سو گوار     |
| بر سر عینے نہادہ تنگ بار       | خز سکینہ میزند و در مرغزار        |
| تو سر عینے یہ تو رکھتا ہے بار  | اور خر لیتا ہے لطف مرغزار         |
| سر سر را در گوش کردن شرط نیست  | کار دل از جستن از تن شرط نیست     |
| کان میں سر سر لگاتے ہیں کہیں   | کام دل کا جسم سے لیتے نہیں        |
| گردلی رونا ز کن خائے مکش!      | ورتنی شکر منوش و ز ہر چش          |
| گر ہے دل تو ناز کر کشکا ہے کیا | اور جو تن ہے از ہر چکھ، شک نہ کھا |
| ز ہر تن را نافعست و قند بد     | تن ہماں بہتر کہ باشد بے مدد       |
| نافع تن ز ہر ہے۔ کب ہے شکر     | ہے یہی بہتر۔ مدد تن کی نہ کر      |
| ہینرم دوزخ تن آدم کم کنش       | ور ہر وید میں تو ازین بر کنش      |
| جسم تو دوزخ کا ایندھن ہے پس    | جب یہ آگ آئے تو جڑ سے قطع کر      |
| ور نہ محال لب باشی حطب         | در و عالم ہیچو جفت بو لب          |
| ور نہ ہیزم کش رہیگا با لب      | دو جہاں میں مثل روج بو لب         |
| از حطب بشناس شاخ سدہ را        | گرچہ ہر دو سبز باشد اے فتنہ       |
| شاخ سدہ اور حطب میں کرتیز      | گرچہ ہیں شاداب دونوں اے عزیز      |
| اصل ایں شناخت از نار و دھاں    | اصل آں شناخت ہفتم آسماں           |
| اصل ہر اس شلخ کی آگ اور دھواں  | اصل اس کی آسماں ہے کسا آواں       |

۱۔ لب کی بیوی کوڑا کرکٹ جمع کر کے رسول خدا کے سر مبارک پر پھینکا کرتی تھی اسی کے لئے آیہ *هَاتُوا ثِيَابَكُمْ لِرَسُولِ اللَّهِ* نازل ہوئی

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| ہست نامید البصوت پیش حس        | کہ غلط ہیں بہت چٹیم کیش حس      |
| گودہ نامید ہے جس کے سامنے      | چٹیم جس خود ہے غلط ہیں، دیکھ لے |
| ہست پیدا آں ہمیش چٹیم دل       | جہد کن پیش دل آجہد المقل        |
| دل کی آنکھوں میں گر ہے وہ کیاں | سامنے دل کے تو آکیوں ہے نہاں    |
| ورنداری پا بجنسہاں خویش را     | تا بہ مینی ہر کم و ہر بیش را    |
| گر نہیں پاؤں تو خود جیش میں آ  | تا نظر آئے کم و بیش سے لٹا      |
| کایں تھڑک شد تبرک را کلید      | وز تھڑک گردی اسے ل مستفید       |
| ہے اسی حرکت میں برکت بر ملا    | پائیکا حرکت سے اسے پاں قائدا    |

## اس زبانی کی شرح میں

|                                   |                                     |
|-----------------------------------|-------------------------------------|
| گر راہروئی بہرت بکشائند           | ورنیت شوی بہتیت بگراہند             |
| راہرو ہو تو راہر بھی مل جائیں گھے | ہو نیست تو بہتی کی طرف لائیں گھے    |
| ورلپست شوی بگنجی اندر عالم        | وانگاہ ترا بیتو بتو بنمایند         |
| لپست ہو عالم میں سما جائے تو      | اُس وقت کہ جب تو نہ ہو دکھلائیں گھے |
| گزیلخا بست و راہر طرف             | یافت یوسفؑ ہم ز جنبش منصرف          |
| بند گودرتے زینخانے کئے            | یوسفؑ اپنی جنبشوں سے بڑھ گئے        |
| چوں تو گل کرد یوسفؑ بر جہد        | باز شد قفل و رورہ شد پدید           |
| جب تو گل کر کے دوتے سوئے در       | فل گئے تالے دروں کے سرسے            |
| گرچہ رخنہ نیست عالم را پدید       | خیرہ یوسفؑ دار میا پدید             |
| گو نہیں دنیا میں رخنہ ظاہری       | مثل یوسفؑ دور تا ہے لازمی           |



|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| سوائے بیجانی شہما را حبا شود     | تا کشاید قصہ رواہ پیدا شود      |
| ہو جگہ بیجانی میں حاصل ہے        | تا کہ اس گہرائی میں رستہ ہے     |
| یہی ہے بیٹی طہریق آمدن           | آمدی اندر جہاں اسے مستحق        |
| آنے کا رستہ نہ آتا تھا نظر       | جب تو آ یا تھا جہاں میں اسے پسر |
| آمدن را را بدانی ہیچ نے          | توڑ جائے آمدی وز موٹنے          |
| آنے کا رستہ نہیں لیکن عیاں       | اپنے مسکن سے تو آیا ہے یہاں     |
| ز میں رو بہ راہ مارا رفتنی ست    | گردانی تا نگونی راہ نیست        |
| ہے اسی رستے سے پھر چلنا وہیں     | جب نہ جائے کیوں کہ رستہ نہیں    |
| یہی دانی راہ آں میدان کجاست      | میروی در خواہ شام آں چپ راست    |
| راہ آں میدان کی کیا ہے جانتا     | خواب میں پھرتا ہے ہر سو جا بجا  |
| خویش را بینی دراں شہر کہن        | تو بہ بند آں چشم و خود سلیم کن  |
| شہر کہنہ پھر تجھے آئے نظر        | ہو سہر و حق اور آنکھیں بند کر   |
| بند چشم نسبت ایں سوا ز غرار      | چشم چوں بندی کہ صد چشم خمار     |
| غفلتوں سے میں تری آنکھوں میں یار | بند کیا ہو آنکھ جب ناکھوں خمار  |
| بر امید بہتری و سردری            | چار چشمی توڑ عشق مشتری          |
| ہے امید سردی و بہتری             | حرص سے تو چار آنکھیں ہیں تری    |
| چغند کے در خواب بیند جز خواب     | گزنجی مشتری یعنی بخواب          |
| اُو تو دیرانہ ہی دیکھے سر بہر    | خواب میں بھی مشتری پر ہے نظر    |
| تو چہ داری کہ فردشی یہیچ         | مشتری خواہی بہر و ہم یہیچ       |
| پاس کیا ہے یہیچ کے واسے          | مشتری کی اتنی خواہش ہے تجھے     |
| از خریداراں فراغت داشتے          | گردلت راناں بدے یا چاشتے        |
| ہو خریداروں سے فارغ اسے پسر      | دل ترا بدنی نہادی پائے گر       |

از خریداران کت فارغ شدے

تو خریداروں سے ہوتا ہے نیار

گردانیاں مرثا نائے بدے

رزق سے ہوتا اگر کو سرخراہ

## ایک مدعی نبوت کا قصہ

وزیر مہمیب راں فاضلترم

اور سب نبیوں سے فاضل تھوں میں

کایں ہے گوید رسولم ازالہ

کہتا ہے یہ میں نبی ہوں بے خطر

کایں ہے مکر است مہمیب ترم فتح

ہاں یہ کیا ہے مکر اور حیلہ کری

ماہمہ پیغمبر زیم و محتشم

تو پیغمبر میں خدا کے ہم سبھی

تو چرا مخصوص ہلشی اے ادیب

کیا خصوصیت ہے مجھ میں اے ادیب

کالے گروہ کو رونادان و فصول

تم ہونا داں اے گروہ بارہا

بیخبر اینجا رسید یہ از عے

ہن کے اندھے آئے ہو تم یہ طا

بیخبر از راہ و از منزل پدید

تم نہ جا کو منزل مقصود کہ

بیخبر از راہ و از بالا و پست

پستی دبالا سے تم غافل رہے

آں یکے میگفت من پیغمبرم

کتا تھا کہ شخص پیغمبر ہوں میں

گرویش بستند و بروندش بشاہ

ہے پیش شاہ گردن باندہ کر

خلق برے جمع چوں مورخ ملخ

خلق آکر جمع اس پر ہو گئی

گر رسول آست کاید از عدم

ہے عدم سے آنے والا گر نبی

ما از انجا آمدیم اینجا غریب

ہم بھی تو اس جگہ سے آئے ہیں غریب

دادا ایشانرا جواب کس بخش رسول

اس میں نے یوں جواب اٹا کو دیا

ایں نداستید اے قوم از قضا

یہ خبر تم کو نہیں لوگو ! ذرا

بہیم طفل خفتہ اینجا آمدید

مثل طفل خفتہ اس جا آئے ہو

از منازل خفتہ بگذشتید مست

منزلوں سے گذرے ہو سوتے ہوئے

تا بہ بیداری رواں گشتیم خوش  
اور بیداری میں ہم خوش خوش چلے

دیدہ منزل ہاں حاصل از اساس  
ہم نے دیکھی ہیں وہ ساری منزلیں  
شاہ را گفتند اشکنجش بکن

کر خانجہ شاہ سے سب نے کہا  
شاہ دیدش بس نزار و بس نصیحت  
شاہ نے دیکھا کہ بے حد ہے نصیحت

کے تو اں اور افشردن یا زدن  
خرب کے قابل کہاں ہے اُس کا تن  
لیک باو گویم از راہ خوشی

از راہ نرمی کہوں اُس سے یہی  
از درستی ناپید اینجا هیچ کار  
کام کہ اس وقت سختی سے ہے

مرد ماں را دور کرو از گردے  
بھیڑ لوگوں کی بٹائی ایک بار  
پس نشانہ نش باز پر سیدش زجا

پھر بٹھایا پوچھا مسکن کا پتا  
گفت آگشتہ ہستم از دارالسلام  
بولاسے مسکن مرا دارالسلام

نے مرا خانہ بہت نزدیک ہم نشیں  
ہے نہ کوئی گھر نہ کوئی ہم نشیں

از درے پنج و شمش تا پنج و شمش  
شمش جہت کو دیکھتے اور بھاتے

چوں قلاؤزاں خبیرون شاس  
ہے خبر منزل کی جوں رہبر ہمیں  
تا نگوید جلس او هیچ ایں سخن

تا نہ ایسی بات بولے دوسرا  
کہ بیک سیلی بمیرد آں نجیف  
ایک ہی گھوڑے سے مر جائے نجیف

کہ جو شیشہ گشتہ بہت اور ابدن  
شیشے کی مانند ہے اُس کا بدن  
کہ چراواری تو لاف سرکشی

ہاں تجھے لازم نہیں یہ سرکشی  
ہم برمی سر کنند از غار مار  
سانپ نرمی ہی سے بچے غار سے

شہ لطیفے بود و نرمی و ردے  
لطفت سے کی شہ نے نرمی اختیار  
کہ کجاواری معاش و ملتجا

ہاں کہاں پر رہنا سہنا ہے ترا  
آمدہ ز انجا دریں دارالسلام  
پر ہے اب دارالسلامت میں قیام

کے بسا زو خانہ ماہی بزمیں  
خاک پر کرتی سہنے گھر کھلی ہمیں

بادشاہش گفت بہر لایح باز  
 بادشاہ نے پھر ہسٹری سے کہا  
 اشتہاداری چہ خوردی بامداد  
 بھوک میں کھایا تھا کیا وقت سحر  
 گفت اگر تانم بیٹے خشک ترے  
 پورا خشک دتر جو ملتی تان ہی  
 دعویٰ پیغمبری یا اس گروہ  
 کر نادعویٰ قوم سے اس قسم کا  
 کس زکوہ سنگ عقل دل نجست  
 پتھروں میں کون ہے دل ڈھونڈتا  
 ہرچہ گوئی باز گوید کہ ہماں  
 جو کہے تو، کوہ بھی وہ ہی کہے  
 از کجا ایس قوم و پیغام از کجا  
 یہ کہاں قوم، اور کہاں حق کا پیغام  
 گر تو پیغام زرنے آری وزر  
 عورت اور زر کا جو تولاے پیغام  
 کہ فلا نجا شاید می میخواندت  
 ہاں فلاں معشوق ہے طالب ترا  
 ورتو پیغام خدا آری جو شہد  
 اور اگر تولاے پیغام خدا  
 از جہان مرگ سوئے برگ رو  
 سوئے سماں چل جہان مرگ سے

کہ چہ خودی چہ واری چاشت ساز  
 تو نے کیا کھایا ہے ہر چاشت کیا  
 کاینچیں مستی و پلالت و داد  
 جو سہ مستی ہے تجھ میں اس قدر  
 کے کنم من دعویٰ پیغمبر سے  
 کرتا میں کیوں دعویٰ پیغمبری  
 ہچمنایا باشد کہ دل جستن زکوہ  
 کوہ سے گویا کہ دل ہے مانگتا  
 فہم و ضبط نکتہ مشکل نجست  
 کون ہے اسرار مشکل ڈھونڈتا  
 نیکند افسوس چوں مستہزیاں  
 بات تو ثباتے ہیں جیسے مسخرے  
 از جمادی جاں کرا یا شد رجا  
 پتھروں سے کیا امید اے شاد کام  
 پیش تو بنہند جملہ سیم و سر  
 سیم دزد سے تجھ کو بھر دیں لاکھام  
 عاشق آمد بر تو و میداندت  
 تجھ پر وہ عاشق ہے اور ہے آشنا  
 کہ بہا سچے خداے نیک عہد  
 اور تجھے، چل سوئے احکام خدا  
 چوں بقا ممکن بود فانی مشو  
 جب بقا ممکن ہے، فانی کیوں ہے

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| قصد خون تو کنند و جان و سر  | تو بجائے حمیت دین و ہنر      |
| تو کریں وہ قصد تیرے قتل کا  | پاس مذہب سے نہیں وہ آشنا     |
| بلکہ از چسپیدگی بر خانماں   | تلخ آید شاں شنیدن اس بیباں   |
| بلکہ وہ سب ہیں قداٹے خانماں | اس لئے ہے تلخ آن کو یہ بیباں |

## اولیائے عوام کی عداوت

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| خرقہ بردیش خرچسیدہ سخت          | چونکہ خواہی برکئی رو بخت بخت   |
| چیتھڑا جو زخم خریہ ہے لگا       | توچ کر تو ہے چھڑا نا چاہتا     |
| جفتہ انداز و یقیں آں خرد و رد   | جنتہ آنکس کزیں پرہیز کر و      |
| مار لگا تکلیف سے لاتیں گدھا     | وہ ہے اچھا جس نے دک اسکو کیا   |
| خاصہ پنجہ ریش و ہر جا خرقہ      | بر سرش چسپیدہ و در نم خرقہ     |
| خاصہ جب زخم ہوں پنجاہ ششہا      | سب میں چپکا غم زدہ ہو چیتھڑا   |
| خان و مان چوں خرقہ و لہ نہر ریش | حرم ہر کس میں شین باشد ریش بیش |
| حرم زخم اور خانماں ہے چیتھڑا    | ہے سوا گر حرم زخمی ہے سوا      |
| خان مان چنجد و پراست و بس       | نشنودا و صاف بقدا و طہس        |
| خانماں آٹو کا ویرانہ ہے بس      | کب سنے وہ وصف بقدا و طہس       |
| گر بیاید باز سلطانی نہ راہ      | صد خیر آرد بدیں چنجد ال زشاہ   |
| باز سلطانی جو آنکے کوئی         | اور دے چنجد و نکو خبریں شاہ کی |
| شرح دارالملک باغستان و جو       | بس بروا فوس و ارد ہر عد و      |
| حال ہر سخت و باغ و کب و جو      | مہنگ اس کا آٹے ہر عد و         |

سے ایک شہر کا نام ہے +

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| کو گزاف و لاف میافد سخن       | کہ چہ باز آورد افسانہ کہیں      |
| جھوٹ اور پیچیدہ ہے تیر سخن    | کتا ہے یہ کیا تو انسان کہیں     |
| ور نہ آندم کہنہ رالو سے کند   | کہنہ ایشا مند و بوسیدہ ابد      |
| ور نہ وہ ہر کہنہ کو تازہ کرے  | یہ بچائے اور بوسیدہ مونسے       |
| تاج عقل و نور ایماں میدہ      | مردگان کہنہ را جاں میدہ         |
| تاج عقل اور نور ایماں کے نشان | وہ برائے مردوں کو دیتا ہے جان   |
| کہ سوارت میکند بر پشت رخس     | دل بندہ زوار ہائے روح بخش       |
| جو سواری اسب کی دے بڑا        | دل نہ ایسے دلہائے کو چڑا        |
| کوز پائے دل کشاید صگرہ        | سر مد زوار سر فرانہ تاج وہ      |
| سنگہاں گر ہیں وہ کھوے پاؤں کی | تاج نہ پائے دلہائے سر کشی       |
| سوئے آب زندگی بوسیدہ کو       | با کہ گویم در ہمہ وہ زندہ کو    |
| آپ حیواں کا کوئی جو یا بھی ہو | میں کہوں کس سے کوئی زندہ بھی ہو |
| تو بھرنے سے چھ میدانی ز عشق   | تو بیک خوار می گرستانی ز عشق    |
| ہانتا کیا ہے بھڑک نام کے      | ایک ذلت میں تو بھائے عشق سے     |
| عشق با صد ناز سے آید بدست     | عشق را صد ناز و استکبار دست     |
| عشق سونا زوں سے کرتا ہے ظہور  | عشق میں سونا نہ میں اور سو غرور |
| در حریت ہو فاسے منکر و        | عشق چوں اقصیت دانی میگرد        |
| ہو فادوں کو نہیں وہ دیکھتا    | ہے وفائے عشق جو پائے وفا        |
| بیچ را تیمار سے باید بکشد     | چوں درخت است آدمی بیچ عہد       |
| کو خشکیں جڑ لے لے ہیں لازمی   | عہد سے جڑ اور ہے بیڑ آدمی       |
| وز شرار لطف بے پردہ بود       | عہد فاسق بیچ بوسیدہ بود         |
| لطف کے کیونکر نکلیں برگ و ثمر | عہد ناقص، جڑ ہے بوسیدہ گر       |

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| شاخ و برگ نخل اگر چہ سبز بود     | بافساد پنج سبزی نیست سود     |
| شاخ پتے پٹ میں تازہ تر کیا       | ہے خرابی جڑ میں تو کیا فائدہ |
| درندار و برگ سبز و پنج ہست       | عاقبت ہیروں کندہ برگ و ست    |
| جڑ ہو باقی اور نہ ہوں پتے تو کیا | پتے سو ٹکپٹے آخر دیکھنا      |
| تو مشوغرۂ بعلمش عہد جو           | علم چوں قشر بہت عہد ش مغز او |
| علم پر نازاں نہ ہو۔ کہ عہد جا    | علم چھلکا عہد ہے مغزے فتا    |

## بدکار کا حسدِ شیطانی

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| وافیاں لہجوں بہ مینہ کردہ سود    | تو چہ شیطانے شوی آنخا سود     |
| منفعت پاتے میں جب اہل وفا        | بچھ کو ہوتا ہے حسد شیطان سا   |
| بہر کرا باشد مزاج و طبع سست      | سے نخواستہ ایسے کس را تندہ ست |
| ہو طبیعت جب کسی کی کندہ ست       | کب وہ جا ہے دوسروں کو تندہ ست |
| گر نخواستہ ہی رشک ابلیسی بیبا    | از در و عویے بد رہا و وفا     |
| رشک ابلیسی سے گر ہے چھوٹنا       | کر کے دعوتی جلد حاصل کروفا    |
| چوں مفاہیت نیست بارے دم مزں      | کایں سخن عولیت اغلبا و من     |
| جب وفا تجھ میں نہیں تو دم نہ مار | ما و من ہے اس سخن سے آشکار    |
| ایں سخن در سینہ دخل مغز باست     | در خموشی مغز جاں را صد نماست  |
| ہے سخن سیکھنے میں آمد مغز کی     | مغز جاں کو صغہ نمو ہے غامضی   |
| چوں در آمد و زباں شد خرج ج مغز   | عجج کم کن تا بہانہ مغز زلفز   |
| جس زباں میں مغز آئے، خرج ہو      | کرد خرج اور رکھ بچا کر مغز کو |

سہ سیکڑوں ترقیاں +

مرد کم گو میندہ را فکر بہت زلفت  
 مرد کم گو فکر کو مضبوط پاسے  
 بہت افزوں گشت لاغر بود مفرز  
 چھلکے بڑھ جائیں تو ہو کمزور مفرز  
 بنکر اس ہر سہ زخمی رستہ را  
 دیکھ ان تینوں کو گر کچھ عقل ہو  
 ہر کہ او عصیاں کند شیطان بود  
 وہ ہے شیطان جو گناہوں میں بیٹھے  
 چونکہ در عہد خدا کردی و قا  
 گر خدا کا عہد پورا کر دیا کہ  
 از وفائے حق تو بہتہ دیدہ  
 چشم پوشی ہے وفائے حق سے کیا  
 گوش نہ او فوا یقضی گوش را  
 حکم ہے اذ فوا بعمد ہی سن ذرا  
 عہد و قرض ما چہ باشند اس میں  
 ہے ہمارا قرض اور وہ عہد کیا  
 نے زمین رازاں فروغ و لمتری  
 ہے زمین کو کچھ فروغ و بہتری

قشر گفتن چوں فزوں شکر فست  
 چھلکے باتوں کے بڑھیں تو مفرز  
 بہت لاغر شد چو مفرز افزوں و مفرز  
 چھلکے ہوں کمزور تو ہو مفرز افزوں و مفرز  
 چو را دوز را و پستہ را  
 بیٹھے کو، اخروٹ کو، بادام کو  
 کو خود دولت نیکیاں شود  
 اور نیکیوں سے خدا اس کو رہے  
 از کرم عمدت نکہدار و خدا  
 وہ نکہتیاں ہوگا تیرے عہد کا  
 اذ کس و اذ کس کہ نشیدہ  
 اذ کس و اذ کس کہ نشیدہ  
 تاکہ اوفی عہد کما یذہار  
 تاکہ وہ وعدہ کرے اپنا وفا  
 ہمچو دانت خشک کشتی بر زمیں  
 خشک دانوں کا زمیں پر ڈالنا  
 لے خداوند زمیں را سروری  
 اور نہ مالک کو زمیں کے سروری

لے عہد و کما قال اللہ تعالیٰ اعظم شانہ : فاذا کفرؤنی اذ کفر کفر و انکفرؤنی  
 و لا تکفرؤن۔ یعنی تم مجھے یاد کرو اور میں تمہیں یاد کروں اور میرا شکر کرو اور  
 کفر ان نصت مذکورہ سہ اذ فوا یقضی نی اوفی بصدق کفر۔ تم اپنا وفا  
 دنا کرو تو میں اپنا وعدہ تم سے وفا کروں۔



جزا اشارت کہ از بس سے بایدم

ہے اشارہ مانگتا ہوں میں وہی

خوردم ودانہ ہیا ورم نشان

کھا لیا تیرا دیا - لایا نشان

پس عاٹے خشک ہل اے نیکیخت

یہ دعاٹے خشک چھوڑ اے نیکیخت

گرنداری دانہ ایزدزاں دعا

گر نہیں ہے دانہ کر حق سے دعا

چونکہ مریم درد بودش دانہ نے

درد تھا مریم کو درد دانہ نہ تھا

زراں کہ وافی بوداں خاتون باد

کیونکہ وہ خاتون تھیں اک باصفا

آنجماعت را کہ وافی بودہ اند

جو وفا والے ہیں ان اصحاب کا

گشت دریا ہا شکم پرواز نشان

پیٹ دریاؤں کے خالی کر دئے

گشت دریا ہا مسخر نشان و کوہ

ان کے بس میں کوہ و دریا ہو گئے

ایں خود کر مہیست از بہر نشان

یہ سب الزام حق بہر نشان

کہ تو دادی اصل اسل اسل از عدم

جو عدم سے تو نے مجھ کو اصل دی

کہ از بس نعمت بہوئے ماکشاں

ہاں اسی نعمت سے پھر کر شاہاں

کہ فشاند دانہ میخواد درخت

کون دانہ ڈال کر مانگے درخت

بخشدت نخلے ز تخم ما سسے

پھر وہ دیگا نخل تخم ما سے

سبز کرداں نخل را صاعبے

سبز ان کا پیڑ حق نے کر دیا

بیمرادش داویدزاں صدمراد

بے دعا حق نے انہیں مقصد دیا

برہم صفتاں شاں افزو وہ اند

ساری مخلوقات سے رتبہ بڑھا

صحن میدا نہا متا بد را تر شاں

صحن صحرا سے نہ راز ان کے آٹھے

چار عنصر نیز بندہ آل گروہ

چار عنصر بھی غلام ان کے ہوئے

تا بہ بیند اصل انکاراں عیاں

تا کہ دیکھیں ان کو سب منکر عیاں

سہ کما قال اللہ تعالیٰ جل شانہ :- یَوْمَ یَسْأَلُ الْإِنْسَانَ مَا سَعَى -

یعنی وہ دن انسان پوچھے گا - جب کمائی کی تھی +

در نہاید در حواس و در بیاں  
 ہو نہیں سکتا بھی جی کا بیاں  
 دامنہ منقطع نے مسترد  
 جو نہ ہو پھر منقطع یا مسترد  
 ہست آں بخشہ پس صاحب کرم  
 بخشے والا بڑا ہے، دوا لکرم

آں کا متبائے نہاں شال کہ آں  
 مٹھوے آں کے ہیں کچھ ایسے نہاں  
 کار آں خود آں باشد ابد  
 کام وہ کر جو ہو باقی تا ابد  
 بلکہ باشد در ترقی و مبدم  
 بلکہ جو پائے ترقی دم بدم

## مناجات

خلق رازیں بے شہادت وہ نجات  
 خلق کو دے بے شہادت سے نجات  
 قائمی وہ نفس را کہ منقذیت  
 استقامت نفس کو دے تائیدات  
 قائمی وہ نفس را بخشش حیات  
 نفس کو قائم تو رکھ اور دے حیات  
 وار ہاں شال از دم صورت گراں  
 کہ نفسوں سے اہل ظاہر کے رہا  
 تانا باشد از حسد و پلہ و جہیم  
 تانا بن جائیں وہ شیطان لہیم  
 بچوں بھی سوزند عامہ از حسد  
 جل رہے ہیں اس حسد سے یہ عوام  
 از حسد خویشان خود را می کشد  
 اور حسد سے اپنے ہوئے میں تباہ

اے ہندہ قوت و نگین ثبات  
 دے دے رزق و نکلیں و ثبات  
 اندراں کاریکہ ثابت بود نیست  
 اور جن کاموں میں لازم ہے ثبات  
 اندراں کاریکہ وار د آں ثبات  
 اور جن کاموں میں حاصل ہے ثبات  
 صبر شال بخشش و کفہ میزاں گراں  
 پلہ کہ بجاری۔ عمل کر عطا  
 وز حسود می ماز شال خراے کریم  
 اود چھڑا آن کو حسد سے اے کریم  
 در لہیم قانی و مال و جہد  
 محو قانی العتوں میں ہیں تمام  
 یاد شال ہیں کہ شکر مے کشد  
 کرتے ہیں شکر کشی خود بادشاہ

|                                      |                                 |
|--------------------------------------|---------------------------------|
| کردہ قصید خون و جان یک دگر           | عاشقانِ لعبتِ این پر قدر        |
| خون میں آئیں میں کرتے سرسبز          | جو ہیں عاشق صورتِ ناپاک پر      |
| تا چہ کروند از حسد آں گمراہاں        | دیس و این خسرو شیریں بخواں      |
| ہو گئے گمراہِ حسد سے، ہے غضب         | دیس و این خسرو شیریں پیسہ       |
| کہ نہ چیز ند و ہوا اشاں ہم نہ چیز    | پس فنا شد عاشق و معشوق نیز      |
| کیا تھے خود کیا اُن کی بھی حرص و ہوا | ہو گئے معشوق و عاشق سب فنا      |
| مر عدم را بر عدم عاشق کند            | پاک الہی کو عدم برہم زند        |
| ہو عدم جس سے عدم ہی پر خدا           | پاک ہے حق۔ جو عدم کو دے مٹا     |
| نیست را و ہست را مضطر کند            | در دل بے دل حسد ہا سر کند       |
| نہیتی ہستی کو پھر مضطر کرے           | دل میں عاشق کے حسد کو راہ دے    |
| از حسد و ضرہ خود را میخوردند         | ایں زمانے کو ہمہ مشفق قرار دے   |
| بن کے سوتیں کھا رہی ہیں اپنی جان     | عورتیں جن میں محبت کی ہے شان    |
| از حسد اندر گدا میں منزل لستند       | تا کہ مردانے کہ خود سنگیں دلند  |
| کون سی منزل میں ہو گئے، غور کر       | پھر وہ اسان بن کے دل میں سخت تر |
| بر دہیے ہر کسے جسمِ حریف             | گر نکر دے شرع افسوسِ لطیف       |
| کر تا رہتا ہر کوئی خونِ حریف         | شرع کا ہوتا نہ کر سحرِ لطیف     |
| دیو را در شیشہ حجت کند               | شرع بہر دفع شرائے زند           |
| شیشہ حجت میں ڈالے دیو کو             | چاہیے شرع شرع شور و شر ہو       |
| تا بے شیشہ در رود دیو فضول           | از گواہ و از بچین و از نگوئل    |
| دیو خود شیشے میں لے اُن سے پناہ      | یہ قسم اور یہ سزا اور یہ گواہ   |
| جمع می آید یقین از بزل و جد          | مثل میزانیے کہ خوشنودی و خند    |
| شوخی و سنجیدگی سے ہے نہال            | دو خندوں میں تو ترا زو کی مثال  |

|  |                                 |
|--|---------------------------------|
| شرع یا پھر ترازو والے یقین   | تا بد و خصماں رہند از مکر و کین |
| شرع کو مثل ترازو کر یقین   | تا کہ دشمن ہو رہائے مکر و کین   |
| گرترازو بنود آں خصم از جدال  | کے ریزا و ہم جیت و احتیال       |
| بے ترازو کس طرح دشمن چھٹے  | جنگ سے اور حیلہ و افسوس سے      |
| پس درس مرد از رشتہ بیوقا   | ایہمہ رشک است و خصمی جفا        |
| اس جہاں میں جو ہے رشتہ و بیوقا   | دشمنی ہے رشک ہے اور ہے جفا      |
| پس وراں اقبال و دولت چو الیہ   | چوں شود انسی و جہنی و رحد       |
| پھر بھلا اقبال و دولت کیا ملے  | انکس دین تو دشمنی میں ہیں پڑے   |
| آں شیاطین خود حسود کہند اند  | یکزماں از رہزنی خالی نپند       |
| حاسد کہتے ہیں یہ شیطان بھی   | رہزنی سے کب ہیں خالی اک ٹھری    |
| واں نبی آدم کہ عصیاں گشتہ اند  | از حسودی نیز شیطان گشتہ اند     |
| جو نبی آدم گناہوں میں پڑے  | وہ بھی ہیں شیطان حسد سے ہو گئے  |
| از نبی پرخواں کہ شیطانان انس   | گشتہ اند از مسخ حق با دو جنس    |
| دیکھ قرآن میں کہ شیطان انس کے  | مسخ ہو کر دو صورت بن گئے        |
| دیو چوں عاجز شود از افتناں   | استعانت جویدہ او از انسیاں      |
| دیو ہو جب عاجز فتنہ گری  | ڈھونڈتا ہے وہ مدد انسان کی      |
| کہ شمایا ریدہ یا مارہ سپے  | جانب ماٹید جانب دار سپے         |
| تم ہمارے دوست ہو یا رے کرد   | اور جانب دار بہر صورت رہو       |
| گر کسی را رہ نہ مند اندر جہاں  | ہر دو گوں شیطان ہم آید شادمان   |
| رہزنی کرتے ہیں جب یہ بیکار   | ہوتے ہیں شیطان دونوں شادمان     |
| سے کہ قال اللہ تعالیٰ شانہ و کذا یاک جعدا یکن نبی عناد و شیاطین الانس و الجن یوخی فی شکم الی فیض اور اسی طرح ہم نے یہ بھی کہلے انسی جن شیطان جاگرتا کہ |                                 |

بے بغور بغور کو غور دیتے ہیں۔ سنا یعنی انس و جن دونوں قسم کے شیطان

|                                   |                               |
|-----------------------------------|-------------------------------|
| ور کے جانبر دوشد و رویں بند       | لو حہ پیدا رند آند و رشک مند  |
| ان سے بچکر جس نے لی دیں میں بہانہ | رشک کرتے ہیں یہ اُس سے اودانہ |
| ہر دوشیخا بند و ندان حسد          | بر کے کہ داد و ادیب اور اخود  |
| یہی حسد سے دانت دونوں پیٹتے       | جب کسی کو عقل خالق سے ملے     |

## مذہبی نبوت کا پادشاہ کا سوال کرنا

|   |                                  |
|---|----------------------------------|
| شاہ پر سید طش کہ بے وحی بہیت                | یا چہ حاصل دار و انگس کہ نبی ست  |
| شاہ نے پوچھا ہے آخر وحی کیا                 | جو نبی ہے اس کو کیا حاصل بتا     |
| یا چہ بخشد مر کے را در سخن                  | غیر اس نصیح زباں کن یا کن        |
| کیا ہے اُس کی گفتگو سے فائدہ                | اس زبانی ایک نصیحت کے سوا        |
| چہیت نفع از خدمتش و صحبتش                   | و انکہ تالیع کشت چہ ورتبتش       |
| خدمت و صحبت سے اُسکی نفع کیا                | جو موتالیع، اُس کو کیا سہے فائدہ |
| گفت آں خود چہیت کو حاصل شد                  | یا چہ دولت ماند کو واصل شد       |
| بولا کیا ہے جو اُسے حاصل نہیں               | کو کسی نصیحت سے وہ واصل نہیں     |
| گیرم ایں وحی نبی بجز نیست                   | ہم کم از وحی دل ز نبور نیست      |
| کنج ہیں وحی نبی میں کب چہے                  | کم نہیں پھر بھی وہ پھر کی وحی سے |
| چونکہ وحی الرب الی النخل است                | خانہ حبیش پہاڑ حلوا شدہ است      |
| آیا "اَوْحٰی الرَّبُّ اِلٰی الْخَلِّیِّ تٰ" | گھر بھر حلے سے اُس کی وحی کا     |
| او بنور وحی حق عز و جل                      | کرد عالم را پد از شمع و حل       |
| آخر اُس نے وحی نور حق کو لے                 | بھرد پا عالم کو موم اور شہد سے   |

ملہ کا قال اللہ تعالیٰ - فَاَوْحٰی رَبُّکَ اِلٰی الْخَلِّیِّ اَنْ اَتَّخِذَ مِنْ رِیْقِ الْجَبَّالِیِّ نَبِیُّنًا۔  
یعنی میرے پروردگار نے شہد کی مکھی کی ہاد بے گی کی کہ پہاڑوں میں اچھے گھر بنائے +

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| ایک کرناست بالا سے رود          | وحیش از زنبور کے گستر بود       |
| جس کو کرناست کا ہے درجہ ملا     | بہر سے گستر وحی ہوئی اس کو کیا  |
| لے لیا عطیناٹ کو ٹر خواندم      | پس چراغ کے روشنہ ماعدم          |
| بڑھ کے عطیناٹ کو ٹر اسے امی     | کس نے عطیل ہے اور تشنہ بھی      |
| یا مگر فرعون کو ٹر چو نیل       | بر تو غوں کشتت نا خوش علیل      |
| یا تو ہے فرعون کو ٹر مثل نیل    | ہو گیا ہے غوں تجھ پر اسے علیل   |
| تو یہ کن ہزار شوار ہر عدد و     | کو نہادو آپ کو ٹر را گلو        |
| تو یہ کر اور ہونہ اس کا ہم نظیں | آپ کو ٹر جس کے صفے میں نہیں     |
| ہر کرادی ز کو ٹر سرخرو          | او محمد خوشست با او گبر خو      |
| تو جسے کو ٹر سے دیکھے سرخرو     | وہ محمد خو ہے بیابا اب اس کی خو |
| تا احب اللہ آئی در حبیب         | کز درخت احمدی با دوست حبیب      |
| ہو حبیب اللہ میں صرا غمساہ      | ہو درخت احمدی سے سید غوار       |
| ہر کا دیدی ز کو ٹر خشک لب       | دشمنش مہدار بچوں مرگ و تب       |
| تو جسے کو ٹر سے دیکھے لشک لب    | جان دشمن اس کو چون مرگ و تب     |
| زانکہ او بوجہل شد یا بولہب      | دور شوزو تا نیستی در کرب        |
| کیونکہ وہ بوجہل ہے یا بولہب     | دور وہ اس سے نہ پائے تا عقب     |
| گرچہ بابائے تو ہست و ام تو      | او حقیقت ہست غوں آشام تو        |
| گرچہ وہ ہو باپ یا ہواں تیری     | در حقیقت وہ ہیں غوں آشام ہی     |

لے نقد کرنا یعنی ادھر کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی تحقیق ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی ہے +

لے کما قال اللہ قلای عزوجل۔ رانا اعطیناک الکوثر۔ یعنی تحقیق ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے +

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| از خلیل حق بیاموز اے پس       | کہ شدا و بزارا قول از پدر    |
| سیکھ یہ باتیں خلیل اللہ سے    | باپ سے بزار وہ سچے ہوئے      |
| تا کہ بغض بند آئی پیش حق      | تا نگہ و بر تو رشک عشق و ق   |
| "بغض بند" کہ کے ہو پیش خدا    | اور نہ رشک عشق میں ہو مبتلا  |
| تا بخوانی لا و لا اللہ را     | در نیابی منہج این راہ را     |
| تو نہ جب تک لا و لا اللہ پڑھے | راستہ سیدھا سمجھے کیونکر ملے |

## عاشق و معشوق کی حکایت

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| آں کے عاشق بہ پیش یا رخود       | یہ شمر داز خدمت داز کار خود   |
| ایک عاشق سامنے معشوق کے         | خدمتیں گنوار یا تھا کھر سے    |
| کڑ برائے تو چنیں کرم چناں       | تیر یا خوردم دریں دزم و سناں  |
| یہ کیا تیرے لئے اور وہ کیا      | پیرا ہے دل پہ کھائے بر ملا    |
| مال رفت و زور رفت نام رفت       | برس از عشقت لئے کام رفت       |
| زور و زور اور نام بہ پانی بھرا  | ہو گئی ناکامیوں کی انتہا      |
| صبح صبح خفتہ یا خنداں نہانت     | یہ صبح شام با سرو سامان نہانت |
| سوتا ہنستا ہیں سحر کو کب ملا    | شام کو کب با سرو سامان ہوا    |
| آنچہ اولو شیدہ بود از تلخ و درد | در حضور او یکا یک سے ٹمرو     |
| اُس پہ جو گزری تھی اچھی باری    | اُس نے سب معشوق کے منہ پر کھی |
| زہراے منہ سے بل سے نمود         | برورستی محبت صد شہود          |
| بدعا احسان کر لے سے نہ تھا      | کھلی شہادت عاشقی کی یہ ملا    |

سَلَامٌ لِّعَنَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ +

ماشقاں یا تشنگی زراں کے ہر دو

ماشقاں کی تشنگیوں کو کب بچھے

کے ز اشارت بس کند حوت لہلہ

چھوڑے مچھلی کیونکر آپ کو غلوار

در شکایت کہ گفتیم یک سخن

بہر گھر یہ تھا، نہ کچھ بھی کر سکا

یک چوں شمع از قنادیگریست

شمع کی صورت جلائی تھی وہی

ایں زماں رشاد کن تو بار نیک

بے گمراہ آپ کا ارشاد کیا

بر خط تو پاؤں سر بہا وہ ام

میں ہوں تیرے خط فرماں پر لدا

ورچو پھلی میلنی خونم سبیل

مثل بچنی وقت میرا خون کر

ورز نقبہ م عیسیٰ مریم کنی

نقریں یا عیسیٰ اور مریم بنا

بہر فرمان تو وارم جان و تن

جان و تن صدے ہیں تیرے علم پر

گوش یکشا پس داندرباب نیک

کان اپنے گھول اور سن سے ذرا

آں نگر وی آنچہ کردی فرج ہاست

کام کرنے کا نہ کچھ تو نے کیا

ما قلاں یا یکا اشارت بس ہر دو

عاقلوں کو ایک اشارہ کام دے

مے کند تکرار گفتن بے طال

کرتے ہیں اظہار حالت بار بار

صد سخن می گفت زراں درد کہن

دفتر اپنے درد الفت کا کہا

آتشے پوش نمیدانست چسیت

آگ نامعلوم تھی دل میں تھی

بعد گر یہ گفت انیہا رفت یک

بہر کہا رو کر۔ ہو جو کچھ ہو

ہر چہ فرمائی بجاں استادہ ام

جو کہے تو۔ اوں سوجاں سے بجا

گرد آتش رفت باید چوں غلیل

چوں غلیل آتش میں جاؤں بیخطر

ورچو پوسن چاہ و زندانم کنی

مثل پوسن چاہ میں مجھ کو گرا

رخ نگر دامن مگر دم از تو من

رخ نہ پھروں میں بھی مجھ سے مگر

گفت مشوق ایشہم کردی یک

یو لا عشوق آہ یہ سب کچھ کہا

کا تچہ اصل اصل عشقت لاس

تو ہے اصل عشق سے نا آشنا



|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| گفت آں عاشق بگو آں اصل صحبت    | گفت آں عاشق مروست تمہیتی ست     |
| برہ عاشق ہے وہ اصل کار کیا     | ہو لا اصل کار ہے ہونا ستا       |
| ایں ہمہ کردی نمودی زندہ        | ہاں ہمیرا ریا ریاں بازندہ       |
| باوجود اس کام کے زندہ ہے تو    | ہو فنا جائہاں اگر بھٹا ہے تو    |
| گر بمیری زندگی باقی تمام       | نام نیکوٹے تو ماند تا قسیم      |
| تو مرے تو زندگی پائے تمام      | اور ہو حیری نیک نامی کو قسیم    |
| چوں شنود آں عاشق بیخوشی        | آہ سرے سرے کشید از جان تن       |
| عاشق بیخود کے جب ایسا ستا      | ایک آہ سر دھینچی بر مسلا        |
| ہمد راند م شد و راز و حال بداد | ہمچو گل در باغخت سر خندان و شاد |
| جان اس کی ہو گئی فوراً ستا     | مر گیا وہ مثل گل ہنستا ہوا      |
| ماندا و خندہ برو وقف اب        | ہمچو جان پاک احمد با احد        |
| یوں شگفتہ ہو گیا وہ ستا اب     | جیسے جان پاک احمد اور احد       |
| لور مہ آلودہ کے گردو اب        | گر زند آں نور بر سر نیک و بد    |
| ہو کدر نور کیوں کر چاند کا     | نور ہے گو نیک و بد پر ڈالتا     |
| اور جملہ پاک و اگر دو بھٹا     | ہمچو نور عقل و عیاں سوئے اک     |
| لوٹ پاتی ہیں ضیائیں سوئے ماہ   | جیسے نور عقل و عیاں سوئے اک     |
| وصف پاک و وقف بر نور مست       | تالیشش گر بر سخاسات دست         |
| وصف پاک و وقف ہے مر کے لئے     | تالیش اس کی گو سخاست پر چسے     |
| زراں سخاسات رہ و آلودگی        | نور حاصل نگر و بدر کی           |
| وہ سخاست اور وہ آلودگی         | نور کو کرتی نہیں گندہ بھی       |
| ارجعی بشنید نور آفتاب          | سوئے اصل خویش باز آند شباب      |
| ارجعی مٹنے ہی نور آفتاب        | ٹوٹ آیا اصل کی جانب شباب        |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| نے زکشتہا برونگے بماند         | نے زکشتہا برونگے بماند        |
| اور نہ اُس پر رنگ گلشن کا چڑھا | کو نہ گھوڑوں کا اثر اس پر رہا |
| ماند در سوختے او صحر او دشت    | نور ویدہ نور ویدہ باز گشت     |
| دشت و صحر اُس کی حسرت میں ہے   | لور لور ٹکاؤ دیکھتے ہی لور کے |
| ماند در صحرائے ویدہ باز گشت    | چونکہ زس ویرانہ لوریں باز گشت |
| دشت ویدہ میں رہی پھر باز گشت   | نور نے اُس کے جو جھوڑے کو دشت |

## ایک مفتی سے کسی کا مسئلہ پوچھنا

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| گر کے گرید ہو جو در نماز     | اُس کے بر سید از مفتی بہ راز   |
| گر نمازوں میں کوئی لوح کرے   | بوجہ ایک مفتی سے یہ ایک شخص نے |
| یا نمازش جائز و کاہل شود     | اُس نماز او عجب باطل شود       |
| یا وہ ہو جائے گی کامل اس طرح | کو نماز اس کی ہے باطل اس طرح   |
| ہنگری تا او چہ ویدہ کہ گریست | گفت آپ یہ نامش بہر صیت         |
| وہ گرے پس تو دیکھا اب برما   | یو لا آپ یہ نام اُس کا ہوا     |
| تا چنیں باز چشمہ خود شد رواں | آپ یہ تا چہ پیداست از نہاں     |
| ہو گیا جو اپنے چہے سے رواں   | آپ یہ دے سے کیا دیکھا نہیں     |
| یا مذمت از گنا ہے در نماز    | گر ز شوق حق کند گریہ و راز     |
| یا گنا ہوگی ندامت سے گوار    | ہے جو شوق حق میں وہ گریہ و راز |
| زانکہ اُس آپ تو دفع آتش بہت  | یا ز خوف حق بود گریہ خوش بہت   |
| دے یہ بات آگ کو تیری بجھا    | یا جو خوف حق سے تیرونا بھلا    |
| قرب یا بد درو حق لا محال     | ہیشکے گیر و نماز او کمال       |
| قرب یا بد حق وہ پاسے لا محال | اس سے حاصل ہو نمازوں کو کمال   |

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| روٹھے یا بدزئوحم اور نماز        | آں جہاں گردیدہ سہکوں پر نیا   |
| اس سے بدلتی پائے کی اس کی نماز   | ہے اگر اس قسم کا اس میں نیاز  |
| رسیاں بکست ہم بیکست ک            | وزد رنج تن بود وز درد سوک     |
| ٹوٹے دھاگا اور نکلا جان لے       | اور جو رونے رنج تن یا سوگ سے  |
| کہ دل و جانش ز ماتم کرد و درد    | ور فغاں از ماتم فرزند کرد     |
| درد و ماتم میں اگر ہیں جسم و جان | ماتم فرزند سے گر ہے فغاں      |
| زانکہ با اختیار گرد دل گرد       | مے نیز رواں نماز او دویکو     |
| کیونکہ غیروں سے ہوئی بیکست       | تو نماز اس کی نہیں کچھ کام کی |
| گریہ اور نیز بے حاصل بود         | پس نمازش بیشکے باطل شود       |
| اور بے حاصل ہے رونا یا گہار      | بالیقیں باطل ہوئی اس کی نماز  |
| ترک خویش و ترک فرزنداں نیاز      | زراں کہ ترک تن بود اصل نماز   |
| ترک اولاد و یگانہ ہے نیاز        | کیونکہ ترک تن ہی ہے اصل نماز  |
| تن بنہ بر آتش نمرود رود          | از تحلیل آموز قسریاں کن ملہ   |
| آگ میں نمرود کی جا بے خطر        | سیکھ ابراہیم سے ذبح پسر       |
| کو بکا فرقت ہیچ نہ تا بکا        | حاصل آنکہ تا بدانی اے کیا     |
| رونے رونے میں ہے فرق بر ملا      | مختصر ہے سمجھ لے اے فتا       |

## مرید اور پیر کی حکایت

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| پیر اند گریہ بود در نصیر    | یک مرید اندر آمد پیش پیر      |
| دیکھا اپنے پیر کو روئے ہوئے | اک مرید آیا جو آئے پیر کے     |
| گشت گریاں بے چشمش دویہ      | شیخ را چوں دید گریاں آں مرید  |
| دفعۃً کرنے لگا وہ بھی فغاں  | شیخ کو دیکھا جو یوں گریہ کتاں |

|                                 |                                      |
|---------------------------------|--------------------------------------|
| گوشت و دیکھا رخت و کرد و بار    | چونکہ لاغ اسلا کنند یا کسے بیدار     |
| اہل گوش رک بار و بہر او بار     | ہنستا ہے۔ لعلیں جو آپس میں دیدار     |
| بار اول از رو تقلید و سوم       | کہ جسے بیند کہے خند و قوم            |
| پینے تقلید آہسی آئے آئے         | ہنستا اور دنگو جو دیکھے ان خود ہنستے |
| گر بخند و بچو ایشاں آنواں       | بہخیر از حالت خستندگان               |
| مثل آندوں کے وہ ہنستا ہے کہ     | ہنستے والوں کی نہیں کچھ بھی خبر      |
| ہا ز او پرسد کہ خندہ بر چه بود  | پس دوم کز است بخند و چوں شنود        |
| یو ہنستا ہے بھڑ ہنستے کئے کس سے | و جو جب معلوم ہو تو پھر جسے          |
| پس مقلد نیز ماسند کراست         | اندر اں شادی کہ اور ارمیر است        |
| پس مقلد بھی ہے بہر اسے فتا      | اُس خوشی میں، جس سے وہ، ہنس با       |
| پر تو شیخ آبد و منہل ز شیخ      | قبض و شادی نزد مریداں تل شیخ         |
| اس پر بھی پر تو پڑا تھا شیخ کا  | شیخ ہی مصد ہے قبض و لبط کا           |
| پر تو شخصیت اس تقلید شیخ        | چون بیند شادی از تائید شیخ           |
| شیخ کا پر تو ہے اور تقلید شیخ   | جب خوشی میں وہ کہے تائید شیخ         |
| چوں سہر آب نور سے بزر حاج       | گر ز خود و اند آں باشد لہاج          |
| بھیے ڈلیا پانی پر مشو شیشے پر   | سے حماقت۔ سمجھیں نور ایشادگر         |
| چوں جدا گرد ز جو داند عنود      | کا ندروں آں بچے ش از جو ہی بود       |
| جب وہ ڈلیا ہوگی تری سے جدا      | سمجھیں پانی وہ سب تری کا تھا         |
| آگینہ ہم بداند از غروب          | کمان لمع بود از مہ تابان خوب         |
| آگینہ نہ سمجھگا دست غروب        | جاند کے مدد کے میں تھا وہ نور خوب    |

سے اہل دل کی اصلاح میں دل کی تنگی اور کشادگی کو کہتے ہیں۔  
 تھ لہنی جب جیاند سچب سہائے گاتو شیشے کو معلوم ہوگا کہ میں اسی کے نور سے روشنی تھا

پس بخند و چوں سحر بار دوم  
 پھر جیسے گاہوں سحر بار دوم  
 کہ ہر ایں تقلید برے آتش  
 یہ تو سنا تھا فقط تقلید ہی  
 کایں حقیقت بود و این سرور و آزار  
 یہ حقیقت اور یہ اسرار و آزار  
 شائے میگردم از غیبان و سور  
 اندھے ہیں سے تھا گرفتار سرور  
 درک سستم سست نقشے می نمود  
 میری نیم سست نقی اک نقش زار  
 کو خیال و کو تحقیق راست  
 کج خیال اور جھوٹی تحقیق اسکی ہاں  
 تا چو اندیشہ کند ہیچونکہ سپر  
 تا وہ اندیشہ کرے مانند پیر  
 یا موز و جوز یا گریہ و تفسیر  
 یا ہی میوے یا ہے رو ناد لہیز  
 گرچہ وار و بحث باریک دلیل  
 گو بہت باریک ہو اس کی دلیل  
 از بصیرت میکند اورا کیل  
 دور رکھتے ہیں بصیرت سے اسے  
 پر و وراشکال گفتن کا رست  
 ہو چکی۔ اب ہے نقطہ اشکال ہی

چونکہ چشمش را کشاید امر قلم  
 کھولے گا جب اس کی آنکھیں حکیم قلم  
 خندہ آید ہم بر آں خندہ خودش  
 اپنے ہنسنے پر پھر آئیں ہنسی  
 گوید از چندیں رو دور و دراز  
 پھر کہیں گاہ سے غفے دور و آزار  
 من و ناں اوی چکوہ خود و زور  
 اور اس جگہ میں رہ کر خود سے دور  
 من چہ بے لستم خیال و این جہود  
 اس کو کیا سمجھا تھا میں اور تھا یہ کیا  
 طفل راہ را فکر مروان کجاست  
 طفل رہ میں فکر مروان کہاں  
 طفل را چہ فکر آید در ضمیر  
 بچے کا کیا فکر کیا اس کا ضمیر  
 فکر طفلان وایہ باشد یا کہ شبیر  
 فکر بچوں کی ہے وایہ یا ہے شبیر  
 آن مقلد ہست چوں طفل علیل  
 یہ مقلد بھی ہے اک طفل علیل  
 آن لغو و درویش و در شکیل  
 وہ تر و درویش اور اشکال کے  
 مایہ کال سدم مہر و لیست  
 بچہ بھی وہ جو سرمہ اسرار غشی

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| اے مقلد از بخارا باز گرد     | رو بخواری تا شوی تو شیر مرد  |
| تو بخارا سے مقلد نہ آ        | یاؤں خواری کی طرف اچھے نہ    |
| تا بخارے دگر یعنی درون       | سفر ال در مجلس لایفقہون      |
| تا بخارا اور دیکھے دوسرا     | بزم میں ہیں کے میں انکھ صفا  |
| پیک اگرچہ در زمین بک تک بہت  | چوں بدریافت بگستہ گشت        |
| نیز ز غفلت میں جیسے نامہ بر  | اور دریا میں ہو عاجز ازاد تر |
| او حملنا ہم یوسف الیرویس     | آنکہ نحوست در بھروسہ کس      |
| بس رواں غفلت میں ہوتا ہے وہی | جو ہے غرق بھر وہ ہے آدمی     |
| بخشش بسیار دارد شہ بدو       | اے شدہ دروہم و تصویفے و تو   |
| بخششیں اس بہ خدا کی ہیں سوا  | تو تصور ہی میں دکھرا ہو کیا  |

## تقلید ارونے والے مرید کا باقی حال

|                               |                            |
|-------------------------------|----------------------------|
| آل مرید سادہ از تقلید نیز     | گریہ میکرد و حق آل عزیز    |
| وہ مرید سادہ بھی تقلید سے     | گویہ کرتا تھا موافق پیر کے |
| او مقلد وہاں بچوں مرد کر      | گریہ مہدیہ و ز موجب ہنجر   |
| وہ مقلد بہترے کی مانند تھا    | گریہ دیکھا وجہ سے نا آشنا  |
| چوں بسے بکر بہت محنت کر و رست | از پیش آمد مرید خاص نقت    |
| خیر جب رودھو کے وہ باہر گیا   | اک مرید خاص نے چھپا کیا    |

لے بخارا کی تحصیل اس نئے کی کہ وہاں کسی زمانے میں علم و ہنر اور بہت دلائل کا پڑا  
بہت گرم تھا +

لے کا قال اللہ تعالیٰ اعظم شاذ: "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ وَخَلَقْنَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ  
یعنی بیشک ہم نے ناولاد آدم کو بزرگی دی + وہ بار کیا ان کو غفل اور تری میں +

|                                     |                                    |
|-------------------------------------|------------------------------------|
| ازدفاق گریہ شیخ از نظر              | گفت اے گریاں چو برے خبر            |
| دیا گریاں شیخ کو کو دیکھ کر         | بولا بادل کی طرح اے بے خبر         |
| گرچہ در تقلید بستی مستفید           | اللہ اللہ اللہ اے وافی مرید        |
| بہرہ در تقلید سے کو ہو گیا          | اللہ اللہ اللہ مرید بادل           |
| من چواو بگر لیتیم کایں منکر لیت     | تا نگونی دیدم آتشہ میکر لیت        |
| میں بھی رو یا۔ کفر ہے یہ سر بسر     | یہ نہ کہنا اُس کو سہارو نا دیکھ کر |
| میت سمجھوں گریہ آں مؤتمن            | گریہ کز جہل و تقلید است و ظن       |
| شیخ کے رونے سے کیا نسبت اُسے        | گریہ جو ہو جہل اور تقلید سے        |
| ہست زیں گریہ ہداں و دواز            | تو قیاس گریہ پر گریہ مساز          |
| اس میں اور اُس میں ہے فرق اے بے خبر | تو قیاس گریہ، گریہ پر نہ کر        |
| عقل اینجا بیچ نتواند فتا و          | ہست آں از بعد سی سالہ جہاد         |
| عقل کہ جانتی ہے اس جا خیر باد       | ہے وہ روزنا بعد سی سالہ جہاد       |
| عقل را باور من اینجا ہلہ            | ہست زانسو کفر و صدمہ حلالہ         |
| عقل جو کچھ بھی کہے باور نہ کر       | عقل سے ہے سینکڑوں منزل اُدھر       |
| روح داند گریہ عین الملع             | گریہ او نز غم ہست و نز فرح         |
| جانتی ہے روح لطف چشم نم             | رونے کا باعث خوشی ہے اور نہ غم     |
| ز انجہ وہم عقل باشد اور لیت         | گریہ او خندہ او راں سر لیت         |
| نہم سے ہے دور وہم و عقل کی          | رونا ہننا اُس کا ہے کچھ اور ہی     |
| دیدہ نادیدہ دیدہ کے شود             | آب دیدہ اوچہ دیدہ او بود           |
| اندھے کی آنکھوں میں بینائی ہو گیا   | آب دیدہ عقل کیا دیکھے بھلا         |

سہ یعنی پیر کو +

سہ یعنی تینیں برس کے جہاد بالنفس کے بعد ہے +

آنچہ اوہیندنتاں کردن مہاس

پیر جو دیکھے ہو کیا اس کا قیاس

شب گریزد جو نگہ لور آید زوور

بھانگر سے دیکھ کر شب کر دھو

لپٹہ بگرے دز باد باد باد

کرتا ہے پھر ہواؤں سے گریز

چوں قدیم آید حدت گرو عہد

جب قدیم آئے، حدت بیکار ہو

بر حدت چوں زو قدم و نگش کن

جب قدم لڑے حدت بپاؤنگ ہو

گر بخواہی تو بیانی صد نظیر

تو اگر چاہے تو ہائے سنو نظیر

ایک الکہ و خمر الکہ حروف

یہ الکہ و خمر اسے انجی

حرف ہا ماند بدین حرف از ہروں

ظاہری حرف ان سے ہیں ملتے ہوئے

میر کہ گہر او عصائے زامتھاں

امتھاں آہاتھ میں جو سے عصا

عیسویست ایندم نہ باد ہر سے

مال دم چھٹے نہیں وہ ہر ہوا

ایک الکہ و خمر اسے پھر

یہ الکہ و خمر اسے پھر

نور قیاس عقل دز راہ حواس

عقل ہے مجبور، عاجز میں حواس

پس چہ واند ظلمت شب حال لور

ظلمت شب ہائے کیا بھر حال لور

پس چہ واند پشہ ذوق باد باد

پس وہ کیا ہائے ذوق باد تیز

پس کہا واند قدیم کے را حدت

کیا حدت ہائے قدیم کو کہو

چونکہ گردش نیست ہر نگش کن

نہیست ہو کر اس کا ہر ہم رنگ ہو

ایک من پر واند ارمائے فقیر

بھگ کو بیکس کیا ہے پر وائے فقیر

چوں عصائے موسیٰ آمد و رفت

سید سے ہیں مثل عصائے موسیٰ

ایک باشندہ سقا سقا این زبوں

باطنا کتر ہیں ان کے دست سے

کے بود چوں اس عصا وقت ہیاں

اس عصا کی طرح ہو گید نگر بھلا

کو بیاید از قرح یا از غے

جو خوشی اور غم سے بکھلے، اسے کس

آمدہ است از حضرت علی البشر

ان سے ہیں جو خود ہیں آقائے بشر



کر تو جاں داری بدی چشمیں ہیں  
چشم ظاہر سے نہ دیکھ اسے جان جاں

سے نماید ہم ترکیب عوام  
اور بظاہر ہے وہی ترکیب عام

گرچہ در ترکیب ہر تن جنس دوست  
گو ہے ہم جنس اس کا ہر اک آدمی

یہ سچ اس ترکیب را باشد ہماں  
پردہ ترکیب محمدؐ ہے کہاں

کہ ہمہ ترکیب با گشتند مات

جس سے ترکیبیں ہوں عالم کی بات

ہست بر بالا و دیگر بالشیب

سب سے بالا اور سب سے کاسباب

تہجی لفظی صورت در در ماندگی

ہو یہ کفج صورت، اگر ہو مردنی

چوں عصاحم از دا و خدا

دین ہے رب کی عصاحہ کا

قرص ناں از قرص در قرص نیک

رونی قرص ماہ سے لیکن ہے دور

فہم او و خلق او و خلق او

فہم اکمل کی اور اس کا خلق عام

غیبت از مہست محض صنع ہو

صنعت خالق سے ہے اس سے نہیں

ہر الف لام سے چہ میماند ہیں

ہر الف لام اس سے لٹا ہے کہاں

گرچہ ترکیبش حرفت کے اہام

گرچہ ترکیب حرفی ہے تمام

غیبت ترکیب محمدؐ لحم و پوست

کب ہے ترکیب محمدؐ ظاہری

گوشت دار و پوست دار و استخوان

گوشت ہے اور پوست ہے اور استخوان

کاندراں ترکیب باشد معجزات

کیونکہ اس ترکیب میں ہیں معجزات

بھجیں ترکیب حکم و انکیب

اسے ہی ترکیب حصہ و کتاب

زانکہ از ترکیب آئے زندگی

کیونکہ اس ترکیب میں ہے زندگی

اژدہا گرد و شگافد بحرا

بھاڑے دریا کو یہ ہی کہ اژدہا

ظاہر ش ماند بظاہر باولیک

لٹا ہے ظاہر سے گو ظاہر ضرور

گر یہ او ٹھنڈہ او لطق او

اس کا رونا، اس کا ہنسا اور کلام

عقل او و ہم او و حق او

عقل و وہم اور حق، سب کچھ بالیقین

آن قاتل ماند از پیشال بس خاں

کھٹے جتنے تھے ہوئے سب ان پر بند

سوقیقہ فوت شد در مغنرض

فرعی بالوں میں ہوئے کھٹے فنا

تاگیری زیری بیانم حصہ

تا کہ تو مجھے بیاں کو حسب حال

قصہ بس دور لیکن بس قریب

دور کا قصہ ہے، لیکن ہے قریب

کاں کنیزک باخر خاتون چکر

کیا کہ ہے کے ساتھ بونڈی نے کیا

چونکہ ظاہر ہا گرفتند احمقاں

احمقوں کے کر لیا ظاہر پسند

لاجرم محبوب گشتند از عرض

وہ کئے محبوب ہو کر بد مسلا

باتو گویم در مشالش قصہ

ایک قصے سے میں دوں اس کی مثال

قصہ باطلوں و باعرض و مجیب

قصہ بھی وہ جو ہے لیا اور مجیب

اسی سخن باطل عمار باز گرد

یہ سخن بچہ ہے، لوٹ آ اور سنا

## ایک کنیز اور گدے کی حکایت

از و نور شہوت و فرطی گزرد

فرط شہوت سے تھا ڈر نقصان کا

خوجہ اربع آدمی سپے پردہ بود

آگنی خوتے جماع آدمی

ور ذکر کردے سپے اندازہ را

رکھتی تھی آلت پر جو اندازے سے

تارود نیم ذکر وقت سپوز

تارود نہ تھا ہو جب ہو وصل جو

ہم رحم ہم رو دہا را بدرد

بھاڑے آئیں اور رحم کو سرسبز

ایک کنیز سے شہوت پر خود فتن

ایک بوڑھی تھی گدے کی آشنا

آں خوجہ رایکاں خوکروہ بود

ظہر غریز کو یہ لذت مفت سی

ایک کدے بو دھیلت سازہ را

ایک گدہ تھا پاس جیلہ ساز کے

در قبضہش آں کدو کدے عجوز

ڈال دیتی تھی ذکر میں وہ کدو

گر ہمہ لخت خواند رہے روو

کیونکہ جب پورا سمائے عضو خر

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| خر ہے شد لاغرو خالتوں او       | ماند حیران کہ چہ شد خرابچو مو   |
| خر ہوا جاتا تھا لاغر بال سا    | مالکہ حیراں تھی اس کو کیا ہوا   |
| نعلبندال را نمود آگہ کہ چہیت   | علتِ خر کہ نتیجہ اش لاغربست     |
| نعلبندوں سے کہا ہے بات کیا     | لاغری کا کیا سبب ہے اور جتا     |
| ہیچ علت اندرون ظاہر نشد        | ہیچکس از ستر او مخبر نہ شد      |
| کوئی علت اس میں ظاہر ہی نہ تھی | تھی کسی کو کیا خبر اس بھید کی   |
| در تفحص اندر افتاد او بخند     | شد تفحص را دام دم مستعد         |
| تجی وہ تحقیقات میں ہر دم تھی   | مستعد دریافت میں تھی ہر گھڑی    |
| جد را باید بحیران بندہ بود     | زائکہ جد جو بندہ یا بندہ بود    |
| کوششوں کا بندہ ہونا چاہئے      | جو کرے کوشش اسے مقصد ملے        |
| چوں تفحص کرد از حال اشک        | دید خفتہ زیر آں خر گسک          |
| جب کیا دریافت اُس نے حالِ خر   | زیر خر لونڈی کو دیکھا سر بسر    |
| از شگاف در دید آں حال را       | بس عجب آمد اندو آں زلال را      |
| جب شگاف در سے دیکھا ماجرا      | مالکہ کو ہو گئی حیرت سوا        |
| خر ہے گاید کنیزک را چیناں      | کہ بعقل در سم مرداں با زناں     |
| ملتفت اس طرح تھا لونڈی سے خر   | جیسے عودت مرد ہوں با ہم دگر     |
| در حسد شد گفت این چچ مکنست     | پس من اولستر کہ خر ملک نیست     |
| بد حسد بولی یہ ممکن ہے اگر     | میں ہوں اولیٰ تر ہے میری ملک خر |
| خر مذب کشتہ و آموختہ           | خواں نہادہ است و چراغ افروختہ   |
| نومذہب اور ہے سیکھا ہوا        | خوان ہے موجود روشن ہے دیا       |
| گردنا دیدہ در غارتہ بکوفت      | کلے کنیزک چند خواہی غارت رفت    |
| گرد کب دیکھی تھی دستک دی گر    | اے کنیزک تاکہ کجا چھاڑی گھر     |

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| کالے کنیز کا دم در باز کن      | از پئے رو پوش مہکفت این سخن     |
| اے کنیز اکھول در میں آؤنگی     | ہمدہ پوشی کے لئے تھی کہ رہی     |
| راز را از ہر طمع خود نہفت      | کہ دھاموش و کنیزک را نگفت       |
| راز یہاں اس کے گارڈ سے کہا     | ہو گئی چھپا کچھ نہ لاندی سے کہا |
| کر دینہاں پیش شد دراکشاو       | پس کنیزک جملہ آلات فساد         |
| کھولا دروازہ چلی آئی وہاں      | باندی نے آلات کر کے سب نہاں     |
| لب فرو افکند یعنی صانم         | روتش کرو وودیدہ پر زخم          |
| ہونٹ لٹکائے کہیں لٹکے سہلی     | منہ جلے آئی وہ روتی ہوئی        |
| خانہ رامیر و فتم بہر عطن       | در کف او نرمہ جا رہے کہ من      |
| جھاڑتی تھی بکریوں کی عوا بگاہ  | ہاتھ میں جھاڑو تھی، بولی روسیہ  |
| گفت قاتلوں پر لب کاٹے و ستاد   | چونکہ با جا روئے ردا واکشاو     |
| دل میں بولی تاکہ، اے فتنہ گر   | جھاڑو لیکر ہاتھ میں کھولا جو در |
| چہیت اس خرم گستاخ ملت          | روتش کروئی و جا روئے پاکف       |
| اور گدھے نے کھاس کھائی چھوڑ دی | منہ جلے، ہاتھ میں جھاڑو ہے لی   |
| را انتظار تو در چشمش سوئے در   | نیمکا رہ و خشمکیں چلبان ذکر     |
| منتظر گویا ہے تیرا سوئے در     | خشمکیں ہے اور نہاں ہے ذکر       |
| داشتش آدم چون بھیرماں عزیز     | زیر لب گفت اب نہاں کرو از کنیز  |
| جرم بھی ظاہر نہ کہ اُس کا کیا  | بوندی سے پوشیدہ یہ دل میں کہا   |
| رو فلانکس راز من پیغام پر      | بعد ازاں گفتش کہ چادر کن بسر    |
| جا فلاں کو یہ مرا پیغام دے     | پھر کہا اس سے کہ چادر سر سے     |
| مختصر کردم من افسانہ زناں      | ابچہ نہیں کچھ آنچنان گوا آنچنان |
| عورتیں جیسے کہیں، مختصر        | اس طرح یہ کام کرو وہ کام کر     |

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| چوں ہمیشہ کرداں زیباستہ         | آنچہ مقصود است مغز آن نگیر    |
| اُس کو گر آئی روانہ فتنہ        | بے جو کچھ مقصود اُس پر غور کر |
| درد و لیست ہمہ گشت آن زماں      | بود از مستی شہوت شادماں       |
| بند در کے وہ بولی اُس کھڑی      | تھی اسے مستی شہوت سے خوشی     |
| رستہ ام از چارونگے از دورانگ    | یا قتم خلوت زخم از شکر بانگ   |
| ہو گئی میں سارے قصوں سے رہا     | مل گئی خلوت۔ کدوں شکر خدا     |
| در شرار شہوت خربے قرار          | از طرب کشتہ بڑاں زن ہزار      |
| شہوت خود بیکہ کر تھی بے قرار    | بڑھ گئی شہوت خوشی سے ہزار     |
| بزد گرفتن کچھ را بنود شکفت      | چہ بڑاں کاں شہوت ابر گرفت     |
| خوش ہوں احمق بزد کو جیسے لاد کر | کیسی شہوت تھی وہ خود شہوت بہر |
| تا نماید گرگ یوسف شہد شور       | میل و شہوت کر کند دل ادا کور  |
| گرگ یوسف شہد کرے ہو ہو شور      | دل کو شہوت کرے بہرا اور کور   |
| خویشی را نور مطلق داند او       | اے بسا مست ناز و ناز خو       |
| نور مطلق اپنے کو ہیں جانتے      | ہیں بہت سے خود و اس قسم کے    |
| بارہش آرد بگرداند ورق           | چو مگر بندہ خدا کر جذب حق     |
| راہ پرہ کردنی ہے بوشتا          | جذب حق سے صرف ایک مرد خدا     |
| در طریقت نیست الا عاریہ         | تا بداند کاں خیال ناریہ       |
| ہے طریقت میں نہایت عاریہ        | تا وہ سمجھے یہ خیال آتشی      |
| نہیست از شہوت بتر آفات وہ       | زشتہ را خوب بنما بد مشرہ      |
| بے بڑی آفت یہ شہوت اے کتا       | حرص بد کو بھی دکھائی ہے بھلا  |

سلہ حرص و حسد سے مراد ہے ۔

صد ہزاراں زیرِ کال اکودہ تنگ  
 لاکھوں داناؤں کو یہ کرتی ہے تنگ  
 یہ سنے راہوں نمایہ آں جھوٹ  
 خود کر۔ پوست کو یہ کر دے نہ کیا  
 شہد را خود چوں کند وقت نہرو  
 شہد کو کیا کچھ نہ وقت بہ کرے  
 بلا نکا ہی کن گرینہ از شور و شر  
 نکل دجائے شور و شر سے بھاگ جا  
 دخل را خر ہے بہا یہ لا حیرم  
 ہوگی جب آمد تو ہوگا خرچہ بھی  
 تاکہ دیوت نفکستہ اندر بلا  
 تانہ شیطان ڈالے کچھ بہ کچھ بلا  
 ورنہ آمد گر بہ و و نسبہ رلود  
 ریسے کی چرتی کو ہے ملی کا ڈر  
 زود برد پیش از انکہ بر نہد  
 یہ کچھ رکھ دے اس پہ تاکو کسے دیار  
 گرد آتش یا چینیوں و آتش بگرو  
 گرد آتش کیوں ہے پھر تاسر بہر  
 از شر رنے دیگ ماند نے اما  
 نو ہے کاندی د سالن یا یقیں  
 تا بہ و آں دیگ سالم درازین  
 تاکہ ہاڈی یک سسے اسے منتفی

صد ہزاراں ظلم غوش را کردہ تنگ  
 لاکھوں ہی ناموس کو ہے اس سے تنگ  
 بچوں خرے را پو کھفت مصری نمٹو  
 جب کہ ہے کو پوست مصری کیا  
 بر تو سرگیں را فسولش شہد کرد  
 شہد ہو گور بھی اس کے سحر سے  
 شہوت از خوردن لود کم کم بخور  
 کھانے سے ہوتی ہے شہوت کہی کھا  
 چوں بخوردی سے کشد سحر م  
 کھائے گا تو یاد موت آئے گی  
 پس نکاح آمد چو لا حول ولا  
 ہے نکاح شرح انکسول و کلا  
 چوں حریفیں خوردنی زن خواہد  
 حرص کھانے کی ہے تو شادی بھی کر  
 ہار سنگین بر خرے کو ہے چہ  
 جو نگہا ہو کو دنا کر اس کو بار  
 فعل آتش را نمیدانی تو سرود  
 فعل آتش کو نہ جانے سرود اگر  
 علم دیگ و آتش از نبود ترا  
 علم کی جب تک و آتش کا نہیں  
 آپ حاضر باید و فرہنگ فیز  
 ہانی ہونا چاہئے اور عقل بھی

پہوں ندانی دانش آہنگری  
گرد جانے پیشہ آہن گری

درفرو بست آل زن خراکشید  
در کیا ہند اور پھر کھینچا گدھا

در میان خانہ آوردش کشاں  
گھر میں لے آئی گدھے کو کھینچ کر

ہم برآں کر سی کہ دید اور کینز  
جو کی جو دیکھی تھی اس نو نڈی کے پاس

پا در آورد و خرا اندر سے پہنخت  
پاؤں سمٹے خرنے داخل کر دیا

خرمود بگشتہ در خاتوں فشر و  
خر جو زانو ٹپک کر اُس پر جھکا

برو دید از زخم خرنخت جگر  
زخم سے خرنے جگر تک پھٹ گیا

کر سی از یکسوزن از یکسوفتاد  
گر پڑی چو کی ادھر عورت ادھر

صحن خانہ پر زخوں شدن لگوں  
گھر کا آئیں خون سے سب پر ہوا

مرگ بد با صد قضیحت اسے پدر  
موت سوز سوائیوں سے بھی مگر

تو عذاب انخری لبش نواز نبی  
تو عذاب انخری سن قرآن سے

ریش و موسوز و جو آنجا بگذری  
جب ادھر جانے اجلے ڈاڑھی تری

شادمانہ لاجرم کبیر حبشید  
اس خوشی کا پھر نتیجہ پایا

جفت اندر زیر خرم در زماں  
اور پھر لیٹی وہ فوراً زیر خر

تار سدور کام خوداں قحبہ نیز  
اس پہ وہ قحبہ بھی لیتی بدحواس

آتش از کبر خرد وے فروخت  
آگ سی دی آلت خرنے لگا

تا بخایہ در زماں خاتوں بگرد  
ہو گئی فورا ہی وہ عورت فنا

رو دیا بگستہ شد از ہمدگر  
اور ٹکڑے ٹکڑے آمتوں کو کیا

دم نزد و در حال و در دم جاں بده  
لی نہ سانس اور جان دیدی سرسہر

مردا و برد جاں ریب المنون  
عادثہ یہ جان انس کی کیا

تو شہید دیدم از کبر خر  
تو لے دیکھا ہے شہید کبر خر

در جنس ننگے مکن حال افندی  
اور ایسی ننگ میں مت جان دے

وانکہ اس نفس پہ بھی زبردست

ہے یہی نفس یہی غمخوار

دردم نفس را بمیری در منی

گر منی سے اس کے رستے میں مرا

نفس مارا صورت غم بہ بد او

صورتِ غم نفس کو حق سے علی

ایں بود اظہارِ سہو در سستی

بہد ہو گا حشر میں یہ آشکار

کافراں را ہم کرد ایذا ز نار

کافروں کو حق نے بخشا خوفِ نار

گفت نے آن را صل عارِ راست

دی ندا ہے خرم کی جڑِ نارِ ہی

لقمہ اندازہ مخور دازِ حرمِ خود

حرم کے اندازے سے لقمہ ذخیرہ

لقمہ اندازہ مخور اسے مردِ حرم

حرم والے لقمہ اندازے سے کھا

زیرا بودن از من نگینِ تراست

اس کے لیے آنا اس سے بھی تر

در حقیقت اں کہ گمتر زان زلی

عورتوں سے بھی تو گمتر ہو گیا

زانکہ صورتِ تما کند ہر وقتِ خو

جیسی صورتِ دلہی سہرتائے علی

اللہ اندازِ تین چوں غمِ گرین

اللہ اندازِ تین کے غم سے گرفتار

کافراں گفتند نارِ اے لے ز عار

ہوئے کافر، نار بہتر ہے نہ عار

ہمچو آں ناکے کہ آں نیک بکاست

جس طرح اس نار میں عورت علی

در گلو گرفت لقمہ مرگ بہ

موت میں گرفتِ حلق میں وہ پھنس گیا

گرچہ باشد لقمہ حلوا و خبیب

لقمہ حلوی کا ہو، خطرے کا ہو یا

(نوٹ متعلقہ صفحہ گذشتہ)

لہ گما قال اللہ تعالیٰ عز وجل یحکمہ : وَ کُنْزِ یَقْنَمُ عَذَابِ

الْخِزْیِ فِی الْحَیْوَاتِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَاتِ ابْنُ الْأَعْرَابِ اخْزِی

وَقَضَمَ لَا یَنْصُرُ وَلَا نَاصِ یعنی ہم نے ان کو دنیا میں عذابِ سخت چکھایا

اور آخرت کا عذابِ بھمت ہی سخت ہے۔ اور کوئی ان کی مدد نہ کرے گا۔



حق تعالیٰ داد میزاں رازباں

حق نے ہے میزان کو بھی دی زباں

ہیں زحوص خویش میزاں رازباں

حوص سے اندھے کو اپنے نہ چھوڑ

حوص جوید کل برآید او ز کل

حوص دھونڈے کل کو کل کو دے مٹا

آں کنیرک میشد و میگفت آہ

چارہی تھی تو مڈی یہ کہتی ہوتی

کار بے استاد و خواہی ساختن

کرنا چاہا کام بے استاد کے

اسے زمن وزدید علمے ناتمام

کیوں چھپا یا مجھ سے علم ناتمام

ہم بچیدے دانہ مرغ از خورش

دانہ بھی خرمن سے چیتا مرغ باں

دانہ کمتر خور مکن چندیں غلو

دانہ کم کھا چھوڑ دے اتنا غلو

تا خوری دانہ نیفتی تو بدام

کھا کے دانہ تازہ بھندے میں بھنڈے

ہیں زقرآن سورہ رحمن بخواں

سورہ رحمن پڑھ قرآن میں ہاں

آز و حوص آمد ترا خصم و مضل

حوص دشمن ہے تری مناسل سے موز

حوص میرا ست آفیل ابن الجبل

حوص ہے سلطان اسے مست ہوا

کر دی اسے خاتوں تو استاد براہ

ٹالا اس کو جو تری استاد تھی

جاہلانہ جان بخواہی بافتن

جاہلانہ جان دیگی جہل سے

ننگت آمد کہ بہر سی حال دام

شرم آئی پوچھنے میں حال دام

ہم نیفتاے رسن در گردش

رستی گردن میں نہ بڑتی بیگیاں

بچوں کلو اخوا تندی بخوال لسنر فوا

گر کلو تہ پڑھتا ہے پڑھ لاسر فوا

ایں کند علم قناعت والسلام

ہیں قناعت کے یہی تو فائدے

سہ کما قال اللہ تعالیٰ : - وَاقِيمُوا أَنْفُسَكُمْ بِالْقِسْطِ وَلَا تَخْسِرُوا الْمِيزَانَ ط

یعنی اور انصاف کیساتھ تول کو سیدھا کرو۔ اور ترازو کو نہ گھٹاؤ نہ بڑھاؤ +

سہ "كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا" یعنی کھاؤ اور پیو۔ گو فضول خرچی

نہ کرو +

نعمت از دنیا خورد و عاقل نہ غم  
 کتیں کھاتا ہے رک عاقل نہ غم  
 چوں در افتد در گلو شاں جبل دام  
 جب گلے میں آئے پھنس جائے وہ دام  
 مرغ اندر دام دانہ کے خورد  
 مرغ کب کھاتا ہے دانہ دام میں  
 مرغ غافل میخورد دانہ ز دام  
 مرغ غافل دانہ کھائے دام میں  
 باز مرغ خان تجبر ہو شمشند  
 مرغ جو میں باخیر اور ہو شمشند  
 کاندرون دام دانہ زہر پاست  
 زہر ہے دانے کا کھانا دام میں  
 صاحب ام ابلہا نرا سر پرید  
 دام والا احمقوں کے کائے سر  
 کہ از انہما گوشت سے آید بکار  
 احمقوں کا گوشت آتا ہے بکار  
 پس کنیزک آداز اشکاف در  
 پس وہ لونڈی کھول کر آئی جو در  
 گفت آبخانوں احمق اس چو بود  
 لعل اسے خالوں احمق کیا بود  
 ظاہر ش دید ی سرش از کو نہاں  
 دیکھا ظاہر باز تھا اس کا نہاں

جا بلای محروم ماندہ ورنہ دم  
 اور نہ امت میں ہیں جا بل دم دم  
 دانہ خوردن گشت بر جملہ حرام  
 دانہ کھانا ان پر ہو جائے حرام  
 دانہ چوں بہرست در دام پرود  
 دانہ تو ہے زہر ہوتا دام میں  
 کچھو اندر دام دنیا میں عوام  
 اہل دنیا جیسے پھنسے میں پھنس  
 کردہ انداز دانہ خورد را خشک بند  
 دانہ کھانے سے رہا کرتے ہیں بند  
 کور آں مرغی کہ در فح دانہ شکار  
 کورہ جو دام میں دانہ پھنس  
 و اں نظر یفاں لا بھاسا کشید  
 سوئے مجلس دانے جو ہوں غفلت  
 و ز نظر یفاں بانگ نالہ ز زار  
 عاقلوں کا نالہ جب ہوں بیقرار  
 دید خانوں را بمرودہ زیر حسد  
 مانگہ کو مردہ دیکھا زیر حسد  
 گزرا استاد خود نقشے نمود  
 نقش تھا استاد کا جلوہ تما  
 اوستا ناگشتہ یکشادی دکان  
 کھول بیٹھی ہے ہنر سیکھے دکان

کیر دیدی ایچو شہد و چون غیبیں

کیر دیکھا شہد و غرما سے سوا

پاچو مستغرق شدی از عشقِ خر

یا کہ تھی اس درجہ محو عشقِ خر

ظاہر صنعت بدیدی ترا استاد

ظاہر صنعت جو دیکھی ایک بار

اسے بسا ز راقی گول بے وقوف

میں بہت مکار ایسے بے وقوف

اسے بسا شو خال اندک احتراف

میں بہت کستاخ ایسے پیشہ ور

ہر یکے در گف عصا کہ موسیم

ہیں لئے کف میں عصا موسیٰ میں ہم

آہ ازاں رونے کہ صدق صادقان

آہ وہ دن جب کہ صدق صادقان

آخر از استاد باقی را بیرس

بے کسی استاد سے درس بقا

جملہ جستی بازماندی از ہمہ

کی طلب گل کی توکل کو کھوٹیکا

صوت کے لشنید گشتہ تر جہاں

اک صدا سن لی ہے سن تر جہاں

آں لدورا چون بدیدی اسے حریص

اور کہ وہ دیکھا خدا سے مست ہوا

آں کہ وہ پنہاں بماندت از نظر

جو کہ وہ آیا نہ یہ مجھ کو نظر

اوستادی برگزفتی شاد شاد

اوستادی تو نے کر لی اختیار

از رو مرداں ندیدہ جز کہ صوف

دیکھتے ہیں صرف جو مردوں کے صوف

زاں شہاں ناموختہ جو گفت لاف

سیکتے ہیں لاف شاہی سر بسر

میدہد برا بلہاں کہ عیسیم

احقوں پر دم کریں چٹے ہیں ہم

باز خواہد از تو سنگ امتحاں

ہوگا مجھ سے خواستگار امتحاں

کہ حریصاں جملہ کورا مند خرس

اندھے گونے ہیں حریص بے حیا

صید گر کا مند ہیں ابلہ رمہ

ہیں شکار گرگ یہ بھیڑ ہیں فتا

بیخبر چوں طوطی از گفتِ باں

مثل طوطی ناشناسا کے زباں



# مریدوں کو شیخ کی تلقین اور مثال طوطی

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| طوطی در آئینہ می بیند او     | عکس خود را پیش او آورده رو     |
| طوطی آئینے میں خود ہے دیکھتا | اپنے آئنے عکس اپنی شکل کا      |
| در پس آئینہ آں استا نہاں     | حرف میگوید او یہ خوب خوش بیاں  |
| ہے پس آئینہ استاد اک نہاں    | ہے سکھاتا وہ ادیب خوش بیاں     |
| طوطیک چہ داشتہ کیس گفت بہت   | گفت آں طوطیست کا ندر آئینہ بہت |
| اور طوطی ہے سمجھتا کو بہنو   | طوطی آئینہ کی ہے گفتگو         |
| بس ز جنس خویش آموز و سخن     | بہنخیز از کراں گر گ کسں        |
| جنس سے اپنی ہے باتیں سمجھتا  | ہے خیر گر گ کہیں سے بر ملا     |
| کہ پس آئینہ سے آموز و سخن    | ور نہ ناموز و جزاں جنس خود سخن |
| جو سکھاتا ہے پس آئینہ سے     | ور نہ کب سیکھے سوا ہم جنس کے   |
| گفت را آموخت تراں مردہ       | لیک از معنی و مترش ہے خبر      |
| گفتگو مردہ ہنر سے سیکھ لی    | پر حقیقت کچھ نہ معنی کی کھلی   |
| از بشر گرفت منطق یک بیک      | از بشر جزاں چہ داند طوطیک      |
| نطق تو انسان سے حاصل کیا     | اور بشر کا کچھ نہ جانا نابرا   |
| ہمیشاں در آئینہ جسم ولی      | خویش را بیند مرید مستی         |
| یوں ہی آئینے میں جسم صانع کے | ہیں مرید اپنی تجلی دیکھتے      |
| عقل کل را از پس آئینہ او     | کے تو اندوید وقت گفتگو         |
| عقل کل کو آئینے میں سو ہو    | دیکھ کب سکھاتا ہے وقت گفتگو    |
| او کہاں دارو کہے گوید بشر    | آں دگر ترست و از آں بیخبر      |
| ہے کہاں اُسکو کہہتا ہے بشر   | را کہ ہے جو کچھ ہے اُس سے بغیر |

مے نہ اند طوطیست او یا ندیم  
یہ ہے طوطی کی صدا یا ہے ندیم  
کایں سخن اندر وہاں اقتاد و خلق  
ہے بہت اس بات کا آن کو مزا  
جز سلیمان قرآن خوش نظر  
کون جانے جز سلیمان خوش نظر  
منہر و محفل بد و افروختند  
مخفیں آراستہ پھر ان سے کہیں  
یاد را آخر رحمت آمد در کشود  
یا ہوئے آخر میں رحمت سے قریں

حرف آموز دوسرے قدم  
اس پر ظاہر ہی نہیں ستر قدیم  
ہم صغیر مرغ آموز ند خلق  
سیکتے ہیں لوگ چڑیوں کی صدا  
لیکن از معنی مرغان بے خبر  
کیا مگر یوں کے معنوں کی خبر  
حرف مرویشاں ہے آموختند  
باتیں دردیشوں کی اکثر سیکھ لیں  
یا بجز آں حرف شان زی نبود  
یا تو یہ باتیں ہی قسمت میں رہیں

## ایک صاحب کے خواب اور حاملہ کتیا

در رہے مادہ سگے بد حاملہ  
ایک کتیا راہ میں ہے حاملہ  
سگ بچہ اندر شکم بدنا پدید  
پیٹ میں تھے نہاں اٹھے بالیقین  
سگ بچہ اندر شکم چوں زوندا  
پیٹ میں یہ بچے کیونکر دیں صدا  
تھ چھپکس پیداست اس اندر جہاں  
ایسا دیکھا ہے کسی نے دہریں  
حیرت او دمہ دم بہشت بیش  
دمہ دم حیرت ہوئی اس کی سوا

آں یکے میدید خواب اندر چلہ  
خواب اک چلے میں تھا یہ دیکھتا  
ناگہاں آواز سگ بچگاں شنید  
دھتتا بچوں کی آوازیں سنیں  
پس عجب آمد وراں بانگہا  
پس تعجب ان صداؤں سے ہوا  
سگ بچہ اندر شکم نالہ کناں  
سگ بچے یوں پیٹ میں نالہ کریں  
چوں بہشت از واقعہ آمد بخویش  
جب وہ چونکا دیکھ کر یہ واقعہ

در چلنے کے کس کہ گرد و عقدہ حل  
 کیا کسی کا عقدہ چلتے میں ہو حل  
 گفت یارب نہیں شکال و گفتگو  
 بولا یارب کیسی مشکل آ پڑی  
 پتہ من یکشائے تابیروں روم  
 کھول پتہ میرے کہ باہر آؤں میں  
 آمدش آواز ہائے در زماں  
 آئی یہ اس کو صدائے ذوالجلال  
 کہ حجاب پردہ بیروں نامدہ  
 جو نہیں باہر حجاب دیدہ سے  
 پانگ سگ اندر شکم باشد زیاں  
 ہیٹ میں ناقص ہے کتنے کی صدا  
 گرگ نادیدہ کہ دفع او بود  
 گرگ کب دیکھا کہ دور اس کو کرے  
 از حریفی وز ہوائے سروری  
 ہے فقط حرص و ہوائے سروری  
 از ہوائے مشتری و کاروبار  
 مشتری کی حرص، غرق کاروبار  
 ماہ نادیدہ نشانہا سے دید  
 گو نہ دیکھا جاندا تھا ہے نشان  
 مشتری نادیدہ گوید صد نشان  
 مشتری غائب کے سے سو نشان

جز زور گاہ خدائے عزوجل  
 ہاں اگر چاہے خدائے عزوجل  
 در چلہ داماندہ ام از ذکر تو  
 ورد میں چلتے کے ہے ایک اتہی  
 وز حد لقمہ ذکر ناممنوں برم  
 نامناسب فکر سے چھٹ جاؤں میں  
 کاں مشائے واں زلاف جاہلاں  
 یہ ہے لاف جاہلانہ کی مثال  
 چشم بستہ بہیدہ گویاں شدہ  
 آنکھ بند اور بہیدہ باتیں کرے  
 نہ شکار انگیز و نہ شب پاسبان  
 کب ہے صید و پاسبانی موعا  
 وز دنا دیدہ کہ منع او شود  
 چور کب دیکھا کہ وہ مانع رہے  
 در نظر کند و بلا فیدن جری  
 بہیدہ کہتے ہیں وہ یوں ہے جری  
 بے بصیرت یا نہادہ در فتنار  
 بے بصیرت ہے گرفتار فتنار  
 روشنائی راہداں کڑے نہد  
 کرتا ہے ظلمت کو اپنی سون نشان  
 اثر خا بد و غنوشہ کف نہاں  
 جھاگ اڑائے مہبہ سے اچھے ہگلاں

|  |                                  |
|--|----------------------------------|
| از بجائے مشتری در وصفِ ماہ   | صد نشان نادیدہ گوید ہر جاہ       |
| مشتری کے واسطے ہیں وصفِ ماہ  | سوں نشان دیتے ہیں تا حاصل ہو جاہ |
| مشتری کو سود جوید خود کیست   | ایک ایشاں را در آں ریب شکست      |
| مشتری صرف ایک ہے سود آشنا  | لیکن اس میں ان کو شک ہے بر ملا   |
| الہوائے مشتری بے شکوہ  | مشتری را باد وادہ ایں گروہ       |
| ایک ناقص مشتری کی حرص میں  | مشتری سے اپنے بے پروا رہیں       |
| مشتری ماست اللہ مشتری  | از غم ہر مشتری میں بر قرآ        |
| مشتری ہے صرف اللہ مشتری  | تو غم ہر مشتری سے ہو رہا         |
| مشتری بے جو کہ جو یاں تو است   | عالم آغاز و پایاں تو است         |
| مشتری کو ڈھونڈ جو یا حیرا  | اول و آخر ہے تیرا جانتا          |
| میں کش ہر مشتری را بدست  | عشق بازی باد و معشوقہ بدست       |
| تو نہ ہو ہر مشتری کا ہم نشین   | عشق دو معشوق سے اچھا نہیں        |
| خود نیابی سود مایہ گر خرد  | نبودش خود قیمت عقل و خرد         |
| نفع کیا تجھ کو، تیری پوچھی جوئے  | عقل کی قیمت کہاں وہ دے سکے       |
| نیست اورا خود پہلے نیم نعل   | تو برو عرضہ کنی یا قوت و نعل     |
| مولے سکتا نہیں وہ نصف نعل  | تو دکھاتا ہے اسے یا قوت و نعل    |
| حرص کورت کرد و محرومست کند   | دلوں پھول خویش مر جو مت کند      |
| حرص سے محروم اندھا تو بنے  | اپنا سامعوں تجھے شیطان کرے       |
| <p>سَلَّمَ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ اللَّهَ يَشْتَرِي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ<br/>وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنْ لَّهُمْ الْجَنَّةَ. یعنی اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے ان کی جانیں<br/>اور مال خریدتا ہے۔ کیونکہ اُس کے پاس (معاوضہ دینے کے لئے) جنت</p> |                                  |
| ہے +   |                                  |

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ہمچنان کل صحابہ فیل و قوم کو طم | کردشاں مرجوم چوں خوداں سخوط   |
| جیسے قوم کو طم اور اصحاب فیل    | ہو گئے شیطان سے مرود و ذلیل   |
| مشتری را صابراں در یافتند       | چوں سوئے ہشتتری نشاقتند       |
| صابروں نے پا لیا وہ مشتری       | مشتری کی جستجو ہی چھوڑ دی     |
| وانکہ گردانید روزاں مشتری       | بخت و اقبال و بقا زوشد ہری    |
| اور جو اُس مشتری سے پھر گیا     | بخت و اقبال اور بقا سے بے جدا |
| ماند حسرت در حلیماں تا ابد      | ایچو حال اہل ضرواں در حسد     |
| ہیں حلیصوں کو ہمیشہ حسرتیں      | اہل ضرواں کی طرح حاسد بنیں    |

## اہل ضرواں و اراں کے حسد کا قصہ

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| یو دمرد صاعے رہا بے             | عقل کامل داشت پایاں دانے       |
| با خدا اور مرد صالح ایک تھا     | ماقبت اندیش، کامل عقل کا       |
| وردہ ضرواں بنو یک یمن           | شہرہ اندر صدقہ و خلق حسن       |
| گاؤں میں ضرواں کے نزدیک یمن     | تھا مخیر، صاحب خلق حسن         |
| کعبہ درویش یوسف کے گئے او       | آمدئے مستمنداں سوئے او         |
| کوچہ اُس کا کعبہ درویش تھا      | اس کی جانب آتے تھے سارے گدا    |
| ہم ز خوشہ عشرہ افسے بے رہا      | ہم ز گندم چوں شدے ز کہ جدا     |
| دسواں حصہ دیتا تھا وہ خوشے کا   | گیہوں دیتا تھا اس سے کر کے جدا |
| آرد گشتے عشرہ افسے ہم ازاں      | ناں شدے عشرہ و گردافے زناں     |
| دسواں حصہ آئے گا تھا بخشنا      | دسواں حصہ روٹی کا کرتا عطا     |
| از غلب عشری ہلکے و ز مورز       | عشر ہم و افسے و ساز و شک نیز   |
| دسواں حصہ دیتا انگور و نیکا تھا | دسواں حصہ شہرہ انگور کا        |



ہم زحلوا عشر واز پا لودہ ہم

دسواں حصہ ملے اور فالودہ کا

عشر ہر دخلے فرونگذاشتہ

دسواں ہر آمد کا دیتا قری وقار

ہیں وصیتہا کہ کرے ہر زماں

یہ وصیت تقادہ کرتا بیکساں

کالشد اللہ قسم مسکین بعدین

حصہ مسکینوں کا میرے بعد بھی

تا بجا نذر شاکشت و شمار

تا یہ کسیتی اور بھل باقی رہیں

وخلها و میوہا جملہ ز غیب

مال اور میوے یہ سب کچھ غیب سے

در محل دخل اگر خدے کنی

بر محل آمد کی گرد و گئے زکات

ترک اقلب دخل اور کشت زار

کھیت کے حاصل کو دہقاں بیشتر

بیشتر کار و خور و زناں اند کے

کھائے تھوڑا اور بوٹے بیشتر

زناں نیفشانہ بکشتن ترک دست

ہے زمین میں یوں وہ دانے ڈالتا

کفشگر ہم آنچہ افزاید زناں

کھانے پیے سے جو موچی کو بچا

مے فرونگذاشتہ از بیش و کم

کر تا نفا خیرات کم ہو یا سوا

چار بارہ دادے آنچہ کاشتہ

دسواں دیتا کھیت میں سے چار بار

جمع فرزندان خود را آنخواں

اپنے فرزندوں کو ہو کر شادماں

دالمیرہ از غرور و خویشتن

بند کر دینا نہ نخوت سے کبھی

در پناہ طاعت حق استوار

دامنی اللہ کے حفظان میں

حق فرستادہ است بے تخمین و کر

حق نے بے اندازہ ہیں تم کو دئے

در گہ سودا است بر سودے زنی

سود و سودا اس کا ہو گئے تا حیات

باز کار و چوں نیست اصل شمار

ہوتا ہے بھرا کیونکہ ہے اصل خر

کہ ندار دا و بردشیدن شکے

شک نہیں اُگنے میں اُس کے سرسبز

کایں غلہ تن ہم زناں نہیں حاصل شد

کیونکہ اس سے غلہ ہے پیدا ہوا

میخوچرم دادیم سختیاں

اُس سے چڑا مولے آیا نسیا

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| اصل روزی از خداواں سپر نفس      | ایں زمین و سختیاں پرده است و پس  |
| اصل میں تو ہے خدا روزی رساں     | میں زمین اور چڑھے پر وہ بیگماں   |
| ہم ازیں ہامیکشا بد رزق بند      | کہ اصول و فعل اینہا پودہ اند     |
| بس انہیں سے نکلے میں روزی کے در | یہ اصول آمد کے میں سب آپس        |
| ہم از انجا میکند داد و کرم      | دخل از انجا آمدش لا جرم          |
| پس اسی جانب سے ہے داد و کرم     | جب یہ آمد ہے اسی سے بیش و کم     |
| تا بروید ہر یکے را صد ہزار      | چوں بکاری در زمین اصل کار        |
| ایک کا رک لاکھ پائے گا صلا      | جب زمین اصل میں تو بوئے گا       |
| در زمینے کش سبب پنداشت          | گیرم اکنوں غم را در کاشت         |
| اس زمین میں جس کو سمجھا ہے سبب  | اچھا، مانا، تو نے کوٹ لایا بچ اب |
| جز کہ در لا بہ و دعا بر سر زنی  | چوں دوسہ سالے نر وید چوں کنی     |
| پھر بھڑا رہی دعا تو کیا کرے     | گر نہ دو رک سال تک دانہ اُگے     |
| دست دسر بردا دین رزقش گواہ      | دست بر سر مینر نی سوئے اکل       |
| دست دسر ہیں رزق پر اس کے گواہ   | مانند سے سر پیچے تو ہر اک        |
| تا ہم از مے جوید آگور زق چوست   | تا بدانی کا اصل اصل رزق اوست     |
| جائے روزی اسی سے ڈھونڈنی        | اب تو سمجھا اصل روزی ہے وہی      |
| مستی از مے جو مجھو از ہنگ و خمر | رزق المے جو مجھو از زید و عمرو   |
| مستی اس سے ہے، نہ ہنگ و خمر سے  | بہ رزق ڈھونڈ اس سے نہ زید و عمرو |
| نصرت از مے خواہنے از غم و خل    | منعمی زو خواہنے از گنج و مال     |
| ہنگ نصرت اس سے، خلقت سے نہیں    | مانگ نصرت اس سے دولت سے نہیں     |
| میں کرا خواہی در اندم خواندن    | عاقبت ز نسا، بخوای ماندن         |
| سوچ تو پھر تو بلائے گا کے       | ان سے آخر کو کچھ چھٹنا پڑے       |

ایندم اوراخوان باقی را بکمال

کر طلب تو اس کو سب کو چھوڑ دے

چوں یقرا المذعوب آید من آخیتہ

ایک دن سہاگیا بھائی بھائی سے

زاں شود پیروستان عت عدو

ایسے ہی ہر دوست ہو جائے عدو

روئے از نقاش بر سے تافتی

تو نے منہ پھیرا تھا اس نقاش سے

ایندم ار پارانت با تو صد شدند

اب اگر سو دوست ہوں تیرے فتا

تو بگونک روز من پیروز شد

تو سمجھ لے بس تیرے دن بھر گئے

ضد من گشتند اہل ایں سرا

ہو گئے دشمن میرے اہل سرا

پیش انراں کہ روزگار خود برم

پیشتر اس کے کہ کھوتا زندگی

کالہ معیوب بخریدہ بدم

میں نے یہ ناقص تھا سودا لے لیا

پیش انراں کہ دست مرا یہ شدے

آنکھ سے پانی بھی جاتی بے شمار

مال رفتہ عمر رفتہ اسے نصیب

پھر یہ کہتا عمر کھوئی مال بھی

تا تو باشی وارث اک جہاں

تا وارثت تجھ کو دنیا کی سہلے

بھربا لمولود یوما من ابیہ

اور بیٹا باپ سے نفرت کرے

کہ بت تو بود از رہ مانع او

راہ کار دڑا تھے یہ بت دیکھ تو

یچوں نقشے انس دل سے یافتی

نقش انساں تھے تیرے دل میں بے

وز تو برگردند و در خصم روند

تجھ سے بھر کر ہوں وہ سب نا آشنا

آنچہ فردا خواست شد اصر و رشد

کل جو ہوتا تھا ہوا اب جان لے

تا قیامت عین شد پیشیں مرا

جو قیامت میں تھا ہوتا اب ہوا

عمر بالیشاں بیایاں آورم

اور یوں برباد کرتا عمر بھی

شکر کہ عیش پیکہ واقف شدم

شکر ہے آگاہ بیوں سے ہوا

عاقبت معیوب بیروں آئے

اور آخر میں نکلتا عیب دار

مال و جاں وادہ پئے کالہ معیب

مال و جاں کی جیس بد کو نذر دی

نقد و ادم ز تر قلبے بہتدم

نقد دیکھ کھوٹا سونا لے لیا

شکر کا میں قلبیش پیدا شد کنوں

شکر ہے وہ کھوٹ ابھی ظاہر ہوتی

طلب نامے تاکنوں در گردنم

کھوٹے سے رہتا جو دامن واسطی

چوں یکہ تر قلبی اور دُشمنود

کھوٹ جو چلے سے ظاہر ہو گئی

یار تو چوں دشمنی پیدا کند

دوست جب کچھ دشمنی ظاہر کرے

تو ازاں اعراض او افعال کن

اُس کے پھرنے سے نہ ہونا کہناں

بلکہ شکر حق کن ناں بخش کن

بلکہ شکر حق کر اور نہ ہارت کر

از جواش زود بیروں آمدی

گوں سے اُس کی تو نکلا زود تر

ناز نہیں یا ہے کہ بعد مرگ تو

ناز نہیں دودوست جو بعد فنا

آں مگر سلطان بود شاہ و قبیح

تا نہ خود ہو گا وہ سلطان رفیع

رستی از قلاب آشوب و غل

کھوٹوں کے کروٹنا سے تو چھٹا

شاہ و شاداں سوئے سخا نہ شدم

عیلیٰ و مستی کی طرت خوش خوش کیا

پیش ازاں کہ عمر بگذشتے فزون

کچھ زیادہ عمر ابھی گزری نہ تھی

حیث یوسف عمر ضائع گردنم

ریخ ہوتا عمر کی تفسیح کا

پائے خود را واکشم من زود زود

جلدی جلدی اُس سے ہو جاؤں ہری

گر ز رشک حقد و بیروں زند

اور کرے حملہ حد یار رشک سے

خویش متن را ایلہ و ناداں کن

احق و ناداں نہ ہیں اسے نوجواں

کہ تکشتی در جواں او کہن

اس سے تجھ کو کچھ نہیں پہنچا ضرر

تا بجوئی یار صدق سرمدی

تا کہ یار صدق ڈھونڈے سرسہر

رشتہ یاری او کرد سہ تو

دوست تیرا اور بھی ہو گا سوا

یا بود مقبول سلطان و ضعیف

یا کوئی مقبول سلطان کا ضعیف

عجز او دیدی عیاں پیش زاجل

عزت اُس کی پائے کا پیش قضا

گر بدانی گنج زر آمد نہاں  
 کر تو سوچے اک خزانہ ہے نہاں  
 تا ترا یا چار رخ زانو کند  
 تاکہ اپنا اس سے تو منہ پھیرے  
 خصم گردند عدد و سر کشاں  
 تیرے دشمن اور عدد و ہوں لاکھ  
 لاتدرنی فرو خوا تاں از احد  
 اب نہ تنہا چھوڑو کوئی کب سنے  
 ہم زو اولست عہد با قیاں  
 بے گنجی سے رونق عہد بقا  
 گندم خود را بارش اللہ سیار  
 خرمن اپنا ارض حق پر کر شمار  
 دیو را با دیوچہ زو تر بخش  
 دیو کو دیک سے تو کر دے ہلاک  
 ہچو کبکش صید کن اے زہ صقر  
 کر شکار اے چرخ مثل کبک اے  
 ننگ باد گر کند کبک شکار  
 شرم ہے گر کبک کا ہو تو شکار  
 جوں زمین شاں شورہ بدست  
 تھی زمین کھاری نہ کچھ بھولی پھلی  
 چند را آنے بیاید و اعجب  
 کچھ سماعت میں بھی وسعت چاہئے

ایں جفاے خلق بر تو درجاں  
 یہ جفا مخلوق کی تجھ پر عیاں  
 خلق را بالو چینیں بد خو کند  
 خلق کو وہ اس لئے بد خو کرے  
 ایں یقین ان کا نہ را خر جملہ شاں  
 کر یقین اس کا کہ آخر یہ تمام  
 تا بمانی با فغاں اندر لحد  
 اور تو تربت میں بھی نا لے کرے  
 اے جفایت بہ ز عہد و افیاں  
 ایک ہے تیری جفا عین وفا  
 بشنواز عقل خود اے انبار دار  
 عقل کی باتیں سن اے سرایہ دار  
 تا شود امکن زو زو از شیش  
 چور اور کھن سے رہے تا کچھ دباک  
 کہ ہے ترساندت بہر دم ز فقر  
 جو ڈراتا ہے تجھے اس فقر سے  
 باز سلطان عسزیر و کامیار  
 باز سلطان ہے تو اور کامگار  
 بس وصیت کرو و تخم و عطا کاست  
 کی وصیت اور نصیب ان کو دی  
 گرچہ نا صم را بود صد اعیہ  
 مگر نصیحت ہے بہا نا صم کرے

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| تو بصدِ لطیف بندش مے دہی        | اور چند ت مے کند پہلو تھی       |
| لطف سے حیرت نصیحت ہے بھری       | چند سے کرتا ہے وہ پہلو تھی      |
| پک کس نامستوع زاستیزور و        | صد کس گو بندہ را عا بزک         |
| ایک ناشنوا کہ جو جھگڑا کرے      | سیکڑوں کی گفتگو کو مار دے       |
| زانبیا ناصح تر و خوش لہجہ تر    | کے بود کہ کوفت و مشان و حجر     |
| انبیا سے ناصح و خوش لہجہ تر     | کون ہے، پتھر پر تھا جنکا اثر    |
| زانچہ سنگ کوہ در کار آمدند      | مے نشد بد بخت را یکشاوہ بند     |
| جس سے کوہ و سنگ میں بھی تھا اثر | بد نصیب ان سے نہ بچے کچھ بھروسہ |

## خدا کی بخشش اور قدرت قابلیت پر موقوف نہیں

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| آنچنوں دہا کہ بدشاں ماومن      | نعت شاں شدیل اشد قسوة          |
| تھا بھرا جن کے دلوں میں مادمین | ول میں پھر ان کے پیش توالمین   |
| چارہ آل عطاءے مبدلیست          | داد اور قابلیت شرط نیست        |
| ہے علاج اکبر کا عطاءے کبریا    | قابلیت سے ہے دین اسکی سوا      |
| اینگہ بسے راعصا تعبہاں شدہ     | ہمچو خورشید سے کفش رخشاں شدہ   |
| دست موئی میں عصا تھا اڑوا      | اور پھیلی میں تھی سو ج کی دنیا |
| صد ہزاراں معجزات انبیا         | کاں نگینہ در ضمیر و عقل ما     |
| ہیں کروڑوں معجزات انبیاء       | عقل و دلیں انکی گنجائش ہو کیا  |
| نہیت از اسباب تصریف خدمت       | نہیتہا را قابلیت از کجاست      |
| میں سے سب اسباب افعال خدا      | قابلیت نیستی کو کی عطا         |
| قابلی اگر شرط عقل حق ہے        | ایچ معدومے بہستی نامے          |
| قابلی موقی اگر شرط عطا         | نہستی بہستی کا مافی رنگ کیا    |

سنتے نہاد و اسباب و طرق

اس نے اسباب اور تباہی راستے

بیشتر احوال بر سنت رود

حالتیں فی الجملہ ہیں پابند راہ

سنت و عادت نہادہ ہامزہ

سنت و عادت کو رکھا ہامزہ

بے سبب اگر عزیمت و اصول نیست

گو بظاہر بے سبب عزت نہیں

اے گرفتار سبب بیروں میں

اے گرفتار سبب، پتاں نہ ہو

ہر چہ خواہد آں مستحب آورد

وہ مستحب ہے، جو چاہے وہ کرے

ایک اغلب بر سبب ارادہ لغاد

ہے مگر اکثر سبب پر انحصار

چوں سبب نہود چہ رہ جوید مرید

گرد ہوں اسباب رستہ کیا لے

ایں سببہا بر نظر پابند ہاست

یہ سبب نظروں کے پردے میں گئے

ویدہ باید سبب سوراخ کن

وہ نظر لا جو سبب کو چھید دے

تا مہربان بیند اندر لامکاں

لامکاں میں ہو مہربان آشنا

طالبان راز پر ایل رزق تنق

طالبوں کو آسمانوں کے تلے

گاہ قدرت خارق سنت شود

گو بدل دیتی ہے قدرت گاہ گاہ

باز کردہ خرق عادت معجزہ

خرق عادت کو بنایا معجزہ

قدرت از عزل سبب معزول نیست

بے سبب ناقص مگر قدرت نہیں

ایک عزل آں مستحب ظن میر

کاٹھ اسباب جان اس ذات کو

قدرت مطلق سببہا پرورد

قدرت مطلق سبب کو توڑ دے

تا بداند طالب لیے حبس مراد

تا ہو طالب جستجو سے کامگار

پس سبب راہ سے آید پدید

پس سبب ہر راستے میں راستے

کہ نہ ہر دیدار صنعتش را سزاست

حاصلے سبب میں کہاں دیدار کے

تا حجیب را بر کند از رخ وین

پھٹے ہر پردے کو جوڑے گاٹ کے

ہرزہ بنید جہد و اسباب کال

کوشش و اسباب سے جہد بنیاد

نہیں اسباب و سائل اس کے پور  
 واسطے اسباب کیا ہیں اس کے پور  
 تا بہماند و غفلت چند گاہ  
 ہمارے غفلت میں دنیا کچھ دلوں

مستحب میرے ہر خیر و شر  
 میں مستحب ہی سے یہ سب خیر و شر  
 جو خیالی منعقد بر شاہراہ  
 ایک ہی رستے پہ ہیں اسباب یوں

## ابتدائے پیدائش آدم علیہ السلام

ازیدائے ابتلائے خیر و شر  
 تا خدا سے امتحان خیر و شر  
 مشیت خدایے از زمین بستان کر  
 ہا زمین سے ایک ٹھنی خاک لا  
 تا گذارد اور رت العالمین  
 تا کریں نقیل حکم داد کر  
 خاک خود را در کشید از دے علین  
 اور دامن کش ہوئی اُن سے وہ خاک  
 کر بجائے حرمت خلّاق فرو  
 پس خدا کی عظمتوں کے واسطے  
 رو بہ تاب من عنان غنای بخش  
 پھیرے مجھ سے تو ٹھوسے کی عنان  
 بہر اللہ بل ہر او در گذر  
 واسطہ حق کا، تو مجھ کو کر برکی  
 کر و بر تو روح و علم کل پدید  
 علم جس کے مجھ کو کل کا دے دیا

چونکہ صالح خواست ایجاد بشر  
 جب ہوئی منظور ایجاد بشر  
 جب میل صدق را فرمود رو  
 حکم یہ جبرئیل صادق کو دیا  
 اور میل بہت زیادہ زمین  
 وہ کر بہتہ جب آئے خاک پر  
 دست سونے خاک کاں مومین  
 خاک کی جانب بڑھا یا دست پاک  
 پس زباں بکشا و خاک لا بہر کو  
 خاک یوں بولی زبان مجھ سے  
 ترک من گو و برو جانم بخش  
 چھوڑ دے مجھ کو تو میری بخش جان  
 و زکشا کشہامی تکلیف و خطر  
 کشش سے غوث اور تکلیف کی  
 بہر آں لطف کہ حق برگزید  
 جو کیا حق نے طفیل اُس لطف کا



تو ملائک را معلّم آدمی  
 تو معلّم ہے فرشتوں کا تمام  
 ہم سفیر انہیں خواہی بدن  
 تو سفیر انہیں ہو جائے گا  
 بر سر قیلت فضیلت بودازاں  
 ہے فضیلت تجھ کو اس درجہ پر  
 بانگ صوفی نشأت تنہا بود  
 جسم کی بالید کی اُس کی صدا  
 جان جان تن حیات دل بود  
 جان جان تن ہے ہر دل کی حیات  
 باز میکائیل رزق تن بود  
 میں وہ میکائیل دیتے تن کو رزق  
 او بداد کیل پر گراست قبل  
 تا پگروہ رزق بانگے بالیقین  
 ہم ز عزرائیل با فہر و عطب  
 ہے گماں تو بہتر عزرائیل سے  
 حامل عرش ایں چہار ندو شاہ  
 عرش کے حامل فرشتے ہیں جو چار  
 روز محشر ہشت مینی حاملانش  
 پورے اُس کے آٹھ حامل محشر میں  
 لہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل۔ و یحمل عرش ربک تو قہم یومئذی ثمانیہ  
 یعنی تیرے پر دروگاہ کا عرش اُس دن آٹھ فرشتے، اٹھائے گئے +

دائما با حق مکلم آدمی  
 حق سے کرتا ہے ہمیشہ تو کلام  
 تو حیات جان روحی بے بدن  
 تو ہے روح بے بدن، جان لقا  
 کو حیات تن بود تو آن جاں  
 وہ ہے جان تن۔ تو جان جاں مگر  
 نفخ تو لشو دل یکتا بود  
 قلب کی بالید کی تیری نوا  
 پس ز دانش ذات تو فاضل بود  
 اور دانش سے ہے افضل تیری ذات  
 سعی تو رزق دل روشن و پر  
 تیری کوشش سے دل روشن کو رزق  
 داو رزق تو میکائیل  
 رزق کا تیرے کچھ اندازہ نہیں  
 تو ہی چوں سبق رحمت بر غضب  
 رحم جیسے قہر غالب رہے  
 بہترین ہر چہائے زانتباہ  
 تجھ کو ہے جادوں میں حاصل افتخار  
 ہم نو باشی افضل ہشت آنز دانش  
 اُن سے ہونگی بڑھ کے تیری عظمتیں  
 لہ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل۔ و یحمل عرش ربک تو قہم یومئذی ثمانیہ  
 یعنی تیرے پر دروگاہ کا عرش اُس دن آٹھ فرشتے، اٹھائے گئے +

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| بچے میرا وکڑاں مقصود چیست      | بچہ نہیں بریشمرو میگر لیست      |
| میں سے مقصد اسکا ہوتا تھا عیاں | اس طرح رورو کے کرتی تھی بیاں    |
| بست آں سوگند ہا برو کے سبیل    | معدن شرم و حیا بدجبر میل        |
| بند بن قصوں نے دستہ کر دیا     | سر بسر جہرل کھٹے شرم و حیا      |
| باز گشت و گفت یارب العباد      | بسکہ لاہ کر دوش و سوگند داد     |
| پھر کئے بوئے کہ رت اعلیٰ میں   | کی خوشا اہد نسیم اُن کو دیں     |
| لیک از انچہ رفت تو دانا تری    | من نبود متکم بکارت سرسری        |
| واقعہ تو ہانتا ہے بالیقین!     | میں نے تو اس کام کو نالا غیبیں  |
| ہفت گردون زبانی زمانہ اسے مہر  | گفت نامے کہ ز ہوش اسے بصیر      |
| گردشیں افلاک بہانوں چھوٹے      | وہ لیا نام اُس نے۔ جس کے خون سے |
| رحمت عام است احسان بودا د      | بچوں بنام تو مرا سوگند داد      |
| رحمتیں ہیں تیرے جود عام کی     | جب قسم دی مجھ کو تجھے نام کی    |
| ورنہ آسانست نقل مشیت رگل       | شرم آمد گشت از نامت مجل         |
| ورنالا تا خاک آساں تھا مجھے    | شرم آئی مجھ کو تیرے نام سے      |
| کہ بدنام شد ایں افلاک را       | بچوں تو قوت دادہ افلاک را       |
| آسمانوں کو جو جا ہیں بھاڑ دیں  | دیں فرشتوں کو یہ تو نے قوتیں    |
| برگزفتن یک غالب رحمتست         | مشیت خاک کے راجہ قدر و قوتست    |
| رحم لیکن مجھ پر غالب آگیا      | پھر بھلا کیا زود مشیت خاک کا    |

## حضرت میکائیل کا زمین پر آنا

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| مشیت خاک کے در پر باز سے دلیر  | گفت میکائیل رار و تو زیر    |
| اسے دلیرانہ خاک کی تسکھی تو لا | یولا میکائیل سے حق اب کو جا |

چونکہ میکائیل شد تا خاک و ادا  
 آئے میکائیل سوئے خاکداں  
 خاک لرزید و در آمد و در گریز  
 خاک لرزی اور بجاگی کانپ کر  
 سینہ سوزاں لاپہ کر و اجتهاد  
 سوز سینہ سے خوشامد اُس نے کی  
 کہ بحق لطف رحمان حمید  
 بس طفیل لطف رحمان حمید  
 کیل ازراق جہاں را مشرقی  
 مشرق پیمانہ و رزق خدا !  
 زانکہ میکائیل از کیل اشتقاق  
 ہے جو میکائیل مشتق کیل سے  
 کہ امانم وہ مرا آزاد کن  
 تم مجھے آزاد کر کے دو امان  
 معدن رحم آلہ آمد تلک  
 معدن رحم الہی ہیں تلک  
 ہمعنانکہ معدن قہر است دیو  
 جس طرح شیطان ہے معدن قہر کا  
 سبق رحمت بخضبت بہت لفتی  
 رحمتیں غالب غضب پر ہیں فتا  
 بندگاں دارند لاپہ خوئے او  
 اُس کی خونندوں میں بھی ہے آگئی

دست کردا و تا کہ بر باید از اداں  
 منی لینے کو بڑھایا ہوا تھا اداں  
 گشت اولابہ کنان و اشک ریز  
 کی خوشامد اور رونی سر بسر  
 با سر شک خویش سو گند واد  
 اشک خوئی کی قسم بھی اس کو دی  
 کہ بکروت حامل عرش مجید  
 جس سے تو ہے حامل عرش مجید  
 تشنگان فضل را تو مغربی  
 تو ہے دریا تشنگان فضل کا  
 دار و کیال شد و راز رزاق  
 اس لئے ہو رزق کو تم تاجے  
 میں کہ خوں آلودہ میکائیل سخن  
 دیکھو ہے رواد میری خوں چکاں  
 گفت چوں ریزم بریش اونک  
 بے کیونکر چھڑکوں زخموں پر تنک  
 کہ بر آرد از زنی آدم غنڈو  
 جس سے ہے انسان مجبور ہکا  
 لطف غالب بود و در وصف خدا  
 ہے خدا کے وصف میں غالب عطا  
 مشکہا نشاں پر ز آب جوئے او  
 مشک ان کی اس کی ندی سے بھری

اَلْاَسْوَلُ حَقِّ قَلَاوِزِ سُلُوکِ  
 وہ رسول حق جو تھے خفیہ سلوک  
 رقت میکائیل پیش ریت دیں  
 پھر کے میکائیل پیش حق گئے  
 گفت آوازائے برسرورپ دیں  
 پورے سے دانائے راز سے ریت دیں  
 خاکم از زاری و نوحہ پست کرد  
 اُس نے رورہ کرکھے عاجز کیا  
 آپ پر وہ پیش تو با قدر ہو  
 تھو کرتا ہے تو آپ دہ کی  
 آہ وزاری پیش تو بس قدر داشت  
 قدر جب تو آہ وزاری کی کرے  
 پیش تو بس قدر دار و چشم تر  
 قدر چشم تر ہے تجھ کو بیشتر  
 دعوت زاریت بطلے پیچ بار  
 دعوت زاری ہے دن میں بار بار  
 نعرۂ مؤذن کہ حی علی الفلاح  
 میں مؤذن کہتے کئی علی الفلاح  
 آنکہ خواہی کہ غمش غمتہ کنی  
 جس کو تم سے غمتہ کرنا چاہے تو

گفت الناس علیٰ فہم ملوک  
 پورے انسان علیٰ فہم ملوک  
 از غرض خالی و دوست آستین  
 اور بھی مقصد سے دونوں ہاتھ تھے  
 کرد خاک لایہ گر نوحہ و انہیں  
 سو غر شاہ کر کے روئی تھی زمیں  
 گریہ بسیار کرد آں روئے زرد  
 وہ بھل ہو ہو کے روئی پر طا  
 من تناسستم کہ آرم نامشہود  
 میں نہ سنا کہ یہ طاقت تھی میری  
 من تناسستم حقوق آں گناہت  
 میں حقوق اُس کے بھلا دوں کس نے  
 من چگونہ گشتے استیزہ گر  
 میں مجھ کو نہ کیوں بھلا اس بات پر  
 بندہ را کہ در نماز او یزار  
 بس نمازوں میں تو روئے زار زار  
 آں خلاص آں زاریت و اقرباج  
 دتے ہیں گویا وہ روئے کی صلاح  
 راہ زاری بردلش بستہ کنی  
 روکے روئے سے اس کو موبو

سلہ یعنی رعیت بادشاہوں کے مذہب پر ہوتی ہے ۛ

تا فردا پیدلا سبے دافے

تا کہ اُس پہ کوئی نازل ہو بلا

وانکہ خواہی کز بلا لیش داخری

اور بلا سے جس کو چاہے جھوڑنا

گفتہ اندر بنی کاں اُمّتاں

ذکر قوموں کا ہے خود تو نے کیا

چوں تضرع مے نکر دنداں نفس

وہ نہ زاری سے اگر کرے بکا

بیک لباشاں چوقاسی گشتیہ

دل مگر تھے سخت اُن کے ہوئے

تا انداختویش را مجرم عنید

خود کو گرسہ کش نہ جانے باخطا

چوں نہ باشد از تضرع شافے

اور نہ پائے اپنے رونے سے شفا

جان اور اور تضرع آوری

روح کو اس کی رُلائے بر بلا

کہ برایشاں آمد آں قہر گراں

جس پہ قہر سخت تھا نازل ہوا

تا بلا زایشاں نگشتے باز پس

توشتی واپس نہ اُن سے وہ بلا

آں گنہ ہاشاں عبادت مینمود

وہ گنہ کو تھے عبادت جانتے

آب از چشمش کجا دادند وید

اُس کی آنکھوں سے بہیں پیراشک کیا

## حضرت یونس علیہ السلام کی قوم کا قصہ

قوم یونسؑ را چو پیدا شد بلا

قوم یونسؑ پہ ہوتی نازل بلا

برق مے اندخت میسوزید سنگ

بجلیاں گرتی تھیں اور چلتے تھے سنگ

جملگاں بر باہا بودند شب

اچھے کوٹھوں پر چڑھے بیٹھے تھے سب

چونکہ یونسؑ از میانِ اُشال رفتہ بود

یونسؑ اُن کے درمیاں سے تھے گئے

ابر پر آتش جدا شد از سما

آگ کا بادل فلک پر ایک اُٹھا

ابر میفریدند میرخیت رنگ

جب گر جتا تھا۔ بدل دیتا تھا رنگ

کہ پدید آمد ز بالا آں کرب

آئیں ہوہ سے بلا میں وقتِ شب

از محمود و حقد آں قوم عنود

سن کے انکار و حسد اُس قوم کے

ایک چوں دیدہ آثارِ بلا  
 ہاں مگر دیکھے جو آثارِ بلا  
 جنگاں از باہا شیب آمدند  
 سب آخر کر کے نیچے ہام کے  
 ماوراں بچگاں بروں نہ افتند  
 چٹکے ماؤں نے بھی نیچے گود سے  
 از نمازِ شام تا وقتِ سحر  
 وقتِ مغرب سے برابر تا سحر  
 جملگی آوازِ بگرفتہ شد  
 پڑ گئی تھیں ان کی آواز ہی تمام  
 بعد نو میدی و آہ تا شگفت  
 سخت نو میدی تھی آہیں تار سا  
 قصہ نوئیں و دازست و در بقیں  
 تیرہ نوئیں تو عدست ہے سوا  
 چوں تضرع را بد حق قداست  
 گریہ و زاری کا حق ہے قداہاں  
 میں امید کنوں کیا اچست بند  
 اے امید اب چست کر اپنی کر  
 تضرع باش تا شاداں شوی  
 گریہ کر بہ وقت کا شاداں ہو کر  
 کہ برابر سے نہد شاد و مجید  
 کیونکہ وہ اللہ اسطفاں مجید

در تضرع آمدند و لا بہا  
 کی خوشامد اور دونا آگیا  
 سر پہ بند جانب صحر اشدند  
 سر پہ بند جانب صحر اشدند  
 تا ہمسہ نالہ لغیر افر اشدند  
 وہ بھی رونے اور بھلانے لگے  
 خاک میکروند بر سر آں نعر  
 خاک سر پہ ڈالتے تھے سر پہ  
 رحم آمد بر سر آں قوم نہ  
 رحم اس امت پر کیا لا کلام  
 اندک اندک ابرو اشدن گرفت  
 غصہ و غم و ابرو آخر کھل بھلا  
 وقت خاکست نہد بر مستفیض  
 اور یہ ہے وقت ذکر خاک کا  
 آں بہا کا خواست ناری کا خواست  
 قدا ایسی اور روسے کی کہاں  
 خیزائے گریہ و دامن بختند  
 رو کر بہنسا ہو میسر عمر بھر  
 گریہ کن تا بید ہاں فتنماں شوی  
 گریہ کرتا ہے دہاں فتنماں ہو کر  
 اشک را در فضل با خون شہید  
 اشک گودے رتہ خون شہید

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| ہر تضرع کو لوہا سوز و درد      | آں تضرع را اثر باشد بگرد    |
| گریہ میں سوز ہو اور درد ہو     | ہے اثر اُس کا پہنچتا مرد کو |
| لابہ کرد و اشک بہیم خویش را ند | رحمت آمد و ان غضب انشاں     |
| جب دئے آنکھوں سے دوا سو بہا    | رحمت آئی اور غضب رخصت ہوا   |

## حضرت اسرافیل کا زمین پر آنا

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| گفت اسرافیل را یتوان ما       | کہ پرواز خاک پر کن کف بیا       |
| بہر اسرافیل سے حق نے کہا      | جہاز میں پرواز مشیت خاک کا      |
| آمد اسرافیل ہم سوئے زمین      | باز آوازید خاکستان چنین         |
| اے اسرافیل ابھی سوئے زمین     | باقی بھرا اس خاک کے دلی ہی کہیں |
| کلے فرشتہ صور اے بچہ حیات     | کہ تو مہائے تو جاں پاید موات    |
| اے فرشتہ صور اے بچہ حیات      | بھونک سے مردوں کو تو دیگا شہات  |
| دردی در صور یک باک عظیم       | پر شود محشر خلایق از رسم        |
| صور میں بھونکیگا جب تو اک ندا | ہڈیوں سے ہوگا اک محشر ہوا       |
| دردی در صور کوئی اتصال        | بر جہیلے کشتگان کر بلا          |
| صور سے اپنے جو تو دیگا سلا    | انھو اب اے کشتگان کر بلا        |
| اے ہلاکت دیدگان از تیغ مرگ    | بمذنیہ از خاک سرچوں شاخ برگ     |
| ایک تیغ مرگ نے مارا تمہیں     | مثل شاخ و برگ نیکو حشر میں      |
| رحمت تو داند ہم گیر اے تو     | پر شود آں عالم از احوالے تو     |
| قیی رحمت ہی تو از مش ہے تری   | ہائے کا بھرسا عالم ز ندگی       |
| کو فرشتہ رحمتی رحمت نما       | حامل عرشی و قبلہ داد ہا         |
| رحم کر تو ہے فرشتہ رحم کا     | تو ہے منصف، حامل عرش خدا        |

چار چوڑی پیراویں مفطرت  
 چار نہریں بہتی ہیں غفران کی  
 جوئے عمرو دجلہ آب رواں  
 جوئے سے اور دجلہ آب رواں  
 درجہاں ہم چیز کے ظاہر شود  
 کچھ جہاں میں میں اثر ظاہر ہوئے  
 از چہ از زیر فنائے ناگوار  
 ان میں سے زہر فنائے ناگوار  
 زانچہار وقت نہ آئینختند  
 میں یہاں نقتے اٹھائے سر پہر  
 خود بدایں قانع شدند ایں ناکساں  
 ہو گئے قانع اسی پر بے حیا  
 چشمہ کردہ سینہ ہرزال را  
 سینہ دایہ کو چشمہ کر دیا  
 چشمہ کردہ از عنب دریا خیا  
 چشمے انگوروں کے باغوں میں بنائے  
 چشمہ کردہ باطن زنبور را  
 کر دیا چشمہ دل زنبور کو  
 از برائے طہر و بہر کرغ را  
 تاکیں اس سے طہارت اور کام  
 تو بدیں قانع شدی ابوالفضول  
 ہو گیا قانع انہیں پر سے فضول

عرش معدن گاہ داد و معدلت  
 عرش کان الصات اور احسان کی  
 جوئے شیر و جوئے شہد ہواں  
 جوئے شیر اور جوئے شہد ہواں  
 پس رعرش اندر بہشت تارود  
 جاتی ہیں فردس میں وہ عرش سے  
 گرچہ آلودہ است اینچا آل چہار  
 اس ملک میں گو کہ آلودہ وہ چار  
 جرعتہ بر خاک تیرہ ریختند  
 خاک پر اک جرعتہ ان کا ڈالکر  
 تا بچو میندیل آن را ایں خساں  
 تاکہ میں اصل کا اس کی چتا  
 شیردادہ پرورش اطفال را  
 دودھ بچوں کو کیا اس نے عطا  
 عمرو دجلہ و اندلیشہ را  
 دی شراب صاف تا غصہ دبائے  
 انگلیں دار و قن رنجور را  
 شہد دارو سے قن رنجور کو  
 آب بہر عام اصل و فرع را  
 کر دیا پانی کو باکل اس کے عام  
 تا از نہا پے بری سوئے اصول  
 تاکہ جائے ان سے تو سوئے اصول



بشنو اکنوں ماجد اے خاک را

سُن ڈرا اب خاک کا بھرا ماجرا

پیش اسرافیل گشتہ او عبوس

ترخ رُکد وہ آنا کے آگے ہو گئی

کہ بجتی ذات پاک ذوالجلال

ہاں طفیل ذات پاک ذوالجلال

من زمر تغلیب یوئے میرم

میں بدل جانے کا کرتی ہوں یقیں

میں ترحم کن بمن رحمت نما

رحم کر اور نشان رحمت کی دکھا

اے شفا و رحمت اصحاب درد

درد والوں کے لئے تو ہے شفا

لوہ اسرافیل باز آ مدد شاہ

لوئے اسرافیل بھی سونے خدا

کز بروں فرمان ہدای کر گیر

مجھ کو تو علم اس کے لینے کا دیا

اگر کردی درد گرفتن سوتے گوش

علم لینے کا سنا یا گوش کو

رحمت او بیجا است و بیکراں

رحمتیں اس کی ہیں بیحد ہیماں

کہ چہ میگوید فسوں مھراک را

اُس نے اسرافیل سے کیا کچھ کہا

میکند صد گونہ شکل جا بلوریں

جا بلوریں سو طرح کرتے ملی

کہ مداریں قہر را بر من صلال

قہر ایسا مجھ پر اے قدسی نہال

بد گمانی میسر و اندر شرم

بد گمانی ہے مجھے اور بد قرین

ترا کہ مر غمے را نیازار و ہما

کب ستائے ایک چڑیا کو ہما

تو ہماں کن کاں دونیکو کار کرد

تو بھی وہ کر جو دُنیکو نے کیا

گفت غدر و ما چہرا نزد الہ

اور کہا اللہ سے سب ماجرا

عکس آں الہام کردی در ضمیر

اور کیا الہام دل میں دوسرا

بھی کردی از قسادت سچے ہوش

باز رکھا سختیوں سے ہوش کو

او حکیم است و کریم و مہرباں

ہے حکیم اور بھر کر کم و مہرباں

اے بد بعل افعال نیکو کار رب

ناور افعال ہے وہ داد کر

سبق رحمت گشت غالب غضب

رحمت اس کی آئے غالب گہر ہے

## حضرت عزرائیلؑ کا زمین پر آنا

کہ ہمیں آں خاک پر تخیل را

خاک کو دیکھ اور تخیل خاک کا

مشت خاک کے راہ اور میں کتاب

ایک مٹی خاک لا جا کر کتاب

سوئے گرہ خاک بہر اقتضا

خاک کی جانب، کہ تھا حکم خدا

داد سو گندش ہے سو گند خورد

اور قسم کھائی۔ قسم اس کو بھی دی

اے مطرغ الامرانہ عرش و فرش

تیرے تابع ساکنان عرش و فرش

رو بختی آنکہ ہا تو لطف کرو

اس کا مدد میں کی تجھ پر ہے عطا

پیش اوزار تھی کس مود و نصیبت

گم ہے اس کے آگے کب مود ہے

اے ترا از حق فضیلت بشمار

عزیزیں تجھ کو بہت اللہ دے

رو بتایم زامرا و سرود علن

منہ نہ پھروں حکم سے اللہ کے

گفت جرداں زود عزرائیل را

بہر عزرائیل سے حق نے کہا

آں ضعیف زان نظام را بیاب

عالم کو وہ ہے ہو کا مہیاب

رفت عزرائیل سر ہنگ قضا

پہنچے عزرائیل، سر ہنگ قضا

خاک بر قانون تعمیر آواز کرو

بہر دستور اس نے یہ فریاد کی

کاسے غلام خاص نامے جمال عرش

اے غلام خاص، اے جمال عرش

زود بختی رحمت رحمن فرود

ہا طفیل رحمت رحمان تو حبا

حق شاہ ہے کہ جز او معبود نیست

اس کا مدد جو ترا معبود ہے

حق حق حق کہ دست از من برد

ہاں خدا کا واسطہ تجھ کو نہ ہے

گفت نتوانم بدیں فسون کہ من

بے میں اے خاک چیلے سے ترے

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| گفت آخر مرا و فرمود علم         | ہر دو امر است آں بگیر از راہ علم |
| یوں ہے فرمان اس کا حکم بھی      | تو اطاعت کر اسی فرمان کی         |
| گفت آں تاویل باشد بقیاس         | در صحت کج امر کم جو التباس       |
| پہلے جب تاویل ہو یا ہوئے قیاس   | حکم ہے جب صحت ہو کیا التباس      |
| نکر خود را گر کنی تاویل بہ      | کہ کنی تاویل آں نامشتبہ          |
| چاہئے تاویل ایسی نکر کی         | جس نے تاویل امر ظاہر میں بھی کی  |
| دل ہے سوز مرا برابر بات         | سینہ ام پر بخوں شد از شور ابہت   |
| میرا دل تیری خوشامد سے چلے      | سینہ پر بخوں آنسوؤں سے ہے تھکے   |
| نیت ہم پر رحم بل زان پر رحم پاک | رحم ہمیشہ ہم بتواسے دردناک       |
| میں نکلیں پر رحم ان بیٹوں ہی سے | بڑھکے تجھ پر رحم آتا ہے مجھ سے   |
| گر طیانچہ میزنم من بریتیم       | درد بہ حلوا بدستش آں حلیم        |
| گر قیموں کو ہوں تحیٹر مارتا     | علوہ دیتا ہے انہیں فوراً خدا     |
| ایں طیانچہ خوشتر از حلوائے او   | در شود غرہ بکھلوا دائے او        |
| علوے سے بہتر طیانچہ ہے مگر      | علوے پر کرتے ہیں عزت بے ہنر      |
| بر نفیر تو جگر سے سوز دم        | لیک حق تہرے ہے آموز دم           |
| دل تو گڑھنا ہے تری فریاد پر     | تہری حق نے سکھایا ہے مگر         |
| لطف محفی در میان قہر ہا         | در خواف پنہاں عقیق ہے بہا        |
| لطف محفی قہر کے ہے درمیاں       | ادجی ہر شیکر دل میں ہیں نہاں     |

۱۔ یعنی حضرت عزرائیل علیہ السلام نے کہا کہ اگر کسی حکم میں تاویل یا قیاس ہو تو اس میں سے کوئی ایک مطالب لے لیا جاتا ہے +

۲۔ شبہ و شک +

۳۔ یعنی جبرائیل، میکائیل، واسطوئیل علیہم السلام سے +

قبر حق بہتر ز صد علم من است  
 قبر حق بہتر ہے میرے علم سے  
 بدترین قبریں بہتر از علم دو کو ان  
 علم سے بہتر ہے قبر بہترین  
 لکھناے مضمرا ندر قبر او  
 لکھناے، کے مذاہن میں چھپا  
 میں رہا کن بدگمانی و ہلاک  
 بدگمانی، گمراہی چھوڑا اب بر ملا  
 آں تعالیٰ او تعالیٰ ہسا دہ  
 یہ بلانا ہی تجھے برتر کرے  
 خود من آں مرئی را نہ بچے  
 میں خود کے حکم کو کیوں چھوڑ دوں  
 اے ہمہ نشین آں خاک نثر بند  
 گوسنا یہ ماہرا اس خاک کے  
 بازار نوع و گر آں خاک پست  
 دوسری ترکیب وہ خاک پست  
 گفت نے بر خیز خوندی نریاں  
 بڑے اٹھ، اس میں نہیں خیر نریاں  
 کڑ بیندیش و کمں لا بہ و گر  
 بدگمانی چھوڑ دے، امتعت نہ کر  
 بندہ فرمانم نیارم ترک کرد  
 ہوں غلام اس کا، بھروں کہ علم سے

منع کردن جان حق جان کنان است  
 جان کنی ہے رو کئے میں جان کے  
 نعم رب العالمین و نعم عون  
 خوب حامی ہے وہ رب العالمین  
 جان سپردن جان فزاید بہرا و  
 جان دینا ہے، بڑھانا جان کا  
 سر قدم کن چونکہ فرمودت تعالیٰ  
 سر کے بل چل جب وہ کہتا ہے کہ آ  
 مستی و جفت و نہا لیسادہ  
 مستیاں سے، جفت دے اور بسترے  
 مے نیام کرد و من و بیج تیج  
 یہ نہیں ممکن کہ بالکل بیکار ہوں  
 زان گمان بد بدیش و در گوش بند  
 بدگمانی سے تجھے کان اس کے بھرے  
 لا بہ و سجدہ مے کردش چو مست  
 سجدے کرتی تھی، اسے مانند مست  
 من سرو جاں می ہم رہن مضماں  
 میں ضمانت میں ہوں دیتا اپنی جان  
 جودہاں شاہ رحیم وادگر  
 کہہ کر اس سے کہ جو ہے قادر  
 امرا و کز بھرانگیزہ گرد  
 امیر حق سے بھر سے بھی دھول بڑے

سلسلہ چنانچہ حضرت موسیٰ کے وقت میں اور ہائے میل سے دھول اڑی تھی +

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| نشتوم از جان خود ہم خیر و شر       | جز ازاں خلاق گوش چشم و سر       |
| اپنی جاں کی بھی سنوں کب خیر و شر   | میں بجز خلاق گوش چشم و سر       |
| امرا و از جان من خیر و شر          | گوش من از غیر گفت او گراست      |
| علم اس کا جان سے ہے خوب تر         | گفتگوئے غیر سے میں کان کر       |
| صد ہزاراں جاں و ہزاراں گال         | جان از و آبدنیا مدا و ز جاں     |
| ناکھوں ہی جانیں پو نہی وہ مفت دے   | جان اس سے ہے، نہیں وہ جان سے    |
| کیک چہ بود تا بسوزم ز اں بکیم      | جاں چہ باشد تا گزیم بد کریم     |
| تجوں کی خاطر بھونکدوں کہیں کو کیوں | جان کیا ہے اس پر کیوں ترجیح دوں |
| صنم بکم غمی من از غیر او           | من مد انم خیرا لا خیر او        |
| بہرا، گو نگا، اندھا اس کے غیر سے   | غیر کب جانوں جو اس کی غیر کے    |
| کہ منم اندک کف او چوں مناں         | گوش من گراست از داریاں          |
| ہاتھ میں اس کے ہوں میں مٹلی مناں   | رونے والوں کی سنوں میں کیا قتاں |

## مخلوق خالق کا ایک آلہ ہے

|                                |                              |
|--------------------------------|------------------------------|
| درد بان اثر دہار و ہسار او     | احمقانہ از سناں رحمت مجو     |
| اڑھے کے منہ میں جا اس کے لئے   | رغم مت ڈھونڈ احمقانہ نیر سے  |
| زاں شے چو گال بود در دست او    | از دم شمشیر نور رحمت مجو     |
| اور نہ اس سے جو کہ ہے بلا لئے  | رحم کی جو پانہ ہو شمشیر سے   |
| کوہ سیرا مدید ست آں سنی        | با سنان و تیغ لایہ چوں کنی   |
| یہ تو اس کے ہاتھ میں ہیں واقعی | جا پلوسی کیا سنان و تیغ کی   |
| آلتے کو ساز دم من آں شوم       | اول صنعت آؤر ست من صنم       |
| جو بنام سے۔ تیں وہ بن جاؤں بہم | وہ مرا آؤ ہے اور میں ہوں صنم |

گر مرا ساغر کند ساغر شوم

وہ مجھے ساغر تو میں ساغر بنوں

گر مرا چشمہ کند آبے وہم

گر بنادے چشمہ تو میں آبہ دوں

گر مرا باران کند عزمین وہم

میں بنادے تو نمونہ عزمین کو دوں

گر مرا مارے کند زہرا فگنم

زہرا انگلیوں سانپ گر مجھ کو بلے گا

گر مرا شکر کند شیریں شوم

گر مجھے شکر کرے شیریں بنوں

گر مرا شیطان کند سرکش شوم

گر کرے شیطان تو سرکش بنوں

من چو گلزم در میان اہلبعدین

میں غم ہوں آہنگیوں کے درمیان

خاک را مشغول کرو اندر سخن

یوں لیا مٹی کو باتوں میں لگا

ساحرا شاش بر بود از خاکداں

ساحرا خاکداں سے لے گئے

برو تا حق تربیت بے رائے را

لے گئے بے عقل میری تائید ا

گفت یزدان کہ بعلم روشنم

علم روشن کی قسم حق آئے کہا

ور مرا خنجر کند خنجر شوم

وہ مجھے خنجر تو میں خنجر بنوں

ور مرا تارے کند تابے وہم

اور بناتے آگ تو میں تابہ دوں

ور مرا ناک کند در تن جہم

اور بنادے تیر تو دل میں جہنم

ور مرا یاسے کند مہر آگم

دوست کرے تو محنت جو شمع کھٹکا

ور مرا حنظل کند پیر کیس شوم

اور کرے حنظل تو میں پیر بنوں

ور مرا سوداں کند آتش شوم

گر کرے سوداں تو میں آتش بنوں

میستم در صفت طاعت بین بین

کہ ایک انگ ہوں میں صفت طاعت سے ہیں

یک کفے بر بود از خاک کہن

ایک ٹھسی خاک کی پھری اٹھا

خاک مشغول سخن چوں بیخوداں

بے خبر باتوں میں اس کو دیکھ کے

تا بکسب آں گریزاں پائے را

جیسے رو کا درد سے پیسھا دیا

کہ ترا جلاؤ ایس خلقاں کنم

میں مجھے جلاؤ خلقت دوں بنا

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| چوں فشارم خلق را درمگ خلق       | گفت یارب دشمنم گیرند خلق         |
| جب انہیں دنگ میں ملے گی موت کی  | یہ ہے یارب وہ کریں ملے دشمنی     |
| کہ مرا مینقوض و دشمن رو کنی     | تو روا داری خداوند سنی           |
| مجھ سے رکھیں بغض وہ اور دشمنی   | یا الہی کیا مناسب ہے یہی         |
| از تپ تو لنج و سرسام و نساں     | گفت اسبابے پدیدارم عیاں          |
| جیسے تپ، تو لنج، سرسام اور ستان | وہی نما، اسباب کردوں گاہ عیاں    |
| وز زکام و از جذام و از فواق     | از صداع و ماشر و از خناق         |
| کوڑھ، جھک، اور زکام پے ضرر      | خلق کا بھڑا، درم، اور درد سر     |
| کسوفات و خسوف و قلع و درودل     | سندہ و دیدان و استقلا و سل       |
| چوٹ، آفت، آلودگی، اور درودل     | سندہ، کیڑے اور جلندہ اور سیل     |
| در مرضا و سبب ہائے سہ تو        | تا بگردانم نظر ہا شاں ز تو       |
| جو مرض میں اور سبب میں بیشتر    | ہا کہ تھکے اُن کی سہر جائے نظر   |
| کہ بد زندا میں سبب ہائے عوز و   | گفت یارب بندگاں ہستند نیز        |
| جو کہ ان اسباب کو دیکھیں بر ہی  | یہ ہے یارب بندے ہیں کچھ ایسے بھی |
| برگزشتہ از حجب از فضل رب        | چشم شاں باشد گذارا از سبب        |
| فضل سے چھپے بنیں وہ پردہ در     | آنکھ سے کر دیکھیں سبب کو دگر     |
| یافتہ رستہ ز علت و اعتلال       | سر مشہ توحید از کمال حال         |
| علتوں سے وہ رہیں چھوٹے ہوئے     | سر مشہ توحید پائیں وہ سد سے      |
| راہ ند چندا میں سبب را بدل      | تنگ زندا تپ و قو لنج و سل        |
| اور ان اسباب پر رکھیں نہ دل     | وہ نہ دیکھیں تپ کو قو لنج و سل   |
| چوں دو انہیز مرداں صل قضاست     | زانکہ ہر یک زل مرضیا کردا        |
| چو وہا بیکار تو آئے قضا         | کچھ نہ ہے ہر ایک علت کی دوا      |

چوں دوئے رنج سراپا ستیں  
 جیسے سردی کی دوا ہے پستیں  
 سردی از صد پستیں ہم بگذرد  
 سردی کا سو پستیں میں ہو گذر  
 نذر آتش کم شود نہ از د خاں  
 ہونہ کم آگ اور دھوئیں سے بیکان  
 کال بکامہ بہ نگر دو آتشیاں  
 ہونہ جائے آشاں یا کپڑوں سے  
 واں دوا در نفع ہم گمرہ شود  
 اور دوا تا بشر میں گمرہ ہے  
 زیں سیہکائے حجاب گول گیر  
 یہ سب پردہ ہیں احق کے لئے  
 فرع بیند چونکہ مرد احوال بود  
 فرع کوہ دیکھے ہینگا جو کہ ہو

ہر مرض وار دوا می واں یقین  
 ہر مرض کی دوا ہے، اگر یقین  
 چوں خدا خواہد کہ مرضے بفسرد  
 گر خدا چاہے کہ تھکے اک بشر  
 درد و جوش لرزہ بند کہ آں  
 الہا لرزہ جسم میں کر دے نہاں  
 برتن او سردیئے بند چشماں  
 ایسی سردی جسم میں اس کے بھرے  
 چوں قضا آید طبیب ابلہ شود  
 جب قضا آئے طبیب ابلہ ہے  
 کے شود مجرب اور اک بصیر  
 ہو بصیرت میں میں وہ کیونکر مجھے  
 اصل بیند دیدہ چوں اکمل بود  
 جو ہو کامل آنکھ دیکھے اصل کو

## حضرت عزرائیلؑ کو رب العزت کا جواب

پس ترا کے بیند او اندر میاں  
 پھر مجھے دیکھیں گیوں وہ در میاں  
 پیش روشن دیدگاں ہم پردہ  
 پیش منہ بھی ہے پردہ ہوا کیا  
 چوں نظر شاں مست باشد دُور  
 کیوں نظر آن کی رہے مست دُور

گفت نزد او ہر کہ باشد گل او  
 دی ہوا حق نے کہ جو ہے اصل او  
 گرچہ خویش از عامہ نہاں کردہ  
 گرچہ کو ہے عام سے نہاں ہوا  
 وانکہ ایشاں را شکر باشد اجل  
 انہ سے جن کے واسطے شہر میں اجل



تلخ نبود پیش ایشان مرگ تن

تلخ کب ہے ان کے آگے مرگ تن

وارہید ننداز جہان بیچ بیچ

چھٹکتے ہیں دنیا سے جو ہے بیچ بیچ

برج زنداں را شکست از گینے

توڑے زنداں کو جو کوئی اہل کار

کاید بیچ آں سنگ مرمر شکست

سنگ مرمر ڈھٹے پر کیوں کہے

آں رخام خوب آں سنگ لطیف

سنگ وہ تھا کیا ہی اچھا بیگماں

چوں شکستش تا کہ زندانی درست

توڑا کیوں قیدی جو زنداں سے چھٹا

بیچ زندانی نگوید ایں قشار

کوئی قیدی کیوں کہے اس کو فشار

تلخ کے باشد کہے راکش برند

ناگوار اس کو نہ ہو جو مستند

ہاں بھڑگشتہ از غوغائے تن

ہاں ہوتی غوغائے تن سے جب رہا

بھڑ زندانی چہ کاندہ شہاں

کندہ کیوں ہے تو جو ناگہاں

چوں رونداز پاہ وزنداں در چمن

قید سے جاتے ہیں وہ سوئے چمن

کس نگرید بر فوٹ ایسج ایسج

غم کہے کون اس کا جو ہو چہینر بیچ

بیچ از درد بخد دل زنداں سے

غم نہ ہو قیدی کو اس سے نہ بہار

تاروان و جان ما از حبس دست

قید سے آفت کیوں رہائی دی گئے

بیچ زنداں را بھی بود والیف

قید خائے کی تھیں اس سے خوبیاں

دست او در جرم ہم باید شکست

ہاتھ اس کا بھی ہے لازم توڑنا

جو کہے کہ حبس آر بندش بدار

ہاں گودہ جس کو دیں حکم دار

از میان از بہاراں سوئے قند

سانپ کے زہروں سے آئے سونگند

میہر و با پڑ دل سے پائے تن

پاؤں سے کیا دل سے وہ اڑنے لگا

خید و بیند بخواب او گلستاں

رات کو سوئے ہیں دیکھے گلستاں

تا دیریں گلشن کُنم من کز دفر  
 کز دفر تا باغ میں رہ کر لے  
 و امر و اللہ اعلم بالصواب  
 کہ دے۔ رہ۔ و اللہ اعلم بالصواب  
 مرگ ناویدہ بخت در رود  
 مرنے سے پہلے ہی جنت میں گیا  
 برتن با سلسلہ در قعر چاہ  
 اپنے تن سے جو ہے زیناں میں پڑا  
 کہ ترا بر آسماں بود است بزم  
 منعقد ہو آسماں پر تیری بزم  
 ہچو شمع پیش محراب آغلام  
 شمع ساں محراب کے آگے عام  
 ہچو شمع سر بریدہ حملہ شب  
 سر بریدہ رات ساری شمع ساں  
 سوئے خوان آسمانی کن شتاب  
 سوئے خوان آسمانی جہل شتاب  
 در ہوائے آسماں رخصت چو بید  
 اسکی خواہش میں ہو رخصت خلی بید  
 آب ز آتش رزق سے افزایدت  
 دھوپ اور میہ رزق دے میں بڑھاتا

گوید بے یزداں مرا زینجا مبر  
 اور کہے یارب یہیں رکھ تو مجھے  
 گویدش یزداں و عاشد مستجاب  
 اور خدا کرے دعا کو مستجاب  
 اچھیں خوابے ہیں ہم خوش بود  
 راہ ایسا خواب بھی اچھا رہا  
 یسج او حسرت خود و برانتساب  
 جاننے پر غمزدہ ہو گا وہ کیا  
 موٹنی آخردا در صفت رزم  
 تو جو مومن ہے تو آجا سوئے رزم  
 برائید راہ بالا کن قسیام  
 ہے جو شوق راہ بالا کر قسیام  
 اشک مبارکے سوز از طلب  
 اشک تو سوز طلب سے کر دعاں  
 لب فرو بند از طعام و از شراب  
 کچھ نہ کھانی کیا طعام اور کیا شراب  
 و مہم از آسماں مہم را مہم  
 ہر گھڑی رکھ آسماں سے تو اُمید  
 و مہم از آسماں سے آیدت  
 آسماں سے ہر گھڑی آ کر فتا

سلا یعنی پیسے کی چیزیں +

گر ترا آسنا کشد نبود عجب  
کلیج یس بچہ کو دیاں تو کہا عجب

کایں طلب تو گردگان خداست  
جانب حق سے طلب ہے ہر صلا

جہد کن تا یں طلب اقزوں شود  
سعی کرتا یہ طلب تیری بڑھے

خلق گوید مرد مسکین آں فلان  
سب کہیں وہ مرد مسکین مر گیا

گرتن من اچھو تنہا خفتہ است  
گو میرا تن ہے اکیلا خواب میں

ہاں چو خفتہ در گل و سرس بود  
ہے گل و سرس میں جان باسفا

جان خفتہ چہ خبر وارہ و زتن  
جان خفتہ کو خبر حق کی نہیں

میزند ہاں در جہان آہیوں  
آسماں پر جان کا ہے ذوق نونوں

گر سخا بدست جان تو زیست  
بے بدن بھی جان ہے زندہ لاکلام

گر سخا بدست بدن جان تو زیست  
بے بدن کے گرد نہ خیری جان ہے

منگر اندر عجز و بگر و طلب  
عجز کو مست دیکھو۔ دیکھو اپنی طلب

زانکہ ہر طالب مطلقے عزت  
ظرف ہر طالب میں ہے مطلوب کا

تا ولست از سخا و تن بیرون شود  
جہاد تن سے تاکہ تیرا دل چھٹے

تو بگوئی زندہ ام اسے غافلان  
تو کہے زندہ ہوں میں۔ بچتے ہو کیا

ہشت جنت و درہم بشفقتہ است  
کھل رہی ہیں دل میں آٹھوں جنتیں

چہ غسست ارتن و دریں سرس بود  
تن کا غم کیا جس میں گور ہے ہیرا

گو بگلشن خفتہ یا ورہ کو سخن  
سو گلشن عد کہ ہے گلشن نہیں

نصرہ یا لیت تو می یقلمون  
نصرہ یا لیت تو می یقلمون

پس فلک الیوان کہ خواہ بدن  
ورنہ سحر ہے آسماں کس کا مقام

فی السماء رزقکم و فی کیت  
فی السماء رزقکم ہے کس کے

سہ اسے کاش میری قوم میرے حال سے آگاہ ہوتی +  
سہ یعنی تمہارا رزق آسمانوں میں ہے +

# دنیا کی چرب شیریں چیزوں کی مذمت

ورفتی در لوت و در قوت شریف  
اور نعمت کجہ کو عظمت کی کے

میروی پاک و سبک بچوں پر  
مثل پر یوں کے سبک ہو جائے تو

چار بیخ معدہ آہنجوت کند  
اور معدے کے مرض سے بھی بچے

ور خوری پر کبر و آرد غلت ماغ  
کھائے را یہ تو ٹو کار سی سے و ماغ

بہر خوری شد تھنہ راتن مستحق  
اور زیادہ کھانا بہ ہضمی کرے

در چنار لڑیا پوکشتی شو سوار  
ایسے در باتل ہو جوں کشتی سوار

دمہ دم قوت خدا را منتظر  
دمہ دم قوت خدا کا منتظر

ہر یہ ہارامے و ہر دور انتظار  
ہر یہ اس کو دے کرے جو انتظار

کہ شبک آید و ظیفہ یا کہ دیر  
جلد خوراک اس کی جسکے یا دیر

وار ہی زیر لٹری ریزہ کشیت  
چھوٹ جائے روزی نا کارہ سے

گر ہزاراں رطل نوشل میخوری  
گو ہزاروں رطل اس کو کھائے تو

کہ نہ جہیں باد قوت نجات کند  
ہو رہا قوت کج کے آزار سے

گر خوری کم گرسنہ مافی سوزاغ  
کھائے کم رہ جائے بھر کا مثل زاغ

کم خوری خوئے بد و خشکی و دق  
کھائے کم تو لاغری خشکی بڑھے

از طعام اللہ و قوت خوشگوار  
ہے طعام اللہ قوت خوشگوار

باش در روز مشکبیا و مصر  
صبر کر روزے میں اور نہ تو مصر

کاں خدا کے خوب کار پر برد بار  
وہ خدا کے خوب جو ہے برد بار

انتظار ناں ندارد مرد سیر  
انتظار ناں کرے کیا مرد سیر

سہ یعنی دنیا کے کھانوں میں یہ خرابی ہے +

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| در محال منتظر در ماند او       | بمخواب مردم ہے گو کہ کو        |
| بھوک میں رہتا ہے اُس کا منتظر  | نہ نوا ہوتا ہے کھانے میں مُصر  |
| اُن نوالہ دولت ہفتاد تو        | چوں نہاشی منتظر ناید جو        |
| وہ نوالہ جو ہے دولت سے بھرا    | منتظر کر تو نہیں۔ کب پائے گا   |
| از بدائے خوان بالامرد وار      | اے پدر انتظار انتظار           |
| خوان بالا کے لئے مردانہ وار    | اے پدر کر انتظار اور انتظار    |
| آفتاب آتے بروے بتافت           | ہرگز سہ ماہیت قوت بیانت        |
| چمکا سوچ دولت واقبال کا        | ہائی ہر بھوکے نے آخر کچھ غذا   |
| صاحب خواں آتش بہتر آورد        | ضعیف اہمیت چوڑا شے کم خورد     |
| میز باں ہے آتش لاتا و مہدم     | کھائے گر بھان کوئی آتش کم      |
| ظن بد کم بد بد زاق کریم        | جو کہ صاحب ضیف ویش لیثم        |
| بد گماں اس سے نہ ہو جو ہے کریم | ہاں بھجڑ سجان مسکین و لیثم     |
| تا نخستیں نور خود بد تو ز ند   | سرور آورد چھو کو ہے اے سند     |
| تا کہ چلے نور تجھ پر پیشتر     | کوہ کی صورت کراد سچا اپنا سر   |
| ہست خورشید سحر را منتظر        | کاں سر کوہ بلند منتظر          |
| آفتاب صبح کا ہے منتظر          | وہ پہاڑ آد سچا بہت ہو جس کا سر |

## قافل کا خواب

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| گر نبھوے پاک مرگ اندر مہاں   | اُن کیے میگست خوش بچے جہاں    |
| گر قضا کا ڈر نہ ہوتا در مہاں | ایک کہتا تھا کہ خوش ہوتا جہاں |
| کہ نیرنگے جہان تیج تیج       | اُن در گفت بھو سرگ تیج        |
| ہوتا کس قابل جہان اجلا       | دوسرا بولا نہ ہوتی گر قضا     |

بہل و ناکو فتنہ بگذاشتہ

بہل نہ اور ناقص پڑا ہے فائدہ

ختم را در شورہ خاک کے کاشتی

نہج ہے بجز میں لایا دانی

زندگی را مرگ پند او یقینیں

زندگی کو موت کرتی ہے یقینیں

آنچنانکہ ہست در غددہ سرا

جیسی بھی اس مکر خانے میں وہ ہو

حسرت کش کم بود مرگ

پہنچے برگی کا علم ہے باقیں

در میان دولت و عیش و کشاد

عیش و دولت کی فضا میں وہ گیا

نقل افتاد دل بھڑکے فراخ

پہنچا جگہ میں کشاد وسط کے

بادۂ خلاصے نہ سکڑنے زد و غ

سست بادہ ہے نہ بے خود مہاجرت

رستہ زیں آب و گل آتشکدہ

جھوٹا آب و گل کا ہے آتشکدہ

یک و دوم مانداست مردانہ بکیر

ایک و دوم باقی ہیں مردانہ گذار

خرمیہ بودے بدشت افراشتہ

ڈھیر ہوتا ایک جگہ میں لگا

مرگ را تو زندگی پنداشتی

موت کو سمجھا ہے تو نے زندگی

عقل کا ذہن مست خود معکوس ہیں

عقل کا ذہن خود ہی بے معکوس ہیں

اے خدا بچا لے تو ہر چیز را

اے خدا ایسا دکھا ہر چیز کو

ایک مژدہ نیست پر حسرت ز مرگ

موت پر افسوس مرگوں کو نہیں

ورنہ از چاہے بھڑا وقتا د

جہاں سے صحر میں درد جا پڑا

زیں مقام ماتم تنگیں مناخ

اس مقام مانگی و تنگ سے

مقعد صدقے نہ الیوان دروغ

جلوہ گر ہے تصر میں وہ صدق کے

مقعد صدق جلیس حق شدہ

صدق کے گھر میں جلیس حق ہوا

در عکروی زندگانی دلیر

عمر اگر گزری نہیں ہے عورت یار

سہ یعنی غیر مرتب +

سہ اس دہائی طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ حقائق الہیاتیہ

# رحمتِ خدا کی اُمید

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| در حدیث آمد کہ روزِ ستخیز     | امرا پید ہر کے تن را کہ خیز    |
| روزِ حشر ہے حدیثِ مصطفیٰ      | علم ہر تن کو لے گا اگلے کا     |
| لفظِ صورتِ مراست از بدنِ پاک  | کہ پرا پید اسے ذراتِ سرِ خاک   |
| سودِ حکیم پاکِ بدن سے پھٹے    | سُرم اسے ذرہ نکالو خاک سے      |
| باز آید جانِ ہر یک در بدن     | بہجوج ہوئی جانِ اندر بدن       |
| آئینِ ہر جسم میں جانِ نوٹ کر  | ہوئی آجاتا ہے جوں دلتِ سحر     |
| جانِ تن خود را شناسد وقتِ روز | در خراب خود در آید چوں کنوز    |
| دن کو اپنا جسم جان پہچان لے   | مثلِ لعل اپنے خرابے میں لے     |
| جسمِ خود را شناسد و دہشے رود  | جانِ زر گر سوئے در زری کے شود  |
| ہائیں رہیں جسموں کو پہچان کر  | روحِ زر گر کو ہو در زری سے حذر |
| جانِ عالم سوئے عالمِ میرود    | جانِ ظالم سوئے ظالمِ میثود     |
| جانِ عالم سوئے عالمِ جلے گی   | جانِ ظالم سوئے ظالمِ جائے گی   |
| کہ شناسا کرو شاںِ علیہ السلام | چونکہ پردہ و میشِ وقتِ صبح گاہ |
| دیکھا آگاہ ہی نہیں علمِ اکبر  | جاتی ہیں جس طرح بھیڑیں صبح گاہ |
| پائے کفشِ خود شناسد و ظلم     | جانِ تن خود چوں نداند اسے صنم  |
| پاؤں جو لے کو ہے اپنے جانتا   | جسم سے جان پھر نہ کیوں ہو آشتا |
| صبحِ حشر کو چاکست اے مستحیر   | حشرِ اکبر را قیاس از دے بگہ    |
| صبحِ جہنمِ حشر ہے اے ناشناس   | حشرِ اکبر کو اسی پر کر قیاس    |
| آپنہاں کہ جاں بہر دسوئے طیں   | نامہ پڑد از یسار و از ہمیں     |
| جس طرح ہائیں بدن میں آئینہ    | پیش و پس سے آئینے اعمال بھی    |

فسق و تقویٰ کے آئینہ و خاک و خورک ہو

فسق و تقویٰ کا عمل جو کچھ بھی ہو

باز آید سوئے او آں خیر و شر

آئیں پھر اس کی طرف سب خیر و شر

وقت بیداری ہماں آید پہ پیش

جاگنے پر ہو اسی کا سامنا

نامہ باز آید مرا و را در کیسیں

پسے گا اعمال سیسے ہاتھ میں

چوں غرا نامہ سیاہ ہاں شمال

ہوگا بائیں ہاتھ میں خطِ عیسا

بر نشان مرگ و محشر دو گوا

میں نشان مرگ و محشر خود کر

مرگِ اصغر مرگِ اکبر را زد و دو

مرگِ اکبر مرگِ اصغر سے عیاں

واں شود و در حشر اکبر بس عیاں

روزِ محشر یہ مگر ہوگا عیاں

ز بس خیال آسجا برو یا تد صور

ہو گئی پیدا اس سے شکلیں واں مگر

دو دیش چوں در زمینے دانہ

جیسے اک دانہ زمیں میں ہاں کمال

چوں زمیں کہ زاید از تخم دروں

خاک سے آگیا ہے دانہ جلی طرح

در کفش بنہند نامہ بخل و جود

رکھنے ہاتھوں میں بخل و جود کو

پہوں شود بیدار او وقتِ سحر

جب کوئی بیدار ہو وقتِ سحر

گر ریاضتِ فادہ باشد خوبے خویش

وہ ریاضت کا اگر خوگر ہوا

گر بُنا و دی پاک بال تقویٰ او دیں

تقیں اگر گل پاک اس کی عادتیں

ور بڈا و دی خام دشتِ باضلال

اور اگر گل خام اور گمراہ سخا

ہست مارا خواب و بیداری ما

جاگنا سونا ہمارا سر بسر

حشرِ اصغر حشرِ اکبر را نمود

حشرِ اصغر حشرِ اکبر کا نشان

لیک این نامہ خیالست و نہاں

ہے یہاں نامہ خیالی اور نہاں

ایں خیال انجانہاں پیدا اثر

ہے نہاں یہ دہم، ظاہر ہے اثر

در ہندس میں خیالِ خانہ

میں ہندس میں رہے گھر کا خیال

آں خیال الزامدروں آید بروں

دل سے پھر نکلتے وہ باہر اس طرح



|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| روز محشر صوٹے خواہد شدن       | ہر خیالے کو کند در دل و طن       |
| حشر کے دن ہوگا صورت میں عیاں  | دل میں جس تکمیل کا گھر ہے یہاں   |
| چوں نبات اندر زمین دانگہ      | چوں خیالے آں مستندیں رضمہ        |
| یا ہو پیچھے خاک میں سبز نہال  | جیسے دل میں ہو مہندس کے خیال     |
| مومنوں کو اس میں حصہ است      | مخلصین ہر دو محشر قصہ است        |
| مومنوں کو اس میں حصہ ہے       | ایک ہی اور محشروں کا قصہ ہے      |
| بر چند از خاک خوب زشت نیز     | چوں بر آید آفتاب رستخیز          |
| نیک و بد ہوں خاک سے جلوہ نشاں | آفتاب حشر ہو جس دم عیاں          |
| نقد نیک و بد پورہ در روند     | سوئے دیوان قضا پویاں شوند        |
| اور بھٹی میں پڑے کھوٹا کھرا   | بھاگتے ہوں سوئے دیوان قضا        |
| نقد قلب امداد حیر و درگداز    | نقد نیکو شادمان و ناز ناز        |
| آگ سے کھوٹا گر پائے گداز      | جو کھرا ہوا ہو خوشی سے اس کو ناز |
| سیر و لما سے نماید در جسد     | لحظہ لحظہ امتحانہا میں سرمد      |
| بہید دل کے جسم سے ہونگے عیاں  | لحظہ لحظہ ہوگا سب کا امتحان      |
| یا چو خاک کے کہ ہوید سبز ماش  | چوں ز قندیل آب و غن گشتہ فاش     |
| خاک سے جس طرح ہو سبز آگ       | آب در دغنی ہو عیاں قندیل کا      |
| سبزے پیدا کند دشت از بہار     | از بہار روز عطران و کوکسار       |
| جنگلوں میں جس سے ہوتی ہے بہار | جوں پیاز اور زعفران اور کوکسار   |
| داں در گریچوں بلفشہ سزگون     | آں کے سر سبز غن المتقون          |
| دوسرا گل بلفشہ سزگون          | ایک ہو سر سبز غن المتقون         |

۱۔ خشکاس کے ڈوڈے اس سے مراد لالہ کے پھول ہیں +  
 ۲۔ ہم پرہیزگار ہیں یعنی اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے سرسبز ہوگا +

گشتہ وہ چشمہ زہیم مستقر  
 خوف سے دس بن گئیں اک آنکھ کی  
 تاکہ نامہ ناپید از سوئے یسار  
 بائیں جانب سے نہ پھر نامہ لے  
 زانکہ نبود بخت نامہ راست کاست  
 نامہ سیدے ہاتھ کا ہونیک تر  
 سر سیاہ از جرم و فسق آگندہ  
 جو ہے جرم و فسق سے کالا ہوا  
 جو کہ آزار و دل صدیق نہ  
 ہے دل آزادی سے جو لہرے کیں  
 تسخر و خنیک زدن بر اہل راہ  
 دل لگی سے اور تسخر سے تباہ  
 واں چو فرعونان انا اناٹے او  
 اور وہ فرعون کی سخت کیشیاں  
 داند او کہ سوئے زنداں شد رحیل  
 ہائے گانہ داں کی جانب جانے  
 جرم پیدا بستہ راہ اعتذار  
 جرم ظاہر، بند راہ اعتذار  
 بردہ انش گشتہ چوں مسار بد  
 بیخ کی ماخذ ہوں منہ پر مٹی

چشمہ بیروں جمیدہ از شط  
 آنکھیں ان کی خوف سے نکلی ہوئی  
 باز ماندہ زید باور انتظار  
 ہر گھڑی تکتے ہیں اپنی آنکھ سے  
 چشم گرداں سوئے چپ سوئے راست  
 دائیں بائیں اس لئے ان کی نظر  
 نامہ آید بدست ہندہ  
 نامہ اعمال اگر ایسا ملا  
 اندرویک خیر و یک توفیق نہ  
 جس میں توفیق اور نیکی کچھ نہیں  
 پر ز سر تا پائے زشتی و گناہ  
 پاؤں سے سڑک ہے مسمور گناہ  
 آں دغل کاری و دزدیہائے او  
 اس کی وہ مکاریاں اور چوریاں  
 چوں بخواند نامہ خود آں نقیل  
 نامہ اعمال جب اپنا پڑھے  
 پس رواں گرد و چو زنداں سوئے دار  
 پس چلے چوروں کی صورت سوئے دار  
 آں ہزاراں بخت و گفتار بد  
 وہ ہزاروں بھٹیں اور ہر بدی

رخسب وز وی بر تن و در خانش

پوری کے کپڑے بدن پر آشکار

پس رواں گرد و بزدان ہر صیر

جانب زعمان دوزخ ہو رواں

چوں موکل آں ملائکت میش و پس

ہوں فرشتے جوں موکل پیش و پس

میں بندش میں پوزندش بہ نیش

اسکوے جانیں چھوٹے بیشتر

میکشد پا بر سر ہر راہ و

وہ چلے رگ رگ کے رستہ اس نے

منتظر سے البتہ تن میں زند

منتظر ہے اور چپ دیوانہ وار

اشک میں بار و چو باران خزاں

صورت ابر خزاں ہے رو دریا

ہر زمانے سے واپس سے کند

ہر گھڑی مڑ مڑ کے وہ ہے دیکھتا

پس ز حق امر آید از اقلیم نور

حکیم حق آئے جہان نور اسے

انتظار جستی اسے کان مشر

اب ہے کس کا منتظر اسے کان مشر

گشتہ پیدا کم شدہ افسانہ اش

بھوٹے افسانے ہوں ظاہر ایک بار

کہ نہ باشد خار راز آتش گزیر

آگ سے کاٹا ہو پوشیدہ کہاں

بودہ پنہاں گشتہ پیدا چوں مس

ہوں مجھے۔ لیکن بظاہر ہوں سنسن

کہ پروا سے سگ کھدا نہ کھیش

اسے سگ دنیا تو چل اب اسے کھر

تلاؤ کہ بر چند راں چاہ او

تا نکل جائے کہیں اس چاہ سے

برا امید کئے واپس سے کند

دیکھتا مڑ مڑ کے ہے وہ بار بار

خشک امید سے چہ دار واد جزاں

پاس کیا مایوس کے اس کے سوا

رو بہر گاہ مقدس سے کند

جانب و در بار پاک کبہ یا

کہ بگوئیدش کہ اسے بطلال کور

کہد اس جھوٹے سے اور اس کا

رو چہ واپس سیکنی اسے خبر سر

دیکھتا ہے کس کو مڑ مڑ کر ادھر

لے کو توال

انتظار

اے خدا آزار اے شیطان پرست  
 اے خدا آزار اے شیطان پرست  
 منگرا ز پس میں جھٹے کار خویش  
 دیکھ بدلہ کام کا اے بے ہنر  
 درجنیں بچے کو امید روشنی  
 اب کہاں ایسے کنوئیں میں روشنی  
 نہ ترا درستی باطن تھے  
 باطن اچھٹی کوئی نیت نہ تھی  
 نہ ترا در روز میری صیام  
 دن میں روزہ تھا نہ پر میرے غلام  
 نہ نظر کروں بعبرت پیش دلیں  
 تھی نہ پیش دلیں بے عبرت سے نظر  
 پس چہ باشد مردن یا ران پیش  
 پس ہے کیا! خویش اقرار کی موت ہی  
 اے خاکندم ملے جو فروش  
 تو رہا گندم نما اور جو فروش  
 راست چوں آید ترا دوست راست  
 آئے سیدھے ہاتھ میں بھر نامہ کیا  
 سایہ تو کج فتنہ و دہ پیش ہم  
 سایہ ٹیڑھا ہی رہے گا دہم ہم

باعرات عجبت گستاخ بدست  
 پاس میں تیرے ترے اعمال پرست  
 چوں بدیدی نامہ کروار خویش  
 نامہ اعمال اپنا دیکھ کر  
 بیدہ چہ مول مولے سے کنی  
 بیدہ تاخیر دستی ہے تری  
 نہ ترا از بختے ظاہر طاعتے  
 ظاہر آنجھ میں کوئی طاعت نہ تھی  
 نہ ترا در شب مناجات و قیام  
 تھی نہ راتوں کو مناجات اور قیام  
 نہ ترا حفظ زبان ز آزار کس  
 تھی دل آزادی زبان سے بیشتر  
 پیش چہ بود یا دمرگ نزع خویش  
 پیش کیلے یا دمرگ و نزع کی  
 نہ ترا بر ظلم تو بہ یا خروش  
 ظلم پر ایسے نہ تو بہ - یا خروش  
 چوں تراندہ سے تو کش بود و دعا  
 تھی تراندہ تیری ٹیڑھی پر دعا  
 چونکہ پلے چٹ مئی رعد و کاست  
 انیس طاعت سے تو پلے چٹ بنا  
 چوں جزا سایہ است ایقہ تو خم  
 شب جزا سایہ سے اور تد تیرا خم

کہ شہر کہ را از انہا کو ز پشت

توڑ ڈالیں جو پہاڑوں کی کمر

صد چنانم صد چنانم صد چنان

میں ہوں اُس سے شوگنا یارب برا

ورنہ میدانی نصیحتہا بعلم

تجھ سے رسوائی ہے کوئی کب بھی

از طعنے خیر و شر و کفر و کیش

خیر و شر اور کفر سے اسے داد کر

وز خیال و وہم من با صد جو من

اور خیال و وہم سے میں رہے باز

از وراے راست بینی یا عتو

سرکشی یا راستی سے کرو گار

یو دا امید اے کریم بے غرض

حق نظر میں اے کریم بے غرض

سوئے فعل خویشتن مے ننگم

تھی نہ فعلوں پر نظر اپنے ذرا

کہ وجودم دادم از پیش پیش

اشرف المخلوق تھا میرا وجود

من ہمیشہ مقتمد بوم برآں

تھا بھروسہ مجھ کو ہر دم اسیاں

محض بخشایش و رآید و عطا

اُسٹے بخشش کے لئے جوش عطا

ز بسق آید خطا بات و رشت

جب خطاب اس طرح آئیں پر خطر

بندہ گوید آنچہ فرمودی بہاں

یوں کہے بندہ جو تو نے ہے کہا

خود تو پوشیدی بتریا راز حلم

علم سے لیکن چھپاتا ہے بدی

لیک بیرون از جہاد و فعل خویش

کر کے اپنے جرم سے قطع نظر

وز نیاز عاجزانہ خویشتن

عاجزی کر کے بصد عجز و نیاز

یو دا امید سے بلطف عام تو

کہتا ہوں تھا لطف کا اُمیدوار

بخشش محض ز لطف بیعوض

بخشش محض اور عطائے بے عوض

رہ سپس کردم بدار محض کرم

لطف کو مڑ کے تھا میں دیکھتا

سوئے آں امید کردم لے خویش

تھی نگاہوں میں وہی اُمید وجود

فلعت ہستی بباوی رایگاں

فلعت ہستی دیا تھا رایگاں سے

چوں شمار و جرم خود را و خطا

جرم کو اپنے جو یوں جانے خطا

جرم کو اپنے جو یوں جانے خطا

جرم کو اپنے جو یوں جانے خطا

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| کہ بدستش چھم دل سوئے رہا        | کاسے ملائک باز آریدش بہا      |
| جانب امید ہے اس کی نظر          | اے فرشتو اس کوئے آؤادھر       |
| واں خطا مارا ہمہ خط برزیم       | لا ابالی وار آزادش کنیم       |
| جبریں خط اس پر جو کچھ خطا       | مثل بے پروا کریں اس کو روا    |
| کش زیاں نمود جرم وار صلح        | لا ابالی را کسے باشد مبارح    |
| جو ہوئے پردے نیکی و خطا         | نہ ہے پروا میاں اس کو روا     |
| تا نماند جرم و ذلت بیش و کم     | آتشے خود پر فروزیم از کرم     |
| تھو نکدیں سب جرم و ذلت بیش و کم | جب کہ بھڑکاش کرم کی آگ ہم     |
| مے بسوزد جرم جبر و اختیار       | آتشے کہ شعلہ اش کمتر شرار     |
| سب جلائے جرم جبر و اختیار       | ایسی آتش جس کا اک کمتر شرار   |
| خار را گلزار رو حافی کنیم       | شعلہ در بنگاہ انسانی ز نیم    |
| خار کو گلزار رو حافی کریں       | باغ انساں میں شرور مافی کریں  |
| کیسا یصلح کما اعمالکم           | ما فرستادیم از چرخ نهم        |
| کیسا اعمال ہوں جس سے بچے        | میں ہمیں چرخ نهم سے بھیجتے    |
| کز و فر و اختیار بوا البشر      | خود چہ باشد بیش نور مستقر     |
| کز و فر اور اختیار انسان کے     | کیا میں نور مستقر کے سامنے    |
| ہم پارہ منظر مینائے او          | گوشت پارہ آلت گویائے او       |
| چری کے ٹکڑے سے آنکھیں مٹاں      | عورت کا ٹکڑا ہے انسان کی زباں |

لے اس حدیث کی طرف اشارہ ہے تخلیق ہو لاء للجنة ولا ابالی و خلقت  
 ہو لاء للنار ولا ابالی۔ یعنی ان کو جنت کے لئے پیدا کیا۔ اور پروا نہیں کرتا۔  
 اور میں نے ان کو دوزخ کے لئے پیدا کیا۔ اور پروا نہیں کرتا۔  
 لے تمہارے لئے تمہارے اعمال نیک کرے +

مدرکش دو قطرہ خوں یعنی جہاں  
خون کے دو قطرے ہیں صرف اسکی جان  
طعطر اترتے درجہاں افگندہ  
اور جہاں میں گرفتار والا ہے وہ  
لے ایاز آں پوستیں را یادگار  
پوستیں کو یاد رکھ مثل ایاز

سمیع اواز دو پارہ استخوان  
کایاں ہیں اس کے دو ٹکڑے استخوان  
کر لے واز قدر آگندہ  
گندگی آلودہ اک کپڑا ہے وہ  
راز منی بودی منی را واگذار  
تو منی سے ہے نہ کر کبر اور ناز

## ایاز اور اس کے حجرے کا قصہ

پوستیں و چار قے آویختہ  
پوستیں جو سنا تھا لٹکایا ہوا  
چارقت اینست منگ و رعلا  
اصل یہ ہے اگر نہ رہتے یہ نگاہ  
کاندراں پر سیم و زر حمزہ نیست  
سیم و زر یہ اسیں رکھتا ہے نہاں  
بستہ می دارد ہمیشہ آں درو  
بند رکھتا ہے ہمیشہ اسکا در  
چہیت خود نہیاں و پوشیدہ زما  
مجھ سے پوشیدہ اگر وہ کہہ دے  
نیمشب بکشاے در و در حجرہ شو  
جاگو اس کے گھر میں آدھی رات کو  
بہرا و را بردہاں فاش کن  
اور سب پہ فاش کر دے ماجرا

آں ایاز از زیر کی انگیختہ  
اس ایاز پر خود کا اسے فتا  
میر و دہر روز در حجرہ خلا  
حجرہ میں جا کر کہا کرتا تھا آہ  
شاہ را گفتند اورا حجرہ ایست  
لوگوں نے شہ سے کہا ہے ایک مکان  
راہ سے ندید کسے را اندرا و  
کوئی جاسکتا نہیں اس میں گر  
شاہ فرمود ایعجب آں بندہ را  
شاہ بولا ہے تعجب سا مجھے  
پس اشارت کرو میرے را کہ رو  
دلا اک سردار سے جو ہو سو ہو  
ہر چہ پانی مرتزایغماش کن  
جو لے مجھ کو وہ جا کر ٹوٹ لا

باچنیں اکرام و لطف بچید و  
 اس پر جب ایسا ہے لطف ہے کراں  
 بنمایا او دغا و مسر و جوش  
 پھر دغا و مسر کا آتش ہے جوش  
 ہر کہ اندر عشق پایہ زندگی  
 عشق میں حاصل ہو جس کو زندگی  
 نمیشب آں میرا سی مستند  
 نصف شب کو یکے وہ نہیں آدمی  
 شعلہ کردہ چندیں پہلو اں  
 اندھ میں مشعل نے سب پہلو اں  
 کامر سلطانست بر حجرہ ز نیم  
 حکم سلطان ہے کہ حجرہ کھول کر  
 آں کے میگفت ہے چہ جانے زر  
 کوئی کتنا تھا کہ ہے کیا چیز زر  
 خاص خاص مخزن سلطان ولایت  
 ملک مال و زر سلطان ہے وہ  
 چہ محل فارو بہ پیش آں عشیق  
 ہو جو اک عشوقہ ایسا دل نہ پا  
 شاہ را بروے بنو وہ اس گماں  
 شاہ کو اس نہ نہیں تھا یہ گماں  
 پاک میدانستش از بہوش و غسل  
 پاک تھا جیلوں سے اس کو جانست

از لیثی یکم دزدیہاں کند  
 یکم دزد پھر بھی وہ دکتا ہے نہاں  
 وانکہ او گندم نمائے بولوش  
 یہ تو ہے گندم نما اور جو فروش  
 کفر باشد پیش او جب ز جہلی  
 کفر ہے اس کو سوائے ہند کی  
 در کشاو حجرہ اورائے زر  
 عازم حجرہ ہوا۔ سن اسے اچھی  
 جانب حجرہ روانہ شادماں  
 جانب حجرہ چلے ہیں شادماں  
 ہر کے ہمایاں زر و رکش کشم  
 خلیماں سوئے کی لائیں بے خطر  
 از عتیق و علل گوئے و از گھر  
 ہونے سوتی اور وہاں علل و گھر  
 بلکہ کنوں شاہ را خود جان ولایت  
 بلکہ اب تو باد مشہ کی جاں ہے وہ  
 علل و با قوت و ز قرو یا عتیق  
 اس کے آگے ہیں عتیق و علل کیا  
 تسخر سے میکرو بہر امتحان  
 دل کی گئی یہ بھی بہر امتحان  
 بازار و پیش ہے لرزیدہ دل  
 دہم سے لیکن تھا دل لرزایا



کہ مہاراجا کا اس سے آزدہ ہو وہ  
 اس نگرہ آؤ گز کروا وروست  
 اور اگر ایسا کیا تو ہے روا  
 ہرچہ محبوب کسند من کردہ ام  
 وہ کرے جو کہ ہے میرا ہی کیا  
 باز گئے دورا ز اں خود خصال  
 پھر کہا وہ کہ ہے ایسا بہ خصال  
 ازا یاز ایں خود محالست و بعید  
 ہے محال اس سے ہو ایسا آشکار  
 ہفت وریا اندر و یک قطرہ  
 سات وریا اس کا اک قطرہ فنا  
 جملہ پاکہا ازاں وریا برمد  
 پاک اس وریا سے ہے خستہ خدا  
 شاہ شاہانست بلکہ شاہ ساز  
 شاہ شاہان۔ بلکہ وہ ہے شاہ ساز  
 چہرے نیک ہم برو بہ است  
 نیک نظریں بھی روا اس پر نہیں  
 یک دہاں خواہم بینے فلک  
 جوں فلک میں جا پتا ہوں اک دہاں  
 صد ہاں یا ہم چنیں صد چنیں  
 بازن گو میں ایسے ایسے سود ہاں

من خواہم کہ بد و خجالت رود  
 چاہتا کہ ہوں کہ شرمندہ ہو وہ  
 ہرچہ خواہد گو کہ بن محبوب ماست  
 کہہ کرے۔ وہ ہے۔ ہمارا دلربا  
 او منم من او چہ گرد پدہ ام  
 وہ ہے مجھ میں اور میں اس میں چھا  
 اینچیں تھلیطہ آراست و خیال  
 کر رہا ہوں کیا میں بیہودہ خیال  
 کو کہے دریا ست قعرش تا بہ یہ  
 وہ ہے اک دیا ہے تا پید اکسار  
 جملہ ہستیہا ز موش چکرہ  
 ہستیاں میں رشخہ اس کی موج کا  
 قطرہ بالیش یک یک مینا گرند  
 قطرہ قطرہ اس کا ہے نقاش سا  
 از ہائے چشم بہ نامش ایا ز  
 دفع چشم بہ کو رکھا نام ایا ز  
 از رویت کہ حسنش بہیلاست  
 غیبت آتی ہے کہ ہے بے حد حسین  
 تا گویم وصف آں رشک ملک  
 تا کوں وصف اس فرستے کا بیاں  
 سنگ آید در بیان آں ایں  
 ہو نہیں سکا مگر اس کا بیاں

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| شیشہء دل از صیغہٴ لبشکند      | اینقدر ارم گر گویم اسے سند     |
| شیشہء دل ناتواں ہو ٹوٹ جاتے   | وصف آتشکشی زبان لگ کر نہ آئے   |
| ہر تسکین بس قبا بدریدہ ام     | شیشہء دل را چونازک دیدہ ام     |
| کر دیا تسکین کو، وصف مختصر    | نازک اپنا شیشہء دل دیکھ کر     |
| بیگملاں باید کر دیوانہ شوم    | من سر ہر ماہ سہ روزاے صنم      |
| دشمنی جاتا ہوں اکل بے گناں    | تین دن ہر ماہ میں میں اسے جواں |
| روز ہر روزا سست نے بیروزہ ہست | میں کہ امروضا اول سہ روزہ ہست  |
| راگمیں کسب ہے یہ ہے نصرت فرد  | تین دن میں آج کا پہلا ہے روز   |
| وہم دم اور اسیر ہے بود        | ہر دے کا ندر غم شاہے بود       |
| اس کے دل میں ہو غیالی سر ماہ  | جس کے دل میں ہو غم احساں شاہ   |
| چوں شدم دیوانہ رفت کنوں سدا   | قصہ محمود و اوصاف ایاز         |
| میں ہوا وحشی، گویا بیرون ساز  | قصہ محمود و اوصاف ایاز         |

## اہل ظاہر کے لئے قصہ

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| از خراج امید بردہ شد خراب      | زانکہ سلیم دید ہندوستان بجاواب |
| لے خراج اب کیا ہے بے خود کیفیت | دیکھا خواب ہندویرے میل لے      |
| بعد ماضاعت اصول العافیہ        | کیف یا آئی التکملی والحقافیہ   |
| خود میں کھو بیٹھا اصول مافیت   | اب ہو لکم وقافیہ میں کیا سفت   |
| بل جنون فی جنون فی جنون        | ما جنون اجدلی فے الشجون        |
| بلکہ یہ ہے سر بسر دیوانگی      | علم میں اک دیوانگی کب ہے اٹھی  |
| منذ عانیہت البقا لے الفنا      | ذات جسمی من اشارات الکینا      |
| جسہت دیکھی ہے فنا میں اک بقا   | جے اشاروں سے بدن میرا گھلا     |

اے ایاز از درد تو گشتم چو موئے

اے ایاز اب درد سے ہوں ناتواں

بس فسانہ عشق تو خواندم بجاں

پڑھ چکا فسانہ تیرے عشق کا

خود تو میخوانی یقین اے مقتدا

خود تجھے ہو گا یقین اے پیشوا

کوہ بیچارہ چہ داند گفت چہیت

کہ کیا جانے یہ باتیں پیار کی

یک موسیٰ ہم گفتبسا کند

باتوں کو موسیٰ سمجھتے ہیں مگر

کوہ ہم داند بقدر خویش تن

انچے اندازے سے سمجھے کچھ سخن

تن چو اضطراب باشد اختاب

ہم اضطراب ہے اے کامیاب

آں بزم چوں نباشد چشم تیز

میں بزم کی نہ ہو روش نظر

تا کند بہر حال اضطرابے نگو

کام میں نہ دے وہ اضطراب کو

جان کہ اضطراب جدیہ دصواب

وہ جدیہ اضطراب سے ہو گا مایاب

ماندم از قصہ تو قصہ من بگوئے

کیا کہوں، تو کر مرا قصہ بیاں

تو مرا کافسانہ گشتم بخواں

تو مجھے پڑھا اب میں انسان بنا

من کہ طورم تو موسیٰ وں صدا

طور میں ہوں، تو ہے موسیٰ، یہ صدا

ز آنکہ بیچارہ ز گفتن باہمی ست

کیونکہ وہ تو گفتگو سے ہے تنہا

کوہ عاجز خود چہ داند اے شد

کوہ عاجز ہے۔ نہیں اس کو خبر

اند کے دار و ز طبع روح و تن

اس میں ہے تصور اساطیع روح و تن

آیتے از روح انہوں آفتاب

روح کی آیت ہے شل آفتاب

شرط باشد مرد و اضطراب نہ

لازم اضطراب اس کو ہے مگر

تا مرد از حالت خورشید پو

اور واقع حال سے سوارج کے ہو

چہ قدر داند ز چرخ و آفتاب

جانے کیا حالت چرخ و آفتاب

سطح قرار مئے آفتاب ایک آلہ ہے۔ جس سے ستاروں اور آفتاب کی بلندی

دغیرہ کا علم ہوتا ہے۔

تو کز اسطراب ویدہ بندگی  
 گزردیکے چشم اسطراب سے  
 تو جہاں را قلم دیدہ دیدم  
 تو جہاں دیکھے یہ اندازہ کلمہ  
 عارفان لا شرمہ ہست آں بھوکے  
 مادرخوں کا ہے جو سرمد اوٹھوٹا  
 ذرۂ از عقل و ہوش را با محست  
 ذرہ بھر بھی ہو جو عقل و ہوش کا  
 چونکہ مغز میں عقل و ہوش ہی است  
 عقل سے جب مغز ہے میرا نہیں  
 نے گناہ اور است کو عقلم بیرو  
 عقل جس نے لی ہے، وہ بھی کے غطا  
 یا بھڑ عقل مستان اسے  
 اسے جنوں عقل اسے دانش پناہ  
 عاشقیت عقل مذجنیتنی  
 عقل سے کیا کام مجنوں کو تر سے  
 بل جنونی لی ہواک مستطاب  
 کیا جنوں میرا نہیں ہے خوشگوار  
 گرتبازی گوید و گر لڑسی  
 اب کوئی عمری کہے کہ فارسی  
 بادوا و در محو رہے ہوش نیست  
 کب یہ بادہ قابل ہر ہوش ہے  
 در جہاں دین لے تو قاصری  
 دیکھتے تھے دہر کے قاصر رہے  
 کو جہاں سہلت چا مالیدم  
 زلم کیوں ہے دیکھنے کا اس قدر  
 تاکہ وہ یا گروہاں چشم تھکے  
 تاکہ تیری ہو وہ یا اسے فٹا  
 اسی چہ سوداں پیشاں گفتنی است  
 تو ہوں واقعت ہم کہ یہ سودا ہے کیا  
 پس گناہ میں تری تخلیط چیست  
 پھر خطا کیا ہے پریشاں کوئی کی  
 عقل جملہ ماطلاں ہمیشہ ببرد  
 سبکی عقلیں اس کے آگے ہی فنا  
 باسواک للعقول المرکبے  
 عدت زعقلوں کی ہے امید گاہ  
 ماحدث الحسن مذ زینتنی  
 ہوں مزین، اب حسد کیا حسن سے  
 گل ملی والہ بکھن کا حصوب  
 ہاں، خدا سے اجر تجھ کو اسے نگار  
 گوش و ہوش کو کہ در فہم ہی  
 ہم سے تو ہوش ہے تیرا ہی  
 علقہ او سخرہ ہر گوش نیست  
 کب یہ علقہ لایق ہر گوش ہے

رو کرے جاں دوز بخیر سیر  
جلد لار بخیر اٹھ لیلا شعار  
گرد و صد ز بخیر آری بر دم  
توڑ ڈالو تنگا میں ز بخیریں ہزار  
سود کے دار در ملایں وعظ و بند  
فایده کیا دے مجھے یہ وعظ و بند  
ہم ندارد بچو مطلع مقطعہ  
اور مطلع کی طرح مقطع نہیں

بار دیگر آدم دیوانہ وار  
لے میں آ پہنچا ہوں پھر دیوانہ دار  
غیر آں ز بخیر زلف دلہم  
گر ہونی ز بخیر غیر زلف یار  
ہست بر پائے دل از عشق بند  
عشق کا ہے پائے دل پر میرے بند  
قصہ عشق ندارد مطلعہ  
قصہ غم کا کوئی مطلع نہیں

## ایاز کا قصہ

کاں کیے کنج است لالہ مال راز  
اک خزانہ ہے وہ مال مال راز  
تا بہ بیند چارے باہستیں  
تا کہ جو تا دیکھ لے اور پوستیں  
عقل از سر شرم از دل میسرو  
عقل سراود شرم دل ہو را تیکاں  
مستی ہستی بزد رہ زیں کمیں  
مستی ہستی سے جو گمراہ تھیں  
کہ چرا آدم شود بر من رئیس  
کس طرح آدم مرا سردار ہو  
صد ہنر را قابل و آمادہ ام  
سو ہنر سے قابل و آمادہ ہوں

باز گرداں قصہ عشق ایاز  
پھر وہی کہ قصہ عشق ایاز  
میرود ہر روز در حجرہ دریں  
روز حجرے میں ہے جاتا بالیقین  
زانکہ ہستی سخت مستی آورد  
کیونکہ ہستی میں بڑی ہیں مستیاں  
صد ہنراں قرن پیشیں ہمیں  
ایسی صدیاں پیشتر لاکھوں ہوش  
شد عزازے ازیں مستی بلیں  
تھیں یہی تو مستیاں شیطان کو  
خواجہ ام من نیز و خواجہ زلہام  
میں ہوں خواجہ اور خواجہ زادہ ہوں

تا بخدا مت بخش و دشمن بشتم  
 پیش دشمن کیوں جنوں خدمت کرے  
 پیش آتش مرو حل را چھو محل  
 خاک ہے کیا چنے آگے آگ کے  
 صدر عالم بودم و فخر ز من  
 جب کہ میں صدر اور فخر حمد تھا

در ہنرمین از کسے کم میستم  
 میں ہنرمیں جب کسی سے کم نہیں  
 من ز آتش زادہ آم افاز و حل  
 وہ بنامٹی سے اور میں آگ سے  
 او کجا بود اند آں دقے کہ من  
 تھا کہاں اس دور میں اس کا پتا

## جن آتش ہے دوسے پیدا کئے ہیں

کاشی بود اولد سترابی  
 آگ کا جز آگ - بیٹا باپ ہے  
 علتی را پیش آوردن چرا  
 پھر ضرورت ہے سبب کی اس میں کیا  
 مستمر و مستقر است ازل  
 ہو چکے جو کام منظور ازل  
 علت حادث ہے کچھ در حادث  
 علت حادث کی گنجائش ہو کیا  
 منع مغز است آب صور  
 منع گودا باپ چھلکا ہے قسا  
 جانت جو یہ مغز کو بدوست  
 عشق دھونٹے مغز چھلکا کر

شعلہ میزد آتش جان سفید  
 تھی تباں شعلوں سے جان جیلہ گر  
 لے غلط گفتہ کہ بد قہر خدا  
 یہ غلط ہے - بلکہ تھا قہر خدا  
 کار ہے علت مبرا از علل  
 ہوتے ہیں سب بے سبب اور بے علل  
 در کمال صنع پاک مستحش  
 صنع خالق کے کمالوں میں سجلا  
 ستراب چہود آب منع دوست  
 بیٹا کیا - خود باپ ہے صنع خدا  
 عشق داں اے فراق تیر دوست  
 تو ہے عاشق میوہ تن کا مگر

لے بیٹا باپ ہی کا نمونہ ہوتا ہے +  
 لے یعنی جان +

|  |                                |
|--|--------------------------------|
| دودھی کرپوست باطردوستش   | واو پد تانا جلود ایلو ستش      |
| دودھی جو پوست کا اپنے ہو دوست  | پس بدل ڈالے گا اللہ اس کا پوست |
| معنی و معززت برآتش خاکست   | لیک آتش را قشورت ہمیرست        |
| معزز اور معنی میں حاکم آگ پر   | چھلکے ایندھن آگ ہی کا میں کر   |
| کوزہ پو میں کر دے آب پو ست   | قدرت آتش ہمہ بر طرف اوست       |
| مکڑی کا کوزہ ہو پانی سے بھرا   | ظرف ہی تک زور ہو گا آگ کا      |
| معنی لسان برآتش مالک است   | مالک زرخ دراں کے مالک است      |
| معنی لسان میں مالک آگ کا   | مالک دوزخ کو خوب نار کیا       |
| پس میفرز الودن معنی فزا  | تا پھر مالک باشی آتش را کیا    |
| تو بدن کو کم کر اور معنی بڑھا  | مثل مالک آگ سے تا ہو رہا       |
| پوستہا بر پوست سے افترودم  | لا جرم چوں پوست اندرودم        |
| پوست ہیں تو نے بڑھائے پوست پر  | بھرے ہو آگ سے کیونکر مفر       |
| زانکہ آتش را طعن جو پوست عید   | قہر حق آں کہیا گردن و عیبت     |
| کیونکہ آتش کا ہے چارہ پوست ہی  | قہر حق نے توڑی گردن کہر کی     |
| ایں تکر از تیجہ پوست است   | ماہ و مال آں کہداراں دوست      |
| یہ تکر ہے نتیجہ پوست کا  | ہے جمہی تو کہر کا مال آشنا     |
| ایں تکر حیث غفلت از لباب   | منہر چوں غفلت ز آفتاب          |
| یہ تکر کیا ہے! غفلت مفر سے   | جس طرح سورج سے غافل تیغ رہے    |
| سہ کہ قال اللہ تعالیٰ عود علیہ۔ کلاما نفعبت جلود ہما تانا ہما جلود ا |                                |
| غیر ہا۔ یعنی جب دوزخیوں کی، جلدیں پک جائیں گی۔ تو ہم انہیں بدل       |                                |
| دی گئے +   |                                |
| سہ مالک دہ زرشہ ہے جو دوزخ کا منوکل ہے +                             |                                |

چوں خبر شد ز آفتابش بسخ نما ند

برق نے جب پانی سورج کی خبر

شد ز دید لب جملہ تن طمع

وہ خلاصہ دیکھ کر لالچ بڑھا

چوں نبیند مغز قانع شد پوست

مغز سے جو پوست پر قانع ہوا

عزت اینجا کبر بست ذل دریں

ہاں تو عزت کبر ہے اور ذل دریں

در مقام سنگی وانگہ انا

تو ہے پتھر اور کتا ہے آنا

کبر زان جوید ہمیشہ جاہ و مال

کبر کو یوں ہے تلاش جاہ و مال

کایں دو دامن پوست افزوں کند

یہ دو دامن پوست کو افزوں کریں

دیدہ را بر لب لب نظر اشتند

کچھ نہ کی لب کے خلاصہ پر نظر

پیشوا ابلیس بودایں راہ را

پیشوا ابلیس تھا اس راہ کا

گرم گشت وزم گشت و تیز راند

گرم ہو کر ہو گئی وہ نرم تر

خوار عاشق شد کہ ذل من طمع

خوار ہے وہ جس نے لالچ سے کہا

بند عز من قنع زندان اوست

بند عز من قنع میں پڑ گیا

سنگ تا فانی شد کے شد نکمیں

یعنی جب پتھر بچھے تو ہو نکمیں

وقت مسکین کشتن تست و فنا

یہ تو ہے تیرے لئے وقت فنا

کہ ز سر گین است گفن را کمال

جس طرح گو بر سے گفن کو کمال

شحم و لحم و کبر و شہوت آگند

کبر و شہوت گوشت جرنی سے بھری

پوست راز آنر حش لب پنداشتند

پوست ہی کو لب سمجھ بیٹھے بشر

کو شکار آمد شبیکہ جاہ را

صید تھا جو خود ہی دام جاہ کا

۱۔ یعنی ابلیس نے جب خلاصہ کائنات حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا

تو اس کی طمع اور حرص بڑھ گئی +

۲۔ جس نے قناعت کی۔ اس نے عزت پائی +



|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| مال چون راست اس جا اژدہا        | سایہ مرداں زمر دایں دورا         |
| مال ہے سانپ اور رتبہ اژدہا      | سایہ مرداں زمر دایں ہے فنا       |
| زاں زمر و مار را دیدہ جسد       | کور گرد و مار و رہرو دار و       |
| بوں زمر و سانپ کو اندھا کرے     | تا کہ وہ اندھا ہو اور رہرو بنے   |
| چوں برس آہ غار نہاد آں رئیس     | ہر کہ نخست او گفت لعنت بریں      |
| اُس نے جب کاغذ چنے اس راہ پر    | سب نے لعنت اس پر بھی سر بسر      |
| یعنی اس غم پر من از عذوبست      | عذر را آن مقتدا سابق پاست        |
| یعنی یہ غم اس سے پہنچا ہے مجھے  | پیشوا اس کا ادھی ہے پہلے سے      |
| بعد ازاں خود قرن بر قرن آمدند   | جملگاں بر سنت او باز دند         |
| بعد ازاں صدیوں پہ صدیاں ہو گئیں | سب نے تقلید میں اسی رستے کی کہیں |
| ہر کہ خیمہ سنت بد سے فتنے       | تا ورافت بعد او خلق اندھے        |
| جو نکالے گا بڑا اک راستہ        | تا ہو خلقت اُس پہ چلی کر غمزدہ   |
| جمع گرد و بروے آں جملہ بڑہ      | کو سرے بود ہست ایشانم غزہ        |
| بار ہو گا بس اُسی پر جرم کا     | کیونکہ یہ سرے تو سب میں دم غزا   |
| یک آدم چارق و آں پوستیں         | پیش سے آرد کہ ہستم من ز طیں      |
| لیکن انسان اپنی کفش اور پوستیں  | ساتھ رکھتا ہے بس میں کچھ نہیں    |
| ہوں اما آں چارقش مورد بود       | لاجرم او عاقبت محمود بود         |
| تھا یا ز اپنے یہ سامان دیکھتا   | اس نے آخر کو وہ محمود تھا        |
| ہست مطلق کا ساز نیستیت          | کار گاہ ہست کن جز نیست چیت       |
| کار ساز نیستی ہے وہ خدا         | ہے یہ دنیا ماسوائے حیت کیا       |

لہ زمرہ کے دکھانے سے سانپ اور اژدہا سے اندھے ہو جاتے ہیں +

یا نہالے کارواندر مفر سے  
 پڑ پڑتا ہے کوئی چڑ بھی  
 تخم کار و موضعے کہ کشتہ نیست  
 بدست بے یونی زمین چرخ سب  
 کا خذے اسپیدنا بنوشتہ باش  
 سادہ کا خذین نہ ہو میں پر کھا  
 تا بکار و در تو تخم آں ذوالکرم  
 تا کہ تجھ میں بیج پائے ذوالکرم  
 مطبخ کے دیدہ و نادیدہ گیر  
 اور اس مطبخ کو دیکھا ہی نہیں  
 پوستیں و چارق از یاد ت رود  
 پوستیں پھر یاد آتا ہے کہاں  
 ذکر و لق و چارق آنگاہے کئی  
 ذکر جوئے اور گدڑی کا کرے  
 کہ نہ باشد از بنائے پستے  
 اور پستیبان کسی کو بھی نہ پائے  
 نگرے در چارق و در پوستیں  
 اور نہ دیکھے اپنا جو کتا پوستیں

برنوشتہ ایچ بنولید کے  
 کھتا ہے کھٹے ہوئے پر بھی کوئی  
 کا خذے جوید کہ او بنوشتہ نیست  
 سادہ کا خذوگ کرتے ہیں طلب  
 اسے برادر موضع ناکشہ باش  
 بھائی اتو بن کھیت بے بویا ہوا  
 ہمیشہ گردمی از لوں و قلم  
 تا کہ پائے عزت لون و قلم نہ  
 خود از پس پالودہ نالیدہ گیر  
 تو سمجھ فالودہ چکھا ہی نہیں  
 زانکہ ز پس پالودہ مستیہا بود  
 کیونکہ فالودے سے ہونگی مستیاں  
 چوں در آید وقت نزع آہے کئی  
 جان کئی کے وقت پھر آہیں پھرے  
 تا نگردی غرق موج ز شیتے  
 تا نہ طوفان بدی میں ڈوب جائے  
 یار تاری از سفینہ راستیں  
 اب تو بھولا ہے سفینہ راستیں

۱۔ درات و قلم یعنی دنیا +

۲۔ فالودہ لہذا دنیوی اور مطبخ دنیا سے مراد ہے +

پس ظلمنا و رد ساز می پڑولا

پس ظلمنا " درد ہوگا بر ملا

سر پیدائیں مرغ بے ہنگام را

مار ڈال اس مرغ بے ہنگام کو

کہ پید آید نمازش بے نیاز

کب وہ پڑھتا ہے نماز بے نیاز

نصر ہائے او ہمہ روقت خویش

وقت ہمارے ہو دیتا تھا صدا

چونکہ درانی بغیر قاپ بلا

جب گر ہوگا تو غرقاب بلا

دیو گوید بنگر پیدائیں خاک را

یہ شیطان، دیکھنا اس غام کو

دور این خصلت ز فرہنگ ایاز

یہ نہیں کہ طود قانون ایاز

او خرویں آسمان بودہ ز پیش

پچھلے سے وہ آسمانی مرغ تھا

## اَرِنَا اَلَا شَیْءَ کَمَا هِیَ کِلْفِیْر

بانگ بہر حق کند نے بہر دانگ

بے فقط بہر خدا اس کی ندا

صبح کاذب عالم نیک و بدش

صبح کاذب ہے جہان نیک و بد

تا کہ صبح صادق پنداشتند

جاننے ہیں صبح صادق یہ اُسے

کہ بیوئے روز بیرون آمدہ است

دن کے دھوکے میں رہاں جو ہوئے

کہ وہ بد بس کاروانہ را بباد

قافلوں کو کہ گئی برباد جو

اے خروساں انوکھے آنوید بانگ

مرفو اس سے سیکھ بودینا صدا

صبح کاذب آید و تفریب بدش

صبح کاذب کے فریب دس سے ہیں رو

اہل دنیا عقل ناقص داشتند

اہل دنیا تو ہیں ناقص عقل کے

صبح کاذب کاروانہ را زدہ است

صبح کاذب نے ہیں ٹوٹے قافلے

صبح کاذب خلق را رہبر مباد

صبح کاذب خلق کی رہبر نہ ہو

لَا هِيَ دِينَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَ اَنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ  
یعنی ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہے۔ اگر تو نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا۔ تو ہم نریاں کھارہے ہیں۔  
سُحُفٌ یُّبْحِلُ اَعْیُنَ النَّاسِ اَمَّا ذُنُوبُهُمْ فَاِنَّهُمْ لَكَاذِبٌ یَّكْبُرُوْنَ

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| مے شدہ تو صبح کاذب را رہیں       | صبح صادق را تو کاذب ہم میں       |
| صبح کاذب میں جو ہے حیران تو      | صبح صادق کو نہ کاذب جان تو       |
| گرداری از نفاق بد اماں           | از چہ داری بد پرادر ظن ہماں      |
| گر نفاق بد سے تو ہے بے اماں      | بھائی سے بد ظن ہے کیوں بھلے جواں |
| بدگماں ہا شدہ ہمیشہ زشت کار      | نامہ خود خواند اندر حق یار       |
| بدگماں کہتے ہیں جس کو ہے بد      | دوست کو اپنا سلسہ وہ جانتا       |
| آں حصال کا ندیکہ ہا ماندہ اند    | انبیا را ساحر و کفر خواندہ اند   |
| وہ کہنے جو کجی میں رہ گئے        | انبیا کو جادو گر کہنے لگے        |
| واں امیران خمیس قلب ساز          | ایں گماں بد و بد پر حجرہ ایاں    |
| خمیس و خوار وہ سردار ہاں         | تھے ایاں اور اس کے گھر سے بدگماں |
| کو دینہ دار و گنج اہدراں         | ز آئینہ خود منگلا بندہ گراں      |
| دین سے زراں کے گھر میں چار سئو   | آنکھ سے اپنی نہ دیکھ اوروں کو تو |
| شاہید است خود پاک و آو           | بہر ایشاں کردا و آں جستجو        |
| جاتا تھا پاک سلطان تو اسے        | جستجو لیکن غمی اوروں کے لئے      |
| کاسے امیراں حجرہ بکشائید در      | نیم شب کہ باشد اوزراں بخیر       |
| اسے امیر دیکھو حجرہ کھول کر      | نصف شب کو جب کہ ہو وہ بے خبر     |
| تا پدید آید سگالش ہائے او        | بعد از آں برماست بالکشاو         |
| تا کہ اندیشے ہوں اُس کے آشکار    | پھر سزا دینے کا میں ہوں ذمہ دار  |
| مر شمارا دادم ایں زرو گہر        | من از اں زر ہاں خواہم جو خبر     |
| اور سے لینا نہیں وہ مال و زر     | صرف مجھ کو حال کی دینا خبر       |
| ایں ہیگفت دول او سے طہید         | از ہائے آں ایاں بے عمدہ          |
| کہ رہا تھا شاہ اور دل تھا بڈ حال | بے طرح بہر ایاں بے مثال          |

ایں جفا گریشنودا دھوں خود

وہ اگر سن لے تو پھر ہر جانے کیا

کہ ازیں افروں بود حکمین او

اس سے بالاتر ہے اس کا مرتبہ

وز غرض وز سیر من غافل بود

اور نہ سمجھے مصلحت تھی اس میں کیا

برویند کے شوداد ماست رنج

رنج سے کب ہو اُسے افسردگی

کو بھر عاقبتہا ناظر است

عاقبت کے بھر کا ناظر ایاز

ہست تعبیرش نیز وادھیاں

ان کی ہر تعبیر خواب اُن پر عیاں

کے بود واقعت ز سر خواب غیر

کب وہ سمجھے راز خواب غیر کو

کم نگر دو صلت آں مہرماں

کم نہ ہو ہو سستی اس کی گر

من دیم اند حقیقت او منم

وہ ہے مجھ میں نہیں ہوں اُس میں آشکار

کہ منم کایں بزد بانم سپرد

آفت زباں سے میں نے یہ کتہ تو دیا

باز می گوید بحق دین او

اس کے دین کی پھر قسم کھا کر کہا

کو بقصد زشت من طہر شود

جو برائی سے مری وہ ہو خفا

مہستلا چوں دید تاویلات رنج

جب ہوں تاویلیں کسی سے رنج کی

صاحب تاویل یاز صابماست

صاحب تاویل ہے صابر ایاز

ہمچو یوسف خواب ایں تدانیال

مثل یوسف خواب میں ان کے گراں

خواب خود را چوں ندانم و خیر

خواب اپنا ہی نہ جانے مرد جو

گزنم صد تیغ او را ز امتحاں

استحاناً سو کروں میں دار اگر

داندا و کال تیغ بد خود میزنم

وہ سمجھ لے گا کہ اپنے پر ہے وار

## عاشق و معشوق کا حقیقی اتحاد

اند آمد علت رنجور ہے

رنج سے نازل ہوئیں جب علتیں

جہیم مہنوں راز رنج دور ہے

جہیم مہنوں پر فراق یار میں

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| خون بجوش آمد شعلہ اشتیاق       | سنا کہ پیدا شد در آل مجنوں خنای |
| جوش می آید جو خون اشتیاق       | ہو گیا مجنوں گرفتار خنای        |
| پس طبیب آمد و دارو کردش        | گفت چارہ نیست هیچ از رگ نش      |
| پس طبیب آیا سدا رگ کے لئے      | اور کہا چارہ نہیں ہے قصد کے     |
| رگ زدن باید بھائے دفع خون      | رگ زنے آمد در آنجا ذوقنوں       |
| قصد سے ہے لازمی ، صلاح خون     | آیا کہ فساد جو تھا ذی فنوں      |
| بازو شست بست کشاد آں عیش او    | بانگ بر زد بر سے لے معشوق خو    |
| باندھ کر بازو جو کھولا میسر    | بولا مجنوں اس سے ، یوں لٹکا کر  |
| مزد خود بستان ترک قصد کن       | گر میرم گوید جسم کہن            |
| انہی اجرت سے ، ترک قصد کر      | گر مردوں ، کہوے کہ تھا پوسہ تر  |
| گفت آخر تو چہ میترسی ازیں      | یوں نیمترسی تو از شیر غریں      |
| بولا آخر اس سے کیوں ڈرتا ہے تو | شہ سے ڈرتا نہیں جب تک طو        |
| شیر و خرس و پوزو ہر گرگ و دودہ | گرد بر گرد تو شب گرد آمدہ       |
| شیر دیکھو اور سب بندے بھڑے     | شب کو رہتے ہیں جے کھیرے جو      |
| سے نیاید شاں از تو بوسے بشر    | زا نہیں عشق دو جہ اندر جگر      |
| بھڑا وہ پاتے نہیں بوسے بشر     | یوں ہے وہ عشق سے تو بے جگر      |
| گرگ شیر و خرس اند عشق چھیت     | کھوٹا ہوا کہ از عشق او تھیت     |
| بھڑے اور شیر جانیں عشق کو      | کہ وہ کہتے سے ہے جو وقت دھو     |
| گرگ عشق بنو دے کلب را          | کے بھتے کلب کہن کلب را          |
| عشق کہ رگ ہونہ کئے ہیں اگر     | خلیفہ کیوں ہو وہ انہی کہن پر    |

لے گلے کی بیماری +

گرشہ مشہور مست اندر جہاں  
 کو نہیں مشہور دنیا میں ہوئے  
 کے بری تو بونے دل از رگ بیش  
 بھیڑ بکھا سے یہ بو کیا آئے گی  
 کے نوحے ناں برنود تو کے خدے  
 ہوتی روئی بھی نہ پھر تیری غذا  
 ورنہ ناں را کے بے در جہاں ہے  
 جان میں درد نہ ملتے راستے  
 جاں کہ فانی پود جاویداں کند  
 جان فانی کو سے کرتا جادواں  
 صبر من از کوہ سنگین است بیش  
 صبر میرا کوہ سے ہے بیشتر  
 عاشقم بر زخم ہا پر سے تنم  
 میں ہوں عاشق از خم میں تن پر سے  
 ایں صدف پر از صفات اں درست  
 اس صدف میں ہے وہی تاباں کہر  
 نیش رانا گاہ بر لیلی زنی  
 زخم شاید جسم لیلہ پر بڑے  
 در میان لیلی و من فرق نیست  
 فرق مجھ میں اور لیلہ میں نہیں  
 مایکے رو حسیسم اندر دو بدن  
 جسم دو ہیں روح اک ہے بر ملا

ہم ز جنس اول صورت از سگاں  
 اور کتے بھی ہیں سب اس جنس سے  
 تو نہ دی لہجے دل از جنس خویش  
 تو نے بونے دل نہ ہم جنسوں سے لی  
 گر بنودے عشق ہستی کے ہڈے  
 گر نہ ہوتا عشق، تو کچھ بھی نہ تھا  
 ناں تو شد از چہ عشق داشتے  
 عشق تھا روئی کو تیری بھوک سے  
 عشق ناں مردہ را جاں کند  
 عشق ناں مردہ کو دیتا ہے جان  
 گفت مجنوں من کیست رسم ز نیش  
 بولا مجنوں کب ہے خوف بیشتر  
 منبلم بر جسم ناساید تنم  
 میں ہوں بھولا، اچھیں کیا ہے زخم کے  
 لیک از لیلی وجود من پرست  
 پڑے میرا جسم لیلہ سے مگر  
 ترسم اے فساد اگر قصد مکنی  
 ڈر یہ ہے فساد اگر تو قصدے  
 داند اس عقلے کہ اول و ثنیت  
 اول و ثنیت میں اول و ثنیت  
 من کیس لیلی و لیلی کیست من  
 میں ہوں اس میں۔ وہ ہے مجھ میں جلو تر

# عاشق و معشوق کی گفتگو

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| گفت معشوقے بعاشق ز امتحاں       | در صہجی کا لہلاں ابن لہلاں       |
| ایک عاشق سے کہا معشوق نے        | صبح دم بادہ کشی کرتے تھے         |
| مر مر تو دوست تر داری عجب       | یا کہ خود را باز گو سے بوالکرب   |
| دوست رکھتا ہے مجھے سب سے ہوا    | دوست یا رکھتا ہے خود کو سچ بتا   |
| گفت من در تو چہاں فانی شدم      | کہ ہم من از تو از سیر تاہم       |
| یوں میں تو ہو گیا تجھ میں فنا   | مجھ میں سر سے پاؤں تک تو ہے بھرا |
| ہر من از ہستی من جز نام نیست    | در وجودم جز تو ہے خوش کام نیست   |
| ہے مری ہستی فقط یہ نام کی       | اب سوائے نہیں مجھ میں کوئی       |
| زاں بسبب فانی شدم من اینچنین    | بچھو سر کہ در تو بجزیرا نکبین    |
| اس لئے میں تجھ میں یوں فانی ہوا | شہد میں ہو جس طرح سر کہ ملا      |
| ہمچھو شے کو خود گل لعل ناب      | پر شود از صفات آفتاب             |
| جیسے پتھر جو سرا سر لعل ناب     | اس میں پنہاں ہوں صفات آفتاب      |
| وصفہ آں سنگی نمائند اندرو       | پر شود از وصف خور و پشت رو       |
| وصف پتھر کا نہ کچھ باقی رہے     | پر ہو وہ اوصاف سے خورشید کے      |
| بعد ازاں گرد و ستارہ خویش را    | دوستی خور و آں لے لئے            |
| دوست کہے پھر جو اپنی ذات کو     | فی الحقیقت درست وہ سورج کا ہو    |
| ور کہ خور را دوست را ویکھاں     | دوستی خویش باشد بیگماں           |
| اور کہ سورج کو کہے دوست ہاں     | دوستی اپنی سے ہے وہ بے گماں      |
| خواہ خود را دوست و لعل ناب      | خواہ یا او دوست را آفتاب         |
| چاہے خود کو دوست رکھے لعل ناب   | دوست یا اپنا بنا لے آفتاب        |



|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| ہر دو جانب جز فیض شرف نیست    | اندریں دو دوستی خود لطف نیست   |
| دونوں میں ہے نور کی جلوہ گری  | دوستی دونوں کی ہے بس ایک ہی    |
| زائکہ یک من نیست یا نجات نیست | تانشدا و لعل خور او دشمن است   |
| کیونکہ اک من کا کزدن ہی یہاں  | دشمن خور ہے، نہیں گر لعل ہاں   |
| ہست ظلمانی حقیقت ضد نور       | زائکہ ظلمانیست رنگ اک با حضور  |
| اور تاریکی ہے بے شک ضد نور    | کیونکہ ہے تاریک یہ پتھر ضرور   |
| زائکہ او متیاع شمس اکبر است   | غولیشن را دوست را کافر است     |
| کیونکہ مانع آئے گا خورشید سے  | وہ ہے کافر دوست جو خود کو رکھے |
| کو ہمت تاریکیست اندر فنا      | پس شاید کہ گوید سنگ انا        |
| کیونکہ وہ تاریکیوں میں ہے فنا | پس نہیں لازم، کہے پتھر انا     |
| گفت منصوبے انا الحق اور برت   | گفت فرعونے انا الحق گشت پست    |
| ہو گئے منصوبے انا کہ کر رہا   | ہو گیا فرعون انا کہ کر فنا     |
| وہ انا را رحمت اللہ ہے محب    | اں انا را لعنت اللہ و رعقب     |
| اس انا پر ہیں خدا کی رحمتیں   | اُس انا پر ہیں خدا کی لعنتیں   |
| اں عدوئے نور بود و ایں عشیق   | زائکہ او سنگ سیہ بد ایں عقیق   |
| وہ عدوئے نور تھا۔ یہ شیفتا    | وہ تھا پتھر اور یہ لعل ہے بہا  |

سہ کیونکہ آفتاب کہتا ہے۔ میں آفتاب ہوں۔ اور پتھر کہتا ہے کہ میں پتھر ہوں۔

سہ یعنی میں ہوں۔ +

سہ یعنی انا ربکمہ انلا علی کہا تھا +

سہ یعنی انا الحق +

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| ایک انا ہو پودہ در سرائے فضول   | زا اتحاد نور زرا و حلال        |
| اس انا میں ہو کے جلوے تھے بھرے  | یہ تھی معرہ اتحاد نور سے       |
| جہد کن تا نگیست کمتر شود        | تا بلعلے سنگ تو انور شود       |
| کر کے کوشش دود کر سنگینیاں      | لعل کی پتھر میں ہوں رنگینیاں   |
| صبر کن اندر جہاد و در عنا       | دسمہ میں تھا اندر فنا          |
| صبر کر رنج و عنا میں صبر کر     | تا فنا میں بھی تھا آئے نظر     |
| وصف ہستی میر و دان پیکرت        | وصف مستی میلز اید و در سرت     |
| وصف ہستی ہائے پیکر سے ترے       | جو ہر ہستی تہے سر میں بھرے     |
| وصف سنگی ہر زماں کم میشود       | وصف لعلی در تو محکم میشود      |
| وصف سنگی جسہ کہ کم ہو جائے گا   | وصف لعلی تجھ میں بدلتا جائے گا |
| سمع شو یکبارگی تو گوش وار       | تاز حلقہ لعل یا نی گوشوار      |
| بن سماعت مثل گزشتی اسونیک تو    | لعل کا نا گوشوارہ پائے تو      |
| چھو چو کن خاک میکن گر کسی       | زس تن خالی کہ در آئے رسی       |
| جاہ کن کی طرح مٹی کھود کے       | پھینک دے تن سے تو پھر پانی لے  |
| گر رسد جذبہ خدا ماء معین        | چاہا کندہ بجو شد از زمین       |
| ہوا گر جذب خدا سے داد گر        | بے کنواں کھودے ہو پانی جلوہ گر |
| کار کے میکن تو و کاہل مباش      | اندک اندک خاک چھوایتراش        |
| کہہ کئے جا، اور سنی چھوڑ دے     | کاٹ تھوڑی تھوڑی مٹی جاہ سے     |
| کار میکن کوش ہاں از بہر آب      | اندک اندک دور کن خاک تراب      |
| سہی کر۔ پانی کا طالب ہے اگر     | تھوڑی تھوڑی پینک مٹی کاٹ کر    |
| ہر کہہ رنجے بر دینے شد پد پد    | ہر کہہ چدے کر دور چدے رسید     |
| رنج اٹھایا میں نے کچھ اس کو ملا | جس نے کوشش کی وہ خوش قسمت ہوا  |

بر در حق کو فن حلقہ وجود

ہے طلب گویا در انتہی کی

بہر او دولت سے بیڑ کنہ

دولت اس کو ہے بیشہ بے ضرر

سناچہ شد حال ایاز نیک خو

کیا ہوا حال ایاز نیک خو

گفت پیغمبر کو عست و مجود

یہ رکوع و سجدہ کہتے ہیں نبیؐ

حلقہ آں در ہاں کو میند

جو ملاتا ہے یہاں نہ بخیر و

یاز گرد و قصہ او باز گو

نوٹ اور قصہ بیان کر پھر وہ تو

## ایاز کا قصہ

طالب گنج و زر و خمرہ شد مد

طالب زر ہو کے سب اک بار آئے

باد و صد فرہنگ دانش چند کس

تھے سپاہی ساتھ دو سو عقلمند

از میان قفلہا بگزیدہ بود

منتخب تھا جس کو تالوں میں گیا

از برائے کیم آں سہرا ز عوام

بلکہ ہیں اس راز سے سب بے خبر

قوم دیگر نام سالو سم کنند

نام رکھتے تھے سب بد خصال

از خساں محفوظ تر از لعل کاں

جو میں نا ابلوں سے محفوظ نہاں

زر نثار جاں بود پیش شہاں

ماں صدقہ جان کا ہے بے خبر

آں امیراں بر در حجبہ شدند

مجرے کے در پردہ سب سرور آئے

قفل را بر میکشادند از ہوس

کھولتے تھے قفل اور دوازہ تھا بند

زانکہ قفل صلب بر چھیدہ بود

کیونکہ وہ تالا تھا بچیدہ نگا

نے ز نخل سیم و مال و زر خام

یہ چھپانے کو نہ تھا کچھ مال و زر

کہ گزے بر خیاے بر تلمند

وگد کیسے نہ بھگتے خیاں

پیش ماہمت بود اسرار جاں

میں ہمیں ہمت ہیں اسرار جاں

ز رہ از جالست نزد ابلہاں

جان سے پیارا ہے نادانوں کو زر

عقل شاں میگفت ہاں آہستہ تر

عقل کہتی تھی کہ ہاں آہستہ تر

عقل گریہ نیک میں گریں نیست آب

عقل کہتی ہے۔ نہیں یہ جانے آب

نعرۂ عقل آنر ماں چہاں شدہ

عقل کی آواز اُس دم تھی نہاں

گفت نیست ایں متاع رایگاں

کہتی تھی ے لو ہے دولت مفت ہاں

گشتہ پنہاں حکمت وایمانے او

حکمتیں جو کہ تھیں سب پنہاں ہوئیں

آنکہ از حکمت ملامت لشنود

جلد حکمت سے ملامت پائے گا

نفس لواہ برو یا بید دست

نفس لواہ ملامت پھر کرے

نشنود پند دل آنکوش کرش

وہ نصیحت کیا کسی کی سن سکے

از نصیحتا کند دو گوشش کر

پھر نصیحت سے ہوں۔ کیونکر بہہ در

در نصیحت سرد و گوشش باز شد

پھر نصیحت لوگوں کی سنائی دے گی

یشتا بید نہ گفت از حرص زر

تیز دوڑاتی تھی اُن کو حرص زر

حرص تازو بہیدہ سوئے سراپ

حرص لے جائے اگر سوئے سراپ

حرص غالب دزد چوں ہاں شدہ

حرص غالب تھی۔ ہوا زر مثل جاں

حرص غالب بود بیز راہچو ہاں

حرص غالب مال پر تھی مثل جاں

گشتہ صد تو حرص غوغا ہائے او

حرص کی صد ہائیں جب چڑھ گئیں

تا کہ در چاہ غسردہ اند رفتہ

کیونکہ وہ، جو چاہ و سخوت میں گرا

چوں ز حبس دام پائے او شکست

پاؤں جب ٹوٹے گا حبس دام سے

تا بہ یوار بلانا یہ سرش

سر نہ جب تک پہوئے گا دیوار سے

کو دکانا حرص لوزینہ شکر

بچوں کو ہو حرص ملوا و شکر

چونکہ درود نہ بلش آغاز شد

پھوڑے کی تکلیف لیکن جب ہوئی

سے وہ نفس جو ملامت کرتا ہے +

باز کردند آں زماں آں چند کس  
 کھولا ان لوگوں نے آخر ناگہاں  
 ہچو اندر دیر غ کندیدہ ہوام  
 کمٹیاں پٹے پہ جیسے حرص سے  
 خوردن امکان نے دبستہ ہر وہ  
 کھا نہیں سکتیں، چپکلتے ہیں  
 چارقی بدریدہ بود و پوستیں  
 اک پھٹا جوتا تھا اور اک پوستیں  
 چارقی نیجا جڑے سو پوش نیست  
 جوتوں سے بدہ کیا ہے بیگماں  
 امتحاں کن حفرہ و کار نہ را  
 ہم گڑھے اور نالیاں دیکھیں گے سب  
 حفرہ کر دند و گولہ طے عمیق  
 گوشے گوشے میں گڑھے کھودے عمیق  
 کند ہاے خالیسم اے کند ہاں  
 ہم تو سب خالی ہیں اے اہل ریا  
 کند ہاں بازے انہما شستند  
 پھر گڑھوں کو پاٹ دیے تھے وہیں  
 ہچنیں کر دند از جہل و غی  
 جہل سے وہ کام کرتے تھے یہی  
 مانند مرغ حرص شاں بے چیتہ  
 کیونکہ مرغ حرص بے دانہ رہا

حجرہ را با حرص صدگونہ ہوس  
 حجرہ کو سو کر کے لالچ اور گماں  
 اندر افتادند در ہم زار و حمام  
 سب کے سب اک ساتھ اندر جا پڑے  
 عاشقانہ و رفتہ در کر و فر  
 عاشقوں کی طرح گرتی ہیں مگر  
 بنگریدند از بسیار و از میس  
 آگے نیچے ہر طرف نظر میں پڑیں  
 جملہ گفتند اس مکاں بے لوش نیست  
 سب یہ بولے، ہے قریب اس میں نہاں  
 میں بیادریں گھماٹے تیز را  
 نیزو ہے کی سلاخیں لاؤ اب  
 ہر طرف کنند و جستند از فراق  
 کھودا تھا ڈھونڈتا تھا وہ فراق  
 حفرہ شاں بانگ میزد آن زماں  
 وہ گڑھے دیتے تھے سب ان کو صدا  
 زماں سگالش شرم ہم میداشتند  
 بدگمانی سے وہ ہو کر شرمیلیں  
 باز در دیوار ہا سوراخ ہا  
 بدزبانوں میں اور دیواروں میں بھی  
 بید و لاجول در ہر سینہ  
 تھا ہر اک سینے میں لاجول دکا

|                              |                                   |
|------------------------------|-----------------------------------|
| حضرہ دیوار و در غمازِ شاں    | زناں زلا لقا شے یادۂ نازِ شاں     |
| وہ کڑھے، دیوار و در غماز تھے | اُن کی گمراہی کے اور افسوس کے     |
| یا ایسا مکان بیچ انکار نے    | ممکن زندائے اُس دیوار نے          |
| یا ایاز آئے تو ہو انکار کیا  | خفا نہ ممکن روزوں کا پسنا         |
| حالیہ و عرصہ گواہی می کنند   | گر خدایع بیگناہی می کنند          |
| تو گواہی فرش اور دیوار دیں   | عذر گردہ بے گناہی کا کریں         |
| تا ازیں گرواب جاں بیڑیں بریں | جملہ در حیرت کہ چہ عذر آورند      |
| ساکہ اس طوفان سے ہم ہوں رہا  | سب نکلے حیرت میں۔ کریں اب عذر کیا |
| دستہا بر سر زناں پچھوں زناں  | عاقبت نو میدان دست لب زناں        |
| عورتوں کی طرح سر پٹیا کھے    | کاتے تھے ہونٹ اور مالوس تھے       |

## جنگل خوروں کا حجرے کوٹنا

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| پرز گرد و بے زرد و شرمسار      | باز گردیدند سوئے شہر یار      |
| زرد منہ تھا۔ ہو رہے تھے شرمسار | نوٹ کر پہنچے وہ سوئے شہر یار  |
| کہ بغلتاں زرد و ہمایاں تھلت    | قا صد اشد گفتن این احوال چہیت |
| تم نہیں لائے بفل میں مال کیا   | پوچھا قصداً شاہ نے ہے حال کیا |
| فرخ شادی در رخ و رخسار کو      | ور نہاں کر دید دینار و لسو    |
| کیوں نہیں آئنا چہروں سے میاں   | اور جو کر آئے ہو دولت کو نہاں |
| برگ سیماء ہم وجوہ اخضرست       | گر چہ پنہاں بیخ ہر بیخ اورست  |
| برگ پٹیاں ہے لیکن سہتر         | گر چہ شہید ہے بیخ ہر کبر      |
| نک مناد می می کند خلخ بلند     | آنچہ خورد آں بیخ از ہر ہرقند  |
| اس کی شاخوں سے ہیں بل ہاتے کئے | جڑے جو کچھ کھایا ہر وقت سے    |

بیخ گر چہ بے برازمیوہ نہیںست  
 جو اگر چہ ہے بغیر برگ و بار  
 بر زبان بیخ گل مہرے زند  
 مہرے مٹی زبان بیخ پر  
 آں امیراں جملہ در عذر آمدند  
 غدر وہ سرور سب کہنے لگے  
 عذر آں گرمی و لاف ماومن  
 عذر تیزی و غرور ماومن  
 از خجالت جملہ انگشتاں گزاں  
 شرم سے منہ میں تھی سب کے ہچکیاں  
 گر بریزی خونِ حلالست حلال  
 خون کر دے خون ہے تجھ کو حلال  
 کردہ ایم آنہا کہ از ماسے سزید  
 ہم سے جو کچھ ہونا تھا وہ ہو گیا  
 گر بخشی جرم ماسے دل فروز  
 مگر خطا پیش بخش دے اے دلفروز  
 گر بخشی یاقت نو میدی کساو  
 بخش دے تو تا امید ہو فنا  
 گفت کئے ایں نواز و ایں گداز  
 بولا ہاں ہاں یہ نوازش یہ گداز  
 ایں خیانت برتن و عرض نہیںست  
 یہ خیانت اس کی ہے بے واسطہ

برگ سبزش بر شجر از بہر چہیت  
 میں یہ سچے پڑ پڑ کیوں آشکار  
 شاخ دست و پا گواہی میدہ  
 اور یہ شاخیں ہیں شاید سرسہ  
 ہچک سایہ پیش مہ ساجد شدند  
 مثل سایہ شاہ کو سجدے لگے  
 پیش شہ رفتند یا تیغ و کفن  
 پیش شہ آئے لئے تیغ و کفن  
 ہر یکے می گفت کایشا و جہاں  
 سب یہ کہتے تھے کہ اے شاہ جہاں  
 و رنجشی ہست انعام نوال  
 بخش دے تو ہے یہ اکرام کمال  
 تا چہ فرمائی تو اے شاہ مجید  
 اب ہے اے سلطان ترا فرمان کیا  
 شب شبہا کردہ باشند روز روز  
 رات آخر رات ہے اور روز روز  
 ورنہ صد چوں فداے شاہ باد  
 ورنہ ہم سے سینکڑوں شہر فدا  
 من نخواہم کرد مست ایں از بار  
 مجھے ہے ناممکن یہ ہے کاری از بار  
 زخم بر گشائے آں نیکو ہے ہست  
 زخم ہیں اس کی رگوں پر بر ملا

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| گرچہ نفس و حدیثم از روئے جاں   | ظاہر او در یکم ازیں سود و زیال |
| گرچہ وہ ہم ایک ہیں از روئے جاں | پر جدا ہیں دونوں کے سود و زیال |
| تہمتے پر بندہ شد عار نیست      | جز مزید علم و استظہار نیست     |
| بندہ سلطان ہے عہدت باندہنا     | ہے یہ ایک اعلان حلیم شاہ کا    |
| مشہم را شاہ چوں قاروں کند      | بے گنہ را تو نظر کن چوں کند    |
| مشہم کو رشہ نے جب قاروں کیا    | بے خطا پر ہوگا اُس کا لطف کیا  |
| شاہ را غافل مدال از کار کس     | ماریع اظہار آں حکمت و پس       |
| شاہ کو ہر نیک و بد کا علم ہے   | ماریع اظہار اُس کا علم ہے      |

## بادشاہ کا چغل خوروں کو باز کے حوالے کرنا

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| من بنا لشفیع پر پیش علم او     | لا ابالی وار الا حکم او     |
| پہر ہی اُس کے علم سے کس کی چلے | ہاں وہی چلتے تو جتنے حکم سے |
| آں گنہ اول ز حلمش سے جہد       | ور نہ آں ہمیت مجالش کے بد   |
| ہر گنہ کی ابتدا ہے حکم سے      | خون سے درد نہ کہے قوت سے    |
| خوں بہائے جرم نفس قاتلہ        | ہست بر حلمش دیت بر عاقلہ    |
| جرم نفس قاتلہ کا خوں بہا       | حکم پر اُس کے دلی کوچوں روا |
| مست و بیخود نفس مازاں حکم بود  | دیو در مستی کلاہ از مار بود |
| مست و بیخود نفس تھا اس حکم سے  | کرد یار سوا ہمیں شیطان نے   |

سہ یعنی اگر بادشاہ حلیم نہ ہوتا۔ تو اُس کا غلام ایسے کام کیوں کرتا +  
 سہ یعنی اُس کا حکم مقتول کے خون بہا کا اسی طرح ذمہ دار ہے۔ جس طرح  
 کسی نابالغ یا پاگل قاتل کا جواب وہ اُس کا سر پرست ہے +



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| دلو با آدم کھا کر دے ستیئر     | ساتی علم ار نبوت سے بادہ ریز   |
| ہوتا کیوں آدم پہ شیطاں کا مایا | علم کا ساتی نہ گردنیا شراب     |
| اوستاد علم و نقاد نقود         | گاہ علم آدم ملائک را کہ پود    |
| علم کے استاد تھے، با عز و جاہ  | گورفتوں کے تھے آدم علم گاہ     |
| شد ز یک بازی شیطاں روئے زرد    | چونکہ در جنت شراب علم خورد     |
| دفعتا شیطاں سے بازی باری       | جبکہ جنت میں شراب علم پی       |
| زیرک و دانا و پیش کردہ پود     | آں بلا در ہائے تعلیم و دود     |
| اتنے دانشمند تھے وہ ہو گئے     | یا تو تعلیم خدا کے کیٹ سے      |
| دزد را آورد سوئے رخت او        | یا ازاں افیون حسیل سخت او      |
| چور کو ساماں کی جانب سے گئی    | اور یا افیون علم شاہ کی        |
| ساقیم تو پودم دستم بگیر        | عقل آمد سوئے حلش مستجر         |
| تو ہے ساتی دے مجھے تو ہی بچا   | عقل نے پھر علم کی ڈھونڈ ہی بچا |

## بادشاہ کا ایاز کو منصف قرار دینا

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| اے ایاز پاک با صد احترام       | نکن میان مجرماں حکم اے ایاز     |
| پاک ہے جرموں سے تو اے پاک باز  | مجرموں کے حق میں کر حکم اے ایاز |
| در کف جوشت نہا بکم یک غل       | گرد و صد بارت بجو شتم در عمل    |
| جوش میں تیرے نہ آئے کچھ خلل    | میں اگر سودوں تجھے جوش عمل      |
| امتحان نہا کردہ الیشاں ہمسار   | ز امتحاں شہر مندہ خلقے ہیشمار   |
| امتحان نے کر دیا ہے شرمسار     | امتحاں سے ہیں پشاں بے شمار      |
| کوہ و صد کوہ ہست تنہا علم نیست | بجھ بے قصرت تنہا علم نیست       |
| کوہ بھی تو ہے نہیں کچھ علم ہی  | تو سمندر ہے نہیں کچھ علم ہی     |

درد من آل چار تم داں پوستیں  
اصل ہے درد وہ کنش اور پوستیں  
کانکہ خودیشناخت یزدان اشاعت  
خودشناسی میں ہے عرفان خدا  
باقی لے خواجہ عطاء دوست ایں  
باقی ہیں اس کی عطائیں بالیقین  
کو مگو کہ نیستش جز ایں قدر  
یہ ذکر اس کی عطائیں اس قدر

تا بدانی نخل و دخل بوستان  
تا ہو آبدار کی کجھ پر عیاں  
تا بدانند گندم انبار را  
تا اسے انبار کی کجھ ہو خبر  
تا شناسی علم اور مستند  
تا وہ جانے لے زیادہ علم اسے

دورت انداز و چناں کورش خس  
پھینکے وہ دور تجھ کو مثل خس  
داد نادر در جہاں بنیاد نہ  
داد کی بنیاد رکھ دے سر بسر  
وز طمع بر عضو و حکمت سے متنہ  
طمع عضو و حکمت میں سرشار ہیں

گفت من دائم عطائے تست ایں  
بولا سب تیرے کرم ہیں بالیقین  
بہر اس پیغمبر آں را شرح سخت  
اس لئے پیغمبر حق کے کہا  
چار قوت لطفہ بہت غور مت پوستیں  
کنش لطفہ ہے تراخوں پوستیں  
بہر آں داد است تا جوئی و گر  
دین ہے اس کی طلب کچھ اور گر

زاں نمایاں چند سیب آں غباں  
سیب کجھ ہے یوں دکھاتا باغباں  
گفت گندم زاں و بدخار را  
مشت گندم کرتے ہیں یوں نذر خور  
نکتہ زان شرح گوید استاد  
شرح یوں استاد تھوڑی سی کرے

دندو کوئی خود ہمیشہ بود و بس  
گر کجے تو علم تھا اتنا ہی بس  
اسے ایاز انکوں بیا و داد وہ  
اسے ایاز اب داد دے اور بدل کر  
مجرانت مستحق کشت تنہ  
تیرے کرم مثل کے حق دار ہیں

حدیث شریف من عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ \*

|   |                                |
|---|--------------------------------|
| آپ کو ڈر غالب آید یا غضب  | تاکہ رحمت غالب آید یا غضب      |
| آگ غالب ہو کہ کوش کی طرب  | دیکھئے غالب ہو رحمت یا غضب     |
| شارخ حلم و خشم از روزی است  | از سچے مردم ربائی ہر دو ہست    |
| شارخ حلم و خشم اول روز سے   | دونوں ہیں مردم ربائی کے لئے    |
| لفی و اثبات ہست در لفظے نفیس  | یہ ایں لفظ است مستبیں          |
| لفی اور اثبات دونوں میں نہاں  | اکت انتت بیکم کے درمیاں        |
| لیک دیوے لفظ لیس ہم ہمیں  | زانکہ استفہام اثبات است ایں    |
| اور ہمیں کا بھی ہے اک پہلو چھپا   | کیونکہ استفہام ہے اثبات کا     |
| کاسرہ خاصاں منہ در پیش عام  | ترک کن تا اند ایں نفس پر خام   |
| خاص باتیں ہیں نہ کہ یہ عام سے   | چھوڑ دے یہ بات ادھوری چھوڑے    |
| آں کیے آہن ربا ایں کہر یا   | لطف و قہرے چوں صبا و چوں با    |
| ایک ہے آہن ربا۔ ایک کہر یا  | ہے صبا لطف اور قہر اس کا دبا   |
| قسم باطل باطلوں رائے کشد  | میکشد حق راستاں را تا رشد      |
| اور باطل باطلوں کو کھینچے   | راستیوں کی راستی جا ڈب رہے     |
| معدہ صفرائی بود سکبا کشد  | معدہ حلوائی بود حلوا کشد       |
| اور صفرائی کو سکبا چا ہے  | معدہ شیریں کو حلوا چا ہے       |
| فرش افسردہ حرارت را خورد  | فرش سوزاں سردی ز جانش برد      |
| سرد ہو تو اور گرمی چوسے   | گرم ہو بستر تو سردی کم کرے     |
| خصم بینی از تو سطوت میجد  | دوست بینی از تو رحمت میجد      |
| دیکھ دشمن کو تو سطوت کھائے جوش  | دوست کو دیکھ تو رحمت کھائے جوش |
| سلہ ایک قسم کا دلیا ہوتا ہے۔ جو سرکہ، مضری اور کشش ڈال کر تیار کرتے ہیں + | سلہ دبدبہ، کر دفر +            |

نار بینی باؤ خاں ظلمت و ہد  
 آگ دیکھے، ہو دیکھواں تار یک قنار  
 تخت دوار و ہر دو حار و در و خار  
 تخت دوار، اور سرد گرم، اور پھول خار  
 ہر یکے با جنس خود بر می شمار  
 اپنی اپنی جنس پر ہیں بے شمار

نور بینی روشنی ہیروں زید  
 نور دیکھے، روشنی ہو آ شکار  
 خصم یار و نور و نار و فخر و عار  
 دوست و دشمن، نور و نار، اور فخر و عار  
 مور و مار و پود و تار و زیر و زار  
 سانپ چوٹی تانا بانا، زیر و زار

## ایاز کو جلد فیصلہ کرنے کا حکم

زائکہ لوے زائقا مست انتظار  
 اک طرح کی یہ سنا ہے انتظار  
 باوجود آفتاب اختر فناست  
 سامنے سورج کے تارے ہیں فنا  
 کوہروں آید بہ پیش آفتاب  
 جو نکل آئے بہ پیش آفتاب  
 کے چنیں تخم ملامت کشتے  
 کیوں ملامت سے میں ہوتا شریک  
 درمیان بدگمانان حسود  
 جب کہ حاسد اس قدر موجود تھے  
 ہر یکے زائشاں کلوخ خشک جو  
 خشک ڈھیلا ڈھونڈتے میں سر بہ  
 ماہیہ با آب عاصی کے شود  
 کب گنہگار آب کی مچھلی ہے

اے ایاز میں کار راز و تر گذار  
 جلد کر یہ کام ایاز با وقار  
 گفت اے شہ جنگی فرماں ترست  
 بولنا اے شہ حکم تیرا ہے بجا  
 زہرہ کہ بود یا عطار و یا شہاب  
 کون ہے زہرہ عطار و یا شہاب  
 گرز و لق و پوستیں بگڑتے  
 چوڑ دیتا گریہ و لق و پوستیں  
 قفل کرم بد در حجرہ چہ بود  
 قفل حجرے میں لگاتا کس لئے  
 دست در کردہ درون آب جو  
 ہاتھ یہ نہی میں اپنا ڈال کر  
 پس کلوخ خشک دھو کے بود  
 خشک ڈھیلا ندی میں کیا مل سکے

برمن مسکین جفا دارند ظن

بدگماں ظالم ہیں مجھ مسکین پر

گر نبودے ز رحمت نامحررے

گردہ ہوتی ز رحمت نامحرری

چوں جہاں پر بہت مشکل است

ہے جہاں شک سے بھرا اور کل دوست

گر تو خود را بشکنی مغزے شوی

تو اگر اپنے کو توڑے مغز ہو

جو ز را در پوستہا آواز باست

پوست میں اخروٹ دیتا ہے صدا

دارد آواز کے نہ اندر خورد گوش

وہ ہے سننے سے فزوں تراک صدا

گردہ خوش آواز بی مغزے بود

مغز کی جس میں خوش آوازی نہ ہو

ز غرض آں زان محل مے کنی

ہے بھی تو مائل آواز پوست

چند گاہے بے لب بیکوش شو

ایک مدت بے لب بے گوش بن

چند گفتی نظم و نثر و راز فاش

نظم و نثر و راز تو کب تک کہے

چند بچتی تلخ و شور و تیز و کر

تیز کر واد اور کھاری پاک چکا

کہ وقار اشرم مے آید زمن

ہے وفا شرمندہ مجھ سے کس قدر

چند حرفے از وفا داکفتے

میں سنا تا کچھ وفا کا حال بھی

حرف میرا نیم ما بیرون پوست

اسلئے ہے گفتگو بیرون پوست

داستان مغز لغزے لبش نوی

اور تھے رواد مغز لغز کو

مغز و روغن را خود آوازے کجاست

مغز لیکن خود کہاں سے بولتا

ہست آواز نش نہاں گوش ہوش

جس کو گوش ہوش لینا ہے چھپا

ز غرض آواز قشرے کہ شنود

سنئے پھر کیا پوست کی آواز کو

تا کہ خاموشانہ بر مغزے زنی

مغز تا حاصل کرے چپکے سے نبوت

وانگہ چوں لب حریت نوش شو

پھر مثال لب حریت نوش بن

خود یکے روز امتحاں آگوش باش

ایک روز امتحان ہے، سن اسے

ہم یکے بار امتحاں شیریں بہر

امتحان آ ایک دن شیریں آپکا

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| چند خوردی چرب شیریں ز طعم    | امتحان کن چند روزے در صیام     |
| چرب اور شیریں غذا کھانی گم   | امتحان روزے کا بھی کچھ روزہ کر |
| چند شبہا خواب را گشتی اسیر   | یک شبے بیدار شود دولت بگیر     |
| تو اسیر خواب راتوں رہ چکا    | جاگ اک شب اور دولت لے فدا      |
| روز با برڈی بسو در بنرل وجد  | روز کے دو جہد را شو مستعد      |
| تیرے دن بنرل و تسخیر میں کئے | سعی بھی کر دیکھ دو دن کے لئے   |

## خاموشی کی تعریف و فضیلت

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| آں بکے رادر قیامت زانتباہ    | در کف آید نامہ عصیاں سیاہ   |
| حشر کے دن بہر اعلان گناہ     | کوئی پلے نامہ عصیاں سیاہ    |
| سر سید چوں نامہ ہائے تعزیر   | پر معاصی متن آں با حاشیہ    |
| ایسا کالا سیسے خط تعزیریت    | حاشیہ اور متن میں عصیاں صفت |
| جملہ فسق و معصیت آں یکسرے    | بہبودار الحرب پر از کافرے   |
| فسق و عصیاں سے ہو سب بھر پور | کافروں سے جیسے دار الحرب ہو |
| آچنناں نامہ پلید پر و بال    | دریمیں ناید در آید در شمال  |
| نامہ ناپاک ایسا خوار و تار   | بائیں جانب ہی سے ہوگا آشکار |
| خود ہم انجا نامہ خود را ہمیں | دست چپے شاید او یاد رکھیں   |
| تو ہمیں نامے کو اپنے دیکھ لے | بائیں کے قابل ہے یا ہے دست  |
| موزہ چپ کش چپ ہم رڈ و کاں    | آن چپ و اندیش پیش از امتحاں |
| موزہ جوتا اٹا ہے تو دیکھ لے  | امتحاں سے پہلے جانے گا اسے  |

لے کافروں کے رہنے کی جگہ جہاں مسلمانوں کو جہاد فرض ہے \*

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| چوں نہاشی راست مہداں کہ چپی        | ہست پیدانقرہ شیر و پکی          |
| کہ نہیں سیدھا تو اٹھا جان لے       | شیر بند کے ہیں نقرے دوسرے       |
| آئکہ نگل را شاہد و خوشبو کند       | ہر چہ را راست فضل او کند        |
| جس نے مٹی سے دئے شاہ بنا           | بائیں کو سیدھا کرے اُس کی عطا   |
| ہر شماعے را بمیسے او دہد           | بھر را ماد معینے او دہد         |
| بائیں جانب دایے کو دئے راستی       | بھر کو ہے بخشتا پانی وہی        |
| گر چہ با حضرت اور است ہاش          | تا بہ بینی دست برد لطف ہاش      |
| بائیں جانب ہے تو سیدھا اُس سے ہو   | تا کہ دیکھے دست برد لطف کو      |
| تو رواداری کہ نامہ آں مہیں         | بلکہ راز چپ در آید در محیں      |
| کیا تو سچا ہیگا کہ جو نامہ ہو خوار | آئے سیدھے ہاتھ میں تیرے نگار    |
| اینچنین نامہ کہ پر ظلم و جفاست     | کے بود خود در خویر آند دست راست |
| ایسا نامہ جس میں ہو ظلم و جفا      | کب ہے سیدھے ہاتھ کے لائق بتا    |

## خلاف و عوائے بات کہنا

|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| زاہد سے زاہد یکے زن، بھجو خود   | ر شک ناک اندر حق اولیں غیور       |
| ایک داہد کی تھی بیوی مثل حور    | حق میں شوہر کے تھی پُر شک و غیور  |
| زانکہ بد زن را کنیز مہوشے       | درد لی زاہد بد از دے آتشے         |
| کیونکہ تھی اک ماہ دش اس کی کنیز | جو دل زاہد میں تھی بے حد عزیز     |
| زن کو غیرت پاس شوہر داشتے       | با کنیز ک خلوتش نگذاشتے           |
| ر شک سے تھا پاس اسے اس بات کا   | ہوں نہ اک خلوت میں دونوں ایک جہا  |
| مدتے نشد زن مراقب ہر دورا       | تا کہ مثال فرصت نیفتد در خلا      |
| دھکسالی مدتوں آن کی رہی         | تا وہ خلوت میں نہ ہوں ایک جا کبھی |

تادرا آمد حکیم تقدیر آ  
 آخر آیا اور کچھ حکم آ  
 حکم و تقدیرش چو آید بے وقوف  
 جب خدا کا حکم ہو جیلوہ فلک  
 بود در حمام آں زن ناگہاں  
 ناگہاں حمام وہ عورت گئی  
 با کنیزک گفت او ہاں مرغ دار  
 انقضی اس کے کنیزک سے کہا  
 آں کنیزک زندہ شد چوں اس شنید  
 ہو گئی وہ زندہ جس دم یہ سنا  
 خواجہ در خانہ است خلوت بیماں  
 خواجہ بھی ہے گھر میں اور تنہا ہی  
 عشق کشش سالہ کنیزک را بہیں  
 مجھ برس سے عشق یہ لونڈی کو تھا  
 گشت پڑاں جانب خانہ شتافت  
 گھر کی جانب وہ ہوئی اٹھ کر رواں  
 بہر دو عاشق را چہاں شہوت بود  
 دونوں عاشق یوں ہوئے محو وصال  
 بہر دو دہم وا خیزیدند از نشاط  
 تھے جوستی و خوشی سے ہم کنار  
 یاد آمد در زماں زن را کہ من  
 یاد اس عورت کو آیا ناگہاں

عقل حارس خیرہ سرگشت تباہ  
 ہو گئی عقل اس نگہبان کی تباہ  
 عقل کہ بود در قمر افتد خسوف  
 عقل کیا ہے، چاند کو بھی ہو گس  
 یادش آمد طشت در خانہ ہاں  
 طشت لیکن گھر ہی میں بھول گئی  
 طشت از خانہ برگیر و بیار  
 طشت بیکر گھر سے فوراً لوٹ آ  
 کہ بخواجہ اس زماں خواہد رسید  
 سمجھی اب خواجہ مجھے مل جائیگا  
 پس اں شد سوئے خانہ شادماں  
 گھر کی جانب بس گئی دوڑی ہوئی  
 کہ بیاید خواجہ را خلوت چنین  
 خواجہ اور میں ہوں کہیں یوں ایکجا  
 خواجہ را در خانہ خلوت بیافت  
 گھر میں خواجہ مل گیا تنہا ہاں  
 کا احتیاط و یاد در بستن نبود  
 بھولا د تک بند کرنے کا احتیاط  
 جاں بجاں ہیوست اندم ز خنلاط  
 وصل میں یکجاں ہوئے بے اختیار  
 چوں فرستادم در اسوئے وطن  
 آہ کیوں بھیجا اسے میں نے وہاں



در فکندم من قیج نر را به میش

بھیڑ پر مینڈھے کو چھوڑا برملا

از بچے اور فت چادر میکشید

چادر اور جی، بھالی وہ حمام سے

عشق کو وہیم کو فرق عظیم

فرق خوف و عشق دیکھا چاہئے

سیر زائد ہر مے یکروز راہ

زاد اک مہ میں چلے یک روزہ راہ

کے بود یک روزہ خمین الف

بھر کہاں ایک دن کہاں پنچہ ہزار

باشد از سال جہاں پنچہ ہزار

اور برابر ہی برس پنچہ ہزار

زہرہ وہم ار پدرو گو پدر

وہم کا بھٹا بکر ہے بالیتیں

جملہ قربانند اندر کیش عشق

میں بھی قرباں شعار عشق پر

وصف بندہ مبتلائے فرج و جوت

نوت وصف بندہ و نا آشنا

بایچہم شو قرین در مطلبے

لو بچہ ہم سے بھی ہو آشنا

سہ یعنی وہ اُسے دوست رکھتے ہیں

پنہ در آتش نہاد من بخولیش

آگ میں روٹی کو خود ہی رکھ دیا

گل فروختست از سرو و بنجد وید

سہریں جو مٹی تھی دھو ڈالا اُسے

آں ز عشق جاں ویدہ اس زہیم

عشق سے بھالی تھی وہ یہ خوف سے

سہ عارف ہر دے تا تخت شاہ

ہر گھڑی عارف کو سہر تخت شاہ

گرچہ زاید را بود روزے شگوف

گو وہ زائد کا ہواک دن خوشگوار

قدر ہر روزے ز عمر مرد کار

مرد حق کا ایک روز خوشگوار

عقلہا زیں سہر بود بیرون در

عقل ان بھیدوں کو پا سکتی نہیں

ترس موئے نیست اندر پیش عشق

عشق کو ہوتا نہیں ڈر ہاں بھر

عشق وصف ایز دست آیا کہ خوف

عشق ہے یا خوف ہے وصف خدا

چوں بچہ نہ بخواندی از بے

گر بچہ نہ سہ ہے قراں میں بچہ

سہ بچاں ہزار +

سہ یعنی وہ ان کو دوست رکھتا ہے +

پس محبتِ صفتِ حق الٰہ عشقِ نیر  
 عشقِ وصفِ حق ہے، یہ ہے باتِ ٹھیک  
 وصفِ حق کو وصفِ مشتِ خاک کو  
 وصفِ انسان اور وصفِ حق کہاں  
 شرحِ عشقِ ارمن بگویم یزدوام  
 شرحِ گرگستاہوں میں عشق کی  
 زانکہ تاریخِ قیامت را حدیث  
 کیونکہ تاریخِ قیامت کی ہے حد  
 عشق را بالنص نہایت مہر ہے  
 پان سو پندر عشق کے ہیں اسے فتا  
 زاہد باترس سے تازہ دہا  
 پلتا ہے زاہد تو اپنے پاؤں پر  
 چہ مجالِ بادیا برق اسے لہر  
 کیا مجالِ بادیا تابِ برق کیا  
 کے رہند ایس خائفانِ درگردِ عشق  
 ڈرنے والوں کو ملے کیا گردِ عشق  
 جز مگر کاہد عنایتِ ہائے ضو  
 ہاں گردہ حبید ہو مسرِ ضیا  
 از فرش خود و زوشِ خود باز رہ  
 فروزِ بیانی کو اپنی چھوڑ دے  
 اس نفلِ دوشِ ہست جبر و اختیار  
 فروزِ بیانی ہے جبر و اختیار

خوفِ نبود و وصفِ یزدواں یعنیز  
 خوفِ کب و وصفِ خدا ہیں ہو شریک  
 وصفِ حادث کو و وصفِ پاک کو  
 وصفِ حادث وہ، یہ وصفِ پاک الٰہ  
 صد قیامت بلذروواں ناتمام  
 حشرِ سو ہوں، وہ نہ ہو ختم لے انی  
 حد کجا آسجا کہ وصفِ یزدوست  
 اور ہے حد وصفِ اَللّٰہِ الْعَلِیْمِ  
 از فرازِ عرشِ تا تحتِ الشری  
 اور ہر پر عرش سے ہے تاثر ل  
 عاشقانِ پیراں ترازِ یادِ صبا  
 اور عاشق ہیں صبا سے تیز تر  
 چونکہ او در راہِ حق بکشاو پر  
 کھولیں را و عشق میں یہ پر ذرا  
 کا سماںِ افرشِ ساز و درہِ عشق  
 آسماں کو خاک کر دے دردِ عشق  
 کہ جہانِ اسِ روشِ آزاد شو  
 اور وہ دنیا کی روش سے ہو رہا  
 کہ سوئے شہ یافت آں شہباز رہ  
 سوئے شہ رہ پائی اس شہباز کے  
 از درائے اسِ و آمدِ جذبِ یار  
 اور ان دونوں سے برتر جذبِ یار

## عورت اور زاہد کا قصہ

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| چوں رسید آں زن بخانہ در کشاد    | ہانگ در گوش ایشاں در فتاد          |
| تھر جو عورت نے پہنچ کر کھولا در | ہو گئے دونوں مداسے باخبر           |
| آں کنیزک جست آشفقہ ز ساز        | مرد بر جست و ستاد اندر نماز        |
| ہو گئی وہ چھو کر ہی بے ربط ساز  | ہو گیا نابہ بھی مصروف نماز         |
| زن کنیزک را پڑ ولیدہ بدید       | در ہم واسفقتہ و دنگ و مرید         |
| چھو کر کو دیکھا با صد انتشار    | اہتر و آشفقتہ - حیران و نزار       |
| شوئے خود را دید قسایم در نماز   | در گماں افتاد و اندر بہت نزار      |
| دیکھا شوہر کو کہ ہے محو نماز    | بدگمانی میں پڑی وہ پاک باز         |
| شوئے را برواشت و امن بہ خطر     | دیدہ آلودہ مٹی نصیبہ و ذکر         |
| دامن شوہر اٹھایا بے خطر         | عضو اس کے دیکھے مایا کی میں تر     |
| از ذکر باقی لطفہ مے چکید        | ران و زانو گشتہ آلود و پلید        |
| عضو سے ٹپکی وہ شے ہو تھی مزید   | ران و زانو ہو گئے تھے سب پلید      |
| بر سرش زو سلی و گفت آہیں        | خصیہ مرد نمازی با شد این           |
| سر پہ کھونسا مار کر کہنے لگی    | عضو ہوتے ہیں نمازی کے یہی          |
| لائی ذکر نماز است این ذکر       | و اینچنین ران و زانو پر قدر        |
| یہ بدن لائق عبادت کے ہے ہاں     | یہ خواست ادب یہ نا پاکیاں!         |
| نامہ پر ظلم و فسق و کفر و کین   | لا القست انصاف وہ اندر ہمیں        |
| نامہ جو ہے مکروہ بدعت سے بھرا   | کیوں وہ بیدھے ہاتھ کے قابض ہے کیا؟ |
| گر پیر سی گہرا کا ہیں آسماں     | آفریدہ کیست ہیں مخلوق جہاں         |
| بدھے گر کافر سے تو یہ آسماں     | ہے بنایا کس نے ادرساں جہاں         |

گوید اینہا آفریدہ آنحضرت است  
 وہ کہے یہ سب میں مخلوق اگر  
 کفر و ظلم و استم لبیا را و  
 پھر یہ شرک و کفر یہ ظلم و جفا  
 ہست لائق با چنین اقرار است  
 بعد اس کے پھر مناسب ہیں کہاں  
 فعل او کردہ دروغ آں قول را  
 فعل نے اس قول کو جھٹلا دیا  
 پس دروغ آمد سر تا پاٹے او  
 جھوٹ سر سے پاؤں تک وہ بن گیا  
 روز محشر ہر نہال پیدا شود  
 روز محشر ہر نہال ہو آشکار  
 دست و پا بد گواہی بابیاں  
 ہاتھ اور پاؤں گواہی اس کی دے  
 دست گوید من چنین دزدیدہ ام  
 ہاتھ کہ دے میں لے یہ چوری ہے کی  
 پاٹے گوید من شد ستم تا منے  
 پاؤں کہدے آرزو تک یوں گیا  
 چشم گوید غمزدہ کرد ستم حرام  
 آنکہ کہدے یوں اشارے کئے حرام  
 پس دروغ آمد سر تا پاٹے خویش  
 پس وہ خود ہی جھوٹ سر تا پا بنا

کافر نیش بر خدائی اش گواہ است  
 آفرینش ہے خدائی کی گواہ  
 ہست لائق با چنین اقرار و  
 بعد اس اقرار کے کب میں روا  
 آن قضیحتہا و آں کردار کا است  
 وہ قضیحت اور بد کرداریاں  
 تا شد او لائق عذاب ہول را  
 مستحق وہ ہر سزا کا ہو گیا  
 کہ دروغش کرد ہم اعضائے او  
 جھوٹ اُس کو اُس کے اعضائے کیا  
 ہم ز خود ہر مجسمے کو رسوا شود  
 مجسم اپنے آپ ہو رسوا و خوار  
 برفساد او بہ پیش مستعلاں  
 جرم پر اُس کے خدا کے سامنے  
 لب بگو بد من چنین بوسیدہ ام  
 ہونٹ کہدے میں نے یہ شے چوم لی  
 فرج گوید من بکرد ستم زنا  
 فرج کہدے یوں کیا میں نے زنا  
 گوش گوید چیدہ ام سوء الکلام  
 کان کہدے یوں سننے کئے بد کلام  
 چوں گواہی میدہد اعضا ز پیش  
 دے دی اعضائے شہادت پر ملا

آنچنٹاں کا نذر نماز با فروغ  
 جس طرح وقت نماز با فروغ  
 پس چناں کن فعل کاں خود بیزاں  
 قتل ایسے کر کہ جن سے بیکیاں  
 تاہم تن عضو عضو سے لے پہر  
 تاکہ ہر اک عضو تیرا لے پہر  
 رفتن بندہ پئے خواجہ گوست  
 پیردتی بندہ آقا کی گواہ  
 گریہ کردمی تو نامہ عمر خویش  
 عمر کا دفتر اگر کالا ہوا  
 عمر اگر بگذشت بخش ایندم است  
 عمر اگر گذری تو جڑ پہ خود کر  
 بنج عمرت را بدہ آپ حیات  
 عمر کی جڑ کو پلا آپ حیات  
 جملہ ماضیہا ازیں نیکو شدند  
 عمر رفتہ اس سے ہوگی خوشگوار  
 سیئاتت را مبدل کردہ حق  
 حق بدل دیتا ہے سب تیرے قلب

از گواہی خصیہ شد زرقش دروغ  
 زاید اعضا کے سبب تھا دروغ  
 باشد اشد گفتن و عین بیاں  
 ہو ثبوت اشد آن عیاں  
 گفتہ باشد اشد اندر نفع و ضرر  
 اشد آن کہے بہ بات پر  
 کہ منم محکوم و ایں مولا ماست  
 اں میں ہوں محکوم آقا در خواہ  
 تو بہ کن ز آنہا کہ کردستی بہ پیش  
 تو بہ کر اُس سے جو پہلے تھا کیا  
 آپ تو بہ اش وہ اگر او بہ نیست  
 بانی دے تو بہ کا وہ ہے خشک اگر  
 تا درخت عمر گردو با ثبات  
 تا درخت عمر با جائے ثبات  
 زہر پارینہ ازیں گردو چوقند  
 زہر ہو جانا ہے اس سے قند پار  
 تاہم طاعت شونہ آں ماسبق  
 وہ گنہ ہوں اگلے تکھلے سب صواب

## توبہ نصوح

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| خواجہ پر توبہ نصوح خوش متن   | کوشش کن ہم بجان و ہم بہ تن    |
| اپنی توبہ پر نہ خواجہ ناز کر | کوششیں کر جان و دل سے عمر بھر |

بگر دیستی دے از نو گرو  
 از سر نو ذوق ہو بچھ میں عیاں  
 بد ز دلا کی زناں اور فستوج  
 کرتا تھا تھا کے خوش عورت کی روح  
 مرد مٹی خود را ہے کر دی نہاں  
 اپنی مردی کو وہ رکھتا تھا نہاں  
 دروغا و حیلہ بس چالاک بود  
 مکر و حیلہ میں بڑا چالاک تھا  
 بونبردار حالت آں بوالہوں  
 لئے ہوس سے لوگ اس کی بے خبر  
 بیک شہوت کامل و بیدار بود  
 شہوت اس میں تھی مگر حد سے سوا  
 مرد شہوانی و در غرہ شباب  
 پڑ ہوس تھا، تھا جو آغاز شباب  
 خوش، ہی مالید سے شہوت عشق  
 غسل دیتا ان کو مل کر وہاں  
 نفس کافر تو بہ اش را سے درید  
 نفس کافر تھا مگر تو بہ شکن  
 گفت ما را درد معائے یاد آر  
 دیکھئے مجھ کو دعا، اس سے کہا

شہرح ایں تو بہ نصوص از من شنو  
 شرح اس تو بہ کی کرتا ہوں بیان  
 بود مردے پیش از من نلمش نصوص  
 تھا کوئی پہلے زمانے میں نصوص  
 بود نقشے او چور خسار زناں  
 اس کا رخ تھا مثل خسار زناں  
 او بتمام زناں دلاک بود  
 عورتوں کے واسطے دلاک نہ تھا  
 سا بہا میکہ دولا کی و کس  
 برسوں سے کرتا تھا حجامی مگر  
 زانکہ آواز و رخش زن وار بود  
 عورتوں سامنے تھا، عورت سی صدا  
 چادر و سر بند پوشید و نقاب  
 چادر اوڑھے، منہ پہ ڈالے تھا نقاب  
 دختران خسرواں را بر طریق  
 بادشاہوں کی جو آئیں روکیاں  
 تو بہا میکہ دو پادرے کشید  
 تو بہ کر کے رکھتا وہ زن پرہیز  
 رفت پیش عارفے آں زشت کار  
 سامنے وہ ایک عارف کے گیا

سہ حجامی، پھلانے والا ۴

|                              |                                 |
|------------------------------|---------------------------------|
| سیراودانست آں آزاد مرد       | لیک چوں علم خدا پیدا نہ کرد     |
| بجید اس کا مرد حق پر تقاضیاں | مثل علم حق مگر رکھا نہاں        |
| بر لبش قفل است درد دل راز با | لب خموش و دل پُر از آواز با     |
| لب ہے قفل اور دل میں راز یار | لب خموش، اور دل میں آوازیں ہزار |
| عارفاں کہ جام حق نوشیدہ اند  | راز ہادانستہ و پوشیدہ اند       |
| جام حق جو عارفوں نے ہے پیا   | راز دانستہ وہ لیتے ہیں چھپا     |
| ہرگز اسرار حق آموختند        | مہر کردند و دانش دوختند         |
| کہ دئے اسرار حق جس پر عیاں   | مہر کردی۔ سہی دیا اس کا وہاں    |
| سست خندید بگفت اے ہد ہد      | زانچہ دانی از دست تو بہ دہا د   |
| مسکرایا سہ اور کہا اے یار یا | دے تجھے توفیق تو بہ کی خدا      |

## عارفِ واصل کی دُعا

|                               |                             |
|-------------------------------|-----------------------------|
| آں دُعا از ہفت گردوں در گذشت  | کارِ آں مسکین کا خر خوب گشت |
| وہ دُعات آسمان کے پار تھی     | آخر کار اس نے پائی بہتری    |
| کاں دُعاے شیخ نے چوں ہر دعاست | فانی است او گفت ادگفت خداست |
| غیر معمولی ہے مرشد کی دعا     | بے شک اس کا قول ہے قول خدا  |
| بچوں خدا از خود سوال و گدگند  | پس دعاے خویش را بچوں رد کند |
| جب خدا خود ہی کرے خود سے سوال | رد کرے اپنی دعا کو، ہے محال |
| یک سبب انگشت صنع ذوالجلال     | کہ رہا بندش ز نصرت و وبال   |
| اک سبب اللہ کے پیدا کیا       | کہ دیا اس کو دالوں سے رہا   |

سہ بینی وہ عارف مسکرایا ۛ

گوہرے از دختر شہ یا وہ گشت  
 دختر شہ کا ہوا کم اک گہر  
 یا وہ گشت وہ نہ لے در جستجو  
 جستجو عورت ہر اک کرنے کی  
 تا بجو بعد اول اندر پنج رخت  
 اور لگیں اسباب سب کے ڈھونڈنے  
 وزد گوہر نیز ہم رسوا شد  
 چور موتی کا تھا باطل بے پتا  
 درد ہاں گوش و اندر ہر شکاف  
 منہ میں اور کانوں میں اور ہر جھید میں  
 جستجو کردند دراز ہر صدق  
 موتی کو ڈھونڈا۔ ٹٹولی ہر صدق  
 ہر کہہ مستند از عجوز و از لوند  
 میں یہاں جو عورتیں پیرو جواں  
 تا پدید آید گہر بنگہ شکفت  
 تاملے گوہر، مگر حیرت یہ تھی  
 رومے زرد و لب کبود از خستہ  
 ہونٹ نیلے۔ زرد منہ، اور لرزشیں  
 سخت میلرزید بر خود و مجبور گ  
 کا نہتا تھا صورت برکے شجر  
 توبہ ہا و عذر را بشکستہ ام  
 توبہ کر کے میں نے توڑی ہے سدا

اندراں حمام پڑ میگرد طشت  
 بھر رہا تھا طشت جب رہے خبر  
 گوہرے از حلقہائے گوش او  
 وہ گہر تھا بالیوں کا کان کی  
 پس در حمام بر بستند سخت  
 ہند سب حمام کے در کر دیئے  
 رختہا جستند و آں پیدا نشد  
 جستجو کی۔ پھر نہ وہ موتی ملا  
 پس بجد جستجو رفتند از گزان  
 ڈھونڈنے کی کہیں بہت کچھ کوششیں  
 در شکاف فوق و تحت ہر طرف  
 جھت کی دردوں میں۔ زمیں پر ہر طرف  
 بانگ آمد کہ ہمہ عریاں شومند  
 آئی اک آواز سب عریاں ہوں ہاں  
 یک بیک را عاجہ جستجو گرفت  
 پاسانوں نے تلاشی سب کی لی  
 آں نصوص از ترس شد در خلوتے  
 چھپ گہاڑے سے نصوص اگے شے میں  
 پیش چشم خویش تن میدید مرگ  
 سامنے موت اُس کو آتی تھی نظر  
 گفت یارب یارب یا برگشتہ ام  
 یو یا یارب پھرا ہوں بار بار



کردہ ام آنہا کہ از من میسرید  
 تھے جو ممکن کر لئے سارے گناہ  
 نوبت جستن اگر در من رسد  
 جھوکی آگئی نوبت اگر  
 در جگر افتادہ استم صد شر  
 سو شر ہیں میرے سینے میں نہاں  
 اینچیں اندوہ کافر را مباد  
 ہائے کافر کو بھی یہ صدمہ نہ ہو  
 کاشکے مادر نژادے مر مرا  
 مجھ کو میری ماں نہ جنتی کاشکے  
 اے خدا آں کن کہ از تومی سزد  
 جو تیرے لائق ہے وہ کرا بخدا  
 جان سنگیں دارم و دل آہشیں  
 دل ہے تو ہے کامرا ہوں سخت جان  
 وقت تنگ آمد مرا و یک نفس  
 وقت مجھ پر تنگ ہے اے دادرس  
 گر مرا این بار ستادی گئی  
 پردہ پوشی کرے اس مرنیا  
 تو بہ ام پذیر این بار دیگر  
 تو بہ اب کے اور یہ مقبول کر  
 من اگر این بار تقصیرے کنم  
 اب اگر تقصیر ہیں کوئی کروں

تا چنین سیل سیاہی در رسید  
 انرا بہ کٹا یہ سیلاب سیاہ  
 وہ کہ جان من چہ سختیہا کشد  
 سختیاں کیا ہوگی میری جان بے  
 در منا جا تم بہیں خون جگر  
 خون دل میری قفاں میں ہے عیاں  
 دامن رحمت گرفتہ داد داد  
 رحم کرا دسن مری قریاد کو  
 یا مرا شیرے بخورے در چرا  
 شیر مجھ کو پھینک دیتا پھار کر  
 کہ زہر سودا خ مارم میگزود  
 سانپ ہر سودا خ سے ہے کاٹتا  
 ورنہ خون گشتے دریں درد و حنین  
 خون ہو کر ورنہ ہو جاتا رواں  
 پادشاہی کن مرا فریاد رس  
 بادشاہی کر تو ہے فریاد رس  
 تو بہ کردم من زہر نا کردنی  
 میری تو بہ بکھر نہیں ہوگی خطا  
 تا بہ بندم بہر تو بہ صد کمر  
 تاکہ تو بہ پہ رہوں مضبوط تر  
 پس دگر مشنود عا و گفتنم  
 تو نہ سنا عرض کیسی ہی کروں

کاندر افتادم بجلا دعوں

ہوں اسیر پنجہ قاتل یہاں

ہیچ ملکد را مبادا ایں چنین

ہونہ یوں ملکد بھی غم میں مبتلا

روئے عزرائیل دیدہ پیش پیش

سامنے گویا تھے عزرائیل ہاں

کان در دیوار باد گشت جفت

تھے در دیوار آس کے ہم لوا

او ہے زارید صد قطرہ رواں

آنکھ سے تھے اس کی سوا سواں

تا نیر و ہیچ افسرنگی چنین

یوں فرنگی بھی نہ ہو مرگ آشنا

نوحہ ہا میکردا دیر جان خویش

جان کا اپنی یونہی تھا نوحہ خواں

ایچدا و ایچدا چنداں بگفت

چند بار آس کے لیا نام خدا

## نصوح کا توبہ کرنا اور بیہوش ہو جانا

بانگ آمد از میان جستجو

جو نہی پھر آواز آئی ناگیاں

گشت بیہوش آنزماں پڑید روح

جب سایہ میان کمونی غش ہوا

ہوش و عقلش رفت شد بچوں عباد

اڑ گئے سب ہوش پتھر ہو کیا

ہیرا و ماسحق بہ پیوست از نہاں

بہید اس کا جاملا اللہ سے

باز جانش را خدا در پیش خواند

روح اس کی سامنے حق کے گئی

در کنار رحمت دریافتاد

ہو گیا بھر کرم سے ہم کنار

در میان یارب و یارب بداد

نعرہ یارب سے تھا محو فقاں

جملہ را جستم پیش آئے نصوح

سب کو دھونڈا اے نصوح اب تو بھی آ

ہیچو دیو اے شکستہ درفتاد

مثل دیو اے شکستہ گر پڑا

چونکہ ہوشش رفت از تن آنزماں

ہوش جب رخصت ہوئے اک آم سے

ہوں تھی گشت و خودی اونمائند

جب ہوا خالی و خودی رخصت ہوئی

ہوں شکست آں کشتی او بیمراد

جب ہوئی کشتی شکستہ اے نگار

ہاں بحق پیوست گئی بیہوش شد

ہونے ہی ہے ہوش جاں حق سے ملی

چونکہ جانش وارہید از ننگ تن

ننگ تن سے جان جب اسکی چھٹی

جاں چو بازو تن مرا ورا کسندہ

جان کھی باز اور تن تھا زبرد ام

چونکہ ہوشش رفت پایش بر کشا

ہوش جب رخصت ہوئے بھند اکھلا

چونکہ آں دریائے رحمت جوش کرد

جوش میں دریائے رحمت آگیا

ذرۂ لاغر شگرفت وز رفت شد

ناٹواں ذرہ ہوا سہرتا بناک

مردہ صد سالہ بیروں شد ز گور

مردہ صد سالہ بکلا گور سے

جملگی روئے زمیں سرسبز شد

ہو گئی سرسبز بس ساری زمیں

گرگ بازہ حریف سے شدہ

بیڑ یا تھا بادہ کش بکری کیسا تھ

موج رحمت آں ماں جوش شد

موج رحمت جوش زن تھی اس تھری

رفت شاداں پیش اصل خویشتن

آگے اپنی اصل کے خوش خوش گئی

پائے بستہ بر شکستہ بندہ

نقاوہ پا بستہ شکستہ اور غلام

میہر د آں باز سوئے کیقباد

باز سوئے کیقباد اڑتا گیا

سنگہا ہم آب حیاں لوفش کرد

پتھروں نے آب حیاں پی لیا

فرش خاکی طلس وز رفت شد

اطلس وز رفت نکلا فرش خاک

دیو ملعونوں شد بخونی، چھو حور

دیو ملعونوں تھا مشابہ حور سے

شاخ خشک اشکوفہ گیر و گبر شد

خشک شاخیں تھیں شکوفوں کے گیس

تا اُمید اں خوش رگ خوش پے شدہ

چکی اک اُمید مایوسی کے ساتھ تھ

سہ ان آخری چھ اشعار کا مطلب یہ ہے کہ جو معاملہ ناگوار تھا۔ وہ

خوشگوار ہو گیا۔

سپش پش پش پش

# موتی کا بل جانا

شد پدید آں گم شدہ دریم  
 بل گیا گھول ہوا گورہ یسیم  
 مژدہ ہا آمد کہ اینک گم شدہ  
 مژدہ ہو یہ ہے وہ موتی گم شدہ  
 مژدگانے وہ کہ گوہر یاقسیم  
 مژدہ دیے دے کو انعام دو  
 پڑ شدہ حمام قد زل البحرین  
 بھر گیا حمام سب غم سے چھٹے  
 دید چشمش تابش صدوزہ پیش  
 بڑھ گئی اُس کی بصارت بیشتر  
 بوسہ میدادند ہر دستش بے  
 چومتی تھیں ہاتھ کہتی تھیں یہی  
 رحم تو خوردیم امد رقیل وقال  
 ہم نے تیرا گوشت کھایا ہے گراف  
 زانکہ در قربت ز جملہ پیش بود  
 سب بروہ کر قرب حاصل اُس کو تھا  
 بلکہ ہچوں تن یک گشتہ روح  
 دو بدن تھے ایک تھی دونوں میں روح

باتنگ آمد تا کہاں کہ رفت بیم  
 آئی پھر آواز اب کیا خوف و بیم  
 بعد از آں خوف ہلاکت جاں مدہ  
 دے نہ جان اپنی کوئی دہشت زدہ  
 حزن رفت و در فرح و در تافتیم  
 غم کیا شادی نہ اب کیوں ہم کو ہو  
 از غریب و نصرہ و دستک زون  
 نعروں سے اور تابیوں کے شور سے  
 آں نصوح رفتہ باز آمد بخوش  
 ہوش میں آیا نصوح بے خبر  
 مے حلالی خواست ازوے ہر کسے  
 تھی معافی خواہ اُس سے ہر کوئی  
 بدگماں بودیم مارا کن حلال  
 بدگماں ہم تھے ہمیں کر دے معاف  
 زانکہ ظن جملہ بروے پیش بود  
 کیونکہ سب کو بدگمانی تھی سوا  
 خاص و لاکش بد و محرم نصوح  
 اُس کا حامی تھا اور محرم نصوح

سہ یعنی غیبت کی \*

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| گوہر ارجمند دست او بردہست و پس  | زو ملازم تر بختا توں نیست کس    |
| ہونہ ہو موتی و ہی ہے لے گیا     | خاص خادم شاہ را دی کا وہ تھا    |
| اول اور انخواست جستن در بند     | بہر حرمت داشتن تا خیر کرد       |
| پہلے اُس کی بھی تلاشی جا ہی تھی | بہر حرمت پھر مگر تا خیر کی      |
| تا بود کا ترا بیت داز و بکبا    | اندر اں مہلت ہا نہ خویش را      |
| تا اُسے شاید کہیں وہ ڈال دے     | پاکے مہلت، فکر بچنے کی کرے      |
| پس صلا یہا ازو میخواستند        | دزد ہراٹھے عذر بر میخواستند     |
| وہ بہت اُس سے معافی خواہ تھیں   | عذر کرے کو سب استاد ہوئیں       |
| گفت بد فضل خدا ٹھے داد گر       | ورنہ را بچم گفتم شد ہستم بتر    |
| یو لایہ سب فضل تھا اللہ کا      | ورنہ ہوں اُس سے برا جو کچھ کہتا |
| چہ صلائی خواست میباید ز من      | کہ منم مجرم ترا ز اہل ز من      |
| کیوں معافی جاسکتی ہو بار بار    | میں تو ہوں سب سے بڑا قصیر وار   |
| آنچہ گفتندم بدال از حد کیفیت    | بر من آں گفتست اگر بد کس شکایت  |
| جو کہا، ہوں سو گنا اُس سے بتر   | مجھ یہ ظاہر ہے کسی کو شک ہوگر   |
| کس چہ میداند ز من جز اہد کے     | وز ہزاراں جرم و بد فعلی یکے     |
| مجھ سے بہتر کوئی کب ہائے مجھے   | میں ہزاروں جرم اور کوتاہ مرے    |
| من ہی آں وانم و ستار من         | جرم ہا و زشتی کردار من          |
| میں ہی ان کو جانتا ہوں اسے خدا  | جرم اور افعال میں جو نامسزا     |
| اول ابلیس مرا استاد یو و        | بعد ازاں ابلیس پیشم باد یو و    |
| پہلے کہ شیطان مرا استاد تھا     | پس پھر شیطان مرے آگے ہوا        |
| حق بدید آں جملہ و ناودیدہ کرد   | تا نگردم در فضیحت بچے زرد       |
| چشم پلکی کی خدا کے دیکھ کر      | تا فضیحت ہونہ مجھ کو ستر ہر     |

تو بہ شیریں چو جاں روزیم کرد  
 اور توبہ کی تجھے توفیق دی  
 طاعت ناوردہ آورده گرفت  
 بندگی کے طاعتی کو کر لیا  
 ہچو بخشت و دولتتم دلشاد کرد  
 شاد کر کے بخت روشن کی طرح  
 دوزخی بودم بخشیدم بہشت  
 دوزخی تھا، خلد بخششی، لاکلام  
 شد سپید آں نامہ و روئے سیاہ  
 ہو گیا روشن مرا روئے سیاہ  
 گشت آویزاں رسن رخاہ من  
 اور کنوئیں میں میرے آویزاں ہوئی  
 شاد و زلفت و فرہ و گلگون شدم  
 ہو گیا میں شاد، موٹا، تازہ تر  
 روز و شب اعرافان و درنفر  
 رات و دن کرتا تھا مالے میں حقیر  
 در ہمہ عالم نئے کلمہ کنوں  
 اب خدائی میں سما سکتا نہیں  
 ناگہاں کردی مرا از غم جدا  
 ناگہاں غم سے کیا مجھ کو جدا  
 شکر ہائے تو نیاید درمیاں  
 شکر تیرا کر نہیں سکتا بیاں

تاز رحمت پوستیں دزیم کرد  
 پوستیں دوزی مری رحمت سے کی  
 ہرچہ کردم جملہ نادیدہ گرفت  
 جو کیا میں نے۔ وہ نادیدہ ہوا  
 ہچو سرود و سوسنم آزاد کرد  
 دی رہائی سرود و سوسن کی طرح  
 نام من در نامہ پاکاں نوشت  
 لکھ دیا نیکوں میں اُس نے میرا نام  
 عفو کرد آں جملگی جرم و گناہ  
 عفو اُس نے کر دئے سارے گناہ  
 آہ کردم چوں رسن شد آو من  
 آہ کی تو آہ رستی بن گئی  
 آں رسن بگرفتہ و بیروں شدم  
 باہر آیا میں وہ رستی تمام کر  
 در بن چاہے ہے بودم اسیر  
 میں کنوئیں کی تہ میں تھا بالکل اسیر  
 از ہوس و زتن گنا بودم زلوں  
 تنگ کوچے میں ہوس سے تھا حزیں  
 آفرینہا پر تو یاد اے خدا  
 آفریں ہیں مجھ پر لاکھوں اے خدا  
 گر میر ہر موئے من گرد زباں  
 ہوا اگر ہر بال میرا رک زباں

خلق را یا لیت تو منی یغلمون

کاش میری قوم مجھ کو جانتی

میزنم نصرہ دیدیں کوشہ و عیون

اس خوشی میں ہے مرا نصرہ یہی

## نصوح سے شہزادی کی عذرخواہی

دختر سلطان مایخو اندت

دختر سلطان بلاتی ہے تجھے

تا سرش شوئی کنوں اسے پارسا

چل کے آس کے سر کو دھولے پارسا

کہ کمال دیا بشوید با کلمش

کھنکھنے نہلانے کو کوئی بھی نہیں

وہ نصوح تو کنوں بیمار شد

یہ نصوح کتنی بیمار ہے

کہ مرا والد دست از کار رفت

کر نہیں سکتا میں یہ خدمت ادا

از دل من کے رو آں ترس و کرم

دل سے میں کیا بگر بہلا دوں خوف دلم

من چشیدم تلخی مرگ و عدم

چکھ چکا ہوں غوب تلخی قضا

نشکنم تا جاں شود از تن جدا

زندگی ابھراں نہ کوڑونگا آسے

بار و دوسوئے خطر آلا کہ شر

پھر جو خطرے میں پڑے، بیشک ہے خر

بعد ازاں آمد کسے کز مرحمت

پھر کسی نے آکے یہ مڑوے دئے

دختر شاہت ہے خواندہ بہا

شاہزادی ہے بلاتی حبلہ آ

جز تو دلا کی غمے خواہد دلش

وہ بجز تیرے نہا سکتی نہیں

گفت روزہ دست من بیکار شد

یولا، حباب ہاتھ یہ بیکار ہے

رو کسے دیگر بگو لعل و لعل

دھونڈے نہلانے والا دوسرا

بادلی خود گفت کہ حذر رفت بزم

دل میں کہتا تھا کہ میں کیا بزم کم

من بکرم یکرہ و باز آسدم

میں ابھی تو مر کے ہوں زندہ ہوا

توبہ کرم حقیقت با خدا

توبہ کی ہے میں نے جو اللہ سے

بعد ازیں محنت کرا بار و گر

بعد اس تکلیف کے بار و گر

# توبہ شکنی ابدی نقصان کا موجب ہے

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| پشت ریش اس کم تہی چوں لغزے         | گناہ کے بود و مرا و را یک جزے    |
| پیشہ زخمی اُس کی آغالی پیٹ تھا     | ایک دھو بی تھا اور اسکا رک گدھا  |
| روز تا شب بنیوا و بے پناہ          | در میان سنگلاخے بے گیاہ          |
| جس میں وہ دن رات پھرتا تھا تباہ    | ایک پتھر علی زمین تھی بے گیاہ    |
| روز شب خربہ و رآں کور و کیود       | بہر خوردن غیر آب آسجا نبود       |
| خوار و خستہ اُس میں پھرتا تھا گدھا | صرف پانی تھا وہاں۔ چارہ نہ تھا   |
| شیر آسجا بود و صید شل پیشہ بود     | آں حوالی نیستان و بیشہ بود       |
| اک شکاری شیر رہتا تھا جہاں         | شکل تھا اُس زمین سے نیستان       |
| خستہ شد آں شیر و ماند از صطیبا و   | شیر را با پیل ز جنگے فتاد        |
| شیر زخمی صید سے عاجز ہوا           | ہو گیا با تھی سے جھگڑا شیر کا    |
| بنیوا ماندند و آزار چاشت خوار      | مٹے و ماند زراں ضعف از شکار      |
| تھے درد سے دوسرے زار و قرار        | ضعف سے وہ کر نہ سکتا تھا شکار    |
| شیر چوں رنجور شد تنگ آمدند         | ز انکہ باقی خوار شیر ایشاں بدند  |
| تنگ آئے شیر جب زخمی ہوا            | کیونکہ پس خوردہ تھے کھاتے شیر کا |
| مرخسے را بہر من صیاد شو            | شیر یک رو باہ را فرمود رو        |
| بھانٹ لایمیرے لئے تو اک گدھا       | شیر نے اک لومڑی سے یوں کہا       |
| رو فوئش خواں فریانش پیار           | گر خوسے یانی بگرد مرغزار         |
| مکر کے لا یہاں تک ایک بار          | جہ گدھا پائے قریب مرغزار         |
| زراں فسونہا مے کہ میدانی مگو       | یا خوسے یا گاؤ بہر من بجو        |
| مکر کے یاد ہیں جو کچھ تھے          | یا گدھا یا گائے لایمیرے لئے      |



|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| پس بگیرم بعد ازاں صیدے دگر    | چوں بیابم قوتے از لحم خر        |
| صید کرداؤنگا چیزیں دوسری      | میں نگدھے کے گوشت سے ہو کر قوی  |
| من سبب باشم شمارا در نوا      | اند کے من میں خورم باقی شکما    |
| میں تمہارے رزق کا ہوں ایک سبب | تھوڑا میں کھاتا ہوں باقی اور سب |
| نرم گرداں زود ترا نیجا کشش    | از فسو نہا وز سختہائے خوشش      |
| نرم کر کے لایہاں فوراً اُسے   | کر سے اور میٹھی میٹھی باتوں سے  |

## قطب سے شیر کی مثال

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| باقیاں اس خلق باقی خوار او   | قطب شیر و صید کردن کار او        |
| خلقت باقی ہے محتاج اور خوار  | قطب ہے شیر اور کام اُس کا شکار   |
| تا قوی گردد کند در صید جوش   | تا توانی در رضائے قطب کوش        |
| تا قوی ہو جائے قلبہ صید پر   | کر رضائے قطب حاصل اسے پھر        |
| کز کف عقلست چندین زرق خلق    | چوں برنجد بینوا مانند خلق        |
| عقل ہے وہ عقل ہی ہے رزق ترا  | وہ ہو۔ رنجیدہ تو سب ہوں بینوا    |
| اس نگہدار دل او صید جوست     | ز انکہ جملہ خلق باقی خوار و ست   |
| صید کرتا ہے دل اُس کا بیگماں | اُس کا پس خوردہ ہے کھاتا سب جہاں |
| لبستہ عقلست تدبیر بدن        | اور چو عقل و خلق چوں جنائے تن    |
| عقل کی پیروی ہے تدبیر بدن    | عقل ہے وہ۔ خلق ہے اجزائے تن      |
| ضعف کشتی بود در لوح اُسے     | ضعف قطب الہی تن بود از روح نے    |
| ضعف کشتی میں ہے اکبہ ضعف لوح | ہے ضعیف اُس کا بدن لیکن نہ روح   |
| گردش افلاک گرد او ز تند      | قطب آں باشد کہ گرد خود تند       |
| آسمان اُس کے لئے گردش کرے    | قطب ہے جو کہ گرد اپنے پھرے       |

|                                |                             |
|--------------------------------|-----------------------------|
| گر غلام خالص و بند کشتیش       | یار پیٹہ در مرمت کشتیش      |
| ہے جو اُس کا خاص بندہ و غلام   | دے مدد کثیر کشتی میں مدام   |
| گفت حق ان تنصر اللہ ينصرنا     | یار میت در تو فراید نے درو  |
| قول حق ہے تنصیر واللہ اے عمو   | اس مدد سے ہو تر فی باب تو   |
| تا ہزاراں در عوض گیری تو بیش   | بھجور وہ صید گیرد کن قدیش   |
| تا صلے میں اُس کے پائے بی شمار | لوٹری کی طرح دے اُس کو شکار |
| مردہ گیرد صید گفتار مرید       | رو بہانہ باشد آن صید مرید   |
| ہو جو بھولا لائے مردار اے سید  | لوٹری کا صید ہے صید مرید    |
| چرک در پالیز رو بندہ شود       | مردہ پیش او کشی زندہ شود    |
| اُگ آئے خالیز میں چرکین بھی    | پیش مرشد پائے مردہ زندگی    |

## لوٹری کا شیر کی اطاعت کرنا

|                            |                              |
|----------------------------|------------------------------|
| جیلہ سازم ز عقلش برگم      | گفت رو بہ شیر را خدمت کنم    |
| مکر کے عقل اُس کی کھوڑں گی | لوٹری بولی میں غلام ہوں تری  |
| کار من دستان و از رہ بردست | جیلہ و افسونگری کار منست     |
| ہیں فریبندہ مری باتیں تمام | مکر اور جیلہ گری ہے میرا کام |
| آں خر مسکین لاغر را بیافت  | از سیر کہ جانب جوئے ثنائت    |
| وہ خر مسکین ملا آخر اُسے   | سمت ندی کے چلی وہ کوہ سے     |

سَلَامٌ عَلَى الْمَنَاءِ قَرِيبًا هِيَ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ تَنْصُرُوا  
 اللَّهُ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ۔ اے مسلمانو! تم خدا کی مدد  
 کرو گے، خدا تمہاری مدد کریگا۔ اور تم کو ثابت قدم کر دیگا +

پیش آں سادہ دل درویش رفت  
سادہ دل درویش کے آگے گئی

در میان سنگلاخ و جالے خشک  
خشک اور پتھر والی اس جا میں ہے تو

قسمت حق کر دو من زراں شاکر  
شاگردی قسمت تنہا پہ ہوں

زانکہ ہست اندر قضا از بد بتر  
ہے قضا میں بد سے بد تر بھی چھپا

صبر باید صبر مفتاح الصلہ  
صبر کرے صبر مفتاح الصلہ

صابراں را کے رسد جور و حرج  
صابروں کو غم نہیں اسے بامراد

کو خدا دناست خاص عام را  
رحمتیں ہیں جس کی خاص عام پر

میرساند روزی و خوش و ہوام  
دام دے دپاتے ہیں روزی و خوش و ہوام

مور و مار از نعمت او میچرخند  
نعمتیں پاتے ہیں سانپ اور چوہا

بر سر خوانش خلائق در شگفت  
خلایق اس کے خوان پر خوش ہے سدا

پس سلائے گرم گرد و پیش رفت  
پس اُسے کر کے سلام آگے بڑھی

گفت چوئی اندر میں صحرائے خشک  
بولی کیونکہ خشک صحرا میں ہے تو

گفت خور در غم در درازم  
یو لاخر جنت میں ہوں یا ہوں وہوں

شکر گویم دوست اور خیر و شر  
خیر و شر میں شکر ہے اللہ کا

چونکہ قسام اوست کفر آندگ  
کفر ہے قسام کا کرنا مکہ

باز گفت الصبر مفتاح الفرج  
پھر کہا ہے صبر ہی وجہ کشاد

راخیم من قسمت قسام را  
میں ہوں راضی قسمت قسام پر

بہرہ در از نعمت او خاص و عام  
بہرہ در نعمت سے اس کی خاص عام

مرغ و ماہی قسمت خود میخورند  
مرغ و ماہی کا ہے وہ روزی و سال

خوان او سرتا سر عالم گرفت  
خوان اس کا ہر طرف پھیلا ہوا

سلہ یعنی قضا و تقدیر میں +  
سلہ سلہ کی کہلی +

کیست بیروزی بگواندرجہاں  
 کون ہے بے رزق، محروم کرم  
 کورساندروزی ہر بندہ  
 رزق ہر بندے کو دیتا ہے وہی  
 باحد و آزدوست کے شکوہ نکوست  
 ہو شکایت دوست کی دشمن سے کب  
 ورنہ مانی ناگہاں درگل چو خر  
 ورنہ خیل خرتو ذل میں پھنسے  
 زانکہ ہر نعمت غمے دار و قریں  
 کیونکہ میں سب نعمتیں غم سے قریں  
 شادی بیغم دریں بازار نیست  
 شادی بے غم کا یہ بازار کب

میخورند و میچ کم ناید اراں  
 کھاتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتا ہے کم  
 باش راضی گر توئی دل زندہ  
 ہے جو زندہ دل تورہ راضی خوشی  
 غیر حق جملکہ حد و دوست دوست  
 دوست وہ ہے، غیر حق دشمن میں سب  
 شکر کن تا نایدت از بدبتر  
 شکر کر بد سے نہ تا بدتر سے  
 تا بد دو غم نخواہم انگبیں  
 وہ سخاوتی تو نہ مانگوں انگبیں  
 گنج بے مار و گل بیخار نیست  
 گنج بے سانپ اور گل بے خار کب

## ایک سقے کا گدھا

در نصیحت گفت روزے کا رہبر  
 ایک دن مجھ سے نصیحت اُس نے کی  
 گشتہ از محبت و تا چوں خیرے  
 محنتوں سے تھا جو ذہرا ہو گیا  
 عاشق جو تا بروز مرگ خویش  
 مرنے مرے والے کا غم تھا اُسے  
 در عقب زخمی ز سچ آہنے  
 پیچھے تھا اک زخم سچ آہنی

یک حکایت یادوارم از پدر  
 یہ کہانی باپ سے میں نے سنی  
 بود سقا ئے مرا و ایک خرے  
 ایک سقا تھا اور اُس کا اک گدھا  
 پشتش از بار گراں چائے ریش  
 دس جگہ تھی پیچھڑی بار سے  
 جو کھا از کاہ خشک او سیر نے  
 جو کھاں، پاتانہ تھا وہ کھاس بھی

|                                   |                                   |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| میرا خرد ویدا اور ارجمند کرد      | کاشناٹے صاحب خبر بود مرد          |
| رحم میرا صطبل کو آگیا             | وہ شناسا اس گدھے دانے کا تھا      |
| پس سلامش کرد و پرسیدش حال         | کز چہ ایں خورشید دوتا ہمچوں ہلال  |
| پھر سلام اس کو کیا پوچھا یہ حال   | کیوں خمیدہ ہے گدھا مثل ہلال       |
| گفت کز درویشی و تقصیر من          | خود تھے باید جو ایں بستر دہن      |
| بولامیں محتاج ہوں تقدیر سے        | دانہ پھر اس بے زباں کو کیا ملے    |
| گفت بسیارش بمن تو روز چند         | تا شود در آخر شہ زور مند          |
| بولا کچھ دن کے لئے دے مجھ کو خر   | اصطبل میں شہ کے ہو شہ زور تر      |
| خر بد و لمہر دواز رحمت برست       | در میان آخوڑ سلطانہ لبست          |
| چھوٹا زحمت سے، خراس کو دے دیا     | اصطبل میں شہ کے وہ باندھا گیا     |
| خر زہر سو مرکب تازی بدید          | بالو اور فرہ و خوب و جدید         |
| اس گدھے نے دیکھے عربی راہوار      | خوب موٹے تانے مٹے اور ساز دار     |
| زیر پاشاں رفتہ و آئے ردہ          | کہ بوقت و بچو ہنگام آمدہ          |
| تھی زمیں صاف اس پر تھا چھڑکاؤ بھی | دانہ ملتا وقت پر گھاس آتی تھی     |
| خارش و مالش مرا سپانرا بدید       | پوز بالا کر دکاے رت مجید          |
| وہ کھریا اور مالش دیکھ کر         | سراکھا کر بولا کیوں اے داوگر      |
| نہ کہ مخلوق تو ام گیرم غنم        | از چہ زار و پشت ریش و لاغرم       |
| گو میں غرہوں، کیا ترا بندہ نہیں   | ہمیشہ پر ہیں زخم، ہوں زار و حزنیں |
| شب زرد و پشت و از جوع شکم         | آرزو مندم بمردن و مسبدم           |
| رات بھر میں درد سے اور بھوک سے    | آرزو میں موت کی ہوں دیکھ لے       |
| حال ایں اسہاں چنین خوش بالو       | من چہ مخصوصم بتعذیب و بلا         |
| سب یہ گھوڑے شاد ہیں اور بالو      | ہے خصوصیت سے مجھ پر کیوں بلا      |

تازیایں را وقت زین کار شد  
 گھوڑوں کے کئے کا وقت آ ہی گیا  
 رفت پیکا نہاد رایشاں سولہ  
 تیر آخراں کے جسموں میں چھدے  
 اندر آخوہ جملہ افتادہ ستاں  
 اصطلیل میں آگے لیٹے خون میں تر  
 نعلینداں ایستادہ در قطار  
 اور صف بستہ کھڑے تھے نعلیند  
 تابروں آرنہ پیکا نہاد زریش  
 تاکہ لیں پیکان جسموں سے نکال  
 من لفقرو عافیت دادم رضا  
 فقر ہی مجھ کو بہت ہے اے خدا  
 ہر کہ خواہد عافیت دنیا بہشت  
 جس نے چاہا چین، دنیا چھوڑ دی

ناگہاں آوازہ پیکار شد  
 ناگہاں آئی لڑائی کی صدا  
 زخمہائے تیر خوردند از عدو  
 زخم کھائے دشمنوں کے تیر سے  
 از غزا باز آمدند آں تازیایں  
 جنگ سے گھوڑے جو آئے لوٹ کر  
 پایہاشاں بستہ محکم بانوار  
 پاؤں میں رستی نواڑی جوں کند  
 بیشکافیدند تنہاشاں بہ پیش  
 چیتے تھے نشتروں سے آئی کھال  
 چوں خرازا دید پس گفت بخدا  
 دیکھ کر یہ حال بولا وہ گدھا  
 زان نواہیز ارم وزیں زخم زشت  
 زخم سے بیزار ہوں ساماں سے بھی

## لومڑی کا گدھے کو جواب دینا

فرض باشد از برائے امتثال  
 فرض ہے سب پر ز روئے امتثال  
 مے نیا پیر پس مہم باشد طلب  
 مل نہیں سکتی، تو لازم ہے طلب

گفت رو بہ جستن رزق حلال  
 بولی رو بہ، ڈھونڈنا رزق حلال  
 عالم واسباب رزق بے سبب  
 یہ سبب کا گھر ہے، روزی بے سبب

اے فرماں برداری +

|  |                               |
|--|-------------------------------|
| وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ حَقِّ كُودِهِتِ امِر | تاناہا یہ غضب کردن ہچو نحر    |
| وَابْتَغُوا بِالْفَضْلِ لَے ہے حکم خدا       | غضب ہو جائے دتا حصہ حرا       |
| گفت چغیر کہ بر رزق اے فتی                    | درفرو بست و بر در فقلہا       |
| اور یہ ارشاد نبی ہے ، رزق پر                 | رہیں لگائے قفل اور ہے بند در  |
| جنبش و آمد شد ما و اکتساب                    | ہست مفتاحے بریں قفل حجاب      |
| یہ ہماری جنبشیں ۔ یہ اکتساب                  | ہے کلید قفل اور رفع حجاب      |
| ہے کلید اس رکشاد ان راہ نیست                 | ہے طلب ناں سنت التذہبت        |
| در یہ ہے کبھی کے کفل سکتا نہیں               | ہے طلب روزی نہیں ہلتی کہیں    |
| گر تو بنشین بجای ہے اندروں                   | رزق کے آید برتائے وقتوں       |
| تو کنوئیں کی قد میں جا بیٹھے اگر             | رزق سے کیونکر وہاں ہو بہرہ ور |

گدھے کا ٹومڑی کو جواب دینا

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| گفت از ضعف تو گل باشد آں      | ور نہ بد ہوتاں کسے کو داو جیاں   |
| یوں ہے ضعف تو گل بے گماں      | ور نہ دیگا رزق وہ، وی جس نے جہاں |
| نہ کہ جوید بادشاہی و ظفر      | کم نہیابد لقمہ ناں اے پسر        |
| جو کوئی ڈھونڈے حکومت یا ظفر   | کیا وہ روٹی سے نہ ہوگا بہرہ ور   |
| دام و دوجملہ شدہ اکمال رزق    | نے پے کسب اندونے حمال رزق        |
| جتنے ہیں حیوان سب کے پائے رزق | کسب کرتے ہیں نہ ہیں جو ہائے رزق  |
| جملہ را رزاق روزی میدہد       | قسمت ہر یک عیشش بینہد            |
| سب کا وہ رزاق ہے روزی دہاں    | سب کی قسمت کا ہے دیتا بیجاں      |

۱۷۰  
 ۱۷۱  
 ۱۷۲  
 ۱۷۳  
 ۱۷۴  
 ۱۷۵  
 ۱۷۶  
 ۱۷۷  
 ۱۷۸  
 ۱۷۹  
 ۱۸۰  
 ۱۸۱  
 ۱۸۲  
 ۱۸۳  
 ۱۸۴  
 ۱۸۵  
 ۱۸۶  
 ۱۸۷  
 ۱۸۸  
 ۱۸۹  
 ۱۹۰  
 ۱۹۱  
 ۱۹۲  
 ۱۹۳  
 ۱۹۴  
 ۱۹۵  
 ۱۹۶  
 ۱۹۷  
 ۱۹۸  
 ۱۹۹  
 ۲۰۰  
 ۲۰۱  
 ۲۰۲  
 ۲۰۳  
 ۲۰۴  
 ۲۰۵  
 ۲۰۶  
 ۲۰۷  
 ۲۰۸  
 ۲۰۹  
 ۲۱۰  
 ۲۱۱  
 ۲۱۲  
 ۲۱۳  
 ۲۱۴  
 ۲۱۵  
 ۲۱۶  
 ۲۱۷  
 ۲۱۸  
 ۲۱۹  
 ۲۲۰  
 ۲۲۱  
 ۲۲۲  
 ۲۲۳  
 ۲۲۴  
 ۲۲۵  
 ۲۲۶  
 ۲۲۷  
 ۲۲۸  
 ۲۲۹  
 ۲۳۰  
 ۲۳۱  
 ۲۳۲  
 ۲۳۳  
 ۲۳۴  
 ۲۳۵  
 ۲۳۶  
 ۲۳۷  
 ۲۳۸  
 ۲۳۹  
 ۲۴۰  
 ۲۴۱  
 ۲۴۲  
 ۲۴۳  
 ۲۴۴  
 ۲۴۵  
 ۲۴۶  
 ۲۴۷  
 ۲۴۸  
 ۲۴۹  
 ۲۵۰  
 ۲۵۱  
 ۲۵۲  
 ۲۵۳  
 ۲۵۴  
 ۲۵۵  
 ۲۵۶  
 ۲۵۷  
 ۲۵۸  
 ۲۵۹  
 ۲۶۰  
 ۲۶۱  
 ۲۶۲  
 ۲۶۳  
 ۲۶۴  
 ۲۶۵  
 ۲۶۶  
 ۲۶۷  
 ۲۶۸  
 ۲۶۹  
 ۲۷۰  
 ۲۷۱  
 ۲۷۲  
 ۲۷۳  
 ۲۷۴  
 ۲۷۵  
 ۲۷۶  
 ۲۷۷  
 ۲۷۸  
 ۲۷۹  
 ۲۸۰  
 ۲۸۱  
 ۲۸۲  
 ۲۸۳  
 ۲۸۴  
 ۲۸۵  
 ۲۸۶  
 ۲۸۷  
 ۲۸۸  
 ۲۸۹  
 ۲۹۰  
 ۲۹۱  
 ۲۹۲  
 ۲۹۳  
 ۲۹۴  
 ۲۹۵  
 ۲۹۶  
 ۲۹۷  
 ۲۹۸  
 ۲۹۹  
 ۳۰۰  
 ۳۰۱  
 ۳۰۲  
 ۳۰۳  
 ۳۰۴  
 ۳۰۵  
 ۳۰۶  
 ۳۰۷  
 ۳۰۸  
 ۳۰۹  
 ۳۱۰  
 ۳۱۱  
 ۳۱۲  
 ۳۱۳  
 ۳۱۴  
 ۳۱۵  
 ۳۱۶  
 ۳۱۷  
 ۳۱۸  
 ۳۱۹  
 ۳۲۰  
 ۳۲۱  
 ۳۲۲  
 ۳۲۳  
 ۳۲۴  
 ۳۲۵  
 ۳۲۶  
 ۳۲۷  
 ۳۲۸  
 ۳۲۹  
 ۳۳۰  
 ۳۳۱  
 ۳۳۲  
 ۳۳۳  
 ۳۳۴  
 ۳۳۵  
 ۳۳۶  
 ۳۳۷  
 ۳۳۸  
 ۳۳۹  
 ۳۴۰  
 ۳۴۱  
 ۳۴۲  
 ۳۴۳  
 ۳۴۴  
 ۳۴۵  
 ۳۴۶  
 ۳۴۷  
 ۳۴۸  
 ۳۴۹  
 ۳۵۰  
 ۳۵۱  
 ۳۵۲  
 ۳۵۳  
 ۳۵۴  
 ۳۵۵  
 ۳۵۶  
 ۳۵۷  
 ۳۵۸  
 ۳۵۹  
 ۳۶۰  
 ۳۶۱  
 ۳۶۲  
 ۳۶۳  
 ۳۶۴  
 ۳۶۵  
 ۳۶۶  
 ۳۶۷  
 ۳۶۸  
 ۳۶۹  
 ۳۷۰  
 ۳۷۱  
 ۳۷۲  
 ۳۷۳  
 ۳۷۴  
 ۳۷۵  
 ۳۷۶  
 ۳۷۷  
 ۳۷۸  
 ۳۷۹  
 ۳۸۰  
 ۳۸۱  
 ۳۸۲  
 ۳۸۳  
 ۳۸۴  
 ۳۸۵  
 ۳۸۶  
 ۳۸۷  
 ۳۸۸  
 ۳۸۹  
 ۳۹۰  
 ۳۹۱  
 ۳۹۲  
 ۳۹۳  
 ۳۹۴  
 ۳۹۵  
 ۳۹۶  
 ۳۹۷  
 ۳۹۸  
 ۳۹۹  
 ۴۰۰  
 ۴۰۱  
 ۴۰۲  
 ۴۰۳  
 ۴۰۴  
 ۴۰۵  
 ۴۰۶  
 ۴۰۷  
 ۴۰۸  
 ۴۰۹  
 ۴۱۰  
 ۴۱۱  
 ۴۱۲  
 ۴۱۳  
 ۴۱۴  
 ۴۱۵  
 ۴۱۶  
 ۴۱۷  
 ۴۱۸  
 ۴۱۹  
 ۴۲۰  
 ۴۲۱  
 ۴۲۲  
 ۴۲۳  
 ۴۲۴  
 ۴۲۵  
 ۴۲۶  
 ۴۲۷  
 ۴۲۸  
 ۴۲۹  
 ۴۳۰  
 ۴۳۱  
 ۴۳۲  
 ۴۳۳  
 ۴۳۴  
 ۴۳۵  
 ۴۳۶  
 ۴۳۷  
 ۴۳۸  
 ۴۳۹  
 ۴۴۰  
 ۴۴۱  
 ۴۴۲  
 ۴۴۳  
 ۴۴۴  
 ۴۴۵  
 ۴۴۶  
 ۴۴۷  
 ۴۴۸  
 ۴۴۹  
 ۴۵۰  
 ۴۵۱  
 ۴۵۲  
 ۴۵۳  
 ۴۵۴  
 ۴۵۵  
 ۴۵۶  
 ۴۵۷  
 ۴۵۸  
 ۴۵۹  
 ۴۶۰  
 ۴۶۱  
 ۴۶۲  
 ۴۶۳  
 ۴۶۴  
 ۴۶۵  
 ۴۶۶  
 ۴۶۷  
 ۴۶۸  
 ۴۶۹  
 ۴۷۰  
 ۴۷۱  
 ۴۷۲  
 ۴۷۳  
 ۴۷۴  
 ۴۷۵  
 ۴۷۶  
 ۴۷۷  
 ۴۷۸  
 ۴۷۹  
 ۴۸۰  
 ۴۸۱  
 ۴۸۲  
 ۴۸۳  
 ۴۸۴  
 ۴۸۵  
 ۴۸۶  
 ۴۸۷  
 ۴۸۸  
 ۴۸۹  
 ۴۹۰  
 ۴۹۱  
 ۴۹۲  
 ۴۹۳  
 ۴۹۴  
 ۴۹۵  
 ۴۹۶  
 ۴۹۷  
 ۴۹۸  
 ۴۹۹  
 ۵۰۰  
 ۵۰۱  
 ۵۰۲  
 ۵۰۳  
 ۵۰۴  
 ۵۰۵  
 ۵۰۶  
 ۵۰۷  
 ۵۰۸  
 ۵۰۹  
 ۵۱۰  
 ۵۱۱  
 ۵۱۲  
 ۵۱۳  
 ۵۱۴  
 ۵۱۵  
 ۵۱۶  
 ۵۱۷  
 ۵۱۸  
 ۵۱۹  
 ۵۲۰  
 ۵۲۱  
 ۵۲۲  
 ۵۲۳  
 ۵۲۴  
 ۵۲۵  
 ۵۲۶  
 ۵۲۷  
 ۵۲۸  
 ۵۲۹  
 ۵۳۰  
 ۵۳۱  
 ۵۳۲  
 ۵۳۳  
 ۵۳۴  
 ۵۳۵  
 ۵۳۶  
 ۵۳۷  
 ۵۳۸  
 ۵۳۹  
 ۵۴۰  
 ۵۴۱  
 ۵

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| رزق آید پیش ہر کہ صبر جست      | رنج و کوشش ہائے صبری تست         |
| رزق بل جاتا ہے صبر اور شکر میں | ہیں یہ بے صبری سے رنج اور کوششیں |

## ٹوٹری کا گدھے کو پھر جواب دینا

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| گفت دوبہ آں توکل نادر است     | کم کسے اندر توکل ماہر است     |
| ٹوٹری بولی - توکل ہے عجیب     | ہے توکل سے مگر کون آشنا       |
| گر و نادر کشتن از مادا نیست   | ہر کسے را کے رہ سلطانیت       |
| ہے توکل کا یقین بے ہودگی      | راہ سلطانی نہ جانے ہر کوئی    |
| چوں قناعت را پیمبر گنج گفت    | ہر کسے را کے رسد گنج نہفت     |
| شے قناعت گنج کہتے ہیں نبی     | گنج پوشیدہ کو کیا پائے کوئی   |
| حد خود بشناس و بر بالا مہر    | تا نیفتی در نشیب شور و شہر    |
| اپنی حد پہچان - بالا تر نہ جا | شور و شہر کی پستیوں سے ہو رہا |
| جہد کن اندر طلب سعی نما       | چوں نداری در توکل صبر نما     |
| کوششیں کر اور کر سعی و طلب    | تو توکل میں نہیں مضبوط جب     |

## پھر گدھے کا ٹوٹری کو جواب دینا

|                              |                               |
|------------------------------|-------------------------------|
| گفت خر معکوس میگوئی بداں     | شور و شہر از طمع آید سوئے جاں |
| بات ہے اُلٹی تری ، بولا گدھا | شور و شہر تو ہے نتیجہ طمع کا  |
| از قناعت تو بچکس بیجاں نہ شد | وز حریمی ہیچکس سلطان نشد      |
| مر نہیں سکتا قناعت سے کوئی   | حرص سے پائی ہے کس نے شہری     |
| ناں از خوکاں سگاں نہود دریغ  | کسب مردم نیست این باران و میغ |
| رزق سب پاتے ہیں کتے اور سوز  | ابر و باران تو نہیں کسب بشر   |



ہست عاشق رزق ہم ہر رزق خوار

رزق بھی ہے عاشق ہر رزق خوار

در تو بشتابی دہ در دوسرے

اور اگر دوسرے، ہو در دوسرے سوا

آسختا نکہ عاشقی بر رزق و زار

جس طرح تو رزق کی ہے جاں نثار

گر تو نشانی بیاید در برت

تو نہ در بیگی، تو وہ خود آئے گا

## ایک زائد مشوکل کا قصہ

کہ یقین آید بحال رزق خدا

سب کو بیشک رزق دیتا ہے خدا

پیش تو آید دواں از عشق تو

تیری عاشق ہے ترے پاس آئیگی

در بہا یاں نزد کو ہے غفلت تفت

اور اک وادی میں جا کر سورا

تا قوی گرد و مرا در رزق ظن

تاکہ روزی پہ یقین میرا بڑھے

سوئے کوہ آں منتھن را خفتہ دید

دیکھا راہ کو کہ سوتا ہے دہاں

در بہا یاں از رہ و از شہر دور

دشت میں یوں دور راہ د شہر سے

می نرسد ہیچ از گرگ و عدو

خوف دشمن ہے نہ ڈر ہے گرگ کا

قاعداً چیزے نگفت آں ارجمند

بالا را وہ کچھ نہ بولا وہ مگر

آں یکے زائد شنید از مصطفیٰ

مصطفیٰ سے ایک زائد نے سنا

گر تو خواہی در سخا ہی رزق تو

تو طلب کر یا نہ کر، روزی تجری

از برائے امتحان ایں مرد رفت

امتحان کے واسطے زائد چلا

کہ بیشم رزق چوں آید بمن

دیکھوں کیونکہ ملتی ہے روزی مجھے

کار والے راہ گم کردہ کشید

پہنچا گم گشتہ دہاں رک کارواں

گفت انیمرد آن طرف چوست غلو

بوئے یہ ننگا پڑا ہے کس لئے

ایعجب مردہ است زندہ است او

کیا خبر یہ زندہ ہے یا مر گیا

آلاند و ستبر و سے زوند

پاس آئے اور بھجھوٹا بے خطر

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| ہم بختیہ و بختیہ نہ سید سر     | دانگر و از امتحان بیچ او نظر      |
| سر ہلایا اور نہ وہ خود ہی ہلا  | کھو کر آنکھیں نہ دیکھا بر ملا     |
| پس بگفتند ایں ضعیف بیمار       | از مجاعت سکتہ اندر اوقات          |
| لوگ بولے۔ یہ ہے کمزور اس لئے   | بھوک سے ہے ہو گیا سکتا اسے        |
| ناں بیاوردند و در دیگے طعام    | تا بریزندش بھلقوم و بکام          |
| لائے روٹی۔ دیگ میں لائے طعام   | تا کہ چکائیں گھے میں لا کلام      |
| پس بقاصد مردنداں سخت کرد       | تا بداند صدق آل میعاد مرد         |
| سخت اس لئے دانت قصد کرتے       | تا کہ صدق اس وعدے کا وہ جان لے    |
| رحم غشاں آمد کہ او بس بیہوش    | وز مجاعت ہا لک مرگ فناست          |
| رحم انہیں آیا کہ وہ ہے بے نوا  | بھوک سے اب ہوئے والا ہے فنا       |
| کار و آوردند و قوم اشتاقتند    | بستہ دند آہناش بشکاقتند           |
| پس وہ دڑے اور بے آئے چھری      | کھولی دانتی اس کی جو تھی بھیج کٹی |
| رختند اندر دہانش شور با        | می فشردند اندراں تاں پار با       |
| اور اس کے منہ میں ڈالا شور با  | روٹی کے ٹکڑے دے پئے بل کر کھلا    |
| گفت ایدل کو چہ خود تن میثرتی   | راز میدانی و ناز سے میسکتی        |
| دل سے بولا کیوں ہے چپکے مجوراز | جانتا ہے راز اور کرتا ہے ناز      |
| گفت دل دائم بقاصد سے کنم       | راز قست البتہ بر جان و تنم        |
| دل یہ بولا۔ بلا زادہ ہے یہ بات | رزق دیتا ہے خدا دن اور رات        |
| امتحان زیریں بیشتر خود چوں بود | رزق سوئے صابراں خود میرود         |
| ہو گا کیا اس سے زیادہ امتحان   | سوئے صابر رزق ہوتا ہے رواں        |
| تا بدانی وز تو گل نگذری        | حرص آور دن چہ باشد از خری         |
| تا تو سمجھے اور تو گل ہی کرے   | حرص کرنا ہے گدھا پن، جان لے       |

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| بعد ازاں بکشا دیاں مسکیں وہن      | گفت کردم امتحان رزق من         |
| اپنا منہ تراہنے لے کھولا بعد ازاں | اور کہا یہ رزق کا تھا امتحان   |
| ہر چہ گفتست آن رسول پاک جیب       | ہست حق و نیست و رویہ پیچ و برب |
| اُس رسول پاک نے جو کچھ کہا        | حق کہا اور شک نہیں اس میں ہذا  |

## پھر ٹوٹری کا گدھے کو جواب دینا

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| گفت رویہ باین حکایتیہا بہل       | دست اور کسب زن جہد المقل     |
| ٹوٹری بولی - یہ باتیں چھوڑ دے    | سعی کر اور کر نہ نفرت کسب سے |
| دست دوست خدا کا لے بکن           | کہے کن یار یے یار سے بکن     |
| ہاتھ ہیں تجھ کو ملے - کچھ کام کر | کسب سے احباب کو خوش کام کر   |
| ہر کہ اور دیکھے پاس نہہد         | یاری یاران دیگر مید ہد       |
| کسب کرتا ہے جو کوئی اختیار       | کرتا ہے یاروں کی یاری بشمار  |
| زانکہ جملہ کسب ناید از یکے       | ہم دروگر ہم سقا ہم جا یکے    |
| کیونکہ سب کرتے نہیں اک کام کو    | سقا یا بافتندہ یا نجسار ہو   |
| ہوں بانیاز نیست عالم برقرار      | ہر کسے گلے گزیند ز افتقار    |
| جب ہے شرکت سے یہ عالم بقرار      | حسب حاجت ہے ہر اک مصروف کار  |
| طبل خواری و دیانہ شریعت          | راست سنت کار و محب کردنیت    |
| ہاں یہاں ہو کا نہیں ہر گز روا    | کام کرنا ہی طریقہ ہے بجا     |

## گدھے کا ٹوٹری کو جواب دینا

|                          |                              |
|--------------------------|------------------------------|
| گفت خرید از تو گل بر ربے | مے ندانم درو عالم یکے        |
| بولار بپڑے تو گل بہتریں  | کسب ایسا دونوں عالم میں نہیں |

|  |                               |
|--|-------------------------------|
| تاکشد شکر خدا رزق جدید                 | کسب شکرش رائے دائم ندید       |
| شکر حق سے رزق ملتا ہے نیا              | شکر کرنا کسب ہے میرا بڑا      |
| زانکہ درہر کسب مستی بر خدا             | خود توکل بہترین کہا مست       |
| کسب بھی محتاج رب ہے بالیقین            | ہے توکل ایک کسب بہترین        |
| دیں دعا ہست از توکل پر سزا             | کاسچندا کار مرا تو راست آ ر   |
| ہے توکل ان دعاؤں میں چھپا              | یا الہی! کام میرے راست لا     |
| فارغی از نقص ریع و از خراج             | در توکل بیچ بنمود احتیاج      |
| کچھ نہیں پروا کے محصول و خراج          | اور توکل میں نہیں کچھ احتیاج  |
| ماندہ گشتند از سوال و از جواب          | بحث مشاں بسیار شد اندر خطاب   |
| ہو رہے تھے یہ سوال اور یہ جواب         | گفتگو میں بحث سے تقابیح ذاب   |
| نہی لَا تَلْقُوا بِأَيِّدِي تَهْلِكُمْ | بعد از آں گفتش کہ اندر مہلکہ  |
| کیا نہیں ہے تو نے لَا تَلْقُوا لَمَّا  | نومردی بولی ہے خطرے میں پڑا   |
| احمقی باشد جہاں حق فراخ                | صبر در صحراے خشک سنگلاخ       |
| احمقی ہے۔ ہے جہاں حق فراخ              | صبر اس جنگل میں، جو ہے سنگلاخ |
| میچھرا آسبزہ گرد جو سبار               | لقل کن زینجا بسوئے مرغزار     |
| چرد ہاں سبزہ، قریب جو سبار             | چل یہاں سے جلد سوئے مرغزار    |
| سبزہ رستا ندر آسجا تا میاں             | مرغزار سبز مانند جنال         |
| تا کہ سبزہ ملکتا ہے جہاں               | مرغزار سبز ہے۔ مثل جنال       |
| کاشتند اندر سبزہ نامید ابود            | خرم آں حیواں کو او آسجا رود   |
| ادب اس سبزے میں ہوتا ہے نہاں           | خوش بودہ حیدان جو پیشہ دہاں   |

سہ اس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے کہ لَا تَلْقُوا بِأَيِّدِي تَهْلِكُمْ  
یعنی خود اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو۔

ہر طرف درخت کے چشمہ واں

اس میں اک چشمہ رواں ہے جا بجا

ازخوری اور انیسگشت کے لعلیں

اس گہ سے نے یہ نہ پوچھا بھول کر

کونشاط و فسر بھی و فسر تو

کیوں نہیں بخند کونشاط و فسر بھی

شرح روضہ گرد و رخ و زونہیت

شرح گراس باغ کی جھوٹی نہیں

اس گدا چشتی و اس نا دیدگی

یہ گدائی، یہ ندیدہ پن ترا

چوں ز چشمہ آمدی چونی تو خشک

خشک کیوں ہے، آئی ہے گر چشمے سے

گر تو مے آئی ز گلزار حناں

ہے اگر باغ حناں سے آئی تو

ز انجہ میگوئی و شر حش میسکنی

کر رہی ہے جن بہاروں کا بیاں

اند آں جیواں مرقہ در اماں

اس جیواں کو ملتا ہے بڑا

چوں تو ز آسجانی چرازاری چنیں

کیوں ہے تو کا غروہاں ہے گہرا

چسیت اس لاغر تن مضطر تو

جسم تیرا کیوں ہے دُلا، کو مڑی

پس چرا چشمت ازاں محمود نصیت

آکھ کیوں مخمور پھر تیری نہیں

از گدائی تست نزدیک بگی

فقر سے ہے، فقر سے کب ہے بتا

گر تو ناف آہوئی گل بوئے مشک

ناف آہو ہے، تو بوئے مشک دے

دست گل کو از براے ارمغاں

کیوں نہ نگد سے کا تحفہ لائی تو

چہ نشانہ در تو ماند اے سنی

تجھ میں کیا ہے اُن بہاروں کا نشان

## مخبر دولت کو صاحب عظمت از ثرو نا چاہئے

از کجا مے آئی اے اقبال پے

تو کہاں سے آ رہا ہے خوش ادا

گفت خود پیدا ست از زانوئے تو

یو لایاں شاید ہیں خود را نو ترے

آں کے میگفت اُختر را کہ ہے

اونٹ سے اک شخص کے پوچھا بتا

گفت از حمام گرم کوٹے تو

یو لا تیرے کو چے کے حمام سے

ملتے میٹھا است نرمی مینمود  
 نرم تھا، اور ملتوں کا ملتی  
 تند تر گشتے چو ہست اور پدیں  
 جوش میں آتا کہ بنتا تھا خدا  
 سخوت و خشم خدا بیش چہ شد  
 وہ غرور کبر بانی کیا ہوا  
 بہر یک کرے چیت انجا پلوس  
 چا پلوسی کیوں ہے کیڑے کیلے  
 وانکہ روح خوشہ غلبے پنجد  
 خوشہ غلبی سے کیا ہو کامیاب  
 التجانی منک عن دار الغرور  
 ترک ہو جاتا ہے یہ دار الغرور  
 آب شیریں را ندید است امدو  
 آب شیریں کی نہیں اس کو خیر  
 رے ایماں را ندیدہ جان او  
 بے خبر ایماں سے اُس کی جان ہے  
 از رہ و رہن ز شیطان رحیم  
 راہ سے راہن سے اور شیطان سے  
 ز اضطرابات شک و ساکن شود  
 اضطراب شک سے ہو جائے جدا  
 کا صل او آید بود در اصطکاک  
 جو ہے اُن کی اصل اسکا نہ نہیں

مارِ موسیٰ دید فرعون عنود  
 مارِ موسیٰ دیکھ کر فرعون بھی  
 زیرِ کاں گفتند بالیتے کہ اس  
 کہتے تھے دانا یہ تھا اس کو روا  
 معجزہ گرازد پا گر مار بد  
 معجزہ تھا وہ عصا یا سانپ تھا  
 رب اعلیٰ گرویت اندر جلوس  
 گر خدا بننے کا دعویٰ ہے اُسے  
 نفس تو تہمت نقلت و نبید  
 نفس ہے جب تک تراست شراب  
 کہ علامت است نراں دیدار نور  
 یہ علامت ہے جو ہے دیدار نور  
 مرغ چوں بر آب شوی می تند  
 مرغ جو نازاں ہے آب شور ہے  
 بلکہ تقلید است آں ایمان او  
 بلکہ رک تقلید یہ ایمان ہے  
 پس خطر باشد مقلد را عظیم  
 خطر ہے ہوتے ہیں مقلد کو بڑے  
 چوں بہ بیند نور حق ایمن شود  
 بے خطر ہو دیکھ کر نور خدا  
 تا کف دریاں پید سوئے خاک  
 جھاگ جب تک خاک پہ آتے نہیں

|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| خاکست آن کف غریبت اندر آب      | در غریبی چاره نبودن اضطراب        |
| جھاگ غاکی میں مسافر آب میں     | سختے ہیں، آلام غریبت، کیا کریں    |
| چونکہ چشمش ز شدواں نقش خواند   | دیور ابرو سے دگر دستے نما ند      |
| جب کھلیں آنکھیں نظر کی وصل پر  | دیو کے قابو سے بچے سر بسر         |
| گرچہ بار و باہ خراسرار گفت     | سر سری گفت و مقلد وار گفت         |
| لو مڑی سے راز گو خرمنے کے      | سر سری تھے، اور بھرے تقلید سے     |
| آب را بستود و اوتالقی نبود     | رُخ درید و جامہ او عاشق نبود      |
| کی صفت پانی کی اور شائق نہ تھا | کپڑے تو بھاڑے، مگر عاشق نہ تھا    |
| از منافق عذر و آمد نہ خوب      | زانکہ در لب بوداں نے قلوب         |
| رو ہے ہر عذر منافق بالیقین     | کیونکہ وہ ہونٹوں سے ہے دل سے نہیں |
| پوئے سبب ہست و جزو سبب کے      | یو در و جز از ہے آسبب نے          |
| جزو سبب اس میں نہیں ہے پو سبب  | اور وہ پو ہے بلائے روئے سبب       |
| حملہ زن در میان کارزار         | نشد صفت بلکہ گردو کارزار          |
| حملہ عورت کا لڑائی میں جو ہو   | صفت نہ توڑے، احوار کرے جنگ کو     |
| گرچہ می بینی پوشیر اندر صفش    | تیغ بگرفتہ ہے اندر کفش            |
| صفت میں مثل شیر کو آئے نظر     | ہاتھ میں اس کے ہو تیغ فتنہ گر     |
| وائے آنکہ عقل او مادہ بود      | نفس زشتش ز سو آ مادہ بود          |
| ہائے وہ مادہ ہو جس کی عقل بھی  | نفس میں مردی ہو اور آ مادگی       |
| لا جرم مغلوب باشد عقل او       | جو سوئے خسلر نباشد نقل او         |
| عقل مغلوب اس کی ہوا انجام کار  | منفعت اس کو نہ ہو کچھ زینہار      |
| حملہ مادہ بصورت ہم جریست       | آفت او بچو آں خرا ز خریست         |
| حملہ مادہ بظاہر ہے جری         | آفتیں اس کی ہیں بسرینہ خری        |

وصف حیوانی بود بر زن فزوں  
 وصف حیوانی ہے عورت میں سوا  
 اسے خنک آنکس کہ عقلش نہ بود  
 وہ مبارک ہے، ہو جس کی عقل نہ  
 عقل جزویش نرو غالب بود  
 عقل جزوی نہ ہو اور غالب ہے  
 رنگ بوئے سبز زار آں خوشنید  
 رنگ بوئے سبز کے جب غرنے سے  
 تشنہ محتاج مطر شد و بر نے  
 تشنہ باراں ہوا۔ بادل نہ تھا  
 اسپر آہن بود صبر اسے پدر  
 صبر ہے بے شبہ کو ہے کی سپر  
 صد دلیل آرد مقلد در بیاں  
 ہوں مقلد کی دلیلیں ستو بیاں  
 مشک آلود است اما مشک نے  
 مشک آلودہ میں اکب ہیں مشک پر  
 تاکہ لپکے مشک گرد اسے مرید  
 مینکنی کو ہے مینا تا مشک اگر  
 کہ نیاید خورد جو ہچوں ضراں  
 گھاس دانہ مقل غو ہے راجیگاں

زانکہ سوئے رنگ بود در کوں  
 کیونکہ رنگ و بو میں ہے وہ مبتلا  
 نفس زشتش مادہ و مضطر بود  
 نفس مادہ کی طرح ہو غوار تر  
 نفس انشی را خرد سالب بود  
 نفس مادہ کی خرد منکر ہے  
 جملہ محبت ہا ز طمع اور مہید  
 طمع سے سائے دلائل مٹ گئے  
 نفس را جوع البقر صبر نے  
 نفس کو ہو کا تھا، ہوتا صبر کیا  
 حق نوشتہ بر سپر جاء الظفر  
 حق نے اس پر ہے لکھا جاء الظفر  
 از قیاسے گوید اور انز عیاں  
 سب قیاسی ہو گئی۔ کب ہو گئی عیاں  
 بوئے مشکستش وے جو پشک نے  
 مینکنی ہیں مشک کی بو ہے سپر  
 سالہا باید در آں روضہ چید  
 چند سال اُس باغ میں جا کر تو چر  
 آہوانہ در ختن چہرہ غواں  
 مثل آہو چر ختن کا ارغواں



|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| جز قمر لفل یا سمن یا گل مخور     | رَو بصر اے ختن با آں نفر        |
| صرف بونگ اور یا سمن اور پھول کھا | سیر صحرائے ختن کی کر ذرا        |
| تا بیانی حکمت قوتِ رسل           | معدہ را خونِ بدایِ ریجانِ وگل   |
| تا کہ پائے حکمت قوتِ رسول        | معدے کی جو کر وہ ریجاں اور پھول |
| خوردنِ ریجانِ وگل آغاز کن        | خوئے معدہ زیں کہ جو باز کن      |
| پھول اور ریجانِ حقیقی اوسع چکھ   | معدے کو اس گھاس سے تو باز رکھ   |
| معدہ دل سوئے ریجاں میکشید        | معدہ دل سوئے کسداں میکشید       |
| دل بلا تا ہے سوئے ریجاں ہے       | معدہ کھینچے چاہے کسداں تھے      |
| ہر کہ نور حق خورد قسراً شود      | ہر کہ گاہ و جو خورد قسراً شود   |
| جس نے پایا نور حق ، قرآن ہوا     | جس نے کھائی گھاس جو قسراً ہوا   |
| ہیں میفرز ایشک افزا مشکِ چیں     | نیم تو مشکست نیمے پشکِ ہیں      |
| پشک کو کم کر بڑھائے خوب مشک      | نصف تیرا مشک ہے اور نصف پشک     |
| برزہاں آرد ندارد پیچ جاں         | آں مقلدِ صد دلیل و صد بیاں      |
| سب پہ لائے بہ نہیں کچھ ان میں آں | وہ مقلدِ تنو دلیل اور ستو بیاں  |
| گفت اور اے کے بود برگ و ثمر      | چونکہ گویشدہ ندارد جان و قمر    |
| گفتگو بھر اس کی لائے کیا ثمر     | کنے والے میں نہ ہو جب جان و قمر |
| او بجاں لرزا ترست از برگِ گاہ    | میکنند گستاخِ مردم را براہ      |
| کانپتا رہتا ہے مثلِ برگِ گاہ     | کرنا رہتا ہے وہ گم لوگوں کی راہ |
| در حدِ نیشِ لرزہ ہم مضمر بود     | گر حدِ نیشِ نیز ہم یا قمر بود   |
| لرزش اس کی بات میں ہو کی عیاں    | جہاں جتنے دبے سے ہو بیاں        |

سہ ذکرِ اکھی اور وارداتِ قلبی سے مراد ہے \*

# سخن کامل و رنا صحیح مقلد کی باتوں میں فرق

پا سخش ہم نور را ہمرہ کند

ہو جواب اس کا ضیا بخش نگاہ

تتا حد میتش را شود نورش روی

نور ہو ہر بات کا جس کی روی نہ

در عقیدہ طعم دو شالیش بود

بکتے ہیں دو شاپ ہی اس کو گلو

لذت و شاپ یابی تو ازاں

لذت دو شاپ سب مل جل کے دیں

پس ز علت نور یا بد قوم لذت

قوم بد پر نور بن کر چھائے گا

کا سماں ہرگز نہ بار سنگ و خاک

برسیں کیونکہ آسمان سے سنگ و خاک

ناوداں بارش کند بنود بکار

بن نہ پر تالہ کہ ہے بیکار جو

ناوداں ہمسایہ در جنگ آورد

اور پر تلے سے ہمسائے میں جنگ

تا چسپاں از راہ رفت آں خرنگر

خر ہو گمراہ کیوں کر غور کر

شیخ نورانی ز رہ آگہ کند

شیخ نورانی کرے آگاہ راہ

جہد کن تا مست نورانی شوی

سعی کر ہو مست نورانی اخی

ہر چہ در دو شاپ جو شیدہ شود

جو ش دیں دو شاپ میں جس چیز کو

از گزر و ز سیدے بہ وز گرد گاہاں

سیدے اغردٹ اور بھی اور گاہاں

علم چوں در نور حق فرغ وہ شد

علم میں جب نور حق مل جائے گا

ہر چہ گوئی باشد آہم نور پاک

جو کہیگا تو وہ ہو گا نور پاک

آسمان شواہر شو باراں بسیار

ماں برس تو آسمان ہو، ابر ہو

آپ باراں بارغ صدرنگ آورد

آپ باراں سے ہوں نتو گلش میں رنگ

باز گردم سوئے آں رو باہ - خر

نوشتا ہوں پھر سوئے رو باہ و خر

سہ روحت جس پر کافہ کی بنا ہوتی ہے - اور جو کافہ میں بار بار آتا ہے +

## گدھے کا لومڑی کے ہاتھ سے خوار ہونا

|                                  |                             |
|----------------------------------|-----------------------------|
| خرد و سہ لو بہت برو بہ حملہ کرد  | چوں مقلد پد فریب او بخورد   |
| لومڑی پر غلے کچھ حملے کئے        | کھا گیا دھوکا مگر تقلید سے  |
| طنطنہ اور اک و مینائی نہاشت      | و دمہ رو بہ برو سکتہ گماشت  |
| اس میں کچھ اور اک و مینائی نہاشی | ہو گئی سکتے کا باعث لومڑی   |
| حوص خوردن آسیناں کروش فیل        | کہ زبوش کرد با پانصد و سیل  |
| کھانے کے لالچ سے تھا الہیادیل    | پس زبوں تھا با وجود صد دلیل |

## ایک مختصات و لومڑی کی کہانی

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| گندہ رالو لیے درخانہ برو         | سرنگوں افگندہ دے و پیشرو        |
| گھر میں ایک گندے کو لومڑی لے گیا | کر کے اومد حالعلی بد اس سے کیا  |
| درمہالش خنجر سے دید آں لعین      | پس بگفت اندر مہانت چیت پس       |
| پھر کر میں اس کی خنجر دیکھ کر    | یو چھاپے کیا ہے تبادے بے خطر    |
| گفت آنکہ با من اریک بد منش       | بد میندیشد بدروا شکش            |
| بولامجھ سے کوئی بد اندیش ہو      | تو یہ بھاڑے فوراً اس کے پیٹ کو  |
| گفت لومڑی حمدیشد را کہ من        | بد میندیشد ہدم با تو یمن        |
| بولالومڑی۔ شک ہے ات کا           | تجھ سے بد اندیش میں مطلق نہ تھا |
| چونکہ مردی نیست خنجر با چہ سود   | چوں ندارد دل ندارد سود خود      |
| تجھ میں چپ مردی نہیں خنجر سے کیا | دل نہیں لومڑی سے کیا قالمہ ا    |
| از علی میراث داری ذوالفقار       | بازوئے شیر خدا ہستت بسیار       |
| گول دہنے میں تجھ کو ذوالفقار     | نور بازوئے علی نہ لانا بکار     |

کو لب دندان عیسیٰ اے دق  
 وہ لب دندان عیسیٰ ہیں کہاں  
 کو کیے ملاج کشتی ہچو نوح ۲  
 نوح سا ملاج بھی تو چلا ہے  
 کو بت تن را فدا کروں بنار  
 کب بت تن کو کیا قربان تار  
 تیغ چو ہیں را بدو کن ذوالفقار  
 ذوالفقار اس تیغ چو ہیں کو بنا  
 از عمل آں نعمت صانع شود  
 نعمت صانع اسے جان اے خلیل  
 از ہمہ لرزاں تری تو زیر  
 چکے چکے کا نہتا ہے آپ ہی  
 در ہوا تو لپشہ را رگ مینر نی  
 ہے ہوا میں کھولتا پھر کی قصد  
 بر دروغ ریش تو گیر دگواہ  
 جھوٹی ڈاڑھی خود تری شاہ بنے  
 ریش و سبب موجب خندہ بود  
 ڈاڑھی مونچھیں میں سبب تضحیک کا  
 ریش و سبب را ز خندہ باز خر  
 مضحکہ سے ڈاڑھی اور مونچھوں کو ڈر  
 تا شوی خود شدید گرم اندر حمل  
 مہر ساں ہو زینت برج حمل

گرسوئے یاد داری از مسیح  
 گو مسیحا کافسوں ہے یا وہاں  
 کشتی سازی ز تو زلیح و فتوح  
 گو تو اک کشتی بنائے خرچ سے  
 بت شکستی گیرم ابراہیم وار  
 بت شکن گو تو ہے ابراہیم وار  
 گردیلست ہست اندر فعل آر  
 ہے دلیل اس کی اگر کوئی تو لا  
 آں دلیلے کو ترا مانع شود  
 اور عمل سے ہے اگر مانع دلیل  
 خائفان راہ را کردی دلیر  
 خائفان راہ کو کر کے جرّی  
 برہمہ درس تو گل سے کنی  
 دہر میں ترک تو گل کا ہے قصد  
 اے مختفت پیش رفتہ از سپاہ  
 اے مختفت تو ہے آگے فوج کے  
 چوں ز نامردی دل آگندہ بود  
 دل جو نامردی سے تیرا ہے بھرا  
 تو بے گن اشک باراں چوں مطر  
 اشک برسا مثل ابر اور تو بہ کر  
 دانے و مردی بخور اندر عمل  
 کھا دانے مردی اور کر عمل

|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| معدہ راہ گزار و سوئے دل خرام    | تا کہ بے پردہ ز حق آید سلام      |
| سوئے دل چل لے نہ معدے کا تونا   | تا خدا کا آئے بے پردہ سلام       |
| رستی گر بایدت خنجر بگیر         | در بھیزی مائل چادر بگیر          |
| رستی چاہے تو آغبر اٹھا          | اور نہ چادر تو اگر ہے بیچڑا      |
| رستی گر مائل جوشش بیوش          | در بھیزی راغبی روکوں فروش        |
| ہے اگر رستم ہیں جوشش بوش        | بیچڑا اگر ہے تو سن عصمت فروش     |
| یک دو تے رو تو کل ساز خوش       | تا ترا عشقش کشد اندر برش         |
| کر ذرا بڑھ کر تو کل اختیار      | عشق خود کر لیگا تجھ کو ہم کنار   |
| بر سر مہداں چو مرداں پایدار     | تا نہ گردی مبتلا دریاے دار       |
| مرد میدان بن قدم کر استوار      | تا نہ کھینچیں پاؤں تیرا سوئے دار |
| تا کے از جامہ ناں بچوں نہاں     | در صفت مرداں و ناں بچوں نہاں     |
| عورتوں کے جامے میں کیوں ہے نہاں | تو ذرا مردوں میں آ مشل سناں      |

## لومڑی کا گدھے پر غالب آنا

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| رو بہ اندر چارہ پائے خود فشرد   | ریش خرگفت و پیش شیر برد        |
| لومڑی نے ایسی کچھ تدبیر کی      | شیر کے آگے گدھے کو لے گئی      |
| مضطرب اس خالقا کو تاکہ تفت      | دف نہد کہ خر برفت و خر برفت    |
| خالقہ نے کہاں مضرب کہائے        | خر گیا ہاں خر گیا کا دف بجائے  |
| چونکہ خر گوشتے برو شیرے بچاہ    | ہوں نیار و رہے خرتا گیا ہ      |
| جب کنوئیں تک شیر کو خرگوٹل لائے | کیوں گدھے کو لومڑی لیکر نہ آئے |

۱۔ اس کا قصہ دوسرے دفتر میں مذکور ہو چکا ہے \*

۲۔ اس کا قصہ پہلے دفتر میں بیان ہو چکا ہے \*

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| جو فسوں آں ولی دادگر            | گوش را بر بند و افسونہا مخور   |
| سُن فسوں اُس کا - ولی ہو جو پسر | کھانہ دھو کا - کان اپنے بند کر |
| زانکہ صد حلوست خاک پائے او      | آں فسوں خوشتر از حلوائے او     |
| کیونکہ سو حلوے ہیں اس کی خاک پا | اس کا افسوں حلوے سے خوش تر ہوا |
| مایہ بردہ از دم لبہائے دے       | خمہائے خسروانی پر زے           |
| کیٹ اُس کے لب سے ہیں پائے ہوئے  | خسروانی تم جوے سے ہیں بھرے     |
| کوٹے لبہائے لعش را ندید         | عاشق سے باشند آسنان بعید       |
| جس نے اس لب کی نہیں چکھتی شراب  | عاشق سے ہے وہی جان خراب        |
| چوں نہ گردد گرد چشمہ آب شور     | آب شیریں چوں بیند مرغ کور      |
| کیوں نہ ہو وہ مبتلائے آب شور    | آب شیریں جو نہ دیکھے مرد کور   |
| طوطیاں کور را بیتا کند          | موسیقی جاں سینہ را سینا کند    |
| طوطیاں ادھی ہوں تو بیتا کرے     | موسیقی جاں سینے کو سینا کرے    |
| لاجرم در شہر قندازاں شدہ است    | خسرو شیرین جان نو بہت زدہ است  |
| قندازاں اس لئے ہے یکساں         | نعرہ زن ہے خسرو شیرین جاں      |
| تنگہائے قند و مصری میخشد        | یوسفان غیب لشکرے کشد           |
| قند و مصری کھا ہے ہیں اب بھی    | یوسف غیبی نے کی لشکر کشی       |
| بشنویدے طوطیاں بانگ رہت         | اُشتران مصر را دسوتے ہست       |
| طوطیو آؤ سنو، بانگ درا          | رُخ ادھر ہے اُشتران مصر کا     |
| شکر آرزوست از ازاں تر شود       | شہر با قردا پر از شکر شود      |
| شکر اب ہو جائیگی از ازاں سوا    | شہر شکر سے یہ کل بھر جائیگا    |

۱۔ یعنی طوطیاں

در شکر غلطید اسے حلوائیاں  
 دوتا شکر میں اسے حلوائیو  
 نیشکر کو بید کار نہایت دلس  
 نیشکر کو تو یہی اب کار ہے  
 یک ترش در شہر باکنوں ٹاند  
 شہر میں باقی نہیں ترش اب کوئی  
 نقل بر نقلست وے برے ہلا  
 نقل پر ہے نقل کے پرے یہاں  
 سرکہ نہ سالہ شیریں مشہود  
 نو برس کا سرکہ شیریں ہو گیا  
 آفتاب اندر فلک تنک زماں  
 برج پر سورج بجائے تالیاں  
 چشمہ مخور شد از سبزہ زار  
 آنکھیں مخور شراب سبزہ زار  
 چشم دولت سحر مطلق سے کند  
 چشم دولت میں ہے جادو ساناں  
 شد ز یوسف آں زینجا نوجواں  
 ہے زینجا حسن یوسف سے جواں  
 آتش اندر دل خود بر فروز  
 اچھے دل میں آتش ہے حد جلا

بچھو طوطی کوری صفرا میاں  
 مثل طوطی، ترش و صفرا فی نہ ہو  
 جاں برا نشانید یار نہایت دلس  
 جاں کر دھتے، یہی تو یار ہے  
 چونکہ شیریں خسراں رابر تشاند  
 خسروں سے عام شیرینی ہوئی  
 بر منارہ روبرن بانگ صلا  
 دے مناسے پر صلائے عام ہاں  
 سنگ مرمر نقل زریں سے شود  
 سنگ مرمر نقل زریں ہو گیا  
 در پایوں عاشقاں باری کناں  
 کھیلے ہیں درے مثل عاشقاں  
 گل شکوفہ سے کند بر شاخسار  
 شاخساروں پر ہے پھولوں کی بہار  
 روح شد منصور انا الحق میزنند  
 روح ہے منصور انا الحق گو یہاں  
 عشرت از سرگیر خوش خوش شادماں  
 از سر نو عرش سے ہو شاد ماں  
 دفع چشم بد سپندائے لبوز  
 کالا دانہ بہر چشم بد حبلا

سہ کیونکہ شکر صفراوی مزاج والوں کے لئے مفکر ہے +

تو بحال غولیشن سے باشل شاد

جو ہے تیرا حال اس پر رہ تو شاد

گر خرے را میبرد رو بہ ز سر

یو مڑی اب سے جلی خر کو ، تو کیا

تا بیابی در جہاں جان مراد

تا کہ حاصل ہو تجھے دل کی مراد

گو بے تو خر مہاش و غم مخور

کہدے لیجا ، تو نہ بن خر ، غم نہ کھا

## ایک خوف زدہ شخص کی حکایت

آں یکے در خانہ ناگہ گر سخت

ایک شخص اک گھر میں ناگہ گھس گیا

صاحب خانہ بگفتش خیر دست

صاحب خانہ نے پوچھا۔ خیر ہے

واقعہ چو نست چوں بگر سختی

واقعہ کیا ہے جو یوں بھاگا ہے تو

گفت بہر سفر شاہ شاہ حروں

بولا بہر شاہ سرکش ظلم سے

گفت میگیرند خراسان غم

پوچھا کرتے ہیں گدھوں پر وہ ستم

گفت بس چند و گرم اندر گرفت

بولا ہیں کوشش میں وہ سرگرم سب

بہر خر گیری برا دروند دست

خر کھڑے کی ہے ان کو دھننگی

چونکہ بے تمیز مایاں سرورند

بے تمیز افسر میں شاید بھول کر

زرد و لب کہو دورنگ رنجیت

ہونٹ نیلے اور چہرہ زرد بھتا

کہ ہی لرزد ترا چوں پیر دست

ہاتھ میں لرزہ ہے کیا خیر ہے

رنگ رخسارہ بگو چوں رنجیتی

کچھ تو کہہ کس خون سے پیلا ہے تو

خر ہے گیرند مردم از بروں

لوگ ہر جانب پکڑتے ہیں گدھے

چوں نہ خرد ترا زیں چیت غم

جب نہیں ہے تو گدھا کیا تجھ کو غم

گر خرم گیرند ہم نبود شکفت

فرض کر لیں خر مجھے تو کیا عجب

جدہ تھیں ہم بر خاستہ است

آنکھ کئی اس سعی میں تمیز بھی

صاحب خر را بجائے خر برد

مالک خر کو پکڑ لیں جائے خر



نیست شاہ مشہر یا بیہودہ گیر  
 اپنا شاہ شہر بیہودہ نہیں  
 آدمی باش وز خر گہراں منتریں  
 آدمی بن خر پکڑنے سے تہ دور  
 چرخ چارم ہم ز نور تو پڑے ہست  
 نور جو تھے آسماں پر ہے ترا  
 تو ز چرخ و اختر اں ہم برتری  
 چرخ و دتاروں سے بھی برتر ہے تو  
 میرا خرد گیر و خرد گیر است  
 میرا خور اور ہے۔ ہے اور خر  
 میرا خور گرچہ در آخور بود  
 میرا خور اصل میں ہو اگر  
 سچہ در افتادیم در دُنیاں خر  
 ہم تو ذکر خر کے پیچھے پڑ گئے  
 از اتار و از ترج و شاخ سیب  
 وہ ترج اور شاخ سیب اور وہ اتار  
 یا ازاں یا ازاں کہ کبکال پرورند  
 کبک پرور ہے جو باران کا بیاں  
 یا ازاں دریا کہ موجیں گوہر است  
 ذکر دریا جن کی موجیں ہیں گہر  
 یا ازاں مرغان کہ گلخن می کنند  
 ذکر چڑیوں کا جو گھورا کھود کر

ہست تمیزش سمعیت و بصیر  
 ہے اُسے تمیز و دانش بالیقین  
 خر نہ اے غیلیٹی دوراں مسترس  
 آج تو ہے غیلی دوراں۔ نہ خر  
 حاش بند کہ مقاومت آخور ہست  
 اصل میں آخر کہاں گھر ہے ترا  
 گرچہ بہر مصلحت در آخوری  
 مصلحت سے تھان کے اندر ہے تو  
 نے ہر آنکو اندر آخور شد خرمست  
 تھان میں جو جائے، کب ہے خیر  
 ہر کہ اورا خر بگوید خس بود  
 جو کوئی خر اس کو سمجھے، ہے وہ خر  
 از گلستان گوئے وز گلہائے نر  
 تو سنا تھے گل و گلزار کے  
 وز شرابے شاہدان بے حبیب  
 وہ شراب اور شاہدان بے شمار  
 ہم نگوں اشکم ہم آساں میچہرند  
 میں شکم جن کے نگوں کم خوار ہاں  
 گوہر ش گوہر میندہ و بیش و راست  
 دیکھنے سننے سے جو میں بہرہ ور  
 بیضہ ہافدین و سیس می کنند  
 انڈے سونے چاندی کے دیں سرسیر

|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| پایہ پایہ تا عنانِ آسماں        | نرد با شہا بیست پنہاں رجاں        |
| پایہ پایہ تا فضا کے آسماں       | اس جہاں میں ہیں چھٹی کچھ سیڑھیاں  |
| بہر روش را آسمانے دیگرست        | بہر کرہ را نردیا نے دیگر است      |
| بہر روش کا آسماں اک اور ہے      | بہر کرہ کی نردیاں اک اور ہے       |
| ملک با پہنائے بے پایاں دوسر     | ہر کیے از حال دیگر بے خبر         |
| ہے کشادہ ملک اور بے حد زمیں     | ایک کا حال ایک پر روشن نہیں       |
| وانمیں خیرہ کہ حیرت چستش        | ایں مراں حیراں کہ وار چیت خوش     |
| اس کو حیرت ہے کہ حیرت کیوں ہوتی | یہ ہے حیرت میں ہے اُس کی کیا خوشی |
| بہر درختے از زمینے سرزدہ        | صحن ارض السد واسع آمدہ            |
| پیر و نکلے ہیں زمیں سے اے اعلیٰ | ہے زمیں وسعت فزا السد کی          |
| کہ زہے ملک زہے عرصہ فراخ        | بر درختاں شکر گویاں برگِ شاخ      |
| بس عجب ہے ملک - میدان فراخ      | اُن درختوں پر ہیں شاکر برگ و شاخ  |
| سوئے آن روہاہ و شیر و سنگم جوع  | ایں سخن پایاں ندارد کن بجوع       |
| لومڑی کا اور بھوکے شیر کا       | بات طولانی ہے - سہر قصہ سنا       |

## لومڑی کا گدھے کو شیر کے سامنے لے جانا

|                             |                                 |
|-----------------------------|---------------------------------|
| تا کند شیرش بکملہ خرد برد   | چونکہ رو باہش بسوئے مرج برد     |
| تا کہ کرے شیر اسے اپنا شکار | خرد کو رہے گئی تا مر غزا ر      |
| تا بنزدیک آمدن صبرے نکرد    | دور بود از شیر و آں شیر از نبرد |
| پاس آنے تک نہ صابر رہ سکا   | شیر سے تھا - دور ہمیشہ شیر تھا  |

گنبد سے کردار بلند می شیر ہوں  
 شیر نے اک جست ہیبت ناک کی  
 خرز وورش دید و برگشت گریخت  
 دور ہی سے دیکھ کر بھاگا گدھا  
 گفت رو بہ شیر را کائے شاہ ما  
 بولی رو بہ شیر سے - اے بادشا  
 تا بنزد یک تو آمد آں غومی  
 جب ترے نزدیک آتا وہ گدھا  
 بکر شیطانت تعجیل و تشاب  
 جلد کرنا کام ہے شیطان کا  
 دور بود و حملہ دید و گریخت  
 دور سے بھاگا وہ حملہ دیکھ کر  
 گفت من بہداشتہ بر جاست زور  
 شیر لا لائی میں نے جانا - ہوں قوی  
 نیز جوع و حاجتم از حد گذشت  
 بھوک تھی حد سے سوا بھد کوئی  
 گر توانی یار دیگر از خسر  
 ہوا گر ممکن تو پھر تدبیر سے  
 منت بسیار دارم از تو من  
 مجھ پہ ہو گا یہ ترا احساں بڑا  
 گر خدا روزی کند آں خر مرا  
 گرد لا دیگا وہ خر پروردگار

خود نبودش قوت امکان حول  
 واپسی کی اس میں کچھ طاقت نہ تھی  
 تا بیائے کوہ نازاں لعل ریخت  
 کوہ تک بھاگا تو عاجز ہو گیا  
 چوں نکردی صبر در وقت و فا  
 کیوں نہ وقت جنگ تو صابر رہا  
 پس بامدک حملہ غالب شوی  
 غالب اک حملے میں آنا سہل تھا  
 لطیف حالت صبر و احتساب  
 صبر کرنا کام ہے رحمان کا  
 ضعف تو ظاہر شد آپ نے ریخت  
 تیزی کمزوری ہوئی ظاہر مگر  
 خود بدم از ضعف خود نادان و کور  
 تھا مگر کمزور - نادانی ہو رہی  
 صبر و عظم از تجوع یا دہ گشت  
 صبر و عقل اس بھوک سے جاتی رہی  
 باز آوردن مرا و را سے منرد  
 بار دیگر اس کو لانا چاہئے  
 جہد کن باشد بیاری باش بفس  
 کر کے کوشش کرے پھر اس کو لا  
 بعد ازاں پس صید یا بخشم ترا  
 بعد ازاں دو ننگا تجھے بیحد شکار

|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| گفت آسے گر خدایاری دہ           | بردل اواز علمی مہر سے منہ         |
| بولی ہاں شاید خدایاری کرے       | دل پر اُس کے مہر کوری کی گئے      |
| پس فراموشش شود ہوئے کہ دید      | از خرمی او نیا شد میں لبید        |
| بہرل جانے دل سے خوفِ اولیں      | دور یہ اُس کے گدھے میں سے نہیں    |
| بیک چو اہم مراورا تو متناز      | تا بہادش نہ ہی از تعجیل باز       |
| کر نہ حملہ میں اُسے لاؤں مگر    | رانگاں تا پھر نہ ہو جلدی سے خر    |
| گفت آسے تجربہ کردم کہ من        | سخت رنجورم مغلغل گشتہ تن          |
| بولا ہاں اب تجربہ مجھ کو ہو     | ہوں میں علمیں، کھو کھلا ہے تن مرا |
| تا بنزدیکم نیاری خسرتام         | من مجہم خفتہ با ششم بر دوام       |
| جب تک اب نزدیک آجائے نہ خر      | میں پوئنی سوتار ہو نگا جان کر     |
| رفت رو بہ گفت ایشہ ہمتے         | تا بیوشد عقل اورا غفلتے           |
| پھر چلی رویہ، کہا کر نادعا      | عقل تا کر دے اُسے غافل ذرا        |
| تو بہ ہا کر وہ است خربا کردگار  | کو نگرد غسٹہ ہر نا ہکار           |
| تو بہ اُس خر نے خدا سے ہے یہ کی | آؤ نگا دم میں نہ ہراگ کے کبھی     |
| تو بہ اورا بفسن بر ہسم ز نیم    | ما عدوئے عقل و عہد و شہنم         |
| اس کی تو بہ مگر سے میں توڑوں گی | ہوں جو دشمن قول کی اور عقل کی     |
| کلمہ خر گوئے فرزند ان ماست      | فکر کش بازیچہ دستاں ماست          |
| کلمہ خر گیند میرے بچوں کی       | اور اُس کی فکر میری دل لگی        |
| عقل کاں باشد درو راں ز صل       | پیش عقل ماندا رو آں محل           |
| عقل، جو ہے بستہ و کویر ز صل     | ہے ہماری عقل سے وہ بیخبل          |
| از عطار دوز ز صل دانا شد او     | مازدا د کرد گار لطفِ خور          |
| وہ عطار اور ز صل سے ہے بنی      | ہم نے لطفِ حق سے پانی ریشی        |

|   |  |
|---|--|
| عَلَّمَ الْاِنْسَانَ خِمْيَ ظَفَرٍ سَمِيت       | عَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ مَقْصِدَ بَالِغِ سَمِيت     |
| عَلَّمَ الْاِنْسَانَ هُوَ ظَفَرُ الْبَشَرِ      | عَلَّمَ عِنْدَ اللَّهِ هُوَ مَقْصُودُ الْاِنْسَانِ |
| تَرْبِيَةِ اَنْ اَقْتَابَ زَوْشَنِيمَ           | رَبِّي اَلَا عَلَيَّ اَزَا اِيْمَنِيْمَ            |
| تَرْبِيَةِ دِيْمَا هُوَ مَهْرُ ضَوْفَشَا        | رَبِّي اَلَا عَلَيَّ هُوَ يَوْمِ دُرُوزَا          |
| تَجْرِبَةُ گِرْدَارِ دَاوَا اِيْلَ اِهْمَ       | بِشْكَندِ صَدِّ تَجْرِبَةِ زِيْلَ دَمَمَ           |
| تَجْرِبَةُ اسْ كُوْمُوْنَ كُنْتَنِي هِيْلَ      | كَمُ سَعِيْ تُوْرُوْنِ اسْ كَمُ تَجْرِبَةِ         |
| بُوْكَ تُوْبَةُ بِشْكَندِ اَلْ سَمِيتْ خُو      | دُرُوسْ شُوْمِيْ اَشْكَسْتَنِ دُرُو                |
| كِيَا عَجَبْ تُوْبَةُ سَعِيْ دِهْ بِيْزَارْ هُو | اَدُرْ تُوْبَةُ تُوْرُوْنِيْ سَعِيْ خُوَارْ هُو    |

## عہد اور توبہ توڑنا موجبِ بلا ہے

|   |  |
|---|--|
| تَقْضِ مِثَاقِ دِشْكَسْتِ تُوْبِيَا           | مَوْجِبْ لَعْنَتِ بُودِ دُرْ اَنْتِيَا   |
| عہد اور توبہ کا کر کے توڑنا                   | مَوْجِبْ لَعْنَتِ عِبَادِ عِبْرَتِيَا    |
| تَقْضِ عہدِ تُوْجُوْہِ اَصْحَا پُکْنِتْ       | مَوْجِبْ مَسْخِ اَمْدِ وَاہَاکِ وَکَنْتْ |
| عہد توڑنا تھا جو اہلِ سہت نے                  | مَسْخِ ہُو کر دہِ بِلَاکِتِ مِیْنِ پُٹْ  |
| پس خدا اَلْ قَوْمِ رَا بُوْزِ مِیْنِ کُرْدِ   | چونکہ عہدِ خودِ شُکستہ از نیرِ دُرْدِ    |
| پس خدا نے کر دیا بندرِ اُنہیں                 | کیونکہ تھے کُرْدِ رَا نِچے عہدِ مِیْنِ   |
| اَمْدِ مِیْنِ اَنْتِ نَمُ بَدِ مَسْخِ بَدِ نِ | بیکِ مَسْخِ دِلِ بُودِ لے ذُو الْفَطْنِ  |
| گوشتِ اَمْتِ مَسْخِ صَوْرَتِ سَعِيْ بَیْجِ    | مَسْخِ بیکِ دِلِ ہُو اَسْ کَا اَنْجِ     |

سَلَمَ کَمَا قَالَ اَللّٰهُ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ يَخْلُقُ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ يَعْنِي الْاِنْسَانَ كُو  
 ہوا کیا اور اس کو قوتِ بیان دی + سَلَمَ يَعْنِي اَلْعِلْمَ عِنْدَ اللّٰهِ +  
 سَلَمَ دہ لوگ جو حضرت داؤد کی اُمت سے تھے۔ اور جنہیں سچے کے دن چلی  
 کے شکار سے منع کیا گیا تھا + سَلَمَ يَعْنِي اَمْتِ مُحَمَّدِيَّةِ +

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| از دل بوزینہ گرد آندش           | چوں دل بوزینہ گرد آندش        |
| خوار بندگی طرح وہ ہو گیا        | جب کہ دل بند کا اُس کا دل ہوا |
| خوار کے بودے ز صورت آں چار      | گر مہتر بودے دلش راز اختیار   |
| خوار کیوں صورت سے ہو جانا وخر   | اُس کے قبضے میں اگر ہوتا مہتر |
| یہیچ بودے منقصت ز اں صورتش      | آں سگیا صاحب خوش بد سیرش      |
| پہنچا صورت سے اُسے نقصان کیا    | کہف کا کتا تھا سیرت میں بھلا  |
| تا بہ بیند خلق ظاہر کبت را      | مسخ صورت بود اہل سبت را       |
| تا کہ خواری ان کی دیکھے خلق بھی | مسخ اہل سبت کی صورت ہوتی      |
| گشتہ از تو بہ شکستل خوک و خر    | از رو شر صدھزاراں دگر         |
| توڑ کر تو بہ سورا در خر بنے     | اور شرارت کر کے لاکھوں دوسرے  |

## گدھے کا لومڑی پر غصہ کرنا

|                               |                                    |
|-------------------------------|------------------------------------|
| گفت خراز چوں تو یارے الحذر    | پس بیا مذر و درو بہ نرا و خر       |
| بولا خر تجھ سے پناہ اللہ کی   | پھر گدھے کے پاس آئی لومڑی          |
| کہ بہ پیش شیر نر بردی مرا     | نا جو انمردا چہ کردم من ترا        |
| شیر کے کیوں مجھ کو آگے کر دیا | بد سلو کی میں نے تجھ سے کی تھی کیا |
| غیر خبت گو ہر خود اے عنود     | موجہب کہیں تو با جانم چہ بود       |
| تیری فطرت کی برائی تھی یہ سب  | تھارتے کہنے کا مجھ سے کیا سبب      |
| نار سیدہ ازوے اورا آفتے       | ہچو کردم کو گرد پائے فتنے          |
| آدمی گو اُس کو کچھ زحمت زدے   | جیسے بھڑو آدمی کو کاٹ کے           |
| نار سیدہ ز حمتش از ما و کاست  | یا چو دیوے کو عدو جان ماست         |
| ہم سے گو زحمت نہیں اس کو ڈرا  | جس طرح شیطان ہے دشمن جان کا        |

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| از ہلاک آدمی در خرمیست          | بلکہ طبعاً خصم جان آدمیست     |
| خوش ہلاکت سے ہے وہ انسان کی     | ہے اُسے طبعاً بشر سے دشمنی    |
| خود طبع زشت خود را کے ہلد       | از پئے ہر آدمی او نکلد        |
| اپنی بدخونی کو کیونکر چھوڑ دے   | وہ ہے پیچھے پڑ گیا انسان کے   |
| ہست سوئے ظلم وعدواں جانیے       | زانکہ خبیث ذات او بیوجہ       |
| سمت ظلم و دشمنی ہے کھینچتی      | بے سبب اُس میں جو ہے ذاتی بدی |
| کاندرا اندازد ترا اندر چھے      | ہر زماں خواند ترا تا ضرر گے   |
| تا کنوئیں میں جلد تجھ کو ڈال دے | جانبِ خیمہ بلاتا ہے تجھے      |
| تا در اندازد بجو ضت سرنگوں      | کہ فلاں جاحوظِ آبت و عیوں     |
| جوض میں بھر دے دھکا ناگماں      | ہاں وہاں ہے چشمِ آپ رواں      |
| انداز گند آں لعین دشور و شر     | آدمی را با ہزاراں گرفت        |
| شور و شر میں ڈالتا ہے وہ لعین   | آدمی کو گرفت سے بالیقین       |
| کے رسید اور از آدمِ ناقص        | بے گنا ہے برگزیدہ سابق        |
| کب تھی آدم سے ہوئی نامنصفی      | یاد ہے نقصان نے سابق کی دہی   |
| کو دامِ آرواز غم پشتے           | کے رسید اور از مردم زشتے      |
| ہر گھڑی جو رنج دیتا ہے اسے      | کہا بُرائی اُس سے کی انسان نے |

## لومڑی کا گدھے کو جواب دینا

|                            |                            |
|----------------------------|----------------------------|
| کہ ترا در چشم آں شیرے نمود | گفت روبہ آں طلسم سحر بود   |
| تھا بشکل شیر جو صورت نما   | لومڑی بولی۔ طلسم و سحر تھا |

لے یعنی جب حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کرنے سے اُسے نقصان پہنچا تھا۔

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| چوں شب و روز اندر آنجا میچرم   | ورنہ من از تو بتن مسکین ترم      |
| کس طرح بھرنا دن اُس عاجروں     | ورنہ میں تجھ سے سوا مسکین ہوں    |
| بہر شکم خورے بد آنجا تانختے    | گرد ز آنگو نہ طلسمے سانختے       |
| تو چلا آتا ہراک بھوکا دہاں     | گر طلسم ایسا نہ ہوتا بے گماں     |
| بے طلسمے کے ہما ند سبز مرج     | یک جہاں بینیوا پر پیل وارج       |
| سبزہ کب ہو بے طلسموں کے ہرا    | مے جہاں نیل اور گیندوں سے بھرا   |
| کامیچیں شکلے اگر بینی مترس     | من ترا خود خواستم گفتن بدس       |
| ایسی شکلوں سے نہ جانا کبھی     | میں تو خود تجھ سے غمی کہنا چاہتی |
| کہ بدم مستغرق و سوز بیت        | لیک رفت از یاد علم آموز بیت      |
| میں تری و سوزیوں میں محو غمی   | یاد کچھ اس کی نہ پر مجھ کو رہی   |
| مے ثنا بیدم کہ آئی تا دوا      | دیدمت در جوع کلب و بینیوا        |
| میں بھی دوڑی تا کہ تو دوڑے دھ  | بھوک سے تجھ کو فرودہ دیکھ کر     |
| کامنیائے بینا ید نیست جسم      | ورنہ باتو گفتے شج طلسم           |
| ہوتا ہے ظاہر خیال اس جانہ جسم  | ورنہ تجھ پر کھولتی راز طلسم      |
| حال اُس شکل ضعیب و لرزا        | شد فراموش آنکہ گویم مرترا        |
| عوفناک اُس شکل کا کہہ دیتی حال | پھر رہا مجھ کو نہ بھولے سے خیال  |

## گدھے کا لومڑی کو جواب دینا

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| ساتھ بنیم روئے تو اے زشت رو    | گفت ز رو و میں ز پیشیم اے عدو |
| ساتھ دیکھوں تیرا منہ اے زشت رو | یو لا غرا چل دور ہو جا اے عدو |
| روئے زشت رادقیح و سخت کرد      | آں خدلئے کہ ترا بد بخت کرد    |
| تیرے منہ کو بھی بنایا بد نسا   | جس خدا نے تجھ کو بد قسمت کیا  |



|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| باکد میں روئے سے آئی ہمن        | ایچنیں ٹھہرے ندارد گر گدن       |
| اب تو کس منہ سے چلی آئی یہاں    | وامت گینڈے کے بھی ہیں ایسے کہاں |
| رفتہ در خون و جانم آشکار        | کہ ترا من رہبرم در مرغزار       |
| خون کی پیاسی بی ہے آشکار        | راہ دکھلاتی ہے سوئے سبزہ زار    |
| تا بدیدم روتے عورتا نیل را      | باز آوردی فن و تسویل را         |
| میں نے خود اپنی قضا دیکھی وہاں  | مگر کرنے پھر تو آئی ہے یہاں     |
| گرچہ من تنگ خرا نم یا خرم       | جانورم جان دارم ایں را کے خرم   |
| گو میں تنگ خرم ہوں یا ہوں گدھا  | جان ہے مجھ میں، چلے پھر داؤ کیا |
| آنچہ من دیدم ز ہول بے اماں      | طفل دیدے پیر گشتے در زماں       |
| میں نے دیکھا ہے جو منظر خوف زرا | پیر ہو جاتا جو بچہ دیکھتا       |
| بیدل و جان از نیب آشکوه         | سرنگوں خود را در افکندم ز کوہ   |
| ہو کے بیدم فرط خوف و بیم سے     | سرنگوں آیا میں نیچے کوہ کے      |
| بستہ شد پایم در اندم از نیب     | چوں بدیدم آں عذاب بجھیب         |
| پاؤں تھے میرے گرفتار عذاب       | میں نے دیکھا وہ عذاب بھجاب      |
| عہد کردم یا خدا کا سے ذوالمنن   | برکشازیں بستگی تو پائے من       |
| عہد یہ اللہ سے میں نے کیا       | کھولدے اب پاؤں میرے ایچدا       |
| تا نوشم و سوسہ کس بعد ازیں      | عہد کردم نذر کردم اے معین       |
| اب نہ آؤنگا میں دھوکے میں کبھی  | عہد کر کے میں نے منت مان لی     |
| حق کشادہ کردم آندم پائے من      | زراں دعا و زاری وہاں سے من      |
| حق سے کھولے پاؤں میرے ناگہلا    | سج لی میری وہ دعا اور وہ قناں   |
| در نہ اندم رسیدے شیر نو         | چوں بدے در زیر پنجہ شیر خر      |
| در نہ مجھ پر شیر ہوتا حملہ در   | شیر کے پنجے میں ہوتی جانِ عمر   |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| سوئے من از مکر اے بیش القریں   | باز بفرستاد آں شیرِ عربی      |
| تا کہ دھوکا دیکے پھسلانے مجھے  | پھر مجھے بھیجا ہے شاید شہر نے |
| کہ بود بہ یار بد از یار بد     | حق ذاتِ پاک اللہ الصمد        |
| یار بد ہی یار بد سے ہے بھلا    | ہے قسم اُس کی جو ہے سب کا خدا |
| یار بد آرد سوئے ناریِ جحیم     | یار بد جانے ستاند از سلیم     |
| یار بد دوزخ میں ڈالے کھینچ کے  | سانپ کاٹے جھکو اُس کی جان سے  |
| یار بد بر جان و بر ایماں زند   | یار بد زخمِ ارزندہ بر جاں زند |
| یار بدے جان اور ایمان کو       | سانپ کر دیتا ہے زخمی جان کو   |
| خوبد زرد دل نہاں از خوئے او    | از قریں نے قول و گفت گوئے او  |
| دل چڑا لیتا ہے نہاں اُس کی خو  | یار سے جز قول و حوت و گفتگو   |
| دزد آں بے مایہ از تو مایہ را   | چونکہ اواگند بر تو سایہ را    |
| ے وہ بے مایہ تری پلو بجی چڑا   | جب وہ تجھ پر سایہ ڈالے بر ملا |
| یار بد آں راز مردوں کہ ہست     | عقل تو گرا از دوائے گشتِ مست  |
| ہے ز مرد یار بد اُس کے یئے     | عقل تیری اژدہا بھی گر بنے     |
| طعنِ اوت اندر کھٹ طاعون نہد    | دیدہ عقلت بد و بیروں جہد      |
| اُس کے طعنے ہوں ترے جی کا وبال | عقل کی آنکھیں وہ تیری بے نکال |
| وین مرا عینِ یقین گشتہ ہست خود | در جہاں نبود بستر از یار بد   |
| مجھ کو ہے عینِ یقین اُس بات کا | یار بد دنیا میں ہے سب سے بُرا |

سہ یعنی میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر اس کا یقین کیا ہے +



# لومڑی کا پھر گدھے کو جواب دینا

|                                   |                                    |
|-----------------------------------|------------------------------------|
| ایک تخیلات وہی خود نیست           | گفت روبہ صاف مارا درو نیست         |
| وہم ہیں اتنے بڑے دلیں ترے         | لومڑی بولی کہ ہوں صاف بس لئے       |
| ورنہ باتوں نہ غشے وارم نہ غل      | ایشمہ وہم تو است اسے سادہ دل       |
| ورنہ کچھ مجھ میں نہیں کمرد و خا   | سادہ دل! یہ وہم باطل ہے ترا        |
| برمبیاں از چہ داری سوئے ظن        | از خیال زشت خود منکر بمن           |
| دوستوں سے بدگمانی ہے بڑی          | بدخیالی سے نہ دیکھ اسے مڑی         |
| گرچہ آید ظاہر از ایشاں جفا        | ظن نیکو بر براخوان صفا             |
| گو بقاہر آن سے پیچھے کچھ ضرر      | صاف بوگوں پر گمان نیک کر           |
| صد ہزاراں یار را از ہم برید       | آں خیال وہم بد چوں شد پدید         |
| ہو گئے سو دوست آپس میں جدا        | جب خیال وہم کا دورہ ہوا            |
| عقل باید کہ نہ باشد بدگمان        | مشفقے گر کہ جو رواستحاں            |
| جاہئے عاقل نہ ہو کچھ بدگمان       | دوست گر کرتا ہے ظلم و استحاں       |
| آنچہ دیدی بد نہ بد یو دآں طلسم    | خاصہ من بد رگ نبودم زشت قسم        |
| تو نے جو دیکھا نہ تھا بد تھا طلسم | خاص کر غشی بد نہ میری اصل قسم      |
| عفو فرما بند از یاراں خطا         | در بدی بد آں سگالش قدر را          |
| دوستوں کی بخش دیتے ہیں خطا        | تھی بد اندیشی بھی گر اس میں تو کیا |
| ہست رہرورایکے سید عظیم            | عالم وہم و خیال و طبع وہیم         |
| راگمہوں کو ہے اک سید عظیم         | وہم کرنا اور خیال خوف وہیم         |
| چوں خلیے را کہ کہ بد شد گزند      | نقشہائے اس خیال نقش بند            |
| عزم ابراہیم عا کو پہنچا گزند      | نقش عالم سے کہ جو ہے نقش بند       |

گفت بذار رقی ابراہیم راد  
یعنی "بذار رقی" آخر کہہ دیا  
ذکر کو کب اچھیں تاویل گفت  
ذکر کو کب کی یونہی تاویل کی  
عالم وہم و خیال و چشم بند  
وہم کی ہے یہ نظر بند ہی بجا  
تاکہ بذار رقی آمد قال او  
جب کہ بذار رقی اس نے کہہ دیا  
غرق گشتہ غفلہائے چوں خیال  
کوہ کی مانند عقلیں جتنی تھیں  
کو بہاراہست زیں طوفان فضوح  
کوہ کی طوفاں سے ہیں رسوا شیاں  
زیں خیال رہزن راہ یقیں  
وہم سے کھوئی موئی راہ یقیں  
مرد ایقان رست از وہم و خیال  
کب یقیں داؤں کو ہے وہم و خیال  
وانکہ را نور عشر نبود سند  
اور جسے حاصل نہیں نور عمر  
صد ہزاراں کشتی با ہول و سہم  
کشتیاں لاکھوں ہی ہیبت سے بھری

چونکہ اندر عالم وہم و افتاد  
وہم میں جب ہو گئے وہ مبتلا  
آں کسے کو گوہر تنزیل سفت  
اس نے جس سے مسلک قرآن ہے بندھی  
آسچناں کہ راز جائے خویش کند  
کوہ کو اپنی جگہ سے دے ہلا  
خریط و خررا چہ باشد حال او  
پھر بط و خر کا بھلا ہو حال کیا  
در بحار وہم و گرداب خیال  
وہم کے دریا میں سب غارت ہوئیں  
کو امانے جز کہ در کشتی نوح ۲  
نوح کی کشتی ہے صرف اس کی اماں  
گشت ہفتاد و دو ملت زامل دس  
دین کی را میں بہتر ہو کشیں  
موٹے ابرو داغے گوید ہلال  
وہ کہاں ابرو کو کہتے ہیں ہلال  
موٹے ابروٹے کچے راہش زند  
ٹیرھے بال اس کو ہلال آئیں نظر  
شختہ شختہ گشتہ درد یادے وہم  
وہم کے دریا میں ہیں ٹوٹی بیڑی

بلہ تارا +

نٹہ اس کا مفصل ذکر دوسرے دفتر میں کیا جا چکا ہے +

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| ماوا دور بینا دھے درخوف          | کتریں فرعون چستے فیلسوف            |
| جاندا اس کا وہم سے کہنا گیا      | چست کیا، فلسفی فرعون تھا           |
| وانکہ داند نبودش بر خود گماں     | کس نداند روپیہی زن کیستاں          |
| جاننے والا ہے خود سے بیگماں      | کون جانے کون ہے مجھ یہاں           |
| از چہ گردی گرد وہم آں دگر        | چوں ترا وہم تو دارد خیر و مر       |
| دوسروں پر وہم تو سرگز نہ کر      | وہم جب تجھ کو بنادے خیر و مر       |
| چہ نشینی پر مہمنی تو پیش من      | عاجز من از مہنی خویش تن            |
| کیوں میرے آگے تو کرتا ہے عز و    | میں خودی سے اپنی عاجز ہوں ضرور     |
| عاشق خویش دست بر لائے تند        | از من و ماہر کہ میں در میز عد      |
| ہے خودی میں بے خود ہر وہ جاں     | کہا در سخت چسے بھی ہے یہاں         |
| تا شوم من گوئے آنخوس صو لجاں     | بے من و مائی ہے جو یکم بجاں        |
| گنبد تا بن ہاؤں اُس چو گمان کی   | میں ہوں طالب اُس کا بے مادمی       |
| یار جملہ شد چو خود را نیست دوست  | ہر کہ بے من شد ہمہ منہا در دست     |
| خود سے بیگانہ ہے سب کا یار اعلیٰ | سب کچھ اُس میں جو نہیں جس میں خودی |
| زانکہ شد خاکی ز جملہ نقشہا       | آئندہ بے نقش شد یا بد نہا          |
| کیونکہ اُس نے نقش کر ڈالے جدا    | آئندہ بے نقش روشن تر ہوا           |

## شیخ محمد سرزمی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| بد محمد نام و کنیت سرزمی       | زاہدے از غزنی از دانش مزی     |
| تھا محمد نام کنیت سرزمی        | زاہد عالم تھا غزنی میں کوئی   |
| ہفت سال ادوایم اندر مطالبے     | بود از فطارتش سرزمی ہر شبے    |
| سات سال اک دھن میں گزرے ہر ملا | ہر گپ رز سے تھا وہ روزہ کھیتا |

ایک مقصود شہسوارِ جمالِ شاہ بود  
 محو تھا لیکن جمالِ شاہ میں  
 گفت بنمایا قتاد مہمن بزر  
 اور کہا۔ گرتا ہوں، یا آ جا نظر  
 در فروافتی نمیری نکشمت  
 گر مگر ممکن نہیں مرنا تڑا  
 در میانِ عمیق آ بے اوقات  
 گہرے پانی کے اماں دیدی اسے  
 از فراقِ مرگ بر خود نوحہ کرد  
 تو نہ مرے بہ بہت نوحہ کیا  
 کار پیشش باز گونہ گشتہ بود  
 کام اٹے ہو گئے تھے واقعی  
 اِنَّ فِيْ مَوْتِيْ حَيَاتِيْ مِيزِدے  
 موت میں ہے زندگی۔ کتنا تھا وہ  
 باہلاک جان خود یک دل شدہ  
 تو ہلاکت سے اُسے تھی یک دلی  
 ز گس و نسزیں خدوئے حیان او  
 ز گس و نسزیں سے بیگانہ بنا  
 طرفہ ہانگے از وراٹے بر سر و جہر  
 باطن و ظاہر میں تھی باطل نہی  
 چہ کنتم در شہر خدمت گوئے تو  
 کیا کروں گا شہر میں خدمت بتا

پس عجائب دید از شاہ وجود  
 عالم ہستی کی دیکھیں بندرتیں  
 بر سرِ گرفت آں از خویش سیر  
 زندگی سے سیر، پہنچا کوہ پر  
 گفت نامہ تو بہت آں مکرمات  
 وقت ابھی آیا نہیں، آئی بُدا  
 او فروافتد خود را از و داد  
 گر پڑا آخر وہ نیچے کوہ سے  
 چوں نمود از گس آنجاں سیر مرد  
 جب وہ گرنے سے بھی یوں زندہ رہا  
 کایں حیات اورا چو مر گئے مینمود  
 کیونکہ اُس کو موت تھی یہ زندگی  
 موت را از غیب میکرد او گدے  
 طالب اپنی موت کا رہتا تھا وہ  
 موت را چوں زندگی قابل شدہ  
 موت کے الٹی ہوئی جب زندگی  
 سیف و خنجر چوں علی ریحان او  
 جوں علی تھا سیف و خنجر پر فدا  
 بانگ آمد روز صبحا سوتے شہر  
 جاسوتے شہر، اک خدا اُس نے سنی  
 گفت اے دانائے راز مہموبہ مو  
 بولا، تو ہے بھید میرے جانتا

گفت خدمت آنکہ ہر ذل نفس  
دی نہ تا نذلتیں باغے یہ نفس  
مُدتے از غلبہ زرمے سستاں  
لے امیروں سے اب اک گفت کوثر  
خدمتت اخیست تا یکچند گاہ  
تھوڑے عرصے تک ہے یہ خدمت تری  
بس سوال و بس جواب و ماجر  
یہ سوال اور یہ جواب اور یہ بیان  
کہ زمیں و آسماں پر نور شد  
پر ضیا ارض و سماں تھے واقعی  
لیک کو تہ کردم آں گفتار را  
میں نے لیکن بات کر دی مختصر

خویشتر سازی تو چوں عباس دس  
کے خود کو صورت عباس دس  
پس بدرویشان مسکین میفشان  
اور فقیروں میں اُسے تقسیم کر  
گفت سمعاً طاعتاً لے جاں پناہ  
بولا ہے منظور جو تیری خوشی  
بد میاں زاهد و رب الوراے  
راہ اور اللہ کے نکلے درمیاں  
در مقالات آں ہمہ مذکور شد  
ہے مقالات ایسے نو کردوں سحر بھری  
نانوشد ہر غے اسرار را  
راز تار و تشن نہ ہونا اہل رب

## کئی سال کے بعد شیخ کا غزنی آنا

رو بشار آورد آں فرماں پذیر  
آیا سوئے شہر وہ فرماں پذیر  
از فرح خلقے با استقبال رفت  
پردہ کے استقبال خلقت نے کیا  
جملہ اعیان و مہاں برخاستند  
سب امیر اور شہر کے سردار آگئے

شہر غزنیں گشت از رویش منیر  
غزنی اس سے ہو گیا ماہ منیر  
اودر آماز روم و زویدہ نفست  
اُن سے بچکر وہ ہوا رونق فزا  
قصر را از بہر او آراستند  
اور سجائے قصر اُن کے واسطے

ۛ ملہ عباس دس ایک مشہور گدا کا نام ہے ۛ  
ۛ ملہ مولانا کی ایک تصنیف کا نام ہے ۛ

غزنی

گفت من از خود نمائی نامدم  
 بولا مجھ کو خود نمائی سے ہے عار  
 نیستم بر عزم قال وقیل من  
 کب کسی سے عزم قال وقیل ہے  
 بندہ فرمانم کہ امر است از خدا  
 بندہ فرماں ہوں، ہے حکم خدا  
 در گدائی لفظ نادرا ورم  
 میں گدائی میں نہ کہہ دو ننگا صدا  
 تا شوم غرق مذلت من تمام  
 غرق ہو جاؤں میں ذلت میں تمام  
 امر حق جانست من اور اتباع  
 امر حق ہے جان کیوں مھوڑوں طمع  
 چوں طمع خواہد من سلطان دیں  
 جب طمع ہی کا وہ مجھ کو حکم دے  
 او مذلت خواست کے عزت تنم  
 چاہے وہ ذلت تو عزت کیا کروں  
 بعد از میں گدیہ و مذلت جان من  
 ہے گدائی میری جاں اور ذلتیں  
 شیخ در میاشت و زنبیلے بدست  
 شیخ کی یہ تھی بہراک در ہر صدا

جز بخواری و گدائی نامدم  
 میں گدائی کے لئے آیا ہوں خوار  
 در بدر گروم بکفت زنبیل من  
 میں گدا ہوں۔ ہاتھ میں زنبیل ہے  
 تا گدا با شتم گدا یا شتم گدا  
 بس گدا ہو جاؤں، ہو جاؤں گدا  
 جز طریق خر گدایاں نسہم  
 ہے یہی اصلی گدا کا راستہ  
 تا سقطھا بشنوم از خاص عام  
 تا بڑا مجھ کو کہیں سب خاص و عام  
 او طمع فرمود ذل من قنع  
 ہے طمع کا حکم ذل من نہ قنع  
 خاک بر فرق قناعت بعد از میں  
 خاک پھر ایسی قناعت پر بڑے  
 او گدائی خواست کے میری کنم  
 فقر چاہے وہ تو دولت کیا کروں  
 بیت عباسد در نہبان من  
 میں ہیں عباس میری مھولی میں  
 شیشی شد خواجہ توفیقیت ہست  
 ”ہوا کر توفیق دو بہتر خدا

لے یعنی جس نے قناعت کی وہ ذلیل ہوا +



|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| شیخی لشد شیخی لشد کار اُو       | برتر از کسی و عرش اسرار او         |
| شیخی لشد لشد سے اسنے بس کام تھا | بھید اُس کا عرش و کرسی سے سوا      |
| خلق مفلس گد یہ ایشاں میکنند     | انبیا ہر یک ہمیں فن میزنند         |
| خلق مفلس سے گدائی خوب کی        | انبیا ۲ بھی کرتے تھے پیشہ یہی      |
| بازگوں پر تنہا والشد می تنند    | اقرضوا اللہ اقرضوا اللہ میزنند     |
| دو دوالشد کو کہتے تھے وہ        | قرض دو اس شاہ کو کہتے تھے وہ       |
| بر فلک صد در ہائے شیخ باز       | در بدر این شیخ می آرد نیاز         |
| چرخ پر سودر تھے بہر شیخ باز     | در بدر تھا شیخ کو عجز و نیاز       |
| بہر بڑواں بوونے بہر گلو         | کاں گدائی کہ بجد میگرداو           |
| پیٹ بھرنے کو نہ تھی بقی بہر حق  | جس گدائی کا ملا اُس کو سبق         |
| آں گلو از بہر حق دار و علو      | در ہر کسے نیز از بہر گلو           |
| خلق تھا حق کی صداؤں سے بھرا     | تھا جو بہر خلق ہی ایسا کیا         |
| بدر چلے وز سہ روزہ صد فقیر      | در حق او خورد نان و شہد و شیر      |
| ایسا تھا چلے میں جیسے سو فقیر   | روٹی کسانا اُس کا اور یا شہد و شیر |
| لالہ می کار دلصورت می چرد       | نوری نوشد مگو ناں می خورد          |
| بوتا تھا لالہ، تھا چرنا ظاہری   | تھی غذا ئے نور وہ روٹی نہ تھی      |
| نور افزا بدر خوردش بہر جمع      | چوں شرارے کو خورد و خمن جمع        |
| روشنی بھرا بھن والوں کو دے      | جس طرح تو شمع سے روغن ہے           |
| نور خوردن را نگفتست اکتفوا      | ناں خوری را گفت حق لا تسرفوا       |
| نور والوں سے نہ بولا، اکتفوا    | کھانے میں حق نے کہا لا تسرفوا      |

۱۔ یعنی "دو کچھ خدا کے نام پر" +

۲۔ بس کرد +

۳۔ بیہودہ خرچ نہ کرد +

ایں کلوٹے اہتلا بد و اں کلو  
 ہے مصیبت رک غذا، اور اک غذا  
 امر و فرماں بود لے حرص و طمع  
 حکم کی تعمیل تھی لالچ نہ تھا  
 گر بگوید کہیسا برس را بدہ  
 تا ہے سے کہدے اگر یہ کہیسا  
 آں گدائی کہ بجد میگرداؤ  
 وہ جو کرتا تھا گدائی خلق میں  
 گنہماٹے خاک تا بہ فتم طبق  
 سب خزانے اور یہ ساتوں طبق  
 شیخ گفتا خالقاً من عاشقتم  
 شیخ کہتا رب میں عاشق ہوں ترا  
 ہشت جنت گرد در آرم در نظر  
 آنکھوں جنت ہے اگر ڈالوں نظر  
 مونے ہاشم سلامت جوئے من  
 میں تو رک مؤمن سلامت رہوں  
 عاشقے کہ عشق یزدان خورد قوت  
 عشق مولیٰ سے جو عاشق سے غذا  
 ویں بدن کہ دارداں شیخ قطن  
 یہ بدن جو شیخ دانا کو بڑا

فارغ از اسراف و ایمین از غلو  
 با نکل اسراف و غشلو سے ہے جدا  
 آنچناناں جاں حرص را نبود تیج  
 ایسی ہستی کو بھلا ہو حرص کیا  
 تو بمن خود را طمع نبود فرہ  
 تو مرا ہو جا، تو یہ لالچ ہے کیا  
 بود از آثار حکمت ہائے ہو  
 اس میں بھی اللہ کی نظیں نکلیں  
 عرضہ کردہ بود پیش شیخ حق  
 شیخ کے آگے کھلے رکھتا تھا حق  
 در بجوم غیر تو بس فاسقم  
 غیر کو ڈھونڈوں تو فاسق ہوں بجا  
 در کنم خدمت من از خوف سقر  
 یا کروں طاعت میں یا خوف سقر  
 زانکہ ایں ہر دو بود حفظ بدن  
 میں یہ دونوں حصہ جسم زیوں  
 صد بدن پیشش نیز ذر ذر قوت  
 اُس کے آگے سو بدن ایسے ہیں کیا  
 چیز دیگر گو د کم خواہش بدن  
 اُس کو ہے کچھ اور ہی کہتا روا

سہ مبالغہ کرنا، بڑھانا، چڑھانا +

عاشق عشق خدا و انگاہ مُزد

عاشق حق اور مزدوری کہاں

عاشق آں بے سلی کور و کبود

عاشق اُس بیلے فیلے قام کا

نزداد یکساں شدہ بد خاک و زر

سامنے اُس کے تھے یکساں خاک و زر

شیر و گرگ و دوازد واقعہ بدہ

اُس سے واقف ہو کے شیر اور بھیڑیے

کایں شد دست از خوئے حیوانی کٹاک

یہ ہوا اب خوئے حیوانی سے پاک

زہر و دوا باشد شکر ریز خسرو

زہر حیوانی ہے نقصان خسرو

لحم عاشق را تیار و خورد و دو

گوشت عاشق کا نہ کھائیں جانور

در خورد و خود فی المشل دام و دوش

جانور بالضرر کوئی کھا بھیے

ہر چہ جز عشق نت بکول عشق

ماسوائے عشق، لقمہ عشق کا

دانہ مرغ مرغ را ہرگز خورد

بہیم دانہ مرغ کو کیونکر کرے

بندگی کن تا شوی عاشق لعل

بندگی کرتا کہ عاشق ہو کبھی

جبرئیل مومن آنگاہ دزد

جبرئیلؑ اور شیوہ دزدی کہاں

ملک عالم پیش ادیک ترہ بود

ایسے تھا دونوں جہاں کو جانتا

زرچہ باشد کہ زہد جاں را خطر

زر تو کیا، تھا کچھ نہ جاں کا بھی خطر

ہمچو خویشاں گرد او جمع آمدہ

جمع سب مثل یگانہ ہو گئے

پرز عشق و لحم و شمش زہر ناک

عشق سے ہے جسم اُس کا زہر ناک

زانکہ نیک و نیک باشد ضد بد

کیونکہ وہ ہے نیک، یعنی ضد بد

عشق معروفت پیش نیک و بد

عشق ظاہر نیک و بد ہے پس

زہر گرد و لحم عاشق بخشدش

زہر ہو کر لحم عاشق بخشدش

دو جہاں یکدانہ پیش تول عشق

دونوں عالم اُس کا ایک دانہ فتا

کا ہاں مرا سب را ہرگز خورد

گھاس دانہ اسب کو کیونکر کرے

بندگی کبشت آید در عمل

کسب بہر عشق ہے یہ بندگی

عاشق آزادی نہ خواہد تا ابد

عاشق آزادی نہ چاہے عمر بھر

خلعت عاشق ہمہ دیدار دست

خلعت عاشق فقط دیدار ہے

عشق دریا نیست قعرش ناپدید

عشق وہ دریا ہے جس کی تہ نہیں

ہفت دریا پیش آں بکراست خرد

سات دریا سامنے اس کے ہیں خوار

باز و در قصہ شیخ زماں

بہر سنا شیخ زماں کی داستاں

بندہ آزادی طمع دارد ز بند

بندہ آزادی کا طالب ہو مگر

بندہ دائم خلعت دار چوست

بندہ خلعت جو ، وظیفہ خوار ہے

در نگینہ عشق در گفت و شنید

عشق باتوں میں سماتا ہے کہیں

قطر ہائے بکراستواں شمر د

قطرہ ہائے بکراستواں ہو کیا شمار

ایں سخن پایاں ندارد اے فلاں

حد نہیں اس بات کی کچھ ہے جواں

## لَوْلَاكَ لَمْ أَخْلُقْ فَلَاكَ كَابِيَان

عشق آمد لا اُ بآلی التقوا

لا اُ بآلی عشق سے ڈرتے رہو

عشق ساید کوہ را مانند ریگ

پیس ڈالے کوہ کو بھی مثل ریگ

عشق لرزاند زمین را از گزاف

اور زمین پر عشق سے ہوں زلزلے

بہر عشق اور اخلا لولاک گفت

اس لئے لولاک خود حق نے کہا

پس مراد را ز انبیاء تخصیص کرد

انبیاء پر تھی خصوصیت انہیں

شد چنینی شیخے گدائے کو بکو

در بدر اُس نے پھرایا شیخ کو

عشق جو شد بکرا مانند ریگ

عشق اُبالے بکرا کو مانند ریگ

عشق بشکا قد فلک احمد شگاف

عشق سورخنے فلک میں ڈال دے

با محمد بود عشق پاک جفت

عشق ہی تھا ذات احمد میں بکرا

منتہی در عشق او چوں بود فرد

منتہی تھے اور یکتا عشق میں

کے وجودے دادے افلاک را

ہوتا پھر کیونکر وجود افلاک کا

تا علو عشق را فہمے کنی

تا کہ تو سمجھے بلندی عشق کی

آں چو بیضہ تابع آید ایں چو فرخ

بیضہ یہ تابع ہے مرغ عشق کے

تا زوّل عاشقاں بوئے بری

تا ہو ذلت عاشقوں کی آشکار

تا ز تبدیل فقیر آگہ شوی

تا کہ تبدیل ہو ظاہر فقر کی

وصف حال عاشقاں اندر ثبات

کچھ ثبات عاشقی کا حال حال

تا بفہم تو شود نزدیک تر

تا ہو تیرے فہم سے نزدیک تر

آں نباشد بیک تہیہ کنند

گو نہیں کاٹھا، مگر دل مانے

تا مناسب بد مثالی را ندمد

نقصی مناسب یہ مثال اے با وفا

عیب بر تصویر نہ نقیشت مدال

نقصی کیا لہ عیب تصور جان تو

گر نبودے بہر عشق پاک را

گر نہ ہوتا پاس عشق پاک کا

من بدار افرافتم چرخ سنی

میں بلندی اس لئے گردوں کو دی

منفعتہای دیگر آید ز چرخ

آسماں سے اور بھی میں فائدے

خاک را من خار کردم یکسری

خاک کو ہم نے بنایا مثل خار

خاک را دادیم سبزی و لوی

خاک کو سبزی بھی دی اور تازی

با تو گویند ایں خیال را سبات

بجھ سے کہتے ہیں یہ مستحکم خیال

گر چہ آں معنیست فی نقش کبر

گو کہ وہ معنی ہے یہ نقش اے پھر

غصہ را با خار تشبیہ کنند

غصہ کو تشبیہ دیں گر خار سے

آں دل قاسی کہ سنگیں خواندند

سخت دل کے دل کو پتھر کہہ دیا

در تصور در نیاید عین آں

کب تصور میں سمائے ذات ہو

لہٰذا یعنی انکار نہ کر اور اگر سمجھا تصور میں یہ بات نہ آئے تو اسے اپنی سمجھ اور  
تصور کا تصور سمجھ +

# شیخ کا ایک امیر کے گھر جانا

بہر گدیہ رفت بر قصر امیر  
 گھر پر اک سردار کے پہنچا تھا بار  
 خالق جاں می مجوید تائے ناں  
 ایک روئی مانگتا ہے داد گر  
 عقل گل را کنتد ہم خیرہ سر  
 عقل گل کو ہے یہاں دوران سر  
 گویمت چیزے منہ نامم شیخ  
 بجل کہنے کو نہ میرے جانتا  
 تاکے دتا چنداں زرقی دو تو  
 تاکہ یہ مکر ایہ فن بار بار  
 کہ بروزے اتد آئی چند بار  
 ایک دن میں چند بار آتا ہے تو  
 من ندیم زرگدا مانسہ تو  
 میں نے دیکھا ہی نہیں ایسا گدا  
 ایں چہ عباسی زشت آورد  
 دھنک عباسی یہ کیا رکشتا ہے تو  
 ہرچ ملحد را مبادا ایں خست نفس  
 ہونہ ایسا غوار ملحد بھی کوئی  
 زائشم آگہ نہ چندیں مکوش  
 تو کہاں وقت ہے میری آگہ سے

شیخ روزے چار کرت چوں فقیر  
 مانگنے کو شیخ دن میں چار بار  
 در کفش زمبیل شیشی لشد زناں  
 نصرت زن دو کچھ خدا کی راہ پر  
 تعلماے بازگو نہ است اے پسر  
 ماجرا لٹا سا ہے یہ اے پسر  
 چوں امیرش دیکھ کفش کاوی و قیچ  
 دیکھ کر بولا امیراے بے حیا  
 اے خس بے شرم چنداں گفتگو  
 یاد ہیں بے شرم باتیں بیشمار  
 ایں چہ سفری و چہ رو بہت فہ کار  
 کیا ہے صورت اچھا کیسا ہے تو  
 کیست ایچا شیخ اندر بند تو  
 کون تیری نگر میں بیٹھا ہے جا  
 حرمت و آب گدایاں بردو  
 تو نے کھوئی ہر گدا کی آبرو  
 فاشیہ بردوش آں عباسی نحس  
 تیرا خد متکار ہے عباس بھی  
 گفت امیرا بندہ فرمانم خموش  
 بولا ہوں سردار! تابع حکم کے

بہرِ ناں درِ خویش حوصلہ دیدے

حوصلہ روئی کی آکر میں دیکھتا

ہفت سال از سوزِ عشق جسمِ بزمِ

سات سال اس عشق ہی کے سوز سے

تازہ برگِ خشک تازہ خوردہ ام

خشک و تازہ کھائے تھے اس قدر

تا تو باشی درِ حجابِ یو البشر

پردہ بشریت کا جب تک ہے اچھی

زیرِ کاں کہ موٹے را بشکاقتند

موشگافی عقل مندوں نے جو کی

علمِ نیرِ نجات و سحر و فلسفہ

غلبہ بازی، یہ بھر اور فلسفہ

لیک کو شید نہ تا امکانِ خود

حتی الامکان کو کششیں کہیں غلبہ

عشقِ غیرت کرو خود را در کشید

عشق کی غیرت نے کھینچا اپنے کو

لو رہے تھے کہ بروزِ ستارہ دید

دن میں جو آنکھیں تھیں انجم آشنا

زیرِ گذرِ کن پہنِ من پہنِ میر میں

پھوڑا سے اور یہ نصیحت مان کے

وقتِ نازک گشتہ و جاں درِ صد

ولتِ نازک اور جاں کو انتظار

اٹھک نامِ خوارہ را بدریدے

پھاڑتا اپنے ظلم کو بر ملا

درِ بہا باں خوردہ ام منِ برگِ در

کھائے تھے دشت میں انگور کے

سبز گشتہ یو دایں رنگِ تنم

ہو گیا ہے جسم میرا سبز تر

سرِ سرخی درِ عاشقاں کمتر نگر

دیکھو مت عشاق کو یوں سرِ سرخی

علمِ ہیئت را بجاں در یافتند

علمِ ہیئت میں ملی کچھ آگے

گرچہ نشاند حق المعرفہ

جاننے کی طرح کب جانا بھلا

برگزشتند از ہمہ اقرانِ خود

ہمسروں سے بڑھ گئے وہ سرِ سر

شد چنیں خورشیدِ لیشاں تا پدید

کس طرح خورشیدِ ظاہرِ ان پہ ہو

آفتابے چوں ازہر و در کشید

کس طرح خورشیدِ ان سے چھل گیا

عاشقاں را تو بچشمِ عشق میں

عاطفوں کو دیکھ چشمِ عشق سے

با تو نتوان گفت ایندم عذرِ خود

عذر اچھا کیا کروں میں آشکار

|                                    |                               |
|------------------------------------|-------------------------------|
| فہم کن موقوفہ میں گفتن مباحث       | سینہ ماٹے عاشقاں کمتر خواش    |
| خود سمجھ، کہنے پر کیا ہے منحصر     | سینہ عاشاق کو زخمی نہ کر      |
| نے گمانے بروہ تو زس نشاط           | حزم را مگذارومی کن احتیاط     |
| کچھ نہ کچھ غا ہر ہے مجھ پر یہ نشاط | ہو مشاوری سے ذرا کر احتیاط    |
| واجبست جائز است و مستحیل           | تو وسط را گیر در حزم اے خیل   |
| واجب و جائز ہے اک شے یا محال       | حزم میں رکھ اپنے اوسط کا خیال |

## شیخ کی نصیحت سے امیر کا رونا

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| ایں بگفت و گریہ رخسارے ہائے | اشک غاٹاں بر رخ او جلے جائے   |
| یہ کہا اور شیخ پھر رونے لگا | منہ پر اس کے اشک بکھرے جا بجا |
| صدق او ہم بر ضمیر میسر زد   | عشق ہر دم طرفہ دیکے میسر زد   |
| صدق کا سقا میر کے دل پر اثر | ہے پکانا عشق و یک تازہ تر     |
| صدق احمد بر جمالیں ماہ زد   | بلکہ بر خورشید رخشاں راہ زد   |
| صدق احمد کا اثر تھا ماہ پر  | بلکہ شہر کی راہ خورشید اے پسر |
| صدق عاشق بر جمادی می تند    | چہ عجب گر بردل دانا ز ند      |
| عشق کا جب ہے جمادی پر اثر   | کہا عجب پگھلا دل دانا اگر     |
| صدق موسیٰ بر عصا و کوہ زد   | بلکہ ہر دریاے پر آشکوہ زد     |
| صدق موسیٰ پر مٹے طور و عصا  | بلکہ دریا بھی اثر میں آ گیا   |

سلاہ یعنی چاند و ٹکڑے ہو گیا تھا۔

سلاہ یعنی سورج آپ کی نماز کے وقت تک ٹھہرا رہا تھا۔ بارہوی کہ مغرب کا وقت ہو چکا تھا۔



|                                 |                                  |
|---------------------------------|----------------------------------|
| گشتہ گریاں ہم امیر و ہم فقیر    | رو برو آورده ہر دو در نظر        |
| رو رہے تھے دونوں درویش و امیر   | تھا اثر دونوں کے دل میں جائے گیر |
| گفت میرا اورا کہ خیرائے ارجمند  | ساعتے بسیار چوں بگریستند         |
| یولاد و لقمند آئند اے با صفا    | ایک ساعت جب بہت سارو لیا         |
| گرچہ استحقاق داری صد چہیں       | ہر چہ خواہی از خزینہ برگزین      |
| سو خوانوں کا ہے گو حقدار تو     | لے خوانے سے ہو جتنی آرزو         |
| برگزین خود ہر دو عالم اندکست    | خانہ زان نسبت ہر چہ تبدیل ہست    |
| دونوں عالم بھی ہیں کم ہیرے نئے  | گھر مرا تیرا ہے، جو چاہے وہ لے   |
| کہ بدست خویش چیزے برگزین        | گفت دستوں سے نہ ادا ندہم چہیں    |
| توں کوئی قسٹے ہاتھ سے لپے پیاں  | شیخ بولا۔ اذن اس کا ہے کہاں      |
| کہ کنہ من میں دخیلانہ دخول      | من ز خود نتوانم میں کردن فضول    |
| دوں دخیلوں کی طرح دخل لے اٹھی   | مجھ سے افزونی یہ کب ممکن ہوئی    |
| مالع آں بد کہ عطا صادق نہود     | میں بہانہ کر دو مہرہ درر بود     |
| کیونکہ تھی بے صدق اُس کی یہ عطا | اس بہانے سے لیا مہرہ بچپنا       |
| شیخ را ہر صدق می ناید بچشم      | گرچہ صادق بود و پیش بود و خشم    |
| صدق سب کا شیخ کو جھپٹا نہیں     | گو عطا تھی بے غل و غش بالیقین    |
| کہ گدا پانہ برو چپکڑ بخواہ      | گفت فرمانم چہیں دادہ ہست آہ      |
| بھیک مانگیوں جا بجا مثل گدا     | یولا مجھ کو ہے یہی حکم خدا       |
| ورنہ از اموال بے پروا ستیم      | ما گدا پانہ از اں درخواستیم      |
| ورنہ کچھ مجھ کو نہیں پروا مال   | تھا گدا پانہ یہاں میرا سوال      |

لے یعنی اُس دولت مند کے اختیار سے شکست نہ کھائی +

## شیخ کو غیب سے اشارہ ہونا

|                                 |                                     |
|---------------------------------|-------------------------------------|
| بعد ازاں مرا آمد مشن از کردگار  | تا دو سال اس کار کرداں مرد کار      |
| بھریا آہ اس کو حکیم کبریا       | شیخ نے دو سال تک جب یوں کیا         |
| مابد اومیت ز غیب اس دستگاہ      | بعد ازیں میدہ وے از کس خواہ         |
| غیب سے دہی ہم نے یہ طاقت تھے    | اب نہ مانگ اور جس کو جو ہا ہے وہ ہے |
| دست در زیر حصیرت کن برآر        | ہر کہ خواہد از تو از یک تا ہزار     |
| بورے کے نیچے سے دے بار بار      | ایک سے مانگے جو کوئی تا ہزار        |
| در کف تو خاک گردوز ربدہ         | پس ز گنج رحمت ہمیں ربدہ             |
| خاک اٹھا کٹھی میں اور سونا نکال | گنج رحمت ہے یہ بے حد و زوال         |
| داد یزدان آ تو بیش از بیش داں   | ہر چہ خواہندت بدہ منیش ازان         |
| ہے خدا کی دین بیش از بیش دے     | جو کوئی مانگے اسے بے فکر دے         |
| نہ پشیمانی نہ حسرت نہ ندم       | در عطاے مانہ تخسیر و نہ کم          |
| اور نہ حسرت یا پشیمانی کوئی     | ہے ہماری اس عطا میں کیا کمی         |
| از برائے روئے پوش چشم بد        | دست زیر پوریا کن اسے بند            |
| تا رہے محفوظ چشم بد سدا         | بورے کے نیچے اپنا ہاتھ لا           |
| وہ بدست سائل شکستہ لشت          | پس ز زیر پوریا پر کن تو مشت         |
| دیکھے اس کو ہو جو سائل خم کمر   | بورے کے نیچے منگنی اپنی بھر         |
| ہر کہ خواہد گوہر مکنوں بدہ      | بعد ازیں از اجرتا مکنوں بدہ         |
| مانگے جو سوائے اسے دے بر ملا    | اجر بے منت سے کسب کو عطا            |
| بچو دست حق گزافہ رزق پاش        | روید اللہ فوق ایدیم تو باش          |
| رزق جسے بے وزن جوں دست خدا      | بنیاد اللہ فوق آئی یوم ذرا          |

اچھو باراں سبز کن فرش جہاں  
 مثل باراں سبز کن فرش جہاں  
 کہ بدادے ز زر کیسہ رپ دیں  
 کیسہ دب سے وہ کرتا تھا عطا  
 حاتم طائی گدا گئے در حلفش  
 حاتم طائی بھی تھا اس کا گدا  
 او بدانتے دادے از حصیر  
 پوری کر دینا اٹھا کر پوریا

دام داراں راز عمدہ داراں  
 قرض داروں کو چھڑا قرضے سہاراں  
 بود یکساں دیگر کارش ہمیں  
 رگ برس تک کام یہ اس کا رہا  
 ز رشد سے خاک سیاہ اندر کفش  
 خاک ہوتی ہاتھ میں اس کے طلا  
 حاجت خود گر نہ کفے آں فقیر  
 سب تک آئی بھی نہ تھی حاجت دُرا

## کے بغیر شیخ کا ضمیر سائل کو جاننا

از فقیر و دامدار و مفلس  
 ہو کوئی مقروض مفلس یا فقیر  
 قدر آں دادے نہ بسیار و نہ کم  
 کہ نہ زائد اس کو ملتا تھا وہی  
 ایں قدر اندیشہ دار و اسے غمو  
 کتنا سوچا کس نے اندازہ ہے کیا  
 خالی از گد یہ مثال جنت ست  
 بے گدائی مثل جنت خانہ ہے  
 جز خیال وصل او تیار نیست  
 گھر ہے بس اس میں خیال وصل کا  
 خانہ ام پر گشت از لور احمد  
 نور حق سے پھر گیا تب سر بسر

پیش اور روشن ضمیر ہر کسے  
 سامنے تھا اس کے روشن ہر ضمیر  
 ہر چہ در دل آتے آں پشت غم  
 دل میں اندازہ جو کرتا تھا کوئی  
 پس بگفتندش چہ راستی کہا و  
 لوگوں نے پوچھا کہ یہ کیونکر کسلا  
 او پگھلے خانہ دل خلوت ست  
 وہ یہ پولا دل میں خلوت خانہ  
 اندراں جز عشق یزدان کی نیست  
 کون ہے اس میں بجز عشق خدا  
 خانہ رامن درو قتم از نیک و بد  
 نیک و بد سے جبکہ چھاڑا میں لے کھر

آن من نبود بود عکس گدا  
 عکس ہوتا ہے گدا کا بر ملا  
 جز عکس خصلہ بیرون نبود  
 پھر باہر عکس اندر سے پسر  
 عکس بیروں باشند آں نقش ایفتے  
 نقش بیروں کا وہ ہوگا عکس ہی  
 تنقیہ شرطست در جوئے بدن  
 ہے صفائی شرط نہر جسم کی  
 تا میں گرد نہاید عکس رو  
 ہوا میں اور عکس کو ظاہر کرے  
 آپ صافی کن تو زود لے خصم  
 دشمن دل اُس میں بھر آپ صفا  
 خاک ریزی اندر ہی جو پیشتر  
 نہر میں بھرتا ہے اپنی خاک ہی  
 عکس رو ہا از بروں راب جست  
 صورت بیروں کا عکس آئے نظر

ہرچہ بینم اندر و غیر خدا  
 جو کچھ آتا ہے نظر غیر خدا  
 گرد آبے نخل یا عربوں نمود  
 پھر کا ہو عکس پانی میں اگر  
 درنگ آب ارہ بینی صورتے  
 تہ میں پانی کی جو صورت ہو کوئی  
 یک تا آب ان قدر خالی شدن  
 ہونہ پانی میں کوئی آلودگی  
 تا نماند بترگی و خس و رو  
 گاد کوڑا تانہ کچھ اُس میں رہے  
 جز گل آبہ در تنفت کو اے مقل  
 آب اور گل حیرے تن میں ہے پھرا  
 تو بر آئی ہر دمے کہ خواب خور  
 سوئے اور کھانے سے تو کو یہ گھڑی  
 چوں درو آں راب آںہا خالی ہست  
 پانی ان چیزوں سے خالی ہوا گر

## لوگوں کے ضمیر جاننے کا سبب

تا بدانی ستر ہر درویش را  
 راز ہر درویش تا آئے نظر  
 خانہ پر از دیو و انس و دودہ  
 اُس میں ہیں مائس ہیں دیوا و دھانور

پس مصفا کن درون خویش را  
 صاف کرے انجا وطن اے پسر  
 پس ترا باطن مصفا ناستدہ  
 تیرا باطن صاف کب ہے غور کر

کے زار و ارج میٹھا بو بری

بوئے اردراج میٹھا م آئے کیا

کو کدا میں بکنے سر بر زند

وہ کہاں سے آیا بکھ کو کیا خبر

تا خیالست از درونہ روفتن

صاف پھر ہوتے ہیں اندر کے خیال

اے خراز استیزہ ماندہ از خری

اے گدھے تو ہے گدھے پن سے ٹھکا

کے شناسی گر خیالے سر کند

کوئی دل میں پھر خیال آئے اگر

چو خلا لے میشو و در زبہ تن

ضعف سے جب جسم ہو جائے خلال

## لو مڑی کا مکر سے گدھے پر غالب آتا

بیک جوع الکلب ضرر بود جفت

بھوک تھی اس کو مگر بچہ لگی

بس گلو بار بار د عشق ر غنیف

عشق روٹی کا گلے سے کاٹتا

کا د فقراً ان یکن کفر اہست

”فقر ہو گا کفر“ یہ فرما دیا

گفت اگر مرا ست بیکرہ مردہ گیر

بولا اگر ہے مکر تو آئی قضا

گر حیات اینست من مردہ بہام

موت ابھی گر یہی ہے زندگی

عاقبت ہم از خرمی خطے بگرد

پھر گدھے پن سے وہ جھپٹی ہو گیا

خر بے کوشید و او را دفع گفت

غر نے کوشش دھڑکنے کی تو کی

غالب آمد حرص صبرش شد ضعیف

حرص غالب اور رخصت صبر تھا

زاں سوئے کش حقائق و دوست

تھے حقیقت کے جو منظر مصطفیٰ

گشتہ بود آں خر مجاعت یا سیر

بھوک سے تھا وہ گدھا عاجز ہوا

زیں عذاب جوع بیکرہ دار هم

چھوٹ جاؤنگا سزا سے بھوک کی

خر کز اول توبہ و سو گند خورد

پیلے تا سب تھا قسم کھا کر گدھا

سہ یعنی قریب ہے کہ فقر کفر ہو جائے +

|                                  |                              |
|----------------------------------|------------------------------|
| مرگ را بر احمقوں آساں کُند       | حرص کور و احمق و ناداں کُند  |
| احمقوں پر موت کو آساں کرے        | حرص کور اور احمق و ناداں کرے |
| کہ ندارند آب جان جاوداں          | نیست آساں مرگ بر جان خراں    |
| کیونکہ جاں اُن کی نہیں ہے جاوداں | بیوقوفوں کی ہے موت آساں کہاں |
| جرات اور اجل از احمقیست          | بچوں ندارد جان و یدان شقیست  |
| اُس کی جرات موت پر ہے احمقی      | جاوداں گر جاں نہیں تو ہے شقی |
| تا بروز مرگ بر گے با شدت         | جہد کن تا جان مغلد گردوت     |
| تاکہ ہو ساماں بروز مرگ ہاں       | سہی کر کے زندگی سے جاوداں    |
| کہ برا فشانند بروز از غیب جو     | اعتمادش نیز بر خالق نبود     |
| غیب سے بخشینگا وہ روزی خیر       | اعتماد اُس کو نہ تھا اللہ پر |
| گرچہ گم گم بر تنش جوئے گماشت     | تا کنونش فضل بیروزی نداشت    |
| گاے گاے گر رکھا بھوکا تو کیا     | فضل نے اب تک نہ پر روزی دکھا |

## بھوک اور پرہیز کی فضیلت

|                                    |                               |
|------------------------------------|-------------------------------|
| از پٹے بیضہ بر آرد از تو سر        | گر نہ باشد جوع صدر بے دگر     |
| بہر بیضہ تھمد میں ہوگی آشکار       | گرنہ ہو بھوک اور تکلیفیں ہزار |
| خاصہ رجوعست صد فضل و مہر           | رنج جوع از رنجھا پاکیزہ تر    |
| ہیں مسموئتا بھوک میں فضل و مہر     | بھوک کی تکلیف ہے پاکیزہ تر    |
| ہم بلطف ہم نجفیت ہم عمل            | رنج جوع ادلی بود خود زراں علل |
| لطفت و شبکی میں عمل میں ہے پسر     | بھوک ہے سب علتوں سے خوب تر    |
| جوع پر جان چنیں خواہش میں          | جوع خود در مان دار و ہاست میں |
| جان میں رکھ بھوک، جان اسکو نہ خوار | ہے دوا بیماریوں کی بھوک یا ر  |

جوع باشد قابلیت در نظر

قابلیت ہے نظر کی بھوک پر

جملہ خوشہا بے محاسنت رُو

بہر خوشی بے بھوک کے ہوتی ہے بار

جوع نور چشم باشد در بصر

بھوک آنکھوں کے لئے نور بصر

جملہ ناخوش از محاسنت خوش شود

بھوک سے ہوتی ہے ہر شے خوشگوار

## صبر و قناعت کی تمثیل

گفت سائل چوں بدیں داری شرہ

بڑھیا اس کی حرص کیوں ہے ایجاں

مان جود پیش من حلوا شود

جو کی روتی ہوتی ہے حلوا کیے

چوں کم صبر سے صبرم لاجرم

صبر کر لو نگاہیں جس دم اختیار

کایں علف زاریت پدازہ بروں

ہے یہ لا محدود خود ایک چارہ گاہ

تا شود از جوع شیر زور مند

بھوک کر دیتی ہے اُن کو شیر سا

چوں علف کم نیست پیش دہند

چارہ دیتے ہیں کہ چارہ کم نہیں

تو نہ مرغاب مرغ نانی

مرغ آتی تو نہیں، ہے مرغ ناں

نا بد اندر خاطر جز ذکر آں

ذکر اسی کا صرف رہتا ہے مجھے

آں کے می خورد نان مخفہ

کھاتا تھا رک شخص جو کی روشیاں

گفت جوع از صبر چوں و تا شود

یو لا جب ہوتا ہوں عاجز بھوک سے

پس تو اتم کہ ہمہ حلوا خورم

مثیل حلوا ہوگی ہر شے خوشگوار

خود نہ باشد جوع ہر کس از یوں

بھوک سے کب کوئی ہوتا ہے تباہ

جوع مرخصان حق را دادہ اند

بھوک ہے مقسوم عاصان خدا

جوع ہر جلف گدارا کے دہند

برگدا کو بھوک دیتے ہیں کہیں

کہ بخور ہم تو بدیں از اتمی

کہتے ہیں کھانا تو اسی قابل ہے

نبود اندر سر ترا جز فکر ناں

خبط روتی ہی کا ہے سر میں ترے

جو غمزدن بہ بود زیں زلیقت  
موت کی بھوک ایسے جینے کو بھلی

بعد چندین سال حاصل چہیت  
اتنی مدت میں ہوئی کیا بہتری

## ایک مرید اور شیخ کی کہانی

سوئے شہرے نام راسخا بود تنگ

تھی جہاں تنگی سے روٹی نہ پڑے

بہرہ میگزشت از غفلت مزید

جس سے تھی ہر لحظہ اک غفلت سوا

گفت اورا چند باشی در ذخیر

بولا اس الجھن میں کب تک لے لے

دیدہ از صبر و توکل دو خستی

اور نظر صبر و توکل پر نہیں

کہ ترا دارند بے جواز و مویر

جو تجھے میوے نہ کھالے کو ملیں

کے زبون پہچو تو گرج گداست

بہرہ در اس سے ہے کب تجھ سا گدا

کاندریں مطبخ تو بے ناں بالیتی

پائینکا مطبخ سے کھانا بالیقین

از بجائے اس شکم خواران عام

کھائے دانوں کے تھے ہر دم یہاں

کے زہیم بنیوائی کشتہ خویش

اور کہیں مارا فلاکت نے تجھے

شیخ می شد ہا میریے بید رنگ

پہنچے ایسے شہر میں شیخ و مرید

ترس جو غم و قحط در جان مرید

خوف تھا خادم کو بھوک اور قحط کا

شیخ واقف بود و آگاہ ضمیر

شیخ کو تھی اُس کی حالت کی خبر

از برائے غصہ ناں سو خستی

ناں کے غم میں ہے تو اندو گہیں

تو بہ از اں ناز نہیں ان عزیز

کیا نہیں ہے تو عزیز اس دہر میں

جو غم رزق جان خاصان غداست

بھوک تو ہے رزق خاصان خدا

باش فارغ تو از آہنا نیستی

مطمئن ہو جا کہ تو اُن سے نہیں

کاسہ ہر کاسہ است خواں برخواں مدام

کاسوں پر کاسے ہیں خواں پر میں خواں

چوں ہمیری مید و ناں پیش پیش

آگے آگے روٹیاں ہوں جب مرے



اے بکشتہ خویش را اندر خیر

جان دی تو نے اسی کے رنج سے

کز فلان بن فلان بن فلان

از فلان ابن فلان ابن فلان

رزق تو بر تو ز تو عاشق تراست

تجھ پہ عاشق رزق ہے تجھ سے سوا

کوز بے صبریت امدے فضول

جاتا ہے نہری بے صبری کا راز

خویش را چوں عاشقاں بر توڑے

عاشقوں کی طرح تجھ تک دوڑ کر

در توکل سیری تانید زیست

کر توکل ز سیر ہو کرتا جئے

تو برفتی ماند تاں بر خیزد گیر

تو چلا روٹی رہی جاتی ہے اے

بر سر ہر لقمہ بنوشتہ عیاں

یہ سہراک لکھے پہ لکھا ہے عیاں

ہیں توکل کن مرزاں پا دوست

کر توکل اور لرزے میں نہ آ

عاشقت و میزند او مول مول

عجوبہ عاشق ہے مگر کرتا ہے ناز

گر ترا صبر سے بدے رزق آمدے

رزق آتا خود ہی ہوتا صبر اگر

ہیں تپ لرزہ ز خوف جوع چسیت

ہے تپ و لرزہ تجھے کیوں بھوک سے

## ایک حریریں گائے کی کہانی

امرد و گاؤ پست تنہا خوش و ہاں

گائے ہے اک اس میں تنہا لے لپہ

تا شود زفت و عظیم و ملتخب

تا ہو فریب اور موٹی یک بیک

گردا و چوں تار مولا غم ز غم

غم سے ہو جاتی ہے کھل کے ہل سی

تا میاں رستہ فصیل سبز گشت

اک نیا سنہرہ لگا ہو تا کمر

یک جزیرہ سبزست اندر جہاں

اک جزیرہ ہے جہاں میں سبز تر

جملہ صحرا را چردا و تابش شب

سائے جنگل کو چرے وہ رات تک

شب ز اندیشہ کہ فردا چہ خورم

رات کو یہ غم کہ کل کیا کھاؤں گی

چوں بر آید صبح بنید سہر و شت

صبح بھر جنگل ہوا آئے نظر

تالیشب آنرا چردا و سدر لیسر  
 رات تک پھر خوب سبزے کو چری  
 آن تنش از پیہ و قوت پُر شود  
 قوت اور چربی سے بھر جائے بدن  
 تا شود لاغر ز خوف مستجمع  
 پھر ہوا غر فکر آب و سبزہ سے  
 سالہا اینست خوف آن بقدر  
 غم رہا اس گائے کو برسوں ہی  
 میخورم زیں سبزہ زار و ایل چین  
 کھا رہی ہوں باغ و سبزہ زار سے  
 چہیت این ترس و غم و دلسوزیم  
 پھر ہے خوف و غم سے کیوں افسر کی  
 میشود لاغر کہ آوہ زرق رفت  
 خوف سے روزی کے بس لاغر ہوئی  
 کہ ہی لاغر شود از خوف ناں  
 کرتا ہے دُبلّا سے یہ فکر ناں  
 لوت فردا از گچا سازم طلب  
 رزق کل کا اب کہاں سے پاؤں گا  
 ترک مستقبل کن و ماضی نگر  
 چھوڑ مستقبل - نظر ماضی پر کر  
 منگر اندر غابر و کم باش زار  
 فکر مستقبل میں کیوں لاغر ہوا

اندر افتد گا و با جوع البقر  
 پھر وہ ہو گئے سے اُسے کھانے کی  
 تاکہ زفت و قرب و لمتر شود  
 تاکہ قرب اور موٹی ہو ممکن  
 باز شب اندر تب افتد او فرج  
 رات آئے پھر تب غم ہو اُسے  
 کہ چہ خواہم خورد فردا وقت خور  
 میں جو کل بھاؤنگی تو کیا کھاؤں گی  
 بیچ نندیشد کہ چندیں سال من  
 یہ نہ سوچی وہ کہ برسوں ہو گئے  
 بیچ روزی کم نیاید روزیم  
 کم مگر روزی نہ اک دن بھی ہوئی  
 باز چوں شب میشود آگ و رفت  
 پھر وہ موٹی گائے جب رات آگئی  
 نفس آگ و است آن شست اینجہاں  
 گائے ہے نفس اور صحرا یہ جہاں  
 کہ چہ خواہم خورد مستقبل عجب  
 اب میں آئندہ بھلا کیا کھاؤنگا  
 سالہا خوردی و کم نامد ز خور  
 برسوں کھایا کم نہ رزق آیا مگر  
 لوت پوت خوردہ را ہم یاد آر  
 یاد کر جو نعمتیں تو کھا چکا

زاں خروزاں شیر ز پیغام دہ  
پھر گدھے اور شیر کا کر ذکر تو

قصہ ایں گا ورا یکسوئے نہ  
گائے کے قصے کو رکھ دے ایک سو

## لومڑی کا گدھے کو شیر کے پاس لیجانا

بارہ بارہ گردش آں شیر دلیر  
کر دیئے اُس شیر نے حکومت کئی  
رفت سوئے چشمہ تا آبے خورد  
پانی پینے جانب چشمہ گیا  
بچوں زمان فرستے از حاصلش  
جب گھڑی بھر کو اُسے فرصت ملی  
جست دل از خرن دل بد نہ جگر  
کہ نہ پایا اُس گدھے میں دل جگر  
کہ نہا شد ہالور رازیں دو بد  
بے جگر دل ہالور ہوتا ہے کیا  
کے بد نیجا آمدے بار و گر  
کیوں یہاں آتا وہ پھر بار و گر  
واں ز کوہ افتاد ان از ہول گرینے  
ہول کھا کر کوہ سے تھا گر بڑا  
بار دیگر کے در نیجا آمدے  
پھر یہاں آتا وہ کیوں بار و گر  
چوں نہا شد رخ جز گل نیست آں  
جب نہ ہو جاں ، پھر تلخ گل نہیں

برو خروارو بہک تا پیش شیر  
شیر نگ لائی گدھے کو لومڑی  
تشنہ شد از کوشش آں سلطان نو  
شیر اس کوشش سے تشنہ لب ہوا  
رو بہک خورد آں جگر بند و دلش  
لومڑی دل اور کھچر کھا گئی  
شیر بچوں و انگشت از چشمہ بھر  
شیر جب چشمے سے آیا بوٹ کر  
گفت رو بہرا جگر کو دل چہ شد  
پوچھا رو بہ سے جگر دل کیا ہوا  
گفت اگر بووے در دل با جگر  
بولی اُس میں دل جگر ہوتا اگر  
آں قیامت دیدہ واکں رستخیز  
وہ مصیبت دیکھنا اور بھاگنا  
گر جگر بووے در ایاد دل بدے  
دل اگر سینے میں ہوتا یا جگر  
چوں ندارد نور دل دل نیست آں  
نور جس دل میں نہیں ، وہ دل نہیں

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| بول قارورہ بہت قندیلش مچاں      | آں ز جا جے کو تدارد نور ہاں     |
| وہ ہے قارورہ نہ قندیل اسے جواں  | ہو نہ جس شیشے کے اندر نور ہاں   |
| خلعت خلعت آں شیشہ وصال          | نور مصباحست ادو ذوالجمال        |
| صنعت مخلوق شیشہ اور سفال        | شمع کا ہے نور دایہ ذوالجمال     |
| در لہبہا نبود الا اسخاد         | لا جرم در ظرف باشد اعتداد       |
| اور ہے بہر روشنی میں اسخاد      | ہے نقد و سہ ظرف میں اسے بامراد  |
| قیمت اندر نور شاں عدا و چند     | نور شیش قندیل چوں میختند        |
| نور میں آن کے بھلا گنتی ہو کیا  | گر ملائیں نور حید قندیل کا      |
| نور دید آں مومن مدرک شد بہت     | آں جہود از ظرف ہا مشرک شد       |
| اور مومن نور سے مدرک نہ ہوئے    | یہ یہودی ظرف سے مشرک ہوئے       |
| پس یکے بیند خلیل و مصطفیٰ       | چوں نظر بر روح افتد مرد را      |
| ایک میں اس کو خلیل و مصطفیٰ     | روح کی جس پر نظر ہے بر ملا      |
| پس دو بیند شہیدت را و نوح را    | چوں نظر بر ظرف افتد روح را      |
| نوح اور شہیدت اس کو دوا میں نظر | روح کی جس دم نظر ہو ظرف پر      |
| آدمی آنست کورا جاں بود          | چوں دلش نیست خود چوں لوح و      |
| آدمی وہ ہے کہ جس کی جان ہے      | دل جب ایسا ہو تو پھر کیا شان ہے |
| مردہ نامند و کشتہ شہوت مند      | ایں نہ مردانند ایہا صورت مند    |
| نان اور شہوت کے ہیں مارے ہوئے   | یہ کہاں ہیں مرد میں تصویر سے    |

سہ پیشاب کا امتحان کرنے کی شیشی +  
 سہ ٹھیکرا جس سے چراغ بناتے ہیں +  
 سہ کثرت +

سہ ادراک کرنے والا، سمجھنے والا +

# ایک راہب کی کہانی

گرد ہر بازار دل پر عشق و سوز

ہر طرف اور دل میں نفی ایک کوئی

میں چھ می جوئی بہ پیش ہر دکان

ہر دکان پر ڈھونڈتا پھرتا ہے کیا

درمیان روز و رات چھینٹتا

ہے اچانک میں یہ کیسی جستجو

کو بودی از حیات آں دے

جس کو حاصل ہو دم حق سے بقا

می نیا بزم یسوع و حیراں گشتام

وہ نہیں ملتا مجھے حیراں ہوں میں

مرد ماتند آخر اسے داتا نے خر

آدمی کی ہر طرف بھرا رہے

در رخشم و بندگام شدہ

اک رو چشم اک رو حرص دہوا

طالب مرد دوا نم کو بکو

جستجو اس کی مجھے ہمدرد ہے

تا خدا سے اوکنم امروز جاں

اس پر صدے جان کردوں سرسہ

غافل از حکم خدائی نیک نیک

ہے مگر تو غافل از حکم خدا

اں کے با شمع بر میگشت روز

شمع یکدن میں پھرتا تھا کوئی

یو الفضولے گفت اور اکے فلاں

ایک بیہودہ نے پوچھا اسے فتا

میں چھ می جوئی تو ہر سو با چراغ

شمع سے کیا دیکھتا پھرتا ہے تو

گفت می جویم ہر سو آئے

بولا میں ہوں آدمی کو ڈھونڈتا

گفت من چھبائے انساں گشتام

ڈھونڈتا ہر چار سو انساں ہوں میں

ہست مردی گفت اس بازار پر

بولا مردوں سے بھرا بازار ہے

گفت خواہم مرد بر جادہ دورہ

بولا وہ جو مرد ہو دورا کا

وقت خشم و وقت شہوت مرد کو

کون وقت خشم و شہوت مرد ہے

گو دریں دو حال مرے دو جہاں

مردان دو حالتوں میں ہوا کر

گفت نادر چیز میجوئی ولیک

بولا نادر چیز ہے تو ڈھونڈتا

فرع مائیم اصل احکام قد  
 فرع ہم ہیں اصل علم دادگر  
 صد عطار در اقصا ابلہ کند  
 سو عطار ہوں تو وہ ابلہ کرے  
 آب گردانہ حدید و خارہ را  
 کر دے پانی تو ہے اور پتھر کو بھی  
 خام خامی خام خامی خام خام  
 خام ہے تو خام ہے تو خام ہے  
 آب جو را ہم بسیں آخریا  
 آذر اندی پہ بھی کچھ غور کر  
 در میان خاک بنگر بادرا  
 دیکھ مٹی میں تماشا ٹائے ہو  
 اندر آتش ہم نظری کن ہوش  
 آگ کو بھی دیکھ آ کر ہوش میں  
 من بہر ہوئے تو صبر سے دادمت  
 صبر نیرے ہر دہیں کو دے دیا  
 صبر دیدی صبر دادن را نگر  
 صبر دینے والے پر بھی غور کر  
 سربروں کن ہم بسیں میرا  
 باغیاں پر بھی نظر رکھا ہے اچھی

ناظر فرعی را صلے بے خبر  
 فرع جو ہے اصل سے ہے بیخبر  
 چرخ گرداں را قضا کرہ کند  
 چرخ گرداں کو قضا کرہ کرے  
 تنگ گردانہ جہان چارہ را  
 تنگ دنیا اس سے ہو تہ پیر کی  
 اے قافلے کردادہ رہ را گام گام  
 راہ میں ہر ہر قدم پر قیام ہے  
 چوں بدیدی گردش تنگ آسیا  
 تو نے دیکھا چلنا چکی کا مگر  
 خاک را دیدی بر آمد در ہوا  
 خاک کو دیکھا ہوا پر بر ملا  
 دیکھائے فکر می بینی بجوش  
 فکر کی دیکھیں تو دیکھیں جوش میں  
 گفت حق اپوٹ را در مکرمت  
 حضرت اپوٹ سے حق نے کہا  
 میں بصیر خود مکن چندیں نظر  
 صبر پہ اپنے نہ کریں نظر  
 چند بینی گردش دولاپ را  
 تاکہ دیکھیں گردش چرخ کی

تو ہی گوئی کہ می بینم و لیک

تو یہ کہتا ہے کہ ہاں ہوں دیکھتا

گردش کف را چو دیدی مختصر

جھاگ کی گردش تو دیکھی مختصر

آنکہ کف را دید سر کو بان بود

جس نے دیکھی جھاگ سر کو بان ہوا

آنکہ کف را دید نیت با کند

جس نے کف دیکھا، ارادوں میں بچا

آنکہ کف را دید باشد در شمار

جس نے کف دیکھا رہا محو شمار

آنکہ کف را دید در گردش بود

جس نے کف دیکھا وہ گردش میں ہوا

آنکہ کف را دید پیکارش کند

جس نے کف دیکھا، بٹا پیکار پہ

آنکہ کف را دید گرد و مست او

جس نے کف دیکھا وہ مست اس کا ہوا

آنکہ کف را دید آید در سخن

جس نے کف دیکھا۔ رہا گرم سخن

آنکہ کف را دید پا لودہ شود

جس نے کف دیکھا۔ وہ لودہ ہوا

دید آن را پس علامت است نیک

دیکھنے کی ہے علامت بخ میں کیا

حیرت با دید دریا در نگر

خود کر دریا پہ، ہو حیرت نگر

و آنکہ دریا دید او حیران بود

جس نے دریا دیکھا وہ حیران ہوا

و آنکہ دریا دید دل دریا کند

دیکھا گرد دریا۔ تو دریا دل ہوا

و آنکہ دریا دید شد بے اختیار

دیکھا دریا، تو ہوا بے اختیار

و آنکہ دریا دید او بیفش بود

دیکھا دریا، بے غل و عشق ہو گیا

و آنکہ دریا دید درارش کند

جس نے دریا دیکھا، آبلہ دار پہ

و آنکہ دریا دید باشد غرق ہو

دیکھا دریا جس نے، غرق ہو رہا تھا

و آنکہ دریا دید شد بے ما و من

جس نے دریا دیکھا بھولا ما و من

و آنکہ دریا دید آسودہ شود

جس نے دریا دیکھا، آسودہ ہوا

# آتش پرست کو مسلمان کی دعوتِ اسلام دینا

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| میں مسلمان شو بہاں از مومنان    | مر مئے را گفت مردی کلمے فلاں    |
| مومنوں میں ہو شریک ایمان لا     | سُن کسی نے ایک مانگ سے یوں کہا  |
| درفز اید فضل ہم مومن شوم        | گفت اگر خواہم خدا مومن شوم      |
| فضل ہو تو میں یقین اُس پہ کروں  | بولاً اگر چاہے خدا مومن بنوں    |
| تار ہد از دست دوزخ جان تو       | گفت میخواید خدا ایمان تو        |
| دیکھ ایمان کر دے دوزخ سے رہا    | وہ یہ بولاً ہے خدا تو چاہتا     |
| میکشدت جانب کفران و کین         | یک نفس زشت و شیطان کین          |
| کھینچتے ہیں تجھ کو سوئے مکر دین | پند ترا نفس اور شیطان لعین      |
| یار او باشم کہ باشد زور مند     | گفت اکمنصف چو ایشان غالبند      |
| دوست ہونا اُن کا ہے مرغوب تر    | بولاً اے منصف وہ غالب میں اگر   |
| آں طرف اقم کہ غالب طربست        | یار او خواہم بدن کو غالب بست    |
| میں نہ کیونکر جانب غالب کچھوں   | جو ہے غالب میں اُسی کا دوست ہو  |
| خواستش چہ سود چو پیش رفت        | چوں خدا میخوایست از من صدق رفت  |
| قائدہ کہا جب نہ پیش اُس کی چلی  | کی خدا نے مجھ سے خواہش صدق کی   |
| واں عنایت قہر گشت بخرد مرد      | نفس و شیطان خواہش خود پیش بُر   |
| وہ عنایت قہر ہو کر رہ گئی       | بُوری خواہش نفس و شیطان کی ہوئی |
| داندرو صد نقش خوش افراختی       | تو یکے قصور و سرائے ساختی       |
| اور سجایا نقش خدا کھینچ کر      | اک محل تو نے بنایا اور گھر      |
| دیگرے آمد مراد و ساخت ویر       | خواستی مسجد بود آسجائے خیر      |
| دوسرا آیا کیا مندر اُسے         | اور پھر چاہا کہ یہ مسجد ہے      |



خوش بسازی بہر پوشیدہ قبا  
 تاجنا کر اس سے پہنے رک قبا  
 ز غم تو کر پاس را شلووار کرد  
 اور دشمن نے کیا شلووار اسے  
 جز زبون رائے آں غالب بن  
 رائے سے غالب کی کیوں عاجز نہ ہو  
 آنکہ مغلوب غالب نیست کیست  
 کون غالب سے نہیں عاجز ہوا  
 خاریں دربارغ ملک او نشاند  
 اور کائنات پورے گلشن کاٹ کے  
 کاینچیں برو سے خلافت می رود  
 اور خلافت اس کے ہو یہ سب کا زار  
 چونکہ یار اینچیں خوار کے شوم  
 دوست ایسا ہو تو ذلت کیوں سہوں  
 شخرا مدایش شاد اللہ و کان  
 ایش شاد اللہ کان ہے دل بھی  
 آں نیم کہ بر خدا ایں ظن برم  
 کہ نہیں سکتا خدا پر یہ گساں  
 گرداندر مملکت او حکم جو  
 ملک میں اس کے حکومت کر سکے

یا تو با فیدی کیے کر پاس تاج  
 یا خوشی سے تو نے رک کپڑا تاج  
 تو قبامی خواستی خصم از بند  
 تو بناتا تھا قبا زرتار اسے  
 چارہ کر پاس چہود جان من  
 کیا کرے کپڑا مگر اس بات کو  
 گزریوں شدہ جرم آں کر پاس چھیت  
 گزریوں ہو، کیا ہے کپڑے کی خطا  
 چوں کسے ناخواہ سے برے براند  
 گر کوئی ناخواستہ حملہ کرے  
 صاحب خانہ بدیں خوار می رود  
 صاحب خانہ کو یوں کر دے۔ خوار  
 ہم خلق گردم من از کارہ یوم  
 منتشر ہیں بھی، نہیں جھگڑوں سے ہوں  
 چونکہ خواہ نفس آمد مستعان  
 نفس کی خواہش جو یوں پوری ہوئی  
 من اگر تنگ مفاں یا کافر  
 میں اگر کافر ہوں یا تنگ مفاں  
 کہ کہے ناخواہ او ور غم او  
 تو کوئی برعکس اس کے حکم کے

سہ یعنی اتنی شئی شاد اللہ و کان۔ جو بات اللہ تعالیٰ نے چاہی۔  
 وہی ہوئی +

ملکت اور افراد گیر دینیں

ہو محیط سلطنت الیہا کوئی

دفع او می خواہد و می نایدش

دفع کرے گا وہ موقع ہی نہ پائے

بندہ آں دیو می باید شدن

چاہئے ہونا غلام اُس دیو کا

تا مباد اکیں کشد شیطان من

ہو نہ ایسا کینہ در شیطان ہو

آنچہ او خواہد مراد او شود

چکہ شیطان کا میاب اس طرح ہو

حاش شدا یش شاد اللہ و کان

حاش لبہ لہ اُس نے جو چاہا کیا

ہیچکس در ملک او بے امر او

اُس کے بے حکم اس خدائی میں گوئی

کہ نیار و دم زون دم آفریں

دم نہ مانے جس سے خود وہ شاہ بھی

دیو بہر دم غصہ می افزایدش

بہر گھڑی شیطان غصے کو بڑھائے

چونکہ غالب دوست در ہر گھن

کیونکہ بہر محفل میں وہ غالب رہا

پس چہ دستم گیر و اینچا ذوالہن

پس خدا کیا تھا میرے ہاتھ کو

از کہ کار من در گرنیکو شود

کون بھر میرے بنائے کام کو

حاکم آمد در مکان و لا مکان

حاکم کون و مکاں ہے وہ خدا

در فیضزاید سیریک تار مو

بال بھر بھی بڑھ نہیں سکتا بھی

## شیطان کی مثال در گاہ رحمان میں

ملک ملک و ست فرمان آن او

ملک اُس کا ملک فرمان اُس کا ہے

ترکماں را گر سگے باشد بدر

در کجاں کے گھر میں کتا ہو اگر

کتریں سگ بر درش شیطان او

اک سگ در گاہ شیطان اُس کا ہے

بر درش بہادہ یا شد روے و سر

بیٹھا رہتا ہے جھکائے در پے سر

سے یہ مقولہ مولانا علیہ الرحمۃ کا ہے +

سے ترکوں سے کم رہتا ہے ایک قوم کا نام +

|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| کو دوکانِ خاندہ دُش می کشند   | باشند اندر دستِ طفلانِ خوانند    |
| بچے دم کو کیستہ ہیں بار بار   | ہاتھ میں بچوں کے ہوتا ہے وہ خوار |
| باز اگر بیگا نہ معبر کنند     | حملہ بردے بچو شیرِ زر کنند       |
| اور کسی بیگائے کو دیکھے اگر   | حملہ در ہو اس پر مثلِ شیرِ زر    |
| کو اشتداء علی الکفار شد       | باولی گل باعد و چوں خار شد       |
| سخت ہے حدودِ سپہ کفار ہے      | دوست کو بھول اور عدو کو خار ہے   |
| ز آبِ تنہا ہے کہ وادش ترکماں  | آسپناں آتی شد بہت و پاساں        |
| کھانا پانی دیتا ہے جو ترکماں  | ہے وفادار اور اس کا پاساں        |
| پس سگِ شیطان کہ حق ہمتش کند   | اندر و صد نکرت و حیلست تند       |
| وہی سگِ شیطان کو حق کے زند کی | سینکڑوں چیلے دے اور فکر بھی      |
| آبرو پارا خدا سے ادا کند      | تا بردا و آبروئے نیک و بد        |
| آبرو اس کی بنائی ہے خدا       | نیک و بد کی آبرو ہے چھینتا       |
| آپ تنہا جنتِ آپ روئے عام      | کہ سگِ شیطان از ویاد طعام        |
| آبروئے عام ہے اس کا طعام      | جو سگِ شیطان ہے کھانا لاکھام     |
| بر در خرگاہِ قدرتِ جان او     | چوں نہ باشد حکمِ راقربان او      |
| قبضہ قدرت میں ہے بس اسکی جاں  | حکم پر اس کے نہ کیوں ہو جانفشان  |
| گلہ گلہ از مرید و از مرید     | چوں سگِ سطر ذراعہ بالوصید        |
| گلے گلے مرید و راندہ کے       | کہتے کہتے کی صورت میں پیشے       |
| بر در کہفِ الوہیت چو سگ       | ذرہ ذرہ امر جو بر جستہ رگ        |
| اس کے در پر ذرہ ذرہ مثلِ سگ   | ہے بڑا۔ بھڑکارا ہے اپنی رگ       |

اس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے کہ "کلہم یا وسط ذراعہ بالوصید" یعنی صحابہ  
کہتے کہتے دونوں ہاتھ پھیلانے فار کے سامنے بیٹھا ہے +

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| چوں ریں اہ می نہند این خلق را   | اے سنگ دیو امتحاں می کن کرتا   |
| جب گذر خلقت کا ہو اس راہ میں    | کلم ہے اے سنگ تورہ اس تھاہ میں |
| تا کہ باشد مادہ اندر صدق و نر   | حملہ می کن منع می کن می مگر    |
| صدق میں ہے کون مادہ کون نہ      | حملہ کر کے روک اور پھر خود کر  |
| گشتہ باشد از ترفع تیز تگ        | پس عوذ از بہر چہ باشد جو سنگ   |
| بس تکبر میں ہوا ہو تیز تر       | ہے اعوذ لہ کس نے کتا اگر       |
| بانگ یزدن بر سگت رہ بر کشا      | ایں اعوذ آنست گامی ترک خطا     |
| کھول رستہ اپنے کتے کو بلا       | یہ اعوذ لہ ہے کہ اے ترک خطا    |
| حاجتے خواہم ز جود و حیاہ تو     | تا بیاہم بر در خسرا گاہ تو     |
| حاجتیں پوری ہوں میری سرسہر      | تا کہ آؤں تیری غیمہ گاہ پر     |
| ایں اعوذ این فغان را جائز است   | چونکہ ترک سلطوت سنگ عاجز است   |
| یہ اعوذ اور یہ فغان ہے ناروا    | ترک کتے سے ہے خود عاجز ہوا     |
| ہم ز سگے زماندہ ام اندر وطن     | ترک ہم گوید اعوذ از سگ کہ من   |
| میں وطن میں آپ ہوں اس سے تباہ   | ترک خود ہے مانگتا سگ سے تباہ   |
| من نمی یارم ز در بیروں شدن      | تو نمی آری بدیں در آمدن        |
| میں بھی گھر سے باہر آ سکتا نہیں | تو جو در سے اندر آ سکتا نہیں   |
| کہ یکے سنگ ہر دورا بند و عنق    | خاک اکنوں پر سب ترک و عنق      |
| عاجز رک کتے سے جو ہوں سرسہر     | خاک ایسے ترک اور مہمان پر      |

لے یعنی عوذ باللہ من الشیطان الرجیم نمبر

سٹہ یعنی یہ اعوذ شیطان کے لئے ایسی ہے جیسی کتے کے لئے لٹکار مثلاً کوئی شخص کسی ترک خطا کے گھر جائے اور کتا اسے روکے تو وہ کہے کہ اے ترک خطا! اپنے کتے کو لٹکارا اور میری راہ کھول دے +

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| سگ چہ باشد شیر زخوں قی کن      | حاش بشد ترک بانگے برزند       |
| کیسا کشا، شیر خوں کی تے کرے    | حاش بشد ترک اگر فکار دے       |
| سالم باشد باسگے در ماند م      | اے کہ خود را شیر بزدان خواندم |
| پھر تو عاجز کیوں ہے کئے سے ہوا | خود کو کہتا ہے جو کشتہ خدا    |
| چوں شکار سگ شدستی آشکار        | چوں کند آں سگ برائے تو شکار   |
| جیکہ تو ہے خود ہی کئے کا شکار  | کیا کرے تیرے لئے کتا شکار     |

## مومن اور جبری

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| آن خود گفتی نک آوردم جواب       | گفت مومن بشنوائے جبری خطاب    |
| تھا جو تجھ کو یاد تو سب کر چکا  | یو مومن۔ سن تو اسے جبری اورا  |
| بازی خصمت نہیں ہیں و دراز       | بازی خود کردی اسے شطرنج باز   |
| دیکھ بازی دوسرے کی حیلہ ساز     | اپنی بازی کھیل لی شطرنج باز   |
| نامہ سنی بخواں چہ ماند می       | نامہ غدیر خودت بر خواندی      |
| کیوں ہے عاجز پڑھ تو سنی کی کتاب | غدر کی تو پڑھ چکا اپنی کتاب   |
| رہتر آں بشنوائے من در ما چرا    | آنچہ گفتی جبریانہ در قضا      |
| بہید اس کا میں جتاؤں سن ذرا     | جبریلوں کی طرح جو کچھ بھی کہا |
| حسن رامکر نتانی شد عیاں         | اختیار سے ہست آرا در جہاں     |
| منکر حسن ہوگا تو کیونکر بھلا    | اختیار اس دہر میں ہم کو ملا   |
| رہ رہا کردی براؤ کج مرو         | اختیار خود نہیں جبری مشو      |
| پل نہ ٹیڑھا چھوڑ کر یہ راہ گزار | ہو نہ جبری۔ دیکھ اپنا اختیار  |

اس جبر یہ ایک فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے۔ بندے کو ان دونوں میں کچھ اختیار نہیں +

|                                  |                               |
|----------------------------------|-------------------------------|
| وز کلوخے کس کجا جوید وفا         | سنگ را بر گزند گوید کس بسا    |
| ڈھیلے سے ہے کون جو یاٹے وفا      | کوئی پنھر سے نہیں کہتا کہ ۲   |
| یا بیالے کور و درمن درنگر        | آدمی را کس کجا گوید پیر       |
| دیکھ مجھ کو کون کہہ دے کور سے    | آدمی سے کون اڑنے کو کہے       |
| کے نہد برما جرح رب الفرع         | گفت یزداں ما علی الامی جرح    |
| بھر ہمیں تنگی میں ڈالے کا کہیں   | حکم ہے اندھے پہ کچھ تنگی نہیں |
| یا کہ چو ہاتو چرا برمن زدی       | کس نگوید سنگ را دیر آدمی      |
| یا کہے کڑی سے، کیوں مجھ کو لی    | کون پنھر سے کہے تا خیر کی     |
| کس نگوید یا زند معذور را         | ایچھیں واجب تھا مجبور را      |
| کب الچھتا ہے کوئی معذور سے       | تو دکتا کون ہے مجبور سے       |
| نیست جہز مختار راے پاک صیب       | امرد نہی و خشم و کشریف عیب    |
| کس کو حاصل ہیں بجز مختار یار     | امرد نہی و غصہ، خلعت، اقتدار  |
| من از بس شیطان و نفس اس خاتم     | اختیار است ہست در ظلم و ستم   |
| نفس و شیطان سے یہ جال ہے ہم      | اختیاری ہے ہر اک ظلم و ستم    |
| منا ندید او پوسے ۲ گفت رانخت     | اختیار اندرون است ساکنست      |
| دیکھا پوسے کو تو کا نہیں انگلیاں | اختیار اندروں ساکن ہے ہاں     |
| روش دید آنگہ پر دپائے کشود       | اختیار و داعیہ در نفس بود     |
| نفس نے دیکھا تو بس اڑنے لگا      | نفس میں اک اختیار و عزم تھا   |
| چوں شکنہ دید جنباں کر دم         | سگ بخفتہ اختیارش گشتہ گرم     |
| اوجھ جب آئے نظر ہتی ہے دم        | سوئے سگ تو اختیار اس کا ہو کم |

۱۰ یعنی عقل ہے حکمانے فرشتہ کہا ہے +

اسپہم جو جو کندہوں دید جو

گھوڑا جو دیکھے تو بس جو جو کرے

دیدن آمد جنبش آل اختیار

دیکھنے میں ہے نمود اختیار

پس بجنبہ اختیار چوں بلیں

اختیار ابلیس بن کر پیش آئے

چونکہ مطلوبے بر نیکیں عرضہ کرد

سامنے لے آئے جب مطلوب کو

واں فرشتہ خیر یا بر زخم دیو

بر خلاف اس کے فرشتہ خیر کا

تا بجنبہ اختیار خیر تو

اختیار خیر میں ہوں جنبشیں

بس فرشتہ دیو گشتہ عرضہ دار

میں یہ شیطان و فرشتہ پیشکار

میشود ز الہام و وسوسہ

وسوسہ بھی تجھ کو ہو۔ الہام بھی

وقت تحلیل نماز اسے ہانک

اس لئے جب ختم ہو تیری نماز

کہ ز الہام و دعائے خوبتاں

تا اختتام سعی اور الہام سے

باز از بعد گشتہ لعنت کنی

بھیجے لعنت دیو پر بعد گناہ

چوں ہمیند گوشت گز بہ کرد مو

گوشت ملی دیکھ کر مو مو کرے

ہیچو نفخے ز آتش انگیز و شرار

ہیچو کھنے سے جس طرح بھڑکے شرار

شد لالہ آردت پیغام دلیں

بن کے دلاہ پیغام یار لائے

اختیار خفتہ بکشاید نہرد

اختیار خفتہ صرف جنگ ہو

عرضہ دار و می کنند در دل غرلو

دل میں ڈالے تیرے اپنا دلو لا

زانکہ پیش از عرضہ خفتہ است این دو تو

قبل از میں تھیں اس میں پیدا غفلتیں

بہر تحریک عروق اختیار

تا ہلا میں تیرا جسم اختیار

اختیار خیر و شترت و وکسہ

خیر و شر تقسیم ہو جائے یو بھی

زاں سلام آورد باید ہا ملک

کہ فرشتوں کو سلام اسے پاکباز

اختیار این نماز شد رواں

اختیار آئے نمازوں کے مجھ

بر بلیں ایما از اوئی میخسنی

جس نے تجھ کو کر دیا لاغر، تنہا

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| در حجاب غیب آمد عرضہ دار          | ایں دو ضد عرضہ کنندہ در شرار    |
| غیب کے پردوں میں، میں یہ پردہ دار | خند میں آپس میں یہ دونوں پیشکار |
| تو بہ بینی رٹے دالان خویش         | چونکہ پردہ غیب بر خیزد ز پیش    |
| تو یہ دو دالان اپنے دیکھ لے       | غیب کا پردہ جو آنکھوں سے اٹکے   |
| کاں سخن گو در حجاب اینہا بند      | وز سخن شاں و اشتناسی گزند       |
| یہ سخن گو پردے میں پوشیدہ تھے     | گفتگو سے اُن کی تو پہچان لے     |
| عرضہ می کردم نکردم زور من         | دیو گوید امی سیر طبع و تن       |
| عرض کی گئی، زور تو میرا نہ تھا    | دیو بولے۔ طبع و تن پر مبتلا     |
| کہ از بس شادی فروں گرد و غمت      | واں فرشتہ گویدت من گفتنت        |
| اس خوشی سے غم ترا بڑھ جائیگا      | اور فرشتہ یوں کہے، کہتا نہ تھا  |
| کہ ازاں سولیت رہ سونے جتاں        | ایں فلاں اوزت نکستم من چتاں     |
| اس طرف ہے راہ گلزار جتاں          | یہ فلاں دن تھا کیا میں نے بیاں  |
| ساجدان و مخلص و بابائے تو         | ما عجیب و حجاں افزائے تو        |
| دوست اور ساجد ہیں تیرے باپ کے     | ہے محبت ہم کو تیری روح سے       |
| سوئے مخدومے صلایت می زخم          | ایں زمانت خدمتے ہم می کنم       |
| تجھ کو دیتے ہیں سلا مخدوم کی      | آج بھی کرتے ہیں ہم خدمت تری     |
| وز خطاب اُسُجْد وَا کردہ ابا      | ایں کرہ بابات را بودہ عدمی      |
| اُسُجْد وَا کے حکم سے منکر ہوا    | تھارتے بابا کا دشمن یہ گردھا    |
| حق خدمتہائے ما نشناختی            | آں گرفتاری و آن ما انداختی      |
| حق خدمت کہہ نہ پہچانا مگر         | اس کو کھڑا تو نے ہم کو چھوڑ کر  |

سے یعنی جب خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ ”سجدہ کرو“



ایں زماں مارا وایشاں را عیاں  
 اس گھڑی ہم کو اور اُس کو بیگیاں  
 نیش چھپے بشنوی رتی دست  
 دوست کی داری اگر شب کو کئے  
 درد و کس در شب خبر آرترا  
 شب کو گرد آدمی لایش خبر  
 بانگِ شیر و بانگِ سگ شبِ سید  
 شیر و سگ کی رات کو آواز آئے  
 روزِ شد چوں باز در بانگ آئند  
 دن کو جب ہر ایک بھر آواز دے  
 مخلص آنکہ دیو و روح عرضہ ار  
 الفرض ہیں روح و شیطان پیش کار  
 اختیار ہی ہست در مانا پدید  
 اختیار اپنا نہیں گو آشکار  
 استادوں کو دکان را میر مند  
 دے میں استاد بچوں کو سنا  
 بیچ کوئی سنگ را فرو بیہا  
 کب تو پتھر سے یہ کہتا ہے کل آ  
 بیچ عاقل مرکلو خے را ز ند  
 علی کے ڈھیلے کو مارے کب کوئی  
 در خود جہرا ز قدر رسوا تراست  
 قدر سے تو جہر ہے رسوا سوا

در نگر بشناس در لحن دیہاں  
 بات اور آواز سے پہچان ہاں  
 چوں سخن گوید سحر دانی کہ دوست  
 صبح جب باتیں کرے پہچان لے  
 روز از گفتن شناسی ہر دورا  
 بات سے پہچان لے وقتِ سحر  
 صورتِ ہر روز تار ی تا پدید  
 شکل تاریکی میں پہچانی نہ جائے  
 پس شناسد بانگ آں ہوشمند  
 عقل مند آواز سے پہچان لے  
 ہر دو ہستند از تتمہ اختیار  
 اور دونوں میں تتمہ اختیار  
 چوں و مطلب دید آید در مزید  
 بابِ مطلب کی ہے کرتا اختیار  
 آں ادب سنگ سیرا کے گفتند  
 وہ سکھاتے ہیں ادب پتھر کو کیا  
 در میان من دہم بد را سزا  
 گرنہ آئیگا تو میں دو رنگا سزا  
 بیچ اس کے عتا ہے کس کند  
 غصہ پتھر پہ نہیں کرتا بھی  
 زانکہ جبری حق خود را منکر ہست  
 کیونکہ جبری حق کا منکر ہو گیا

|   |   |
|---|---|
| فعل حق حسی نہا شد اے پسر  | منکر جس نیست آن مرد قدر   |
| فعل حق حسی نہیں ہے اے پسر   | کب ہے قدری منکر جس غور کر   |
| ہست در انکار مدلول و دلیل   | منکر فعل خدا وند جلیل   |
| خود ہی ہے مدلول اور خود ہی دلیل   | منکر فعل خدا وند جلیل   |
| نور شمع بے ز شمع روشن   | آں بگوید و دہست و تار نے  |
| نور تاباں شمع کا بے شمع کے  | ہے دھواں آتش نہیں ہے دھکے   |
| عیرت می گوید ہے انکارا  | وہیں بھی بیند معین تار را   |
| نفی کرتا ہے فقط انکار کو  | اور یہ خود دیکھتا ہے تار کو   |
| جامہ اش دوزد بگوئے تازیت  | دامش سوزد بگوید تازیت   |
| سب مل گئے کپڑے اربا انکار تار   | جل گیا دامن اربا انکار تار  |
| لاجرم بدتر بود زیں ہر دو گبر  | پس تسفط آمد ایں دعوائے جبر  |
| گبر کے ان دونوں سے لیکن ہے برا  | پس تسفط ہے یہ دعویٰ جبر کا  |
| یارے گوید کہ نہو دستجب  | گبر گوید ہست عالم نیست سب   |
| کیوں کہیں یارب مخاطب جب نہیں  | گبر کہتا ہے جہاں ہے رب نہیں   |
| ہست سوسطانی اندر         | ایں ہی گوید جہاں خود نیست  |
|  میں ایسا پڑا ہے بالیقین | اور یہ کہتا ہے جہاں خود کچھ نہیں  |
| امرو نہی ایں بسیار آں میار  | جملہ عالم مقتدر و مختار   |
| امرو اور نہی پر ہے کار و بار  | سارا عالم ہے مقدر اختیار  |

سہ یعنی قدری +  
 سہ سوسطانی ہوتا یعنی تمام مخلوقات کو محض خیال ماننا +  
 سہ آتش پرست +  
 سہ یعنی سوسطانی +

اختیاری نیست و بیجملہ خطاست

اختیاری کچھ نہیں، ہے سب خطا

لیک اور اک دلیل آمد دقیق

ہے سمجھنا پر دیلوں کا دقیق

خوب می آید ہر دو تکلیف کار

جس پر ہے تکلیف کا گویا مدار

اوہی گوید کہ امروہی لاست

وہ یہ کہتا ہے کہ امروہی لا

حسن را حیوان مقررست از رفیق

حسن کے حیوان تک مقرر ہیں رفیق

زانکہ محکومت مارا اختیار

کیونکہ ہے محسوس اپنا اختیار

## درک وجدان حسن کے بجائے ہے

ہر دو در یک جدول اے علم میرود

ایک ہی جدول میں چلتے ہیں عام

امروہی و ماجرا ہا در سخن

ان باتوں میں یہ کہنا نہ کر

ایں دلیل اختیارست کے صنم

ہے دلیل اختیار اے ذوقوں

را اختیار خویش گشتی مستی

یہ ہدایت، اختیار اپنی ہی تھا

امر کردن سنگ مرمر کہ دید

سنگ مرمر کو بھلا کب حکم دیں

با کلوخ و سنگ خشم دیکیں کند

کنکر اور پتھر سے جوتا ہے عطا

درک وجدانے بجائے حسن بود

درک و وجدان حسن کے میں قائم مقام

نفری آید بروکن یا مکن

منی و امران کے لئے ہیں خوب نہ

ایں کہ فردا ایں کنم یا آں کنم

یہ کہ، میں کل یہ کروں یا وہ کروں

واں پشیمانی کہ خوردی از بدی

اور بدی سے جو پشماں تو ہوا

جملہ قرآن امروہی است و عید

امروہی و عید ہے قرآن میں

شیخ وانا شیخ عاقل ایں کند

کوئی وانا کوئی عاقل کب بھلا

سے درک یعنی چیز کو پا لینا۔ اور وجدان کم شدہ کو پانا۔ اور دریافت

کر لینا +

درک

چوں نکر دیدے موات و عجزاں  
تم نے مرد و دود کیوں پورا کیا

مرد جنگی چوں نکر بر نقش زنگ  
مرد جنگی کاٹے کیا تصویر زنگ

نیزہ بر گیر و ہیا سوئے دغا

نیزہ لے اور جنگ کو پہل لاکھام

امرو نہی جا بلانہ چوں کند

جا بلانہ حکم آخر کب چلائے

جاہل و گنج و سفیش خواندی

جاہل و ناداں تو سمجھا ہے پسر

جاہلی از عاجزی بد تر بود

جاہلی ہے عاجزی سے بھی بری

بے سگ بے دلق آسوئے دم

بے سگ بے دلق آگھر پر مے

تا سگم بند دز تو دندان و لب

تا لب و دندان سگ سے ہو رہا

لا جرم از زخم سگ خستہ شوی

زخمی کر ڈائے کا کتا ستر بے

تا سگش گرد و حلیم و مهر مند

تا کہ کتا نرم ہو، ہو جائے رام

سگ بشور دازین ہر خرگے

کتے پھلا میں نہ کیونکر، واقعی

کہ گفتیم کہ چنیں کن یا چنناں  
ایسا اور دیا جو تھا میں نے کہا

عقل کے حکمے کند پر چوب زنگ  
عقل کب حاکم ہے ہر خوب و سنگ

کا کے غلام بستہ دست اشکستہ پا

اور کہے ہاں پاشکستہ اسے غلام

خالقے کو اختر و گردوں کند

وہ خدا جو چرخ اور تارے بنائے

احتمال عجز بر حق را تندی

عجز کا شک ہے تجھے معبود پر

عجز نبود و رقدر و ر خود شود

قدر میں ممکن ہے کیونکر عاجزی

ترک مے گوید قنق را از کرم

ٹوک جیسے یوں کہے مہمان سے

وز فلاں سو اندر آہیں با ادب

اس طرف سے گھر کے اندر بھرتو آ

تو بھکیں آں کئی بر در روی

تو غلات اس کے جو پیٹے سوئے د

آپنچناں رو کہ غلاماں رفتہ اند

اس طرح جل جس طرح گذرے غلام

تو سگے با خود بری یارو ہے

تو جو کتا لائے اور اک لومڑی

غیر حق را گر نبا شد اختیار  
 غیر حق کے گر نہیں ہے اختیار  
 چوں بھی خانی تو دندان برعدو  
 دانت کیوں دشمن پہ ہے تو پیستا  
 گرز سقف خانہ چو بے بشکن  
 گھر کی چھت سے ٹوٹ جائے گز کھلی  
 بیج خشم آیدت بر چوب سقف  
 کیا کوئی پر غصہ آتا ہے تجھے  
 کہ چرا بر من زود دستم شکست  
 ہاں میرا کیوں ہاتھ توڑا کیوں گری  
 او حد و جان و خصم تن بد است  
 وہ عدوئے جان و تن تھا بر ملا  
 کو دکان خرد را چوں می زنی  
 چھوٹے بچوں کو جو تو ہے مازنا  
 آنکہ دزد و مال تو کوئی بگیر  
 چور کو دیتا ہے حکم دار و گیر  
 و آنکہ قصد عورت تو می کند  
 قصد کوئی تیری عورت کا کرے  
 در بیاید سیل درخت تو برد  
 بیل اگر اسباب سے جائے بہا  
 گر بیاید باد و ستارت رلود  
 گر ہوا پکڑی اڑا کرے کئی

خشم چوں می آیدت بر جرم دار  
 غصہ کیوں مجرم پہ آجاتا ہے بار  
 چوں بھی بینی گناہ و جرم ازو  
 اُس سے ہو جاتی ہے جب کوئی خطا  
 بد تو افتد سخت مجروح کند  
 اور گرے تجھ پر کرے مجروح بھی  
 بیج اندر کین او باشی تو وقف  
 یا تو بھر جاتا ہے اُس کے کینہ سے  
 تا چرا بر من فتاد و کرد پست  
 پست کیوں مجھ کو کیا کیوں آپڑی  
 قاصد اور بند خون من بد است  
 قصداً اُس نے خون سے میرا کیا  
 چوں بزرگاں را منزہ می کنی  
 چھوڑتا کیوں ہے بزرگوں کو بتا  
 دست و پایش را بہر سازش سیر  
 دست دلا کاٹو، گرد اُس کو اسیر  
 صد ہزاراں خشم از تو سرزند  
 اُس پر غصہ کس قدر آئے تجھے  
 بیج یا سیل آورد کینے خرد  
 دھنی اُس سیل سے ہو تجھ کو کیا  
 کے ترا باد و دل خشی نمود  
 غصہ آتا ہے ہوا بہ بھی کھی

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| خشم در تو شد بیان اختیار       | تا نگوئی مجبوریانہ اعتذار     |
| بے یہی غصہ بیان اختیار         | عذر کیوں ہے جبروں کی طرہ یار  |
| گر شتر باں شتر سے رامی زند     | آں شتر قصد زندہ می کند        |
| جب شتر باں ہے شتر کو مارتا     | مارنے والے پہ ہوتا ہے خفا     |
| خشم شتر نیست یا آلہ چوپا و     | پس ز مختاری شتر بردہ است بو   |
| خشکیں ہوتا نہیں وہ چوب پر      | آئے بونے اختیار اُس کو مگر    |
| ہمچنین گریسے سنگے زنی          | بر تو آرد در دگر دو منشنی     |
| جب یہ بھی کہتے کو تو ہے مارتا  | حملہ کرتا ہے وہ تجھ پر بر ملا |
| سنگ را گر گیرد از خشم توست     | چوں تو دوری و ندارد از تو دست |
| سنگ پر غصے سے ہوگا حملہ در     | دور تر قابو سے تجھ کو دیکھ کر |
| عقل حیوانی چہ دانست اختیار     | ایں لگوئے عقل انساں شرمدار    |
| عقل حیوانی نہ جانے اختیار      | یہ نہ کہ اے عقل انساں ہوشیار  |
| روشنست اس یک از طعم سحر        | آں خوردہ چشم بر بند و ز نور   |
| جیسے سحری کھائے کوئی سبھم      | روشنی سے بند ہوں آنکھیں ہم    |
| چونکہ کلی میل آں خور نیست      | رو بتاریکی کند کہ روز نیست    |
| چونکہ کھانے کی ہے رغبت بالیقین | کہ رہا ہوا ہے اندھیرا دن نہیں |
| صرص چوں خورشید را نہاں کند     | چہ عجب گر پشت بر بہاں کند     |
| صرص جب خورشید کو پنہاں کرے     | کیا عجب پنہاں دیلوں کو رکھے   |
| ایں مثل بشنو مشو منکر بداں     | اختیار خویش را در امتحاں      |
| یہ مثل سن اور منکر ہو نہ ہاں   | ہے ترا قابو سے مشرک امتحان    |

## تقدیر اور امتحانِ بندہ

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| گفت دزدے شخنہ را کای پادشاہ     | آنچہ کردم بوداں حکم را کہ      |
| شخنہ سے بولا یہ چور اسے پادشاہ  | جو کہا میں نے، وہ تھا حکم اگر  |
| گفت شخنہ آنچہ من ہم می کنم      | حکم حق است آدو پر ہم روشنم     |
| شخنہ بولا میں ہوں جو کچھ کر رہا | وہ بھی ہے لاریب حکم کبریا      |
| از دکانے گر کسے تر بے برو       | کایں ز حکم ایزد است آباخود     |
| گر دکان سے کوئی اک مولیٰ اٹھائے | اور اُسے علم خداوندی پتا لگے   |
| بر سرش کوئی دوسرہ مشرت گرہ      | حکم حق است اینکہ اینجا باز نہ  |
| اُس کے سر پر دو جھائے دوسرا     | اور کہے رکھ، یہ بھی ہے حکم خدا |
| در یکے ترہ چو اس عذر لے فضول    | می نماید نزد بقائے قبول        |
| ایک مولیٰ پر ترا عذر اے فضول    | ایک کٹھنہ واجب نہیں کرتا قبول  |
| چوں بدیں قدر اعتمادی می کنی     | گر دمار و اژدہا بر می مئی      |
| عذر پر اسے ہے کیوں بھولا ہوا    | اژدہ ہے اور سانپ میں ناحق گھرا |
| ز اینچنین عذر لے سلیم یا نبیل   | خون مال و زن ہمہ کردی سبیل     |
| ایسے ہی عذروں نے بیزے بے سخن    | کروٹے سب قفت جان و مال و زن    |
| ہر کسے پس سبب تو بر کند         | عذر آرد خویش را مضطر کند       |
| اب کوئی گر تیری مو بچھیں کچھ لے | ہو کے مضطر عذر ایسے ہی کرے     |
| حکم حق گر عذر می شاید ترا       | پس بیاموز و بدہ فتویٰ مرا      |
| حکم حق میں ہے مناسب عذر اگر     | تو بتا! فتویٰ مجھے دے بے ہنر   |
| کہ مرا صد آرزو و شہوت است       | دست من بستمہ ز بیم و حدیث است  |
| میں میری سو حسرتیں اور حرص بھی  | خوف سے یکن ہے مجھ کو عاجزی     |

|                              |                                  |
|------------------------------|----------------------------------|
| پس کرم کن عذر را تعلیم ده    | بر کشا از دست و پائے من گره      |
| پس کرم کر عذر وہ مجھ کو سکھا | کھول دے لہذا میرے دست و پا       |
| اختیار سے کردہ تو پیشہ       | کا اختیار سے دارم و اندیشہ       |
| اختیاری ہے ہر اک پیشہ ترا    | اختیاروں میں ہے اندیشہ ترا       |
| ورنہ جوں بگزیدہ آں پیشہ را   | از میاں پیشہ ہا اے کہ خدا        |
| ورنہ کیوں پیشہ کیا یہ اختیار | اور پیشوں سے ہوا کیوں رستگار     |
| چونکہ آید نوبت نفس و ہوا     | بیت مزوہ اختیار آید ترا          |
| نوبت حرص و ہوا آئے جو بار    | میں مردوں کا ہو مجھ کو اختیار    |
| جوں برد یک خمہ از تو یار سود | اختیار جنگ در جانت کشود          |
| ایک حجت بھی جو لے جائے ترا   | اختیار اُس سے کرے جلا دہا        |
| چونکہ آید نوبت شکر و نعم     | اختیار ت نیت و ز سخی تو کم       |
| بہر شکر نعمت پر ورد گار      | کم ہو پتھر سے بھی مجھ میں اختیار |
| دو زخت را عذر اس باشد نفس    | کا ندریں سوزش مرا معذور ہیں      |
| عذر تو دورغ سے بھی بیشک کرے  | بس تو رکھ معذور سوزش سے بے       |
| کس بدیں حجت جو معذرت خدا     | وز کف جلا دایں ورت نداشت         |
| ان دلیلوں سے ہو کب معذور تو  | ہو کف جلا دے سے کب دور تو        |
| جوں ہیں داور جہاں منظوم شد   | حال آں عالم یقین معلوم شد        |
| جب اسی صورت سے ہے نظم جہاں   | اُس جہاں کا حال بھی ہے سب جہاں   |

## جبرمی کی باتوں کا جواب

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| آں یکے بر رفت بالا ئے درخت    | می نشاندا و میوہ را دزدانہ سخت |
| چرطہ گیا اک شخص چھپ کر پیر پر | اور گرائے میوے اُس نے توڑ کر   |



|                               |                                  |
|-------------------------------|----------------------------------|
| از خدا شرمیست گو چہ می کنی    | صاحب باغ آمد و گفت اے دُئی       |
| کہ خدا سے شرم ایہ کرتا ہے کیا | مالک باغ آیا اور کہنے لگا !      |
| گر خورد خرما کہ حق کردش عطا   | گفت از باغ خدا بندہ خدا          |
| گر عطائے حق سے یوں میوے جوں   | یو لاء ہے باغ خدا میں بندہ ہوں   |
| بخل بر خوان خداوند غنی        | عامیانہ چہ ملامت می کنی          |
| بخل ہے خوان الہی پر بکے       | عامیانہ تو ملامت کیوں کرے        |
| تا بگویم من جواب بگو احسن     | گفت اے ربیک بیا در آں کس         |
| دوں جواب اس کو مثال بگو احسن  | یو لاء خادم ادھر تو لار کس       |
| میزدش بر پشت پہلو چوب سخت     | پس بہتیش سخت آدم برد رخت         |
| تخت دہلو پر لگا دو مارے       | پھر اُسے مضبوط باندھا چرٹ سے     |
| می کشی این بے گنہ را زار زار  | گفت آخر از خدا شکر بدار          |
| بے گنہ کو مارتا ہے اس قدر     | یو لاء اے ظالم خدا سے شرم کر     |
| میزند بر پشت دیگر بندہ خوش    | گفت کہ چوب خدا میں بندہ خوش      |
| دوسرے بندے کو ہوں میں مارتا   | یو لاء میں بندہ ہوں بے چوب خدا   |
| من غلام آلت و فرمان او        | چوب حق و پشت پہلو آں او          |
| میں غلام و آلہ حق ہوں الٰہی   | پشت دہلو بھی اسی کے چوب بھی      |
| اختیار بہت اختیار بہت اختیار  | گفت تو بہ کردم از جبر اے عیار    |
| واقعی ہے اختیار اور اختیار    | یو لاء تو بہ جبر سے کرتا ہوں یار |
| اختیارش چوں سوالے زیر گرد     | اختیارش اختیار بہت کرد           |
| یوں نہاں ہے گرد میں جیسے سوار | اختیار اس کا ہے پورا اختیار      |
| امر شد بر اختیار اے مستند     | اختیارش اختیار ماکند             |
| حکم اس کا اختیار دں پر ہوا    | اختیار اس کا ہمیں بھی ہے ملا     |

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ہست ہر مخلوق را در اختیار       | حاکم بر صورت ہے اختیار        |
| ہی اسی سے تقدیر مخلوق کی        | قادری ہے اختیاری ہے وہی       |
| تا بدگر فتنہ گوشش اوزیدنا       | ناکشد ہے اختیار سے صید را     |
| کان بکڑے، زید کو دے ایک باز     | تا وہ کھینچے صید کو ہے اختیار |
| اختیارش را کند او کند           | یک کھینچ آتے صانع صمد         |
| اختیار اس کا ہے اس کی کند       | صنع حق گر توڑ دے آلہ کا بند   |
| ہے سگے دام چوں صیدی کند         | اختیارش زید را قیدی کند       |
| ہے سگ اور ہے مال کرے قید اسے    | اختیار زید کرے قید اسے        |
| واں مصور حاکم خوب ہے بود        | آں دردگر حاکم جو ہے بود       |
| ہے مصور حاکم تصویر ہی           | ہے حکومت چوب پر اختیار کی     |
| ہست بنا ہم بر آلت حاکم          | ہست آہنگر بر آہن قیمتی        |
| آلہ پر حاکم ہر اک مہار ہے       | لوہے پر غالب ہر اک لوہار ہے   |
| ساجد آید ز اختیارش بندہ وار     | سودا را باشد کہ چندیں اختیار  |
| اس کو سجدے بھی کریں سب بندہ وار | یہ نہیں ہوتا کہ اتنے اختیار   |
| لفی نکند اختیار سے را ازاں      | قدرت تو بر جمادات آنچنان      |
| کر نہیں سکتی وہ لفی اختیار      | گر جمادی پر ہے قدرت بیشمار    |
| کے جمادی را از آںہا لفی کرد     | قدرت تو بر جمادات از نبرد     |
| کہا کرے لفی جمادی تو سپر        | تقد کو قدرت ہے جمادی پر مگر   |
| کہ نباشد نسبت جبر و ضلال        | خواستش می گوئے برو جہ کمال    |
| جبر اور کراہی سے نسبت ہے کیا    | یہ کمال خواہش حق ہے فنا       |

سے یعنی صاحب اختیار کو ۱۲

سے یعنی پتھر، لکڑی اور لوہے وغیرہ پر \*

چونکہ گفتنی کفر من خواہد است  
 کفر ہے خواہش سے اس کی کیا کہا  
 زانکہ بخواد تو خود کفر تو نیست  
 بے تری خواہش کے کب ہے کفر بھی  
 امر عاجز را قہقہ است و ذمہ  
 ہے برا عاجز کو اگر تو حکم دے  
 گا و گر پوئے نگیردی ز منند  
 راستے میں، بیل اگر ڈالے جو  
 گا و چوں معذور نبود در فضول  
 جب نہیں معذور یہ گا در فضول  
 چوں دم زنجیر سر را بر مہند  
 باندھا کیوں سر جب نہیں بیمار تو  
 جہد کن گر جام حق یابی لوی  
 سعی کرے۔ جام حق سے تازی  
 آنگہ آں مے را بود کل اختیار  
 پھر اسی مے پر ہے بار اختیار  
 ہرچہ گوئی کفہ مے باشد آں  
 تیرا کہتا ہوگا مے کی گفتگو  
 کے کند آں مست جز عدل و صواب  
 مست کا ہر کام ہے عدل و صواب  
 جادواں فرعون گفتند ہمیت  
 ہو گا فرعون سے۔ تو باز آ

خواہ خود را نیز ہم می دال دست  
 خود کر اپنی بھی خواہش پر ذرا  
 کفر بخوادش تناقض گفتنی است  
 کفر ہے خواہش کے۔ یہ اچھی کہی  
 خشم بدتر خاصہ از رت رحم  
 غصہ بدتر ہے، پھر اس اللہ سے  
 یا مہم کا مے کو نیرد شد نثرند  
 جو جوئے لے لے، وہ ہے بد بخت کیا  
 صاحب و از چہ معذور است و ل  
 عذر کیا ہوگا سنے دانے کا قبول  
 اختیارات بہت بر سبب مخند  
 اپنی مونچھوں پر دہنس مکار تو  
 بخود دے اختیار آنگہ شوی  
 تاملے ہے اختیار ہی، بے خودی  
 تو شوی معذور مطلق مست وار  
 اور تو معذور مطلق مست وار  
 ہرچہ روئی رفته مے باشد آں  
 ذمہ دے ہوگی۔ گو جھاڑ یگا تو  
 کہ ز جام حق چشیدہ است و شراب  
 جام حق سے اس نے چکھی ہے شراب  
 مست را روانے دست پائے نیست  
 مست کا تھادہ، تھکی نہ فکر دست و پا

دستِ ظاہر ہے ہستِ کائنات  
دستِ ظاہر اس کا سایہ میں برا  
خانہٴ دل را فرد گیر و تمام  
اس نے گھیرا خانہٴ دل کو تمام

دستِ پائے مائے آنِ اجدہست  
میں شرابِ اُس کی ہمارے دست و پا  
چوں بسرِ شد ز جامِ اودام  
چڑ گئی جب سر پہ وہ صبا نے جام

## مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ کی تفسیر

بہر آں نبود کہ منیل کن رواں  
اس لئے کب ہے کہ تو کاہل ہے  
کا نذراں خدمتِ فزول شو مستعد  
تا کہ تو خدمت پہ آمادہ رہے  
کار کا رتست بر حسبِ مراد  
حسبِ مرضی کام سب تیرے میں ہاں  
کا نیچہ خواہی و آ نیچہ جوئی آں شود  
کیونکہ ہو ہر کام حسبِ مدعا  
حکمِ حکمِ اوست مطلق جاوداں  
تو پھر اس کا حکم ہے باقی سدا  
بر نگردی مہند گانہ گردِ او  
مثلِ بندہ کیوں نہ گردِ اُس پھرے  
خواستِ آنِ اوست اندرِ گرد گیر  
صرف ہوتا ہے وہی صورتِ پائے  
تا بریزد بر سرتِ احسان وجود  
تا کہ وہ تجھ پر کوئی احسان کرے

قول بندہ ایش شاء اللہ کاں  
قول بندہ: جو خدا چاہے کرے  
بہرِ نخر نصبت برا خلاص و جد  
بلکہ ہے خلاص و کوشش کے لئے  
گر بگویند آ نیچہ میخو اہی تو راد  
ہاں اگر قدرت یہ کہدے ایچواں  
آنکہ از منیل شوی جائز بود  
پھر اگر سستی کرے تو ہے روا  
چوں بگویند ایش شاء اللہ کاں  
جب کہیں، وہ ہو گا جو چاہے خدا  
پس چہرہ صدمہ اندر و ردا  
پھر تو کر کے کوششیں سو طرح سے  
گر بگویند آ نیچہ می خواہد وزیر  
گر کہیں تجھ سے کہ جو چاہے وزیر  
گردِ او گرداں شوی صدمہ زود  
گرد تو سو سو طرح اُس کے پھرے

ایں نہ باشد جستجوئے نصیر و  
 جستجو کی، تو صحت ہی نہیں  
 منعکس اِتراک و خاطرے غوی  
 ٹوٹ دیا ہے لہم و فکر کو  
 چسیت یعنی باجرا و کتریشیں  
 ہونہ اُس کے غیر سے پھر آشنا  
 گو کشد دشمن رہا نہ جان دوست  
 مارے جو دشمن کو چھوڑے دوست کو  
 یادہ کم رو خدمت او پر گزیں  
 ہونہ گمراہ۔ ہی اُسی کا خدمتی  
 ساشوی نامہ سیاہ و رُسے زرد  
 تاسیر نامہ نہ ہو جائے تدا  
 غیر اور انہیت حکم و دسترس  
 دسترس کب غیر کو اُس کے ہے  
 پُر امید و چست و با مشرت کند  
 اور پُر امید و چست و اہل شرم  
 ہست تبدیل و نہ تاویل ہست آں  
 وہ تو ہے تبدیل، ہے عاویل کب  
 تا بکیر و تا امید آں را و دوست  
 تاکہ جو مایوس ہو۔ پکڑے اُسے

یا گر پزی از وزیر و قصر او  
 یا تو ماینگ نہ پھر اُس کے قریبی  
 باز گو نہ زیں سخن کاہل شوی  
 کیا تو آٹا سست ہوگا سوچ تو  
 امرا میراں فلاں خولچہ سست ہیں  
 حکم اُس خواجہ کا ہے جب کھل گیا  
 گرد خواجہ گرد چوں مران اوست  
 گھیر اُس خواجہ کو جس کا حکم ہو  
 ہرچہ او خواہد بہاں خواہی نہیں  
 جو وہ پاپ ہے تو یہی کوشش کرو ہی  
 نے جو حاکم اوست گرد او ملگرد  
 ہونہ ہو حاکم، نہ اُس کے پاس چا  
 چونکہ حاکم اوست اور اگیر و پس  
 جب وہی حاکم ہے بس تو گھیرے  
 حق بود تاویل کاں گرمیت کند  
 حق ہے وہ تاویل جو کرتی ہے گرم  
 در کند سردت حقیقت ایں ہذاں  
 سرد جو کر دے تجھے۔ کر فور اب  
 ایں برائے گرم گردن آمدہ ہست  
 ہے، آئیے گرم کرنے کے لئے

لے یعنی "ایش مشاء اللہ کان"

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| معنی قرآن زقرآن پڑھیں         | وہ کسے کا نقش زدہ است اندر ہوس |
| معنی قرآن سمجھ قرآن سے ہیں    | اور اس سے جس نے پھونکی ہو ہوس  |
| پیش قرآن گشت قربانی و بہت     | تا کہ عین روح آن قرآن عہدہ است |
| جو کہ قرباں ہو گیا قرآن پر    | ہو گیا قرآن جان اس کی پس       |
| روغنے کو شد خدائے گل بگل      | خواہ روغن پڑے کن خواہی تو گل   |
| ہو گیا روغن جو پھولوں میں فنا | سونگھ پڑ روغن کی یا گل کی فنا  |

## جَفَّ الْقَلَمُ وَكُتِبَ أَنْ لَا يَسْتَوِيَ الطَّاعَةُ وَالْمَعْصِيَةُ کی تفسیر

|                               |                               |
|-------------------------------|-------------------------------|
| بہر تحریر نیست بر شغل ہم      | بہمچنین تاویل قد جفَّ القلم   |
| تا تجھے ہو حرمیں اشغال اہم    | ہے یہی تاویل قد جفَّ القلم    |
| لائی آں ہست تاخیر و جزا       | پس قلم نبوشت کہ ہر کار را     |
| جس کے لائق تھی جو تاخیر و جزا | پس قلم نے جگہ کاموں کو لکھا   |
| راستی آری سعادت زایدت         | کہ روی جفَّ القلم کثر آیدت    |
| گرتے سیدھا سعادت ہو بہم       | گرتے ٹیڑھا ہو کج جفَّ القلم   |
| بادہ نوشی مست شد جفَّ القلم   | بچوں پر زدی دست شد جفَّ القلم |
| نئے پئے تو مست ہو جفَّ القلم  | جب چمکے دست ہو جفَّ القلم     |
| بہج معزول آید از حکم سبق      | تو رواداری روا باشد کہ حق     |
| پتے حکموں سے وہ عاجز ہو گیا   | کیا خدا سے تو یہ رکھتا ہے روا |

سہ یعنی قلم خشک ہو گیا۔ اور اس نے لکھا کہ بندگی اور گناہ پر بر نہیں ہوتے

|                                 |                               |
|---------------------------------|-------------------------------|
| ظلم آسے مذہبی جفت القلم         | عدل آسے بدخوری جفت القلم      |
| ظلم سے جفت القلم ادبار دے       | عدل کو جفت القلم سے چل لے     |
| گور دست من ابروں رقت کار        | پیش من چندیں مسیا چندیں مزار  |
| جب نہیں حاصل کجے کچھ اختیار     | آنہ میرے سامنے زار و نزار     |
| بلکہ آں معنی بود جفت القلم      | نیست یکساں نزاد و عدل و ستم   |
| بلکہ میں یہ معنی جفت القلم      | ہیں آسے یکساں نہیں عدل و ستم  |
| فرق نہاد مسمیان خیر و شر        | فرق نہاد م زید و زبد بتر      |
| خیر و شر میں فرق ہے میں نے رکھا | فرق ہے بد اور بدتر میں پڑا    |
| ذرّہ گرد تو افزونی ادب          | با خدا زیارت بداند فضل رب     |
| ایک ذرّہ گر بڑھے کچھ میں ادب    | دست سے اپنے تو کچھ فضل رب     |
| قدر آں ذرّہ ترا افزوں دید       | ذرّہ چوں کو ہے قدم بیرون خند  |
| ہو بقدر ذرّہ افزونی کچھ         | ذرّہ مثل کوہ پھر آگے بڑھے     |
| بادشاہی کہ پر ہمیشہ تخت او      | فرق نہاد از امین و ظلم جو     |
| مکراں وہ جس کے آگے بالیتیں      | فرق ظالم ادا میں میں کچھ نہیں |
| آنکہ می لزوز میسم ردّ او        | و آنکہ طعنہ می ز تدبیر جدا او |
| ایک لڑے دوسرے کے خوف سے         | ایک طعنہ باپ دادا کو بھی دے   |
| فرق نکند بہر دو یکا خد برش      | شاہ نہاد خاک تیرہ بر سرش      |
| فرق دونوں میں نہ کچھ سلطان کرے  | وہ نہیں شہ خاک اس پر ڈال دے   |
| ذرّہ گر چہد تو افزوں شود        | در ترانہ دے خدا موزوں شود     |
| ذرّہ بھر ہو گرتی کوشش سوا       | تو لے اس کو ترا دے خدا        |
| پیش اس شاہاں ہمیشہ جان کنی      | بہنجہ زایشاں ز عذر و روشنی    |
| آگے ان شاہوں کے کوشش کچھ بھی کر | یہ تو ہیں صدق و دغا سے بیخبر  |

|  |                               |
|--|-------------------------------|
| گفت غمانے کہ بد گوید ترا   | ضائع آرد خدمت را سا لہا       |
| چغلی جب غماز کوئی کھائے گا   | خدمتیں برسوں کی وہ دیگا بھلا  |
| پیش شاہ ہے کہ سمیع ہست بصیر  | گفت غمازاں نہ باشد جاگیر      |
| اس کے آگے جو ہے سلطان تو کی سلطہ   | کب کسی غماز کی پسیری چلی      |
| جملہ غمازاں ز آں آئیں شدند   | سوئے ما آئند افزا میںد پسند   |
| ہو گئے غماز سب اس سے بڑاں  | تو نصیحت کر کے آئے میرے پاس   |
| بد بھی گویند مشہ را پیش ما   | کہ برو جفت اقلیم کم کن وفا    |
| کرتے ہیں ہم سے بڑائی شاہ کی  | کم وفا کرے مقدر میں بھی       |
| معنی جفت اقلیم کے ایں بود  | کہ جفا یا با وفا یکساں بود    |
| یہ کہاں ہیں معنی جفت اقلیم   | اور وفاؤں کی وفا جفت اقلیم    |
| بل جفا را ہم جفا جفت اقلیم   | واں وقار اہم وفا جفت اقلیم    |
| ہے جفاؤں کی جفا جفت اقلیم  | اور وفاؤں کی وفا جفت اقلیم    |
| عفو باشد یک کو فتر امید  | کہ بود بندہ ز تقوایے روسپید   |
| عفو ہے، امید کی خوبی کہاں  | سرخروئی تو ہے تقوے سے عیاں    |
| دزد را اگر عفو باشد جاں برد  | کے وزیر و خازن محزن شود       |
| ہو معافی چور کو تو جاں بچے   | پر اسے مال و خزانہ کون دے     |
| اے امین الدین رہائی بیا  | کہ امانت رست بہر تاج دولہا    |
| اے امین الدین ملے رہائی تو آ   | ہے، ماں سے تیری بہر تاج دولہا |
| پور سلطان گر برد خاشن شود  | آں سرش از تن بدان بٹن شود     |
| ہو اگر شہزادہ، خاشن شاہ کا   | سر وہ اس کا کاٹ لیگا بر ملا   |
| ملہ یعنی مکھن والا اور دیکھنے والا۔ خدا۔ جو ظاہر و پوشیدہ حالات سے بالکل واقف ہے |                               |
| ملہ = مولانا کا کوئی مسمود ذہنی یا خارجی ہے + ملہ عجبند +                        |                               |



|                             |                                 |
|-----------------------------|---------------------------------|
| دولت انرا میرے طال بقا      | در غلام ہند فے آرد وفا          |
| دیگی دولت زندگانی کا پیغام  | اور کرینگا گردنا کوئی غلام      |
| در دل سالارا صد رضا ست      | چہ غلام اربور سے سگ ہوا ست      |
| خوش ہو اُس سے ملک خانہ سدا  | یہ تو کیا۔ کچھ بھی ہو کر با وفا |
| گر بود خیرے چہ پیر و زل کند | زیں کہ سگے بوسہ پر پوزش زند     |
| شیر ہو تو جانے کیا دیدے صلا | کچھ کے منہ کو یہ جب ہے جو متا   |
| صدقی او بیخ جفا را بر کشد   | در بود وزشے کہ خدمتہا کند       |
| صدقی اُس کا جڑ جفا کی توڑے  | چور بھی جب صدق سے خدمت کرے      |
| زاکم وہ مردہ بسوئے او تہافت | چوں فضیل رہنے کو راہ یافت       |
| اُس کی حاجت پوری قوت صبر سے | جب فضیل راہوں عادت ہوئے         |
| روس یہ کردند از صبر و وفا   | وانچہاں کہ سا جہاں فرعون را     |
| منہ دفا و صبر سے کالا کیا   | ساموں نے جس طرح فرعون کا        |
| آں بعد سالہ عبادت کے شود    | دست و پا وادند و در جزم و قود   |
| سو برس میں بھی یہ رہے کب سے | دست و پا ہر ایک نے کٹوا دئے     |
| کے چناں صدقے بدست آورد      | تو کہ چنبسلہ خدمت کر دے         |
| صدق ایسا کب بلا بخد کو اخی  | تو نے کی پنجہ برس تک بندگی      |

## ایک روش کی کہانی

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| چوں بدید او خود غلام بہتر سے | آں کے گستاخ رواند بہر سے     |
| اُس کے دیکھا بندہ اک سودا کا | اک ہراتی شوخ دل والا جو تھا  |
| رکھے کر د او سوئے قبلہ آسمان | جامہ اطلس کمز زیں رواں       |
| دیکھ کر سوئے فلک بولا وہ زار | کپڑے اطلس کے تھے پٹکا زرنکار |

چوں نہا موزی تو بندہ داشت  
 تو ذرا بندہ نوازی سیکھے  
 زیں رئیس و اختیار شہرما  
 اس ریش شہر سے جو ہے سخی  
 در زمستان لزل لرزاں از ہوا  
 اور ہوا سے جاڑے میں ٹھٹھا ہوا  
 جرائے ہمو و از لستری  
 بس اسی قوت سے جرات ایسی کی  
 کہ ندیم حق شد اہل معرفت  
 جو ندیم حق ہوا اہل معرفت  
 تو لکن بچوں تو مدامی آل سند  
 تو نہ کر اس کی سند کب دی تھے  
 گر کسے تاجے دہا و داد سر  
 سر دیا اس نے اکوئی دے تاج ہی  
 منہم کہ دو پہلستش دست و پا  
 دیکے تہمت اُس کے ہاندھے دست و پا  
 کہ دفعینہ خواجہ ہمسائیہ زود  
 ہاں تباؤ تم دفعینہ خواجہ کا  
 ورنہ ہر دم از شہاد دست لساں  
 ورنہ کالوں کا زباں اور ہاتھ کو  
 روز و شب شکنجہ و افشار و درو  
 رات دن اُن کو شکنجے میں رکھا

کاسے خدازیں خواجہ صاحب شن  
 اسے خدا اس خواجہ پر بود سے  
 بندہ پر و درون بیاموزاے خدا  
 اسے خدا تو سیکھ بندہ پروری  
 بود محتاج و پرہنہ بے لوا  
 سخاوت محتاج و پرہنہ بے لوا  
 انبساطے کرد آں از خود یری  
 سخاوت خود رفتہ وہ اور گستاخ بھی  
 اعتمادش بر ہزاراں موہبت  
 اعتماد اُس کو ہو بخشش بہ بہت  
 گر ندیم شاہ گستاخی کند  
 گر ندیم شاہ گستاخی کرے  
 حق میان داد و مہاں بہ از کر  
 دی کر حق نے اسے بچے سے بھلی  
 تاجیکے رونے کہ خشاہ آتھو جدرا  
 خواجہ پرہاک دن ہوا سلطان خفا  
 واں غلاماں راشکنجہ می نمود  
 اور غلاموں کو شکنجے میں کسا  
 ستر و یامن بگوئی دلے خساں  
 بھید جو اُس کا ہے سب مجھ سے کہو  
 مدت یک ماہ شاں تغذیب کرد  
 اک بیٹے تک جو ایسی دی سزا

پارہ پارہ کردشان و یک غلام  
 مکلف محرم ہو گیا اک اک غلام  
 گفتش اندر خواب با تفت کا کیا  
 بولا با تفت خواب میں گستاخ سے  
 اسے دریدہ پوستین یوسفیاں  
 تو نے بھاڑی یوسفوں کی پوستیں  
 زانچہ میبانی ہمہ روزہ بیوش  
 جو بے دن بھر وہی کر زیب تن  
 فعل تست اس غصہاٹے دمدم  
 میں یہ پتلا فعل غصے دم دم  
 کہ نگر دشتت ما از رشد  
 راستی سے اپنی سنت کیا بٹے  
 کارکن دیو سلیمان زندہ است  
 ہے سلیمان زندہ، تو بھی کام کر  
 چوں فرشتہ گشت از تیغ ایمین است  
 ہو فرشتہ تیغ سے پائے اماں  
 از سلیمان بیچ اور اخوت نیست  
 بھر سلیمان سے ہو اس کو خوت کیا  
 حکیم او پر دیو باشد نے ملک  
 اس کے تابع دیو ہیں کب ہیں ملک  
 ترک کن ابی جبراکہ پس تنیست  
 ترک کردے جبر کو یہ ہے تنہی

راز خواجہ وانگفت از اہتمام  
 راز خواجہ کا کیا لیکن نہ عام  
 بندہ بودن ہم بیاموز و بسا  
 بندہ بننا بھی ذرا اب سیکھے  
 گر بدرد گرت آں از خوشی داں  
 بھیڑے بھاڑیکے تجھ کو بالیقین  
 زانچہ می کاری ہمہ سالہ نبوش  
 سال بھر جو بڑے اس سے رہ کن  
 ایں بود معنی قد جفت القلم  
 میں بھی تو معنی جفت القلم  
 نیک نیکی را بود بدراست بد  
 بد بدی کو نیک نیکی کے لئے  
 تا تو دیوی تیغ او بر زندہ است  
 دیو ہے تو، انکا تیغ تیر تر  
 وز سلیمان ایمین و از خوف رست  
 اور سلیمان سے نہیں بھرخوت ہواں  
 دشمن دیو است ان سے ایمینست  
 دشمن دیو اور فرشتہ بن گیا  
 رنج در خاکست نے فوق خاک  
 خاک میں ہے غم نہ بالائے ملک  
 تا ہدانی ستر ستر جبر چہ نیست  
 راز سے تا جبر کے ہو آگہی

ترک کن اس جبر جمع منبلاں

ترک کر اس کابلوں کے جبر کو

ترک کن معشوقی و کن عاشقی

چھوڑ معشوقی کو اور کر عاشقی

اے کہ در معنی ز شب خامش تری

رات سے تجھ میں سوا ہے خامشی

سہ بختیا نند پیشیت بہر تو

سہ ہلاتے ہیں وہ تیرے سامنے

تو مرا گوئی حسد اندر پیسچ

مہر سے کہتا ہے حسد بہرگز نہ کر

ہست تعلیم خساں اے بار سوخ

بے اثر تعلیم ہے نا اہل کی

خویش را تعلیم کن عشق و نظر

خود کو تو تعلیم کر عشق و نظر

نقش تو با نست شاگرد وفا

نقش ہی تیرا ہے شاگرد وفا

تا کنی مرغ خویش را خبر دینی

خود کو تو عاقل بناتا ہے اگر

متصل چوں شد دولت با آل حسن

گر عدل سے مل گیا ہے دل شرا

تا خبر یابی از اں جبر تو ہاں

جبر سے تا داقلیت تجھ کو ہو

اے گماں بردہ کہ خوب فالتی

یہ گماں کیا ہے کہ، چھتا ہے تو ہی

گفت خود را چند جوئی مشتری

دھونڈتا کیا ہے سخن کا مشتری

رفت رسولی ایشاں بہر تو

دقت کیوں کھوتا ہے تو تو ان کیلئے

چہ حسد آرد کے بر فوت بیج

جو ہوفانی کیا حسد اُس چیز پر

ہمچو نقش خوب کردن بر کلورخ

نقش کر دے جیسے ڈھیلے پر کوئی

کاں یو دکا نقش فی جرم الجھر

کیونکہ وہ ہوئے ہیں نقش کا گھر

غیر شرفانی کجا جوئی کجا

غیر فانی ہے تلاش اُس کی ہے کیا

خویش را بد خو و خالی می کنی

تو بناتا ہے تو بد خو و خالی

میں بگو مدراس از خالی شدن

خالی ہونے سے نہ ڈر کو کھر خدا

لے عدل سے مراد قرآن مجید ہے +

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| کم نہ خواہد شد بگودریاستی        | امر قل زان آمد است آراستیں     |
| کم نہ ہوگا یہ تو دریائے بڑا      | حکم قل ہے اس لئے اسے با وفا    |
| میں تلف کم کن کہ خشک ستلغ        | انصتوا یعنی کہ آیت را بلا غ    |
| کہ نہ منافع، عطف ہے، کفنی و      | علم خاموشی ہے، پانی اسے قضا    |
| ایں سخن رازک کن پایاں نگر        | ایں سخن پایاں ندر دے پسر       |
| چھوڑ اس کو کہ نظر انجام پر       | بات طوفانی بہت ہے اسے پسر      |
| بر تو میخندند و عاشق نیستند      | غیر کم اید کہ پیشیت بیستند     |
| ہنس رہے ہیں کہ یہ عاشق میں جسے   | غیرت آئی ہے کہ تیرے سامنے      |
| بہر تو نصرہ زناں ہیں دم بدم      | عاشقانت در پس پردہ کرم         |
| دم بدم تیرے لئے نالے کس          | تیرے عاشق میں کرم کی آرمیں     |
| عاشقان پنج روزہ کم تراش          | عاشق آں عشقان غیب یا ش         |
| تین روزہ عاشقوں کو بھول جا       | عاشقان غیب پر ہو میستلا        |
| سالہا زایشاں ندید می جہ          | کہ بخوردندت بخدعہ جہد پر       |
| اُن سے رک جہ نہ فائدہ آیا تیرے   | کر سے تیرے کشش پاتے رہے        |
| کام جستی بر نیاید هیچ کام        | چند ہنگامہ نہی بر راو عام      |
| اُن سے پورا کچھ نہ ہوگا تیرا کام | اُن یہ ہنگامے ترے اور راو عام  |
| وقتِ درد و غم بجز حق کو الیف     | وقتِ صحت جملہ یارند و حریف     |
| یار درد و غم میں ہے پردہ گار     | وقتِ صحت کے یہ سب ہیں غلسار    |
| خود نباشد مر تر از فریاد رس      | وقتِ درد و غم بجز حق و سچا رس  |
| کب کوئی فریاد رس ہوگا ترا        | وقتِ درد و غم بجز فضل خدا      |
| چوں ایاز از پوستیں گیر عسار      | پس ہماں درد و مرض را یادوار    |
| پوستیں سے لے تو عبرت چون یاز     | اُس مرض کو یاد رکھ اسے بے نیاز |

کہ گرفتہ ہست آں یازا در بدست  
ہے لئے جس کو ایلانہ مقفی

پوستیں آں حالت درد تو ہست  
پوستیں حالت ہے تیرے درد کی

## جبری کا مومن کو جواب دینا

کہ ازاں عاجز شد آں بچارہ مرد  
مردے چارہ بہت عاجز ہوا  
جملہ واکویم تمام زیں مقال  
کاکھوں تفصیلاً۔ تورہ جائے کتاب  
کہ ہداں فہم تو یہ یاد لشاں  
جس سے تیرے فہم میں پرورشنی  
زامد کے پیدا شود قانون کل  
جزو سے ملتا ہے کل کا راستا  
بھینس بجٹ ہست تاحشر کے پسر  
حشر تک باقی رہے گی اسے پسر  
مذہب الیشاں براقتا سے زہش  
اُن کے مذہب کا نہ سہر ملتا پتا  
پس رمیدھے ازاں راہ تبات  
بھاگنے اس راہ سے وہ بر ملا  
میدہ نشاں از دلائل پرورش  
پرورش اُن کی دلائل سے ہوتی  
تا بود مجوب از اقبال خصم  
اور نہ چھینے غیر کے اقبال سے

کافر جبری جواب آغاز کرد  
جب جواب کافر جبری سنا  
یک بر من آن جوابات و سوال  
میں اگر وہ سب سوال اور سب جواب  
زاں مہم تر گفتنی ہست ماں  
باقی اس سے بھی میں کچھ کہنی پڑی  
اند کے لقیم زان بحث غسل  
بحث ناقص سے ہے غھوڑا کہا  
در میان جبری و اہل قدر  
جبری و قدری میں ہے جو بحث پر  
گرومانے زد وقع خصم خویش  
ایک سے عاجز ہو تا دوسرا  
چوں ہموں شو شان ہوئے درجواں  
کر نکلنے کا نہ ملتا راستا  
چونکہ مقفی بدرواج آں روش  
تھا درواج اس کا جو فطرت کی خوشی  
تا نگرد ملزم از اشکال خصم  
تا نہ ملزم ہو کسی کے سامنے

تاکہ اس ہفتاد و دولت دوام  
 تاکہ یہ فرستے بہتر کا کلام  
 چوں جہاں ظلمتست غیب میں  
 ہے یہ ملک غیب و ظلمت بالیقین  
 عزت و مخزن بود اندر ہوا  
 قیمتی میں وہ خزانے دیکھو  
 تاقیامت ماند اس ہفتاد و دو  
 تاقیامت یہ بہتر رہ گئے  
 عزت مقصد بود اسے مستحق  
 عزت مقصد اسی میں ہے نہاں  
 عزت کعبہ بود آں ناحیہ  
 عزت کعبہ کا باعث اس فستا  
 ہر روش ہر رہ کہ آں نمود نیست  
 جو نہیں اچھی روشن اور خوبہ  
 اس روش خصم و حقود آں شدہ  
 یہ روشن دشمن ہے اور مینہ پناہ  
 صدق ہر دورہ بہ مینہ در روش  
 دلوں رستے سیدھے آتے میں نظر  
 در جواہر نیست می بند و سیر  
 گر مقلد کو نہیں ملتا جواب  
 کہ مہمان ماند اتدا اینجواب  
 ہاں جواب اس کا بڑے ہیں جاننے

در جہاں ماند الی یوم القیام  
 تاقیامت ہائیں دنیا میں دوام  
 از برائے سایہ می باید زمین  
 بہر سایہ لازمی تھی رک زمین  
 کہ برو بسیار باشد قفسا  
 جہن میں تائے ہوں بہت سارے گئے  
 کم نیاید مستلح را گفتگو  
 میں کے موجد بحث کرتے ہی رہے  
 تیج تیج راہ قصد را بہر حال  
 راستے بھیجہ ہوں اور غور حال  
 دزدی اعراب و طولی بادے  
 وہ عرب کے چور اور صحرا بڑا  
 عقیدہ او مالے در ہرنے مست  
 اس کے بھیجے بھی ہے را بہر کا خطرہ  
 تا مقلد در دوراہ حیراں شدہ  
 تا مقلد ہو دورا ہے پر تہا  
 ہر فریقے درو خود خوش منش  
 جن میں خوش ہیں را بہر و ان رہگذر  
 بر ہاندم تا بروز رستخیز  
 حشر تک کھاتا ہے پھر وہ بیک تاب  
 گر چہ از ماشد نہاں چہ صواب  
 ہم سے گوچہاں میں سیدھے راستے

|                                   |                              |
|-----------------------------------|------------------------------|
| پوز بند دوسوہ عشق است و بس        | وزند کے دسواں استبست کس      |
| دسویں کا منہ مسوے عشق ہی          | دسویں کو درندہ کے کیا کوئی   |
| عاشقے شو شاہد خوبی بجو ا          | صید مرغابی ہی کن جو بجو      |
| بن تو عاشق دھونڈا اچھا سانگا      | دھونڈ ندی مرغی آئی کر شمار   |
| کے بری زان آب کا بت راہرو         | کے کنی زان فہم کہ فہمت خورد  |
| آبرو جو ہے وہ کیا دے آبرو         | فہم کے دشمن سے کیا لے فہم تو |
| غیر اس معقولہ معقولہا             | یابی اندر عشق با فتر وہا     |
| عقلیں ان عقلوں سے بھی ہیں کچھ سوا | عشق میں پاٹیکا ان کو بے بہا  |
| غیر اس عقل کو حق را عقلہا است     | کہ بدال تدبیر اسباب شہاست    |
| عقل حق کی ہے جدا اس عقل سے        | جس سے جتنے ہیں سبب تیرے لئے  |
| تا بدیں عقل آوری از راق را        | زان دگر مفرش کنی الطباق را   |
| تا کہ ان عقلوں سے روزی پائے تو    | خوان اپنے ہر طرف پھیلانے تو  |
| عشر امثالیت دہد تا ہفت صد         | چوں بیاز می عقل در عشق صد    |
| دس سے بیکر سات سو تک عقل پائے     | عقل جب عشق خدا میں تو کنوئے  |
| آنزماں چوں عقلہا در باختند        | بر رواق عشق یوسف تاختند      |
| نوگوں لے جب اپنی عقلیں کی فنا     | عشق یوسف کا ہوا اُن کو عطا   |
| عقل شاں یک دم سند ساقی عمر        | سیرگشتند از خود باقی عمر     |
| عقل اُن کی لے لی ساقی عمر لے      | عمر بھر وہ عقل سے خارج ہے    |
| اصل صد یوسف جمال ذوالجلال         | اے کم از زن شو فداے آکمال    |
| اصل صد یوسف ہے حسن اس کا ہم       | نو فدا ہوا سہو اے عورت سے کم |
| عشق یوسف و بحث ایجان و بس         | کو ز گفت و گو شود فریاد رس   |
| غتم کر دیتا ہے بحثیں عشق بس       | گفتگو کا ہے وہی فریاد رس     |



|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| زہرہ نبود کہ کند ادا ما جہرا   | حیرتے آید ز عشق آں لطق را       |
| یہ کہاں طاقت کہ قصہ چھڑ دے     | لطق کو ہوتی ہے حیرت عشق سے      |
| گوہرے از کام او بیروں جہد      | گوہر سد گر جوابے وادہد          |
| منہ سے شاید گر پڑے گوہر کوئی   | گفتگو سے خوف رہتا ہے یہی        |
| جامہ باد از دہان افتد گہر      | لب بہ بندہ سخت اواز خیر و شر    |
| تاناہ مونی کوئی منہ سے گر پڑے  | خیر و شر سے بندہ ہونٹ اپنے رکھے |
| چوں نبی بر خوانیے بر مافضول    | بہچنانکہ گفت آں یار رسولؐ       |
| جب سناتے تھے ہمیں قرآن نبیؐ    | ہے روایت اک صحابیؓ سے یہی       |
| خواستے از ما حضور و صد وقار    | آں رسولؐ مجھے وقت تشار          |
| بس حضور قلب ہو اور شود وقار    | جاتے تھے وہ رسولؐ گردگار        |
| کز فواکش جان تو لرزاں شود      | آنجانکہ بر سر تر مرغی بود       |
| جس کے اڑنے سے ہو لرزش جانکی    | جیسے سر پر مرغ بیٹھا ہو کوئی    |
| تا نگیرد مرغ خوب تو ہوا        | پس نیازی بہیچ جنبیدن ز جا       |
| ہونہ ایسا۔ مرغ وہ سر سے اٹھے   | اور نہ تو اپنی جگہ سے ہل سکے    |
| تا بناید تا گہساں پڑو ہما      | دم نیاری زد بہ بندی سرفدا       |
| تا یکایک اڑے جائے وہ ہما       | کھانسی رو کی، دم نہیں تو مارتا  |
| بر لب انگشتہ منی یعنی خموش     | در گشت شیریں یگوید یا ترش       |
| لب پہ انگلی رکھ کے تو کدے خموش | کوئی شیریں بات بولے یا ترش      |
| بر ہند سر پوش و پر چوشت کند    | حیرت آں مرغست غلہ موشت کند      |
| چوٹیں بینا لائے ڈھکے سر پوش سے | ترش حیرت ہے جو بچہ کو چپ کرے    |

لے سداقی کا نغمہ علی ما و فیہم طیومرا

# سُلطان کا ایاز سے سوال کرنا

چیت آخر بھی بریت عاشقی  
 اُن پہ کیوں عاشق ہے کڑاے پاکباز  
 کردہ تو چارے را دین و کیش  
 جوتوں کو ہے دین و مذہب کر لیا  
 ہر دو را در حجرہ آویختہ  
 حجرے میں دونوں ہے لٹکے ہوئے  
 در عبادی می دی ستر کہن  
 ہونکتا پتھر میں ہے ستر کہن  
 می کشی از عشق گفت خود دراز  
 عشق کی کرتا ہے باتیں سرسبز  
 پوستیں گوئی فیض یوسف بہت  
 کرتا کس یوسف کا ہے باتیں سرسبز  
 جرم یکسالہ زنا در عشق خویش  
 جرم ظاہر اپنے یکسالہ کرے  
 عفو او را عفو داند از اکر  
 جانے اُس کے عفو کو عفو خدا  
 لیک در جادوست عشق و عفا  
 سحر کرتا ہے کہ اُس کا یقیں

اے ایاز میں مہر یا بر چارے  
 جوتوں پر کیوں کی میں بہن اے ایاز  
 ہچو مجنوں بر رخ لبلی عشق  
 نفیس تھا جس طرح یلا پر فدا  
 بادو کہنہ ہر جاں آویختہ  
 کہنہ دو چیزوں سے الفت ہے مجھے  
 چند گوئی مادو کہنہ تو سخن  
 کب تک بیان دونوں سے سرگرم سخن  
 چوں عرب ریح اطلال آ ایاز  
 جو عرب آثار کہنہ دیکھ کر  
 جبارقت ریح کہ امیر آصف بہت  
 ہے کس آصف کا یہ جوتا ناز میں  
 ہچو دزسا کہ شمار دبا کشیش  
 جیسے دسا پیشوا کے سامنے  
 تا بیاہزد کشیشش آں گناہ  
 بخش دے تا جرم اُس کے پیشوا  
 نیست آگہ آں کشیش از جرم و دام  
 جرم سے کہ پیشوا واقف نہیں

ملہ حضرت سلیمان کے وزیر کا نام +

سحر از یاروت و ماروتش کند

سحر ماروتی و ماروتی کرے

جذب صورت آتش در گفتگو

جذب صورت اس کو ذوق لعلی ہے

آنچنانکہ یار گوید پیش یار

جیسے کوئی یار بے پیش یار

زادہ اروے صداست صد بلے

سوالست اور سولی پر ہیں میاں

پیش گوینہ چہ نومردہ

قبر پہ بچے کی جوں نام کے

میتاید زندہ اور آں جہاد

زندہ وہ تربت نظر آئے اُسے

خوش نگرایں عشق سا صرناک

دیکھ تو جادو گری اس عشق کی

گوش دارد ہوش دارد وقت شور

گویا ہے یا ہوش و گوش لے ہونا

چشم و گوشے داند او خاشاک

جاتی ہے اس میں آنکھ در کان بھی

دمہم خوش می نہد با شک رو

وہ جھکا دیتی ہے رو کر اپنا سر

روئے نہادہ است بر پورچاں

اپنا منہ نیچے پوہ رکھتی نہ کھی

دوستی در رسم صد دوستی کند

عشق کو دوست بنائے وہم کے

صورتے پیدا کند در یاد او

صورت اس کی یاد میں پیدا کرے

راز گوید پیش صورت صد ہزار

بہید پھر کھولے قصور پر ہزار

نے بد انچا صورتے نہ سیکھے

جسم ہے کوئی نہ صورت ہے وہاں

آنچنانکہ مادر دل مردہ

مادر غم ناک کوئی رنج سے

راز با گوید بچد و اجتہاد

دل کی باتیں کوششیں کر کے

حی و قائم داند او آں خاک

زندہ ہے اس خاک کو وہ جانتی

پیش او ہر ذرہ ز آں خاک گور

ذرہ ذرہ اس کو خاک گور کا

مستمع داند بچد آں خاک را

سننے والا خاک کو ہے جانتی

آنچناناں بر خاک گور تازہ او

اس طرح اس خاک کو تازہ پر

کہ بوقت زندگی ہر گز چٹاں

یوں بوقت زندگی بھی نہیں

کم شود آں آتش و آں عشق و سوز  
 عشق کی وہ آگ کم ہو سر بسر  
 از حمادے ہم جمانے ز اپیکش  
 ہے جی ہنر کی بل جانے آسے  
 ماند خاکستر جو آتش رقت تفت  
 رہ گئی راکھ آگ کے بجھنے سے یار  
 عشق را برچی جاں افزائے دار  
 عشق اس سے کر کہ جو ہے برقرار  
 پیر اندر خشت بیند عاجز نہ  
 بہر وہ یک ایٹم میں دیکھے عیاں  
 دستگیر صد ہزاراں نا اُمید  
 ہے وہی تو دستگیر نا اُمید  
 تا مصور سرگشہ وقت تلاق  
 وقت جلنے کے مصور تا بے  
 بر صور عکس حسن مایہ ست  
 صورتوں پر عکس میرا ہی تو تھا  
 حسن را بے واسطہ بفرستیم  
 حسن کو بے واسطہ ظاہر کیا  
 قوت تجرید ذاتم یافتی  
 تو نے لی تجرید میری ذات سے

از غراچوں بگذر دیک چند روز  
 چند دن ماتم کے جب جائیں گذر  
 بعد ازاں گور ہم خواب آیدش  
 بیند پھر اس گور پر آئے آسے  
 زانکہ عشق فہون خود بر بود رفت  
 عشق نے جادو کیا اپنا اُستار  
 عشق پر مرہ شبا شد پا مدار  
 عشق مڑے کا نہیں کچھ پا مدار  
 آنچہ بیند آں جواں در آئینہ  
 آئینے میں دیکھتا ہے جو جواں  
 پیر عشق تست نے مونے سپید  
 عشق ہے پیر اور نہیں مونے سفید  
 عشق صورت پابسا دور فراق  
 عشق صورت ہجر میں پیدا کسے  
 کہ منم اصل صول ہوش مست  
 ہاں میں خود ہوں ہوش و مستی کی بنا  
 پردہ پارا ایں زماں برداشتیم  
 پردے اب میں نے اٹھائے بر ملا  
 زانکہ بس بالعکس من در یافتی  
 کیونکہ بلکہ نقی میرے عکس کے

او کشش رومی نہ بیند در میاں

بہر کشش کوئی نہ تھری در میاں

از پس آں پردہ از لطف خدا

اس کے پردے میں ہے لطف کبریا

سنگ اند چشمہ متواری شود

پتھر اُس چشمے میں ہو جائے جہاں

زانکہ جاری شد از اں بکھیں گہر

جاری جو سر اُس کا اُس کے دیکھ کے

انچہ حق ریز و بداں گیر و علو

حق جو کچھ بھر دے، وہ ہو دھلو

چوں ازیں شو جذبہ من شد رواں

جب ادھر سے جذب میرا ہوگاں

مغفرت خواہد ز جرم و از خطا

مغفرت ہے اب خطا کی چاہتا

چوں ز سنگ چشمہ جاری شود

جیسے چشمہ جو ہو پتھر سے رواں

کس نخواہد بعد از اں آزا جگر

کوئی پتھر پھر نہیں کہتا اُسے

کا سہاواں اینصو را دانند و

صورتوں کو جام و کاسہ مان تو

## مجنوں کو اُس کے عزیز و نکا نسلی دینا

حسنِ یلی نیست چنداں ہست اہل

حسنِ یلی کچھ نہیں۔ مشکل ہے کیا

ہست مجوں ماہ در شہر اے کیا

چاند سی اس شہر میں روشنی جیسی

ہست بگزس زانہمہ یک رخوش

ایک اُن میں سے کوئی تجوین کر

از جنس سودائے زشت متہم

بہتوں والا یہ سودا ہے بُرا

مے خدا یم می و بد از طرف مے

جو مجھے دیتا مرا اللہ ہے

اہلماں گفتند مجنوں را ز جہل

بے وقوفوں نے یہ مجنوں سے کہا

بہتر از مے صد ہزاراں دل کہا

اُس سے بہتر اور میں لاکھوں جیسی

ناز نہیں ترزو ہزاراں حوروش

ناز نہیں حوریں میں اُس سے خوبتر

دارباں خود را دمارا نیز ہم

ہو رہا خود بھی انہیں بھی کر رہا

گفت صورت کوزہ ہست و حسن مے

یو لا صورت ہے صراحی۔ حسن مے

مر شمارا سر کو داد از کوزه افش

اُس کے کوزے سے نہیں سر کہ ملا

از یکے کوزه دید زہر و غسل

وے وہ اک کوزے سے شہد اور بھی

کوزه می بینی ولیکن آں شراب

کوزه ہے نظروں میں لیکن وہ شراب

قاصرات الطرف باشد ذوق جاں

قاصرات الطرف ہے یہ ذوق جاں

قاصرات الطرف آں باشد مدام

قاصرات الطرف ہے بس وہ شراب

ہست دریا جیمہ دروے حیات

نیمہ ہے دریا بھی جس میں بر ملا

زہر باشد مار را ہم قوت مرگ

زہر ہوتا ہے قوت سانپ کی

صورت بہر لختے و محنتے

نہرت و محنت کی بہ صورت دے

پس ہمد اجسام اشیاء تبصروں

جسم ہر شے میں جو آتا ہے نظر

ہست ہر جیسے چو کاسہ و کوزہ

ہر پون ہے اک پیالہ و اٹھی

تا نہ باشد عشق اذناں گوش کش

تا نہ اُس کے عشق میں ہو مبتلا

بہر یکے را دست حق عزوجل

یہ ہے قدرت اُس خدا نے پاک کی

بوسے نہ نماید کچشم ناصواب

بوسے نہ دے ہے آنکھوں کا حجاب

جز بخصم خویش نہ نماید نشان

صرف خود ہر کوئے اُس کا نشان

دیں حجاب ظفر ہا بچوں خیام

نخل مجھے کے ہیں یہ سارے حجاب

بطر لیکن کلاغان را محامات

زندگی بط کی ہے۔ کوتے کی قضا

غیر اور از ہر او درد ہست و مرگ

دوسروں کے واسطے ہے موت ہی

ہست آں را دوزخ ایں را جنتے

اُس کو دوزخ ہے تو جنت ہے اسے

اندرو قوتست ہم لا تبصرون

قوت نہاں ہے نہیں ظاہر مگر

اندرو ہم قوت و ہم دلسوزہ

قوت بھی ہے جس میں سوز گلاب بھی

سہ شریکین۔ وزویدہ نگاہ۔ خدا نے تعالیٰ قاصرات الطرف ان عورتوں یا عورتوں کی طرف سے

چھ محنت میں۔ اور اچھے شوہر کے سوا دوسروں کی طرف کنیا کر بھی نہیں دیکھتیں۔

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| طالعش دانند گزراں چہ می خورد   | کاسہ پیدا و اندراں بیہاں رعد    |
| جلنے لذت گیر اس کی خوبیاں      | طرف ظاہر لعلتیں اُس میں نہاں    |
| زراں پدری خورد و صد بادہ طروب  | صوت یوسف بچو جاسے کرد خوب       |
| باپ لے بی جس سے صباے طرب       | صوت یوسف کھنکی اک جام عجب       |
| کاندرا لیشاں زہر کینہ می فزود  | باز آخواں ازاں و ہراب بود       |
| جس سے اُن کے سینہ کا کینہ بڑھا | بھائیوں کو اُس میں لیکن زہر تھا |
| می کشد از عشق افیون دگر        | باز اُسے مرز لیخا را شکر        |
| عشق سے تھی مست با نور دگر      | بھری لیخا کو اسی میں تھی شکر    |
| یوداں یوسف غذا آں خوبا         | غیر آں چہ بود مر یعقوب را       |
| وہ بھی یوسف سے لیخا کو ملا     | اور جو کچھ یعقوب کو حاصل نہ تھا |
| تا نماند در مئے غیبت کے        | گو نہ گوشت شربت و کوزہ یکے      |
| تا نہ شک لائے شراب غیب میں     | ایک کوزے سے کئی شربت ملیں       |
| کوزہ پیدا بادہ از مئے بس نہاں  | بادہ از غیبت و کوزہ زہنجاں      |
| کوزہ ظاہر اور بادہ ہے جہاں     | بہاں غیبی، کوزہ اک طرف جہاں     |
| لیک بر محرم ہویدا و عیاں       | بس نہاں از دیدہ نامحرمیاں       |
| ہے مگر محرم ہے ظاہر اور عیاں   | ہے نہاں نامحرموں کی آنکھ سے     |
| فاعن عنا القلت اوزار تا        | یا الہی سکت البصار تا           |
| عفو فرما ہے گراں عصیاں کا بار  | یا الہی ہے بصارت پر غماز        |
| قد علوت فوق نور المشرقین       | یا خضیا قد ملات الخافضین        |
| اور مضرل سے تو بالا تر ہے اُن  | اسے نہاں گھیرے ہوئے دو نور جہاں |
| انت فجر فجر فجر انخار تا       | انت سر کا شفت اسرار تا          |
| فجر ہے، جاری کئی اخبار سے      | ہے نہاں اور کا شفت اسرار ہے     |

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| یا خفی الذات محسوس لعل            | انت کالمساء و سخن کار ہے       |
| ذات مخفی تیری، ظاہر ہے عطا        | تو ہے پانی ہم میں مثل آسیا     |
| انت کارتریح و سخن کالغبار         | یخفی الریح و غیرہ جھار         |
| تو ہوا ہے اور ہم مثل غبار         | باد ناپیدا ہے اور یہ آشکار     |
| تو بہاری ماچو باغ سبز و خوش       | او نہان و آشکارا بخشش          |
| تو بہا اور ہم ہیں سبز اک گلستاں   | وہ ہے پوشیدہ، فیوض اس کے عیاں  |
| تو چو دانی مامثال دست و پا        | قبض و بسط دست از جاں روا       |
| تو ہے جاں اور ہم ہیں مثل دست و پا | جان سے ہے بسط و قبض اجسام کا   |
| تو چو عقلی مامثال این زبان        | اس زبان ز عقل می یا بدیاں      |
| عقل تو ہے اور ہم مثل زبان         | اس زبان کو عقل دیتی ہے بیاں    |
| تو مثال شادی و ماخذہ ایم          | کہ نتیجہ شادی و فرخندہ ایم     |
| تو خرسی ہے اور ہم میں اک ہنسی     | ہم خوشی کا میں نتیجہ واقفی     |
| جنبش ماہر دے خودا شہدست           | کو گواہ ذوالجلال سرمدست        |
| جنبشیں خود ہی ہماری ہیں گواہ      | ہاں تو ہی ہے ذوالجلال و بادشاہ |
| گردش سنگ آسیا و اضطراب            | اشہد آمد بر وجود جوئے آب       |
| جیسے سنگ آسیا کی گردشیں           | بہتے پانی کی گواہی ہم کو دیں   |
| اے بروں زدہم و قال و قیل من       | خاک بر فرق من و تمثیل من       |
| اے کہ تو باہر ہے قال و قیل سے     | خاک مجھ پر ان مثالوں پر پڑے    |
| بندہ نشکیدہ ز تصویر خوششت         | ہر دمے گوید کہ جانم مفرشت      |
| بندہ ہے بے صبر تیری دید سے        | کہتا ہے جان تیرے قدموں میں پر  |
| ہمچو آں چوپاں کہ می گفت اخدا      | پیش چوپاں محبت خود دیا         |
| گھریاں کہتا تھا جیسے اے خدا       | اپنے چرواہے کے آگے بھی تو آ    |



چار قوت دوزم بہو سم و امننت

چوموں دامن اور برے جیسے سیدوں

لیک قاصر پوش از بیج و گفت

ذکر اور تسبیح سے قاصد رہا

پہوں سگب خراگاہ آں چو ہاں شدہ

تو سگب خم بجا وہ باخبر

بر دل او زد ترا بر گوشش زد

پیرے کان اور اس کے دل میں مچا گیا

تا پیش جو یک من از پیر امننت

تا جوئی میں تیرے کپڑوں سے جنوں

کس نبودش در ہوا و عشق جفت

عشق میں ہر کوئی اس کا مدد تھا

عشق او خراگاہ برگردوں زدہ

عشق نے گاڑا جو خیمہ چرخ پر

چونکہ بھر عشق یزدان جوش زد

بھر عشق حق میں سب جوش آ گیا

## برقع پوش جو جی کی کہانی

زیر منبر جمع مردان و زناں

گرد و پیش اس کے جمع تھے مرد و زن

در میان آن نال شدنا شناخت

تھپ کے بیٹھا عورتوں کے درمیان

مٹے عانہ ہست نقصان نماز

مٹے زیرات میں نقص نماز

بس کراہت باشد ازے در نماز

جو تھی ہے مکروہ پھر ان سے نماز

تا نمازت کامل آید خوب خوش

تا کہ ہو کامل نماز اور بے گزاف

واعظے بد بس گزیدہ در بیاں

ایک واعظ تھا بہت ہی خوش سخن

رفت جو جی چادر و بندہ مست

قال کہ برقع ہوا فوجی سے رواں

ساتھے پر سید واعظ را براں

بوجھا واعظ سے کسی نے پھر یہ راز

گفت واعظ چوں شود عانہ دراز

یہ واعظ بال حبیب یہ ہوں وراز

یا نبورہ یا بہ سترہ بسترش

بچو کے اور یا آسترے سے کرے ملن

سے جو جی ایک نہایت مسخرہ اور ظریف آدمی تھا +

|                                  |                                  |
|----------------------------------|----------------------------------|
| گفت سائل آن رازی تا چه حد        | شرط باشد تا نماز اکمل بود        |
| یولا سائل - کتنے لمبے ہوں وہ بال | تا ہو تکمیل نماز سے خوش خصال     |
| گفت جوں قدر جوئے گرد و بطول      | پس ستر دن فرض باشد اسٹول         |
| یولا - جب بخو کے برابر طول ہو    | موندنا ہے فرض مونے ثافت کو       |
| پیش جوچی یک ز نے بنشستہ بود      | ہوش را برو عطر و عطر لہستہ بود   |
| ایک عورت بیٹھی تھی جوچی کے پاس   | و عطر میں تھی محوہ پا کی ششاس    |
| گفت اورا جوچی لے خواہزیں         | عانه امن باشد کنوں اینجینیں      |
| یولا جوچی اسے نہیں تو دیکھ لے    | بال میرے ہوئے کتنے بڑے           |
| بہر خوشنود می حق پیش آرد دست     | کاں بمقدار کراہت آداست           |
| ہاتھ لا آئے، ہونچھ سے خوش خدا    | ہونچھ قدر کراہت ! - دیکھنا       |
| دست زن در کرد و ریشوار مرد       | تخزہ اش بردست زن آسیب کرد        |
| ہاتھ با جامہ میں دیکھا ڈال کے    | پنچا صدمہ ساقضیب مرد سے          |
| لعرہ زد سخت اندر حال زن          | گفت واعظ برداش تو گفت من         |
| یک بیک عورت نے اک نعرہ کیا       | یولا واعظ خوب اثر اس پر ہوا      |
| صدق از این زن بیاموزید ہیں       | چونکہ بر دل ز دورا گفت چنینیں    |
| صدق اس عورت سے سیکھو کہ تو       | کس قدر دل پراڑ ہے دیکھ لو        |
| گفت نے بر دل ز دور دست زد        | داڑھے گردل زند اسے بخیر د        |
| یولا جوچی ہاتھ پر، دل پر نہیں    | کیا ہو پھر دل پر جوگ جائے کہیں   |
| بر دل آن ساحراں زواند کے         | شد عصا و دست ایشانرا سب کے       |
| ساحروں کو بات موسیٰ کی ملی       | دونوں یکساں تھے عصا بھی ہاتھ بھی |
| گزر پیرے در زبانی تو عصا         | بیش رنج کاں گروہ زد دست پا       |
| تو کسی بڑے کا گر چھینے عصا       | دست و پا کتنے سے صدمہ ہو سوا     |

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| نصرۃ لا نصیر بر گردوں رسید     | میں بے رجوں جاں جاں کندن رسید    |
| نصرۃ کا شکر نہ پہنچا چرخ ہر    | کاٹ۔ ہم میں جان کنی سے بے خطر    |
| ماہا نستیم کہ اس تن نہ ایم     | ارہائے تن بیزواں می زیم          |
| مانتے ہیں ہم کہ اس تن سے ہیں   | بلکہ زندہ ہیں خدا سے بالیقین     |
| اے خٹک آ کر کہ ذات خود شناخت   | اندر امن سرودی قصرے بساخت        |
| وہ مبارک ہو جسے عرفان ذات      | ہے بنایا داغی قصہ سخات           |
| کود کے گریہ بچے جو زو موین     | بیش عاقل باشد آں بس پل چیز       |
| بچہ تو روئے ہے جو زو موین      | زیکوں کے واسطے سہل چینر          |
| بیش دل جو زو موین آمد جسد      | طفل کے درد انش مردان رسد         |
| بیش دل یہ جسم ہے جو زو موین    | مردی کو نکر ہو چھے میں تیز       |
| ہر کہ بچو بست او خود کو دکیست  | مرد آں باشد کہ بیرون شکیت        |
| اب جو ہے محبوب، بچہ ہے وہی     | مرد وہ ہے، شک نہ ہو میں کو کوئی  |
| گر ریش و خایہ مرد ستے کسے      | بریزے راریش مہو باشد بے          |
| ریش و خایہ گر میں مردی کے کمال | ہوتے ہیں بکرے کے بھی ریش اور بال |
| پیشوائے بد بود آں بد شباب      | می بردا صحاب اسلئے قصاب          |
| پیشوائے بد ہے وہ بڑ بر ملا     | سوئے قصاب آشتا کوئے چلا          |
| ریش راشات زوئے کہ ساقم         | ساقے لیکن بسوئے درد و غم         |
| ڈاڑھی پشکائے کہ میں ہوں دہنا   | رہتا ہے، پر سوئے رنج و بلا       |

سے میں جب دعویٰ نے کہا کہ تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر درخت میں لٹکا دوں گا  
تو ان لوگوں نے جواب دیا کہ "لا مشیر" کا دلی دیکھا متقلیون طبعی کہ  
غم نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں \*

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| ہیں روش بگزیں و ترکے لیش کن  | ترکِ ایں مادمین و تشویش کن   |
| اس روش کو چھوڑ، ترکِ ریش کر۔ | چھوڑ مادمین، نہ کچھ تشویش کر |
| ریش خود را خندہ زائے کردہ    | تاز کم کن چونکہ ریش آوردہ    |
| مضحکہ تو یوں نہ ڈاڑھی کو بسا | ناز کیا جب ریش والا ہو گیا   |
| تا شوی چوں بچے گل بر عاشقان  | پیشوا اور رہنمائے گلستاں     |
| مثل بونے گل ہو بہر عاشقان    | پیشوا اور رہنمائے گلستاں     |
| چیت بونے گل دم عقل و خرد     | شد قلاؤ زرد و یارغ ابد       |
| بے گل کیا ہے ! دم عقل و خرد  | بس یہی ہے رہبر، یارغ ابد     |

## بادشاہ اور ایاز

|                                 |                                    |
|---------------------------------|------------------------------------|
| ستر چارق را بیاں کن اے ایاز     | پیش چارق چیت چندیں نیاز            |
| راز جو توں کا عیاں کر اے ایاز   | کیوں ہے اتنا تجھ کو جو توں سے نیاز |
| تا غلوشد سنقر و بگیا رقت        | رہتر بہتر پوستیں و چارقت           |
| تا کہ یہ بگیا رق نہ و سنقر سنیں | بھید تیری پوستیں کا جان لیں        |
| اے ایاز از تو غلامی نور یافت    | نور تاز کردوں بہا لا بر نخواست     |
| اے ایاز، اے بندگی کی روشنی      | نور تیرا بڑھ گیا گردوں سے بھی      |
| حسرت آزادگاں شد بندگی           | بندگی را شد تو دادمی زندگی         |
| اب ہے آزادوں کو حرص بندگی       | بندگی کو تو نے دی ہے زندگی         |
| مومن آں باشد کہ اندر جزو مد     | کافراں ایمان او حسرت خورد          |
| مومن ایسا ہو کہ اس کو دیکھ کر   | کفر بھی حسرت کرے ایمان پر          |

سلاہ مستقر اور بگیا رق دو غلاموں کے نام ہیں۔

# ایک مسلمان کا کافر و دعوتِ اسلام دینا

|                                  |                                    |
|----------------------------------|------------------------------------|
| گفت اور ایک مسلمان سعید          | بود گیسر در زمان یازید             |
| اُس سے ہوا اک مسلمان سجد         | ایک کافر تھا بعد یازید             |
| تا بیانی صد نجات و سروری         | کہ چہ باشد گرتو اسلام آوری         |
| تا نجاتیں پائے اور اکرام تو      | کیا ہوئے آئے اگر اسلام تو          |
| آنکہ وارد شیخ عالم یازید         | گفت ایں اسلام اگر مست آخرید        |
| جو ہے طرز سخن عالم یازید         | یولا اگر اسلام ہے اے مرید          |
| کاں فروں کی مدد کو مشتہلے جاں    | من ندارم طاقت آں تاب آں            |
| وہ ہے بڑا مدد کر کوششوں سے بچ کی | مجھ میں تاب ایسی نہیں اور زور بھی  |
| لیک در ایمان او بس مومنم         | گر چہ در ایمان و دین ناموفقم       |
| اُس کے ایمان پر تو ہے ایماں مرا  | ہے نہ ایماں پر یقین مجھ کو تو کیا  |
| بس لطیف و با فروغ و با فراست     | دام ایماں کو ز جملہ برتر بہت       |
| ہے لطیف اور با فروغ و دشاں ضرور  | سب سے برتر اس کا ایماں ہے غور      |
| گر چہ مہم ہست محکم بردہاں        | مؤمن ایمان او یکم در چہاں          |
| اُس کے ایمان پر تو ہے ایماں مرا  | اُس کے ایمان پر یقین مجھ کو تو کیا |
| نے بدایں میلستم و نہ شہتاست      | باز ایماں گر خود ایمان شہتاست      |
| اُس کی جانب کب مرا میلان ہے      | اور جیسا عام کا ایمان ہے           |
| یوں شمارا دید آں باطل شود        | آنکہ صد میلش سوئے ایماں بود        |
| دیکھ کر تنگدہ پھر جائے ابھی      | سوئے ایماں ہو اگر راغب کوئی        |
| چوں بیاباں را مغازہ گفتنے        | زانکہ نامے بیند و محیش نے          |
| کہتے ہو جنگل کو جنت یا یقین      | نام کو ہو دیکھتے ، معنی نہیں       |

عشق اور آوری ایمان بفسد  
عشق ایمان اس میں ہیں جلتے شکر  
صورتش بگزار و معنی را نبوش  
چوڑ ظاہر اور رکھ مٹھے یہ ہوش

چوں بایمان شما او بنگرد  
جب ہو اس ایمان پر اس کی نظر  
ایں حکایت یاد گیرائے تیز ہوش  
یہ حکایت یاد رکھ اے تیز ہوش

## بد آواز موذن

شب ہمہ شب بیدار بیدار خلق خود  
شور کرتا تھا وہ ساری رات ہی  
در صداع اقتاد از دے خاص عام  
درد میں پڑ گئے تھے خاص و عام  
مرد و زن و آواز اواندر عذاب  
مرد و عورت اس سے اک آفت میں تھے  
بہر دفع زحمت و تصدیع را  
تا کہ رفع زحمت و تکلیف ہو  
اچھا داد و دے گفتند ایفلاں  
مال دے دے کر یہ بولے اے نکلاں  
بس کرم کر دی شبے رونے کیا  
رات دن تو نے کرم ہم پر کئے  
خواب رفت از ماکنوں ہم ملتے  
نیند بھی غائب ہے۔ نیت ہو گئی

یک موذن داشت بس آواز بد  
یک موذن کی بڑی آواز تھی  
خواب خوش بر مردماں کدے حرام  
کر دیا تھا نسلق پر سونا حرام  
کو دکان ترساں از درد جانہ خواب  
خواب میں بچے تھے شب کو چو نکتے  
مجمع گشتند مرتو ز بیع را  
جمع سب آخر ہوئے تدبیر کو  
پس طلب کردند اور ادراں  
پس طلب اس کو کیا فوراً وہاں  
از اذانت جملہ آسودیم ما  
ہم اذان سے تیری آسودہ ہوئے  
چوں ریداز تو بہر یک دوستے  
بسکہ تجھ سے سب کو دولت ہے لی

سہ معنی سننے والا یعنی مطلب سمجھنے والا ۴

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| بہر آسائش زبان کوتاہ کن       | در عوض مال ہمتی ہمراہ کن       |
| دے اب آسائش زبان کوتاہ کر     | کرد عا اورے عوض میں مال و زر   |
| قافلہ می شد بکعبہ ازولہ       | اقچہ بستد شد دواں با قافلہ     |
| چار با تھا کہے کو اک قافلا    | مالے کر ساتھ اس کے چل دیا      |
| شکے کردند اہل کارواں          | منزل اندر موضع کافرستان        |
| قافلے والوں پر جب رات آگئی    | پہلی منزل کافرستان میں ہوئی    |
| واں مؤذن عاشق آواز خود        | در میان کافرستان بانگ زد       |
| تمام مؤذن عاشق اپنے کھن کا    | کافرستان میں اذان دینے لگا     |
| چند گفتندش مگو بانگ نماز      | کہ شود جنگ و عداوت تادراز      |
| گو کہا اس سے ، ندے بانگ نماز  | ہو نہ جلے جنگ سے قصہ دراز      |
| اوستیزہ کرد و کج بے احترام    | گفت در کافرستان بانگ نماز      |
| وہ لڑا اور حسب عادت کی لگی    | کافرستان میں اذان چلا کے دی    |
| جملہ گان خالف ز فتنہ عامرہ    | خود بیامد کافسے با جامرہ       |
| ہو نہ پیدا فتنہ سب دل میں ڈرے | آیا اک کافر دہاں کہڑے سے       |
| شمع و حلوا دیکے جامرہ لطیف    | بدیہ آورد بیامد شد الیف        |
| شمع حلوا اور ایک اچھا لباس    | تحفہ لایا - اور بیٹھا آ کے پاس |
| پرس پرساں میں دُزن کو کجاست   | کہ صدائے بانگ افرات فرہست      |
| پوچھتا آیا - مؤذن ہے کہاں     | ہاں صدا اس کی ہے پس آرام ہاں   |
| میں چھ راحت بودراں و از رشت   | کو فتادار سے بنا کہ در گشت     |
| نہ وہ کیا تھی راحت آواز رشت   | الفا تھا جو کہ جا تھی کشت      |

سہ یعنی وہی مؤذن جو بد آواز تھا •  
سہ مندر •

دختر کے دارم لطیف بس سنی

بولاک لڑکی ہے میری خوب رو

یہ سچ ایں سودا نمی گفت از سرش

سر سے یہ سودا کبھی جاتا نہ تھا

دروں او میرا میاں رستہ بود

اُس کے دل میں میری تھی اسلام کی

در عذاب درد شکنجہ بدم

اک شکنجے میں تھی جان مبتلا

یہ سچ چارہ من ندانستم در اں

تھا علاج اس کا نہ کوئی بے گناں

گفت دختر چیست این کمرہ بانگ

بولی لڑکی - یہ خدا کے ناگوار

من ہمہ عمر بنحسب آواز زشت

ایسی بد آواز میں نے عمر بھر

خواہش گفتا کہ ایں بانگ اں

یوں کہا اس کی بہن نے یہ اذان

یادش نامد ہر سید از در

پوچھا اوروں سے نہ آیا جب یقین

چوں یقین گشتش رخ اوزر دشت

جب یقین آیا تو منہ پیلا ہوا

باز رستم من ز تشویش و عذاب

اب نہیں مجھ کو وہ تشویش اور عذاب

آرزوی بود او را مومن

اُس کو مومن ہونے کی تھی آرزو

پند ہمیداد چندیں کافر ش

قوم کرتی تھی نصیحت بر ملا

ہمچو نچر بود ایں غم من چو عود

میں چلا جاتا تھا غم سے واپسی

کہ بخت بد سلسلہ او دمیم

بڑھ رہا تھا دم بدم یہ سلسلہ

تا فرود خواند ایں مؤذن آن ذال

مختصر یہ - وہی مؤذن نے اذان

کہ بگو شمع آید ایں دو چار دانگ

آئی کانوں میں کہاں سے چند بار

یہ سچ نشیدم دریں در و کنشت

تھی نہ مندر میں سنی شام و سحر

ہست اعلام و شعار مومناں

مومنوں کا ہے اک اعلان عیاں

آندگر ہم گفت آئے سے اسے قمر

تو کہا سب نے کہ اس میں شک نہیں

وز مسلمان فی دل او سر دشت

سرد مذہب ہو گیا اسلام کا

دوش خوش خفتم در آں بچوف خوا

رات بھر سکھ سے رہا میں نحو خواب



|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| راحتم ایں بود از آواز او        | بدید آوردم بشکر آں مرد کو      |
| مگر کوہِ راحت کھنکھن آں آواز سے | جے کہاں وہ شخص۔ غلطہ مجھ سے لے |
| چوں پیدش گفت ایں تیر گھر        | چوں مرا گشتی مجھ سے دستگیر     |
| جب اُسے دیکھا تو وہ بدید ویا    | اور کہا تو نے رہا مجھ کو کہا   |
| آنچہ کردی با من از احسان تو     | بندہ تو گشتہ ام من مستمر       |
| جو کیا احسان تو نے با ہنر       | شکر میں اُس کا کروں گا عمر بھر |
| گر بمال و ملک ثروت فروئے        | من دہانت را پُر از زر کرے      |
| موتا گر تا یو میں ملک و مال بھی | منہ ترا سولے سے بھر دیتا ابھی  |

## مسلمان اور کافر کی کہانی

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| ہست ایمان و شہارِ ق و مجاز    | راہزن رچو نکلے آں بانگ نماز    |
| ٹھے تمہارا دین بھی مکر و مجاز | راہزن جس طرح وہ بانگ نماز      |
| بیک از ایمان صدق با یزد       | چند حسرت بڑی جانم رسید         |
| ماں مگر ایمان و صدق با یزد    | میرے دل میں ہے جیسا مثل التکید |
| ہچو آں زن کو جماع خریدید      | گفت آوہ زان ضرر محل خرید       |
| جوں اجماع خردہ عورت دیکھکر    | بولی حیرت سے عجب یہ خرچے نہ    |
| گر جماع ایست کا ید از خراں    | در کس نامیرنید ایں شوہراں      |
| جے جماع خراگر یوں با طرب      | جتنے شوہر ہیں وہ ناکارہ ہیں سب |
| داد جملہ داد ایمان با یزد     | آفرینیا بر چہاں شاہ فرید       |
| داد ایمان دے رہے ہیں با یزد   | آفریں ہو ان چاہیں شاہ و فرید   |

سلہ وہی کافر مسلمان سے کہ رہا ہے +

بکرا ندر قطرہ اش غرقہ شود

بس اسی قطرے کے اندر ڈوب جائے

کا ندریں بیشہ شود یکسر فنا

سارے جھگڑ کو بے کر دیتا فنا

کرد در چالیش ایشاں راتباہ

ایک محلے میں اُسے کر دے تباہ

تا فنا شد کبر بہر گبر و جہود

کافروں کی جہن سے تھیں بربادوں

تا فنا شد کفر جملہ شرق و غرب

مٹ گئی تکفیر شرق و غرب کی

کفر ہائے باقیاں شد درگماں

باقیوں کا کفر تھا وہم و گماں

یا مسلمانان و یا یہی نشاند

یا لیا اسلام ، یا جز یا دیا

ایں مثلہا کفر ذرہ نور نیست

نور ان کفروں میں ذرہ بھر نہیں

ذرہ نہود شارق لا ینقسم

ذرا اک نا چیز شے ہے بالیقین

محرم دریا نہ ایں دم کفی

جھاگ ہے تو محرم دریا کہاں

گر نماید رخ ز شرق جان شیخ

مشرق جاں سے نمایاں ہو شباب

قطرہ ایمانش در بکار رود

اُن کے ایمان کا جو اک قطرہ بھی پائے

بہجوا آتش ذرہ در بیشہ

جیسے اک جھگڑ میں ذرہ آگ کا

چوں خیلے در دل شہ با سپاہ

جیسے سوچے فوج کے ہائے میں شہ

یک ستارہ در محمدؐ و نمود

اک ستارہ تھا محمدؐ میں عیاں

یک ستارہ در محمدؐ ش سطر

وہ ستارہ تھا محمدؐ میں قوی

آنکہ ایماں یافت رقت اندر اماں

لایا جو ایماں ملی اس کو اماں

کفر صرف اولیں ہائے نمائد

کفر پہلی بار ہی خالص نہ تھا

ایں بحیلت آپؐ و غن کرد نیست

ہے ملانا نسل پانی بالیقین

ذرہ نہود جہز چہنے منجم

ذرہ تو کوئی مجسم شے نہیں

گفتن ذرہ مرادم داں خفی

ذرے سے مقصد ہے اک میر شاں

آفتاب نیز ایمان شیخ

شیخ کے ایمان کا گر آفتاب

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| جملہ لپٹی نور گیسو روتا تاثر می | جملہ پستی نور گیسو روتا تاثر می |
| ہر بلندی پر ہو دھوکا غلہ کا     | رہے بھر جائے تا تحت الشرائع     |
| او کیے تن واردا از خاک حقیر     | او کیے جاں واردا از نور منہر    |
| ایک تن اُس کا جو ہے خاک حقیر    | یک جان اس کی جو ہے نور منہر     |
| کہ یماندم در شکال حبست و جو     | اے عجب نیست او یا آں گو         |
| ڈھونڈنا اس کا مجھے مشکل ہو      | خاک ہے یا نور ہے وہ۔ اب بتا     |
| پیر شدہ از نور او ہفت آسماں     | گروے نیست اسے پر او چھیت آں     |
| جس سے ہیں بیرینہ ساتر آسماں     | جسم ہے تو نور کیسا ہے عیاں      |
| اے عجب ہے بے وکد امن است کہیت   | دلے آنست این بے ناید و مستحیت   |
| آفران وہاں سے ہے وہ کونسا       | در ہے تو پھر ہے اس کا جسم کیا   |

## کافر کا معنی و صوت بایزید کی مثال دینا

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| سخت دانا و پلید و رہزنے       | بودم و کد خدا اور از نے        |
| حق پلید و راہزن عیار بھی      | یک تھا مرد ایک عورت اُس کی بھی |
| مرد مضطر گشتہ اندر تن زوان    | ہر تپہ آوے تلف کردیش زن        |
| اور محنت سے پریشاں مرد تھا    | لاسا جو شوہر وہ سب دیتی آڑا    |
| سوئے خانہ باد و جد جہد طویل   | بہر مہماں گوشت آورد آں مہیل    |
| اسیچہ گھر وہ مرد جہد و سعی سے | گوشت لا یا ایک مہماں کے لئے    |
| مرد آگفت دفع نا صواب          | زن بخوردش با شرابے پاکباب      |
| مرد آیا گفتگو کی نا صواب      | گوشت کے کھائے کیا ہے بے شراب   |
| پیش مہماں لوت میباید کشید     | مرد گفتش گوشت کو مہماں رسید    |
| دکھوں میں مہماں کے آگے غذا    | مرد بولا آگیا مہماں لا         |

|                                    |                                  |
|------------------------------------|----------------------------------|
| گفت کہ اس گربہ خود آں گوشت را      | گوشت خرید کر کرت باید ہلا        |
| بولی، سارا گوشت بلی کھا گئی        | اور دے آمول، بہتر ہے یہی         |
| گفت آ ایک ترازو را بسیار           | تاکہ گربہ پر کشم گیرم عیار       |
| بولی اے عورت ترازو لا یہاں         | تاکہ میں بلی کو تولوں بے گناں    |
| بر کشیدش بود گربہ نیم من           | پس بگفتش مرد کا بھتال فن         |
| تو لا بلی کو تو وہ نفی نصف سیر     | پس وہ بولا اے زبان دیدہ دلیر     |
| گوشت افزوں نیم من مدیک ستیر        | ہست گربہ نیم من ہم اے ستیر       |
| گوشت آدھے سیر سے جب بھاسوا         | بلی آدھا سیر پھر کیوں ہے بھتا    |
| اسی اگر گربہ بہت پس آں گوشت کو     | ور بود اس گوشت بھا گربہ تو       |
| گربہ بلی ہے پتہ دے گوشت کا         | اور اگر ہے گوشت، تو بلی دکھا     |
| بایزید آرا پس بود آں چھیت          | ور دے آں وحشت اس تصور کیست       |
| بایزید اب یہ ہے، تو ہے روح کیا     | روح وہ، تو کیا ہے صورت اسے فنا   |
| حیرت اندر حیرت آ یا رمن            | اس نہ کار تست نے ہم کار رمن      |
| ہے مجھے حیرت پہ حیرت لا کلام       | یہ نہ تیرا اور نہ یہ میرا ہے کام |
| بہر دو او باشد و لیک از ربع و ذراع | دانہ باشد اصل کا و اوست فرع      |
| مثل محصول و زراعت کر قیاس          | اصل تو دانہ ہے اور ہے فرع گھاس   |
| حکمت اس خدا در ابرہم بہ بہت        | اے قصار اس گرد را یا گردن بہت    |
| کردیں حکمت نے ہم دونوں ضدیں        | پاک گردن کو مگر نا ہے ہمیں       |
| روح بے قالب نشانہ کار کرد          | قالب بیجاں بود بیکار و سرد       |
| روح بے قالب کرے کس طرح کام         | قالب بے جاں بھی ہے بے کار و خام  |

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| تعالیٰ جہاں کم از خاکست دوست   | نوح چوں مغز دست قالیچہ پوست   |
| تالیب ہے جاں ہے کتر خاک سے     | جاں ہے مغز دست قالیب جانے     |
| قابلیت پیدا و استخاں پس نہاں   | راست شد زیں ہر دو اسباب جہاں  |
| تیرا قالیب ظاہر و دہر شکوہ جاں | راست میں دونوں سے اسباب جہاں  |
| خاک را بر سر زنی سر شکستد      | آپ را بر بر زنی بر شکستد      |
| خاک کے پٹنے سے کب ٹوٹے کاسر    | پانی سے کب زخم ہونگے جسم پر   |
| گر تو سے خواہی کہ سر را بشکنی  | خاک را و آب را بر ہم زنی      |
| ترا گر سر توڑنا ہے سجا ہوتا    | خاک اور پانی کو آپس میں ملا   |
| چوں شکستی سر رو آتش باصل       | خاک سوئے خاک آید روز فصل      |
| سر جو ٹوٹے بجائے پانی سوئے اہل | خاک سوئے خاک آئے روز فصل      |
| حکمتی کہ حق نمود از ارد و ارج  | گشت حاصل از نیاز و از لہج     |
| حق نے جو حکمت ہے جوئے میں دہی  | عاجزی بھی اس میں ہے اور جگہی  |
| باشد آنگہ از دواجات دگر        | لا سمع اذنی ولا عین بصیر      |
| اور بھی جوئے بہت ہیں دوسرے     | آنکھ نہ دیکھے نہ کانوں نے سنے |
| گر شنید آذن کے ماندے آذن       | یا کجا کر دے دگر ضبط سخن      |
| کان سن لیتا تو پھر رہتا نہ کان | جمع اس میں کس طرح ہوتا بیان   |
| گر بدیشے برف دینخ خورشید را    | از سنجی برداشتی امید را       |
| دیکھتے گر برف دینخ خورشید کو   | برف بن سے توڑتے امید کو       |
| آب گشتے بعیروق و بے گرہ        | کہ ز لطف از بادی گشتی زردہ    |
| پانی ہوتے بے رگوں بے گرہ کے    | بہ نکلتا جو ہوا کے لطف سے     |

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| پس شدے زبان جان ہر درخت       | ہر درختے از قد و مش نیکیست   |
| ہوتا دربان جان ہر درخت        | پیتر ہوتے اس کے دم سے نیکیست |
| واں نیچے بفسرہ درخود ماندہ    | لامسا سے بر درختاں خواندہ    |
| برفت جو عاجز ہے اور غمگین     | ادر ہے جس ہے درختوں پر پڑی   |
| لیس یا لفت لیس یولف جسمہ      | لیس الا شح نفس قسم           |
| جسم ہے الفت سے خالی بالیقین   | کچھ کسی کو فائدہ اُس سے نہیں |
| نیت ضائع زو شود تازہ جگر      | لیک نہو دیگب سلطان خضر       |
| گو کہ اس سے تازہ ہوتے ہیں جگر | ہے مگر سبزی کی کب ہے نامدہ   |

## امیر غلام اور زاہد کی کہانی

|                                 |                             |
|---------------------------------|-----------------------------|
| اے ایاز اتاؤ تو بس بلند         | نمیت ہر ہے عبور ت را پسند   |
| اچھے ایاز اس درجہ ہے تو سر بلند | ہے بلند ی درج کی بھی مستند  |
| ہر وقار کے پسند و ہمست          | ہر صفا را کے گزینہ صفوت     |
| ہر وفا تجھ کو نہیں ہے خوشگوار   | ہر صفا کو کیا کرے تو اختیار |
| بود امیرے خوشد لے میخوارہ       | کہت ہر مخمور و ہر بچارہ     |
| تھا کوئی خوش دل امیر یا وہ خوار | یار ہر مسکین پناہ سے گسار   |

لے اس حدیث شریف کے موافق کہ المومن من یا لفت و یولف  
 بہ والمنافق لا یا لفت ولا یولف بہ۔ یعنی مومن وہ ہے  
 کہ خلق اس سے الفت کرے اور وہ خلق سے لا در منافق وہ ہے کہ نہ مخلوق  
 اس سے الفت کرے اور نہ وہ مخلوق سے محبت کرے +

لے چونکہ ابھی سلطان محمود غزنوی اور ایاز کی حکایت کا سلسلہ جاری ہے۔  
 ایلئے ۲ دونوں شعر پور قصید حکایت سلطان کی طرف سے ہیں +

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| مکرمے زر بنخشے و دریا دے        | مشفقے مسکین نوالے عا دے        |
| نقا سخی دریا دل و دولت قرار     | نقا شفیق و عادل و مسکین نواز   |
| راہبان و رازدان و دور بین       | شاہ مردان و امیر مومنین        |
| رازدان اور پاسبان اور دُور بین  | نقادہ سردار اور امیر مومنین    |
| خلق دلدار و کم آزار و ملیح      | دور عیسے بود و ایام مسیح       |
| تھے جو با اخلاق دلدار و ملیح نہ | عبد نقا علیؑ کا اور دور مسیح   |
| ہم امیر جنس او خوش مذہبے        | آمدش سماں بنا گاہاں شبے        |
| اُس کا ہم رتبہ تھا وہ مذہب شناس | آیا گم معان شب کو اُس کے پاس   |
| بادہ بوداں وقت باذنِ حلال       | بادہ بیباکیست شاہِ نظم حال     |
| نقی شراب اس وقت لوگوں پر حلال   | سے کی حاجت تھی کہ ہو رفعِ ملال |
| رُوسِ پور کن بکرا آور دِ اَم    | بادہ شاہ کم بود گفت او با غلام |
| اک سبکو بھر کر مئے گلگوں کا لا  | سے جو تھڑی تھی تو خادم سے کہا  |
| سازِ خاص و عام ہاں یادِ خلاص    | از غلاں اُجھب کہ دارد خمرِ خاص |
| ہا کہ ہر اک نگر سے پاؤں خلاص    | ہے غلاں راہب کے گھر صبا کُخاص  |
| کہ ہزاراں جرّہ و محمدان کند     | جرّہ زانِ جام راہب اُن کند     |
| مست ہو کر توڑ دے مئے کے گھرے    | جام راہب سے جو اک جرّہ ہے      |
| آنچنّاں کا نہ رہا سلطانی است    | اندر اُن مئے مایہ پنہانی است   |
| جیسے سلطانی چھپے زیرِ عبا       | اس میں جہاں ہے عجب شے فنا      |
| کہ سیہ گردند از بیرون زر        | تو بدلتی پارہ پارہ کم نگر      |
| یہ ہیں باہر کی سے کالے مثلِ زر  | کیا چھٹی غمگینی ہے کرتا ہے نظر |

لے یعنی بیچ الکلام۔ شیریں گفتار۔

ملے یعنی جس طرح سونا ہاتھ میں لینے سے ہاتھ کالے ہو جاتے ہیں۔

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| وز برواں لعل وودا کو دشد        | از برائے چشم بد مردود شد        |
| لعل باہر سے دھواں سا ہو گیا     | چشم بد سے ہونہ زحمت آشنا        |
| گنج با پیوستہ درویرا نہاست      | گنج دگوہر کے میان خانہاست       |
| میں خزانے دفن دیرانوں میں ہاں   | گنج دگوہر کب گھروں میں ہیں حیاں |
| گشت طیش چشم مند آں لعلیں        | گنج آدم بچوں بویہاں بد و فیس    |
| جسم نے شیطان کو اندھا کیا       | گنج آدم دفن دیرانے میں تھا      |
| جاں بھی گفتش کہ طینم سد تست     | او نظر میکرد در طین سست سست     |
| جان کہتی تھی میں ہوں مایع تر کا | خاک پر لیکن نظر شیطان کی تھی    |
| در زماں تا دید ہیا ماں رسید     | دو سہولستہ علام و خوش و دید     |
| راہیوں کے دیر تک پہنچا غلام     | دو سہولے کر غرض و دڑا غلام      |
| سنگ داوود در عوض گوہر خرید      | زرد باد و بادہ چوک زر خرید      |
| پتھروں کے بدلے میں گوہر لیا     | زرد باد اور بادہ مثل زر لیا     |
| تاج زریرہ تارک ساقی نہد         | بادہ کاں بر سر شاہاں چہد        |
| اور سر ساقی پر رکھے تاج زر      | بادہ وہ چڑھ جائے جو شاہزادہ     |
| بندگان و خسرواں آ میختہ         | نقشہ باد شور یا انگیختہ         |
| جو برابر بندہ و آقا کرے         | جو فساد و شور و شر بر پا کرے    |
| تخت و تختہ آنزماں یکساں شدہ     | استخوانہا رفتہ حملہ جاں شدہ     |
| تخت و تختہ ایک سا ہے اس گھر کا  | ہوتے ہیں یک جان مل جل کر بھی    |
| وقت مستی پہنچو جاں اند تہند     | وقت ہشیاری جو آب رو غند         |
| جان تن ہوتے ہیں بخواری کے وقت   | جل اور بانی میں ہشیاری کے وقت   |

سہ یعنی دیراد جسم خاکی میں +



چوں ہر لیسہ لجم و گندم غرق ہم

جب ہر لیسہ میں ہوں گیبوں بموشت غرق

چوں ہر لیسہ گشتہ آسما غرق نے

جب ہر لیسہ ہو گیا پھر کیا ہے غرق

ایں چنیں بادہ ہی برو آ نضلام

ایسا ہی بادہ وہ خادم سے چلا

پیش آبد زابدے غمدیدہ

غمزدہ زابد ملا اک ناگہاں

تن ز آتش ہائے دل بگداختہ

آتش تن سے سقا دل بگھلا ہوا

گو شمال محنت بے رہنبار

محنتیں کیسے بناہ و بے شمار

دیدہ ہر ساعت خلش در اجتناب

ہر گھڑی تقابے قرار اجتناب

سال و مہ در خاک خون آمیختہ

خاک و خون میں مدتوں سے تقابلا

گفت زابد و سیدو با حبیبیت آں

پوچھا زابد نے ہے ان شکوں میں کیا

گفت ایں ز آں فلاں میراجل

یو بادہ جو ہے فلاں میراجل

طالب جردان وانگہ عیش و نوش

طالب حق اور اسیر نا و نوش

سچ سچے نے درایشاں فرق ہم

اور کسی کو کوئی سہقت ہو نہ فرق

نہیست فرقے کا نہ درخشاں فرق نے

فرق جتنے میں وہ ہر سمت میں غرق

سوئے قصر آں امیر نیک نام

جانب قصر امیر با وفا

خشک مغزے در بلا چسپیدہ

خشک مغز اور مبتلا سے سچ جاں

خانہ از غیر خدا ہر دو اختہ

خانہ دل میں نہ تھا غیر خدا

داغ ہر دو اغما چسپیدیں ہزار

داغ ہر داغ اُس نے پاسے تھے ہزار

روز و شب چسپیدہ اور اجتناب

رات دن تقا خواستگار اجتناب

صبر و حلمش ہمیشہ بگر نیجت

صبر و حلم اس سے تقا رخصت ہو چکا

گفت بادہ گفت ہر کیست آں

یو بادہ پوچھا کس کا ہے بتا

گفت طالب را چنین باشد عمل

پوچھا یہ ہوتے ہیں طالب کی عمل

بادہ شیطان وانگہ تیز ہوش

ہر مے مرودہ اور وہ تیز ہوش

|                              |                                |
|------------------------------|--------------------------------|
| ہوش تو بے مے چنیں پڑمردہ است | ہوشہا پاید بر آں ہوش تو بے است |
| ہوش جب بے مے ہیں کھلائے ہوئے | جن کو ہوشوں کا سہارا چاہئے     |
| تا چہ باشد ہوش تو ہنگام سکر  | اے چو مرغے گشتہ صید دام سکر    |
| دقت مستی ہوش کا کیا ہوگا حال | مرغ ہے تو اور یہ مستی ہے حال   |

## ضیائے بلخی اور تاج الاسلام کی حکایت

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| آں ضیائے بلخ خوش المام بود       | داور آں تاج شیخ اسلام بود       |
| اک ضیائے بلخ، خوش المام تھے      | اُن کے بھائی تاج شیخ اسلام تھے  |
| از برائے علم خلقے پیش او         | گشتہ دائم در ملازم درس جو       |
| سیکنے کو علم آتا ایک جہاں        | مرجع عالم تھا اُن کا آستان      |
| تاج شیخ اسلام دارالملک بلخ       | بود کو تہ قدو کو چک ہچو فرخ     |
| تاج شیخ اسلام بلخی اے فتا        | تھے تو ٹھٹھکنے جیسے جوڑہ مرغ کا |
| گرچہ فاضل بود و فحل و ذوق و فنون | ایں ضیا اندر ظرافت بد فزون      |
| تھے مگر فضل و ہنر سے مالا مال    | اور ضیا کو تھا ظرافت میں کمال   |
| اولے کو تہ ضیا از حد و راز       | بود شیخ اسلام را صد کبر و ناز   |
| وہ تھے ٹھٹھکنے اور ضیا بے حلاز   | تاج شیخ اسلام تھے بس محو ناز    |
| زیں برادر ننگ عارش آئے           | ویں ضیا ہم داعطے بد بادے        |
| شرم آتی تھی انہیں اس بھائی سے    | یہ ضیا بھی داعطہ مشہور تھے      |
| روز مجلس اندر آمد آں ضیا         | بارگہ پر قاضیان و اصفیا         |
| یکدن مجلس میں جب آئے ضیا         | قاضی بیٹھے تھے وہاں اور اصفیا   |
| کہو تاج اسلام از کبر تمام        | مربرادر را ضیا نصف القیام       |
| تھا غرور تاج اسلام اے امی        | نصف کی تعظیم اپنے بھائی کی      |

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| پس ضیا چوں دید کبر اندک سرش      | الفعالے داد حاسے در خورش       |
| جب ضیائے دیکھا یہ کبر و غرور     | کی عدمت جو مناسب تھی ضرور      |
| گفت آری بس دلازمی بہر مزد        | اندکے از قد سروت ہم بند        |
| بوسے مزدی کو قد لسا ترا          | سرو کے قد سے بھی غلوڑا ساچرا   |
| پس ترا خود عقل گویا ہوش کو       | سما خوری سے اے تو دانش را عدد  |
| تجھ میں عقل و ہوش باقی ہیں کہاں  | اس سبب سے ہے شرابی بے گماں     |
| روت بس زیبا ست نیلے ہم بخش       | ضحکہ باشد نخل پر روئے حبش      |
| خوب صورت ہے تو اک خط کھینچے      | حبشیوں کا مٹھکا غلط سے اٹھے    |
| در تو نوری کے در آمد اسے غوی     | ساتو سے نوشی و ظلمت جو مشوی    |
| اور اگر تو نور ہے تو اسے غوی     | پنی کے سے کیوں ڈھونڈتا ہے تیرے |
| سایہ در روز است حبستن قاعدہ      | در شب ابر تو سایہ جو شدہ       |
| ڈھونڈتے ہیں دن میں سایہ نیک خو   | ابر کی شب تو مگر ہے سایہ جو    |
| گر حلال آمد ہے قوت عوام          | طالبان دوست را آمد حرام        |
| گو حلال اس کو کیا بہر عوام       | طالبان دوست کو یہ ہے حرام      |
| عاشقان را یادہ خون دل بود        | چشم نشان بر راہ و بر منزل بود  |
| خون دل ہے عشق والوں کی شرب       | ہے نظر منزل پر آن کی کامیاب    |
| در چینیں راہ بیابان مخوف         | اے قلاؤ زخرد با صد کسوف        |
| ایسے جنگل میں ہیں ڈر جس میں بھرے | رہنا بیٹا ہے بھوٹی عقل سے      |
| خاک در چشم قلاؤ زراں زنی         | کار و انرا گمرہ و بالک کنی     |
| خاک چشم رہنا میں ڈال کر          | قافلہ کارا ہجرن ہے سر بسر      |
| نان جو حقا حرامست فوس            | نفس را در پیش زندان سبوس       |
| نان جو بھی کب ہے لائق نفس کے     | بھوس کی روٹی کھلانی چاہئے      |

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| دشمن راہ خدا را خوار دار          | دشمن را منبر منہ بردار وار     |
| دشمن را خدا کو خوار رکھ           | چور کو منبر بندے ، بردار رکھ   |
| دور را تو دست بسریدن پسند         | از بریدن عاجزی و سستش برہند    |
| چور جو ہوا تھ اس کے کاٹ سے        | گر نہ کاٹے ، ہاتھ اس کے باندھے |
| درہ بندی ست و دست تولیت           | در تو پایش نشکنی پائیت شکست    |
| گر نہ باندھے ہاتھ - وہ باندھے تھے | گر نہ توڑے پاؤں ، وہ توڑے تھے  |
| تو عذرا میدہی نے و شکر            | بہرچہ گوز بہر پاش و خاک خور    |
| رہتا ہے دشمن کو تو نے اور شکر     | خاک اور زہر اس کھڑے قلعہ کر    |
| زور غیرت بر سبوشک و شکست          | اوسبوانداخت از زابہ بکست       |
| توڑا پتھر سے سیو حاصل کلام        | اور ہٹکا پھیک کر بھاگا غلام    |

## امیر کو خبر ہوتا

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| رفت پیش میر و گفتش بادہ کو       | ماجرا را گفت یکیک پیش او        |
| جب وہ پہنچا - پوچھا بادہ ہے کہاں | ماجرا اس نے کیا سارا بیاں       |
| میر چون نش شد و بہرست رہست       | گفت بنما خانہ زابہ کجاست        |
| آگ سی دل میں لگی - خواجہ اٹھا    | بولا چل زابہ کا مجھ کو گھر دکھا |
| تا بدیں گزر گراں کو بزم سرشن     | آں سر بہدانش مادر غرض           |
| تاکہ توڑوں گزر سے میں اس کا سر   | اُس حوامی کو کروں زیر و زبر     |
| اوجھ داند امر معروف از سگی       | طالب معروفیت و شہرگی            |
| امر بالمعروف کو جالے وہ کیا      | اپنی شہرت چاہتا ہے وہ گدھا      |
| تا بدیں سالوس خود را جا کند      | تا بچیزے خویش را پیدا کند       |
| تاکہ رتنہ بل سکے اس کمر سے       | حیدر عہرت کوئی پیدا کرے         |

کو تسلس میسکند با مردماں

مکر کرنا چاہتا ہے با یقین

چارہ دیوانہ چہ بود گرز گا و

چارہ وحشت ہے گرز گا و سد

بے لبت خربندگان خربچوں بود

گرد کھائے ہات کیوں کر خر چلے

نیمشب آمد بڑا بدیم مست

نصف شب کو مست پنچا جھومتا

مرد زائد گشت پنہاں زیر پشم

آون میں وہ چھپ گیا۔ سن مے اخی

زیر پشم آن رسن تا بال نہاں

آون میں تقارستی دلوں کے چھپا

آئینہ تانکہ روراسخت کرد

کار آئینہ ہے جو ہے سخت تر

مات گوید کئے زشت خود نہیں

صورت بدتا دکھائے وہ تجھے

اوندارد خود ہنس را لہماں

ایک بھی کوئی ہنس اس میں نہیں

اواگر دیوانہ است وقتہ کا و

وہ فساد ہی اور وحشی ہے اگر

تا کہ شیطان از سرش بیرون د

جائے شیطان اس کے سر سے جاگے

میر بیرون جست و دو سے بہت

میرے کر ہاتھ میں نگرانی چھلا

خواست کشتن مرد زائد از خشم

مار سے زائد کو یہ خواہش اس نے کی

مرد زائد سے شنید از میراں

میر کی سب باتیں وہ تقاسن رہا

گفت و رو گفتن زشتی مرد

منہ پہ کہنا ہر برائی دیکھ کر

روئے باید آئینہ وار آئیں

آئینے سے سخت منہ پس چاہئے

## ولنگ اور سید شاہ ترمذ کی حکایت

مات کردش زو و خشم شدہ تیافت

مات پا کر آیا غصہ ہے پناہ

شاہ باد لنگ سے خطر بچ باخت

کھلتا رنگ سے تھا خطر بچا شاہ

سے رستم کے گرز گراں کی شکل گائے کے سر کی سی تھی +

سے ایک سحرے کا نام ہے +

|                                   |                                 |
|-----------------------------------|---------------------------------|
| گفت شہ شہ وال شہ کبر اور شہ       | یک ایک آں شطرنج میزد و بر شہ    |
| شہ جو دی اُس نے، تو شہ نے بے خطر  | مہرے اُس کے سر پہ مارے کینہ     |
| کہ گیارہ نیک شہت اے قلعہاں        | صبر کرو گفت و تلقاں             |
| اور کہا۔ اے اپنی شہ او قلعہاں     | صبر کر کے بولا و تلقاں          |
| دست دیگر باختن فرمود میر          | او چناں لڑاں کہ عوراز ز میر     |
| کھیلنے کا محکم پھر شہ نے دیا      | اور اُس پر قہر سے تھا لرزہ چڑھا |
| باخت دست دیگر و شہ مات شہ         | وقت شہ شہ گفتن و میقات شہ       |
| بھر جو کھیلا، مات پھر شہ کو پہنچی | آیا شہ شہ کہنے کا پھر وقت بھی   |
| بر جمید آں تلک و در کینج رفت      | شش شہ خود فلکند از ہم نقت       |
| کو در کونے میں دلقک چھپ گیا       | ڈھیر چھ بندوں کا خود پہ کر لیا  |
| زیر بالشہا و زیر شش شہ            | خفت پنہاں تاز خشم شہ رہد        |
| سر کے نیچے، پیچھے کے نیچے بند     | تا ہو چلیم شہ سے پنہاں بے مدد   |
| گفت شہ ہی ہے چہ کردی ہیبتیں       | گفت شہ شہ شہ شہ اے شاہ گزیں     |
| شاہ بولا۔ میں! یہ تو نے کیا کیا   | بولا شہ شہ، شہ، اے شہ باسلا     |
| کے تو اں حق گفت جز زیر لحاف       | با چو تو خشم آورد آتش سحاف      |
| کون حق پوئے گا بے اوڑھے لحاف      | لحشکیں حبیب تو ہو، گستاخی معاف  |
| اے تو مات و من ز زخم شاہ مات      | میز خیم شہ شہ زیر رختہاں        |

مجھ سے تو مات اور میں تیرے زخم سے  
کہتا ہوں شہ شہ میں کپڑوں کے تلے

# امیر و زاہد کی حکایت

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| پھول محلہ پر مشد از ہیہاے میر  | وز لکد بر در زدن دزدار و گیر   |
| میر کے گل سے محلہ سبر گیا      | در پر لاتیں مارنے تھے یہ مٹا   |
| خلق بیروں جست از چپ و است      | کاسے مقدم وقت عفوست و است      |
| دائیں بایں سے ہر اک شخص آگیا   | اور کہا ہے وقت خواجہ عفو کا    |
| مغز او خشک است و عقلش این زماں | کمتر است از عقل و فہم کو دکاں  |
| مغز اس کا خشک ہے اور عقل بھی   | عقل بچوں سے بھی ہے کم ہو گئی   |
| زہد و پیری ضعف بر ضعف آمدش     | واندراں زہدش کشاے بایدش        |
| زہد و پیری ضعف ہے یہ ضعف پر    | ضعف ادھر اور رزق کی خواہش ادھر |
| سچ ویدہ گنج نادہ زیار          | کار یا کردہ ندیدہ مزد کار      |
| گنج تو کیا رنج پایا یار سے     | کام کر کے بھی دوام اس کو لے    |
| یا نبودہ کار اورا خود گہر      | یا نیامد وقت پاداش از قلندر    |
| یا تو اس کا کام ہی ہے اصل تھا  | یاد آیا وقت اجسہ کار کا        |
| یا کہ بود اس سعی چوں سعی جہود  | یا جزا و البتہ میقات بود       |
| یا تو کوشش اس کی تھی سعی جہود  | یا وہ تھا و البتہ میقات سود    |
| مرور اور دو مصیبت اس سبب       | کاندریں و ادنیٰ پر خون کیس است |
| یہ مصیبت ہی ہے کافی مرد کو     | بے کس اس ویرانہ پر مٹوں میں ہو |
| چشم پرورد و شستہ او بکج        | رو ترش کردہ فرو افکند کج       |
| ایک کرشمے میں وہ کج علم ہے بڑا | ہوٹ لٹکاے ہوئے - رنجور سا      |
| نے یکے کمال کا اورا غم خورد    | عقل ہم نے کو بکھلے رہ برد      |
| کب کوئی کمال نہ رہم اس پر کرے  | عقل ہو تو خود ہی سر مہ ڈھونڈے  |

|                                   |                               |
|-----------------------------------|-------------------------------|
| کار و رو کو گست تانگو شدن         | اجتماعی میکند با دہم و ظن     |
| کام شک میں پر گیا ہے سرسبز        | مجتہد ہے وہ گمان و دہم پر     |
| کہ نمائندش مغز سر از عشق پوست     | ز آل ہمش و درست تا دیدار دوست |
| مغز عشق اُس میں نہیں ہے بلکہ پوست | اس لئے حاصل نہیں دیدار دوست   |
| کہ نصیبم رنج آبد زیں جناب         | ساعتے او با خدا اندر عتاب     |
| میری قسمت میں نکھا غم اس قدر      | وہ بھی ہے خشم غیس اندر        |
| کہ ہمہ بیان و ما بمریدہ ہاں       | ساعتے با نخت خود اندر جدال    |
| ہد کئے ہیں میرے اور سب اڑ چلے     | اور بھی رہتا ہے وہ تقدیر سے   |
| گرچہ درز ہداست خود ہا شد ہ تنگ    | ہر کہ مجھوس ہست اندر بود رنگ  |
| گو ہوں بد ہے یہ دنیا اُس پر تنگ   | ہے طرغ جو بھی اس پر بود رنگ   |
| کے شود خویش خوش و صد خوش فراخ     | تا بڑوں ناید ازیں تنگیں منارخ |
| کیا ہے شادی اور فراخی کا یقیں     | جب تک اس تنگی سے نکلے گا نہیں |
| تیغ و مسترہ نشاید ایچ داد         | ز بدانرا در خلا پیش از کشاد   |
| رکھ نہ تیغ و آسترہ اسے بامراد     | خلوت زیاد میں قبل کشاد        |
| غصہ آں ہمیرا دیسا و غم            | کو صبحر خود را بداند شکم      |
| غومہ ہوگا بے مرادی سے اسے         | بھاڑے کا پیٹ وہ تلوار سے      |
| بامرادی تند خود سرکشست            | ہمیرا دیباغے اس دنیا خوشست    |
| بامرادی بد تند خوئی ، سرکشی       | بے مرادی اس جہاں کی ہے بھلی   |

## آنحضرتؐ کا حلیہ نہیے گرنیکا قصد کرنا

|                             |                              |
|-----------------------------|------------------------------|
| خویش را از کوہ سے انداختے   | مصطفیٰؐ را ہجر چوں بفرارختے  |
| کوہ سے گرلے کا کرتے عزم بھی | حد سے بڑھ جانا تھا جب ہجر ہی |



|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| کہ ترا بس دولتست از امر کن     | تا بگفتے جبرائیلش میں مکن      |
| امر کنی سے آپ تو ہیں بہرہ مند  | آئے جبریلؑ اور کہتے روک کر     |
| باز اجمراں آوریں سے تا ختن     | مصطفیٰؐ کا کن شدے زاندا ختن    |
| حملہ پھر کرتا فراق اللہ کا     | گر لے سے پھر باز رہتے مصطفیٰؐ  |
| میفگندے از غم و اندوہ او       | باز خود را سرنگوں از کوہ او    |
| کشت رنج و غم داغ و دہ سے       | عزم پھر گرنے کا کرتے کوہ سے    |
| کہ مکنیں کہ تو شاہی سے بدیل    | باز کشتے پیش پیدا جبریلؑ       |
| کہتے، بس میں آپ شاہی سے بدیل   | ہوتے ظاہر آپ پر پھر جبریلؑ     |
| تا بیا بد آں گہرا او ز حبیب    | بچھنیں سے بوڑھا کشت حبيب       |
| کشت سے جب تک نہ ہوتے کامیاب    | بس یہی ہوتا تھا۔ تا کشت حباب   |
| اصل محتہاست اس چو لٹ کشند      | بہر محنت چو خود را سے کشند     |
| اصل محنت عشق ہے، وہ کیا اٹھے   | لوگ ہر محنت میں جاتے ہیں مڑے   |
| ہر یکے از مائدائی سیر تیس      | از فدائی مرد ماں را حیرت سے ست |
| ہم میں ہے ہر ایک سیرت پر خدا   | خلق کو حیرت فدائی پر ہے کیا    |
| ہر آں کار زو فداے او شدن       | اسے شکر آنگو فدا کردہ است تن   |
| اس پر جس پر ہے خدا ہونا بجا    | ہے مبارک۔ تن کیا جس نے خدا     |
| کاند آں صد زندگی و کشتن ست     | بارے آں مقبل خدا کے اس فیض ست  |
| اس میں مرجانا ہے جینا لاکھ بار | وہ ہے مقبل جو ہے اس فن پر تیار |
| ورد و عالم بہرہ مند و نیک نام  | عاشق و معشوق عشقش پر دوام      |
| دلوں عالم میں وہی ہے نیک نام   | وہ ہے عاشق، عشق ہے اس کا دم    |
| کاند راں وہ صرف عمر و کشتن ست  | ہر یکے چونکہ فداے اس نیست      |
| جس میں شرف عمر ہے اور ہے فنا   | فن ہے اس دنیا کے ہے ہر اک خدا  |

کہ نہ شائق ماند آسنا نہ مشوق  
 کشتی طالب بھی ہے مطلوب بھی  
 شانم وردالتوی بعد التو لے  
 ان پر طاری ہے ہلاکت سر بسر  
 درنگ درود و بد بختی او  
 اس کے غم اور اس کی بد بختی کو دیکھ  
 زلفت را مغفرت در آ کند  
 مغفرت اندوز ہو بغزش تری  
 بر امید عفو دل پر بستہ  
 پھر بھی امید عفو رکھتا ہے تو  
 سے شکاقد موقد را ندر سزا  
 موشگافی ہے مگر جوئے قصا  
 قصہ مارا تو نیکی گوش دار  
 اور قصے پر ہمارے کان رکھ  
 تا بیابی زیں حکایت صد خبر  
 یہ حکایت سن کے جو جا با خبر

کشتی اندر غروبے یا مشروق  
 سب میں کافی مغربی اور مشرقی  
 یا گرمی ارجمو اہل الہو لے  
 اسے بزرگورحم اہل حسد میں  
 عفو کن اسے میر پر سختی او  
 کر مہات اسے میر اس سختی کو دیکھ  
 ساز جہرت ہم خدا عفو لے کند  
 عفو تا بھ کرے اللہ بھی  
 تو ز غفلت بس سیویش کستہ  
 تو نے بھی مستی میں توڑے ہیں سیو  
 عفو کن تا عفو یابی در جزا  
 عفو کر تا عفو کی پائے جزا  
 موشگافان قدر را ہوش دار  
 موشگافان قصا کا دھیان رکھ  
 باز بشنو قصہ میراں در  
 داستان میر سن بار در

## سفارشیوں کو امیر کا جواب دینا

بر سیوئے ما سپور ایش کند  
 توڑا پتھر سے ہمارا کیوں سیو  
 ترس ترساں بگذر و با صد جلد  
 چپکے چپکے خوف سے جاسے گذر

میر گفت اس کیست تاشے زند  
 میر پولا کون تھا وہ تاشے زند  
 چوں گذر سازد بگویم شیر نز  
 جب مرے کوچے سے گذرے شیر نز

بلکہ بگڑا اردو مہیت پنجہ را  
 ثوت سے بھاگے وہ چنے جھاڑتا  
 بندہ مارا چرا آزد دل  
 کیوں ستایا اُس نے خادم کو مرے  
 شربتے کال برزخون دست رخت  
 خون سے بہتر بہا ڈالی شراب  
 یک جاں آزد ست من او کے برد  
 مجھ سے جان اپنی بچا سکتا نہیں  
 نیز قہر خویش بر پریش زخم  
 اُس کے پر پر گھر میں اپنا کروں  
 در شود چوں ماہی اندر آب  
 پھیل ہی کر جائے پانی میں اگر  
 در رود در شک سخت از گوشتم  
 اور سما جائے جو پتھر میں کہیں  
 جاں نخواست بد برد از شمشیر من  
 کیا مری تلوار سے نکل جائے گا  
 من برانم بر تن او ضربتے  
 ضرب پنجاؤں کا اُس کے جسم میں  
 کار او سالوس زندق و حاکست  
 کام اُس کا جیلو بے سوڑے  
 باہمہ سالوس و با ما نیز ہم  
 سب سے منکاری تو کی مجھ سے کھل

سو گورد پیش قہر م اثر دہا  
 میرے آگے چوٹی ہے اثر دہا  
 کرد مارا پیش مہماناں خجل  
 کیوں کیا مجھ پر مہمان سے مجھے  
 ایں زماں بچوں زماں از مارا رخت  
 عورتوں کی طرح اب کیوں ہے مجھ پر  
 گر شود چوں مرغ و بر بالا پرد  
 مرغ بن کر گودہ آڈ جائے کہیں  
 پرد و بال مردہ ریش بشکنم  
 اور پرد و بال اُس کے قودا تو لہوں  
 از غیب من شود زیر و زبر  
 خون سے میرے رہے نہ پرد نہ زبر  
 از دل سنگش کنوں بیروں کشم  
 کھینچ لوں پتھر سے اُس کو بالیقین  
 در کند صد جیلہ و تہد بیرون  
 باد خود جیلہ و مکرو و غا  
 تا بود سر و دیکراں را عبرتے  
 تاکہ عبرت دوسرے حاصل کریں  
 ایک مقصودش بیان شہوتست  
 یکی اظہار ہوس مقصود ہے  
 داد او و صدیچ او ایندم دہم  
 میں سزا اُس سے سو کو دوں ابھی

|                             |                               |
|-----------------------------|-------------------------------|
| کز تنش بیرون رود گنج رواں   | بر سرش چنداں زخم گزر گراں     |
| بس نکل جائے بدن سے دیکھاں   | سر پہ ماروں اس قدر گزر گراں   |
| از وہائش سے درخشاں آتش      | چشم خو خوارش شدہ بد سرکش      |
| آگ سی گویا نکلتی اُن سے تھی | ہو گئیں خو خوار آنکھیں میر کی |

## سفارشیدوں کا پھرامیر کی خوشامد کرنا

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| چند بوسیدہ دست دپائے او       | آں سفیعاں از دم و مہیائے او  |
| دست دپا کر کے سب دپے گئے      | جب طرف دایوں کے خواہیے گئے   |
| گریشد بادہ تو بے بادہ خوشی    | کاکے امیر تو نہ شاید کیں کشی |
| تے نہ ہو تو خود مجھ سے خوشی   | ہاں تجھے لازم نہیں کینہ کشی  |
| لطف آپ لطف تو حسرت خورد       | بادہ سرمایہ ز لطف تو برد     |
| خواستگار لطف تجھ سے لطف کاب   | لطف کا سرمایہ تجھ سے لے شراب |
| اے کریم ابن الکریم ابن الکریم | پادشاہی کن بخشش اے رحیم      |
| اے کریم ابن الکریم ابن الکریم | پادشاہی کر اُسے بخش اے رحیم  |
| جملہ مستان را یو بر تو حسد    | بر شرابی بندہ اینقد و خسد    |
| مست سارے تجھ سے رکھتے ہیں حسد | بر شرابی ہے غلام قد و خسد    |
| ترک کن گلو نہ تو گلو نہ       | بیچ محتاج مئے گلوں نہ        |
| خود ہے غارہ کلام غارے ہے کیا  | کب تو محتاج مئے گل گون ہوا   |
| اے گدا ئے رنگ تو گلو نہ       | اے رخ گلو نہ ات شمس لقا      |
| رنگ کے تھے میں گلوئے گدا      | ہے رخ گل گون ترا عین لقا     |
| ز اشتیاق مئے تو خوشدیناں      | بادہ کاندہم ہے جوشد نہاں     |
| تیرے شوق دید ہی کا جوش ہے     | بادہ زخم میں جوتا جوش ہے     |

|                                |                                    |
|--------------------------------|------------------------------------|
| اے ہمہ دریا چہ خواہی کردم      | اے ہمہ ہستی چہ سے جوئی عدم         |
| اے ہمہ دریا ہے کیوں جو یائے نم | اے ہمہ ہستی ہے کیوں فکر عدم        |
| اے مہ تاباں چہ خواہی گرد       | اے خورد پیش رویت روئے زرد          |
| اے مہ تاباں نہ کر بدوائے گرد   | سامنے تیرے ہے منہ سورج کا زرد      |
| تو خوشی و خوب کاں بہر خوشی     | تو چرا خود مست بادہ کشی            |
| تو سراپا ہے خوشی اے کامیاب     | بہر کٹھنا کیوں ہے احسان شراب       |
| سماج کر مناسبت بر فرقہ رست     | طوق اعطیناک آویز برت               |
| سماج "کرمنا" ہے تیرے فرقہ      | طوق "اعطیناک" پہنا سر بسر          |
| جو بہرست انسان بیورخ اور اعرض  | جملہ فرع و سایہ اعدا تو غرض        |
| آدمی جو بہر ہے چرخ اُس کا عرض  | سب میں فرع و سایہ تیرے الغرض       |
| علم جوئی از کتبہائے فسوس       | ذوق جوئی تو ز حلوائے سبوس          |
| ہے کتاب نقص سے تو علم جو       | کیوں ہے بخوشی سے مزے کی بجھو       |
| اے غلامت عقل تدبیرت ہوش        | چوں چینی خویش را از زان فروش       |
| تیرے خادم عقل و تدبیر اور ہوش  | تو ہے ایسا بھر ہے کیوں از زان فروش |
| خدمت بر جملہ ہستی مفترض        | جو بہرے چوں عجز وارد با عرض        |
| تیری خدمت فرض خلقت کے لئے      | عجز کب کرتا ہے جو بہر عرض سے       |
| بحر علمی درئے پنہاں شدہ        | در سہ گز ثن عالمے پنہاں شدہ        |
| تو نمی میں علم کا بحر نہاں     | تین گز کے جسم میں ہے اک جہاں       |

۱۔ یعنی لَقَدْ كَدَّ مَنَا بَيْنِي اَذَه، بے شک ہم نے بنی

آدم کو بزرگی دی ہے +

۲۔ یعنی اَنَا اَعْطَيْنَاكَ اَلْكَوْثَرَ بِالتَّحْقِيقِ ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے +

|                               |                              |
|-------------------------------|------------------------------|
| مے چھ یا شد یا جماع دیا سماع  | تا تو جوئی زان نشاط و آسما   |
| جز جماع درقص مے کہا ہے ذکی    | ان سے بھد کو جتجو ہے عیش کی  |
| آفتاب از درہ کے شدوام خواہ    | زہرہ از خمرہ کے شد جام خواہ  |
| ڈڑے سے کب قرض مانگے آفتاب     | زہرہ کب مٹکی سے مے جام شراب  |
| جان بے کیفے شدہ محبوس کیف     | آفتابی حبس عقدہ نیست حیف     |
| جان بے کیفی ہوئی یا بند کیف ! | اور اسیر عقدہ ہے خود شید حیف |

## امیر کا سفارشیوں کو پھر جواب دینا

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| گفت نے نے من حریف آں میم        | من بنوقی این خوشی قانع نیم     |
| بوللاؤں صہبا کا میں تو دوست ہوں | اس خوشی پر پھر قناعت کیوں کروں |
| وار ہیدہ از غم خوف و اُمید      | کہا ہمیں گروم بہر سو ہچو بید   |
| ہوں میں بس آزاد خوب و بیم سے    | بید کی مانند میں جھونکے مرے    |

سہ کہتے ہیں کہ زہرہ ہی سے دنیا کے تمام عیش و سرور وابستہ ہیں +  
 سہ یعنی راس و ذنب، یہ دو خطوں کے تقاطع سے بنتا ہے۔ تقاطع کے آغاز و  
 اختتام کے دونوں سروں کو عقدتیں کہتے ہیں۔ اور بیچ میں جو شکل پیدا ہوتی  
 ہے۔ وہ اُڑدیا کہلاتی ہے۔ اور یہ دونوں عقدے اُس اُڑدے کے سر  
 (راس) اُردم (ذنب) ہیں۔ جب چاند اس عقدے پر آتا ہے تو گہن میں  
 پڑ جاتا ہے۔ سورج اس عقدے پر نہیں آتا۔ اس کا گہن چاند کے بیچ  
 میں آ جانے سے واقع ہوتا ہے +

من چناں خواہم کہ بچوں یا سیں  
 ہے چنبیل کی طرح حسرت مگر  
 بچو شاخ بید یاراں چہ راست  
 بید کی سے شاخ جیسے مجھوتی  
 آنکہ خو کردہ است با شاو مچی سے  
 منحصر صبا ہے جس کا سکور  
 انہیا زان زیں خوشی بیروں شدہ  
 انہیا یوں اس خوشی سے دور تھے  
 زانکہ جانشاں میں خوشیہا دیدہ بود  
 روح نے دیکھی تھیں خوشیاں خوب تر  
 ہر کرالو حقیقی رو نمود  
 ہو جسے نور حقیقی کی نصیب  
 وانکہ در جوع او طعام اللہ خود  
 وہ جسے حاصل طعام اللہ ہو  
 وانکہ باشد خفتہ اندر گلستاں  
 سورت ہو سنج میں جو باغ کے  
 چوں کند مستقی از آب اجتناب  
 آب سے پیسا کرے کیوں اجتناب  
 سیر خود ہم عاشق از حبیب  
 سیر میں مشاق کیا محبوب سے  
 عاشق از معشوق کے باشد جہاں  
 شیفہ مشرق سے بھاگے کہاں

کوہ شوم گا ہے چناں گا ہے چنیں  
 میں رادھر جھٹو موں، ابھی بھوموں اُدھر  
 کہ ز بادش گو نہ گو نہ رقصہا مست  
 کرتی ہے مروج ہوا سے رکھیں بھی  
 اس خوشی را کے پسند خواہد کے  
 اس خوشی سے وہ نہ کیوں کر ہوں غور  
 کہ سرشتہ در خوشی حق ہند  
 وہ خوشی میں حق کی پیوستہ رہے  
 اس خوشیہا پیش شاں بازی نمود  
 تو یہ خوشیاں کھیل سی آئیں نظر  
 کے شود قانع بتاریکی و دور  
 دور دو تاریکی ہے وہ قانع ہو گیا  
 کے زمانا و شور با حسرت برد  
 کیوں وہ جا ہے شور ہے اور نان کو  
 میل کلغن کے کند چوں ابلہاں  
 میل وہ گھوڑے کی جانب کیوں کہے  
 چوں کند محمود دور می از شراب  
 کیا کرے غور پر بیسز شراب  
 صبر نکند هیچ رنجور از طبیب  
 صبر کیا روگی معالج سے کرے  
 چوں باو بیند ہمہ کون و مکان  
 جب کہ دیکھے اُس میں سب کون مکان

|                                |                                 |
|--------------------------------|---------------------------------|
| یہ سچ کس پر غیر حق عاشق شد     | واقف آں سز بجز حالق نشد         |
| غیر حق پر کوئی کب عاشق ہوا     | بے نقط اس راز سے واقف خدا نہ    |
| بابت زندہ کسے کہ گشت یار       | مردہ را کے در کشد اندر کنار     |
| زندہ بت کا جو کوئی ہو جائے یار | مردہ بت سے بھر وہ کب ہو ہم کنار |
| مردہ را کس در کنار آرد مگر     | کو تدار داز جهانِ جاں خبر       |
| ہم کنار مردہ وہ ہو گا مگر      | جو کہ ہے جاں جہاں سے بے خبر     |

## إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ نَجْزِي الْحَيَّوَانِ

### کی تفسیر

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| آنچہاں چوں ذرہ ذرہ زندہ اند   | نکتہ داشتند و سخن گویشدہ اند   |
| اُس جہاں کے ذرے زندہ ہیں تمام | نکتہ داں ہیں اور کرتے ہیں کلام |
| در جہاں مردہ مشاں آرام نیست   | کایں علف جو لا لوق انعام نیست  |
| کیا جہاں مردہ میں راحت ملے    | یہ چراگہ ہے مولیٰ کی لئے       |
| ہر کراگلشن بود بزم و وطن      | کے خورد او بادہ اندر گو سخن    |
| باغ میں ہوا بگن جس کے لئے     | بھاڑ میں جا کر وہ کیونکرئے بچے |

۱۔ کیونکہ ہر معشوق میں اُس معشوق حقیقی ہی کا تو پڑے تو ہے +

۲۔ یعنی خدا نے حتی و قیوم +

۳۔ آیہ شریف إِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ نَجْزِي الْحَيَّوَانِ کو

کائنات کی قسموں۔ بیشک دیرِ آخرت ہی ہمیشہ کی زندگی

ہے۔ اگر تم جا لو +



|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| جائے روح ہر نفس سمجھیں بود      | جائے روح پاک علیہیں بود        |
| جائے روح جس سمجھو نہ ہے         | جائے روح پاک علیہیں ہے         |
| کرم یا شد کش وطن مسکین بود      | جائے بلبل گلبن و نسیم بود      |
| اور کھڑے کا وطن چرکیں میں ہے    | مسکین بلبل گل و نسیم میں ہے    |
| بہر منکر آب شور پے نفور         | بہر محمود خدا حساب طہور        |
| کھاری پانی بہر منکر ہے ضرور     | ہے خدا کے مست کو آب طہور       |
| پیش او حلاج خونی عادت است       | ہرگز اعلیٰ عمر نہ نمود دست     |
| ہے اُسے عمار خونی داد گر        | جس نے دیکھا ہی نہیں اعلیٰ عمر  |
| کہ رقیب زیر کال نا آگست         | دُخترال رالہبت مرده دہند       |
| کیل عاقل سے ہے بس ناواقفی       | جیسے گردیاں رطکیں کو دے کوئی   |
| کو دکاں رات بچ چو ہیں بہتر است  | چوں ندارند از مرآت زود دست     |
| چاہے رطکوں کو تیغ چوب دہیں      | جب نہیں زور مرآت ہاتھ میں      |
| کاں نگاریدہ است اندر دہر        | کافراں قانع بنقش انبیا         |
| مسببوں میں ان کے جو ہے جلوہ زار | کافروں کو بس ہے نقش انبیا      |
| یہج ماں پروائے نقش و سایہ صیت   | واں جہاں را چور و زید کشت نیست |
| نقش و سایہ کی آہیں پروا ہے کیا  | وہ جہاں ہم بد جو روشن ہو چکا   |
| واں گر نقشش جو مدد آسماں        | آں کے نقش شستہ رجاں            |
| دوسرا ہے مثل ماہ آسماں          | ایک کا تو نقش ہے زیب جہاں      |

سہ بہشت کا درجہ اعلیٰ - جہاں اعمال خیر رکھے جاتے

میں \* ایک بہشت ترین مقام جو بہشتِ دوزخ پر ہے \*

|   |                                |
|---|--------------------------------|
| ایں دہائش نکتہ گویاں با جلیس  | واں دگر با حق بگفتار و انیس    |
| وہ ہے اپنے نکتہ دانوں کا جلیس   | اور یہ گفتار حق کا ہے انیس     |
| گوشِ ظاہر ضبطِ اہلِ قسانہ کن  | گوشِ باطنِ جاذبِ اسرارِ کن     |
| گوشِ ظاہر میں ہیں یہ قلعے بھرے  | گوشِ باطنِ جذبِ رازِ کن کرے    |
| چشمِ ظاہر ضابطہِ حلیہِ بشر  | چشمِ بر حیرانِ مازِ غِ لبصر    |
| چشمِ ظاہر ہے قلعہِ انساں نگر  | چشمِ دل حیرانِ مازِ غِ البصر   |
| دستِ ظاہر میکند وادوستند  | دستِ باطنِ بر درِ فر و صمد     |
| لینا دینا دستِ ظاہر سے رادھر  | دستِ باطنِ ہے دیرِ اللہ پھر    |
| پائے ظاہر در صفتِ مسجدِ صوان  | پائے معنی فوقِ گردوں رطواف     |
| پائے ظاہر میں صفتِ مسجد میں صاف   | پائے باطنِ چرخِ بد نحو طواف    |
| جندِ جزو شِ راکو بشمار نہیں   | ایں درونِ وقت و آں بیرونِ نہیں |
| کر ہر اک جزو کا اسی پر تو قیاس  | یہ درونِ وقت وہ بیرونِ شناس    |
| اینگہ در وقت ہست باشند تا اہل   | واندگر یارِ ابدِ قرینِ ازل     |
| ہو اسیرِ وقت ہے۔ ہے تا اہل  | اور وہ باقی، یہ سے تا ازل      |
| ہست یکتا مشِ ولی القبلتیں   | واندگر نامشِ امامِ الدولتیں    |
| ایک نام اس کا ولی القبلتیں ہے   | نامِ ثانی ہے امامِ الدولتیں ہے |
| ۱ یعنی ظاہر وقت کا پابند ہے۔ اور باطن قیود وقت سے آزاد ہے +             |                                |
| ۲ دو قبلوں رہیت المقدس اور کعبہ شریف (کا مالک یعنی صاحب شریعت و طریقت + |                                |
| ۳ دو دولتوں یعنی حقیقت و معرفت کا پیشوا +                               |                                |

یہی عزمیٰ مرد را عازم نماںد

عزم کوئی اور کوئی عازم نہیں

اوندا دیہیچ از اوصاف خویش

جملہ اوصاف بشر کو چھوڑ کے

شد برہنہ جاں بجاں افزائے خویش

ہے برہنہ اپنے جان جان کے پاس

شائبش از اوصاف قدسی جاہل کرد

کو لباس اوصاف قدسی کا ملا

بر پریدار جاہ برالو این جاہ

جاہ سے پہنچا وہ تا ایوان جاہ

از بن طشت آمد و بالائے طشت

طشت کی تہ سے وہ اچھ آگئی

شومی آسینہ ش اجزائے خاک

کیونکہ تھا آلودہ اجزائے خاک

ور نہ او دراصل بس برحبتہ بود

فی الحقیقت وہ مجرّد تھا مگر

ہیچو باردش نگوں آویختند

اٹا جوں باروت کے لٹکا دیا

از عتالے شد معلق ہچکناں

ہے معلق اُس کے ہتھ سے یہاں

لے بھوئے قلنا اھبطوا منہما جہیناً - یعنی ہم نے کہا کہ تم

خلوت وچلہ ہو لازم نماںد

چلہ یا خلوت اُسے لازم نہیں

چوں لغت از ستقامت شد پیش

ہے مجرّد جوں لغت وہ ساتھ

گشت فرد از کسوت خوئے خویش

عادتوں کے پھینک کر سارے لباس

چوں برہنہ رفت پیش شاہ فرد

جب برہنہ پیش سلطان وہ گیا

خلعتے پوشید از اوصاف شاہ

اُس نے پہنا خلعت اوصاف شاہ

اینچنین یا شد چو درد می گشت

طشت میں جس طرح بیٹھی گا دھنی

در گن طشت از چہ بود او در دناک

طشت کی تہ میں وہ تھا بس دناک

بارونا خوش پرو بالش بستہ بود

ہم نشین بد سے وہ تھا بستہ پر

چوں عتاب بیطوا گنختند

جب عتاب بیطوا اُس پہ ہوا

بود باروت از ملائک بیگماں

تھا وہ باروت رک فرشتہ بے گماں

لے بھوئے قلنا اھبطوا منہما جہیناً - یعنی ہم نے کہا کہ تم

پتی زمین میں اتر جاؤ +

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| خویش را بر ساخت تنها پیش داند   | سرنگوں زان شد کہ از بر فرد ماند |
| خود کوی ترجیح انسانوں یہ کیوں   | دورہ کہ بھلا سے ہے سرنگوں       |
| کر دست قناد از دریا بگریہ       | آں سب خود را چو پندار آب دید    |
| ہو کے بے پروا وہ دریا سے چلا    | دیکھا ڈلیا کو جو پانی سے بھرا   |
| بھر رحمت کرد اورا باز خواند     | در جگر چوں قطرۂ آبش نمائد       |
| پھر لیادریائے رحمت نے بھلا      | ایک قطرہ بھی نہ جب اُس میں رہا  |
| آید از دریا مبارک ساعتے         | رحمت بے علت بے خد متے           |
| آتی ہیں دریا سے نیک اوقات میں   | بے سبب بے بندگی کے رحمتیں       |
| گرچہ باشند اہل دریا روئے زرد    | اللہ اللہ گرد دریا باز گرد      |
| اہل دریا ہوں اگرچہ منتشر        | تو اسی دریا کے گرد اگرد پھر     |
| سرخ کرد روئے زرد از گوہری       | تا کہ آید لطف و بخشایش گری      |
| زرد روئے اصل سے ہو سرخ رو       | تا کہ پائے بخششیں اور لطف تو    |
| زانکہ قدر انتظار آں لقاست       | زردی رو بہترین رنگہا ست         |
| بہر صورت ہے یہ عجز انتظار       | ہے یہ زردی بہترین رنگ یار       |
| بہر آں آمد کہ جالش قانع است     | لیک سرخی بر رخ کو لامع است      |
| کہ رہی ہے مطمئن ہے اُس کی جان   | اور سرخی جو ہے چہرے پر حیاں     |
| نے زرد و علت آید اذلیل          | کہ طمع لاغر کند زرد و ذلیل      |
| درد و علت سے نہیں طامع علیل     | طمع ہی کرتی ہے لاغر اور ذلیل    |
| خیرہ گرد و عقل جالینوس ہم       | چوں پرہیزگاری زرد بے سقم        |
| عقل جالینوس حیراں ہو گئی        | زرد منہ بیکس نہیں ہے دکھ کوئی   |
| مصطفیٰ گوید کہ ذلت نفس          | چوں طمع بستی تو در انوار ہو     |
| مصطفیٰ کہتے ہیں اہو کا نفس غوار | طمع انوار الہی گر ہے یار        |

آن ہشک سایہ غربالی ہست

جس میں سایہ ہے وہ غربالی ہے نور

پیش عرباں چہ جامہ چہ بدن

ہے برابر جامہ ان کو اور بدن

خوگس را چہ ابا چہ دیگ داں

بکشتی کو کیا شور یا کیا دیگ داں

اے ایان کنوں بگو احوال خویش

اے ایاز اب حال کچھ اپنا سنا

نور بے سایہ لطیف عالی ہست

جو ہے بے سایہ وہی عالی ہے نور

عاشقاں عریاں بھی خواہند تن

جاتے ہیں برہنہ عشاق تن

روزہ داراں بود آئین و خواں

روزہ داروں کے لئے ہیں نان و خواں

ایں سخن از حد و اندازہ ہست پیش

قصہ اندازے سے اپنے پردہ چلا

## پھر بادشاہ کا ایاز کو مخاطب کرنا

گرچہ تصویر حکایت شد دراز

گرچہ صورت ہے حکایت کی دراز

تو بدیں احوال کے راضی شوی

کب ہو ماضی پر بھلا اس حال پر

خاک بر احوال درس و سنج و شش

کشکش پاس جہاں کی خاک ڈال

حال ظاہر گو میرت رطاق و جفت

حال ظاہر کچھ سناتا ہوں میں ہاں

گشت بر جاں خوشتر از قند و نبات

قند سے پردہ کر جاوے خوش گوار

میں بگو احوال خود را اے ایاز

ہاں سنا احوال اپنا اے ایاز

ہست احوال تو از کان لومی

میں ترے حالات سر دم تازہ تو

میں حکایت کن ازیں احوال خوش

ہاں بیاں کر اپنا وہ دل چسپ حال

حال باطن گر خمے آید بگفت

حال باطن ہو نہیں سکتا بیاں

کہ ز لطف یار تلخ بھائے مات

اب کی سب تلخیوں کو لطف یار



تلخی دریا ہمہ شیریں شود

تلخی دریا کو شیریں تر بنائے

باز سچے غیب رفتند اس میں

غیب کی جانب گئے پھر اے نگار

بھجو جو اندر دوش کش بندے

جیسے پانی نہر میں آیا ۔ گیا

فکرت ہر روز را دیگر اثر

اور نیا ہر نگر کا ہے اک اثر

ز اں فبات اگر دور دریا رود

گرد بھی اس کی اگر دریا میں جائے

صد ہزار احوال آمد بچشیں

ایسے احوال آئے عالم میں ہزار

حال امروئے بہ دی مانند نے

کل سے کب ملتا ہے احوال آج کا

شادی ہر روز از نورع دگر

ہے خوشی ہر روز کی نورع دگر

## جسم انسانی ایک مہمان خانہ ہے

ہر صبح ضیف نو آید در آں

روز آتا ہے نیا اک میہاں

ضيف تازه فکرت شادی و غم

میہاں نگر پڑ شادی و غم !

در مبتدو منتظر شود در سیل

منتظر رہ ۔ کرتہ در کو بند ہاں

در دولت ضیف است ازاد خوش

دل کا وہ مہمان ہے ۔ رکھ خوش اُسے

کہ ہم اکنوں باز چہ وہ عدم

وہ کوئی دم میں عدم کو اب اٹھائے

ہست مہمان نخانہ اس تن بچاں

ہے بدن مہمان خانہ اسے جواں

نے قلم گفتہ کہ آید دم بدم

روز کیا ۔ آتا ہے اس میں دم بدم

میزبان تازہ رو شو اسے خلیل

جو خلیل اللہ بن تو میزبان

ہر جہ آید از جہاں غیب دوش

جو خیال آئے جہاں غیب سے

میں مگو کہ ماند اندر گردنم

یہ نہ کہ بس طوق گردن ہو گیا

سہ یعنی مہمان کو بار نہ سمجھ ، وہ چاہے جتنا ٹھہرے ۔ آخر رخصت ہو جائے گا +

# ایک مہمان اور ایک میاں بیوی کی حکایت

ساخت اور اچھو طوق اندھن

طوق گروں ہو گیا وہ مانگیاں

آں شب اندر کوئے الیشاں سولہ

اُس گلی میں شب کو اک شادی بھی تھی

کا مشبک آفتابوں و جامہ خوابین

شب کو اسے غاتوں دو بستر بچھا

بہر مہماں گستر آں سوئے دگر

بستر مہمان ہوا اندر - بے خطر

سمع و طاعت اے دو چشمہ شلم

لاؤں سر آنکھوں سے میں اس کو بچا

سوئے خانہ سود کرد آسجا وطن

وہ تھی شادی کے گھر کو بے گناں

لقل نہاد انداز خشک و ترش

لقل خشک و تر دہاں کھاتے رہے

سرگزشت نیک و بد تا نیم شب

داستان اچھی بڑی تا نصف شب

مشدد در آں بستر کہ بد آسجئے در

تھا جو بستر در پہ اس پر سو گیا

آں کیے را بیگیاں آمد فق

آیا بے دقت ایک کے گھر میماں

خواں کشید اور اکرامت ہاتھ

عوان آیا - اور عزت اس کو دی

مرو زن را گفت پنهانی سخن

مدنے عودت سے یوں چھپ کر کہا

بستر مارا بستر سوئے در

میرا بستر تو بچھا نا سترے در

گفت زن خدمت کلم قرابیم

بولی عودت - حکم ہو جو آپ کا

بہر دو بستر گسترید و رفت زن

بستہ دونوں بچھا کر شادماں

ماند مہماں عزیز و شوہر ش

شوہر اور مہمان دونوں رہ گئے

در سمر گفت ند بہر دو منتخب

تھے دونوں کے لیے کہ منتخب

لجساراں مہماں نہ خواب از سمر

قصوں سے نید آئی تو مہماں اسکا

کہ مرا انیسوست ایجاں کجا خفت  
 جان من! بستر ہے یہ میرے لئے  
 بستر آنسوئے دگر افکنده ام  
 ہے بچا یا گھر کے اندر بستر  
 گشت مبدل آن طرف مہاں غنودہ  
 لا وہ۔ مہاں جو سو یا اُس کی جا  
 کہ شکوہ ابرشاں آمد شکفت  
 ابدہ چھا یا کہ حیرت سب کو تھی  
 سوئے در خفتہ بہت اُن سو اُن مو  
 سوئے در شوہر ہے، اندر مہاں  
 داد مہاں با بر غبت چند بوس  
 اور مہاں سے کیا بوس و کنار  
 ز آنچہ می ترسیدم آمد خود ہماں  
 سامنے اپنے وہی بات آگئی  
 بد تو چوں صایون سلطانی بہاند  
 اور بہ لیشانی میں تو ہے بہتلا  
 بر سر و جان تو اوتا و اں شود  
 جان کو تیری ہے نقصان بے گناں  
 موزہ دازم من ندارم غم ز گل  
 پاؤں میں موزے ہیں غم بچھو کا گیا  
 در سفر یک دم مبادا روح شاد  
 گو سفر تکلیف اب کیسی ہی ہے

شوہر از خجالت بد و چیزے نگفت  
 کچھ نہ بولا اُس سے شوہر شرم سے  
 وز بجائے خواب تو اسے بوا کرم  
 اور ترے سونے کو اسے مرد خدا  
 اُن قرار سے کہ بزن او کردہ بود  
 تھا جو کچھ اقرار عورت سے کیا  
 آنشب آنجا سخت ہاراں ر گرفت  
 سخت تر اُس رات کو بارش ہوئی  
 زن بیامد بر قسرا کہ شو  
 عورت آئی گھر۔ تو یاد آیا کہ ہاں  
 رفت عریاں ر لحاف آدم عروس  
 گھس گئی چادر میں عریاں وہ نگار  
 گفت می ترسیدم اسے مرد کلاں  
 بولی میں جس بات سے تھی ڈر رہی  
 مرد مہاں اگل او کے رود  
 پانی اور کچھڑ سے مہاں رہ گیا  
 اندر میں ہاراں اگل او کے رود  
 کچھڑ اور پانی میں جلے گا کہاں  
 زود مہاں جہت گفت ای دن بہل  
 اٹھا مہاں اور کہا اسے با وفا  
 من رواں گشتم شمارا خیر یاد  
 میں چلا اب تم رہو آگام سے



|                                |                                   |
|--------------------------------|-----------------------------------|
| کامی خوشی اند سفر بہرین شود    | تا کہ زو تر جانب معدن رود         |
| ہے سفر میں یہ خوشی ہی را بہرین | سوئے معدن جلد جاؤں بے سخن         |
| چوں دمید رفت آں مہمان فرد      | زن پشیمان شد ازین گفتار سرد       |
| اور اُس مہمان نے اپنی راہ لی   | عورت اں باتوں سے شرمندہ ہوئی      |
| گر مزا سے کرم از طبیعت مگیر    | زن بسی گفتش کہ آخر اے امیر        |
| تھا مذاق اس سے تہ ہو تو بے مزا | گو کہ عورت نے بہت اُس سے کہا      |
| رفت ایشاں را وداں حسرت گرفت    | لابہ فلا رہی زن سوئے مداحست       |
| رہ گئے حسرت میں یہ۔ وہ چل دیا  | اُس کا یہ حیلہ مگر بے سود تھا     |
| صورتش دیدند شمع کے نکلن        | جامہ لادق کروا ز غم مرد و زن      |
| دیکھی مثل شمع اس کی شکل بھی    | دونوں نے پہنا لبایں ماتمی         |
| چوں بہشت از ظلمت فکشت نور      | پیشد و صحرا ز نور شمع مرد         |
| تھی اندھیرے میں بھی جنت کی ضیا | جگل اُس کے نور سے مسموم تھا       |
| از غم و از محبت ایں ماجرا      | کر دیا سخا نہ خانہ خوشی را        |
| غم سے اس قہقہے کے تھے ایسے نجل | میں ہاں خانہ بنایا اپنا دل        |
| ہر زماں گنتے خیال میں ہماں     | ور و درون ہر دو از راہ نہاں       |
| ہر گھڑی ذکر و خیالی میں ہماں   | دل میں اُن دونوں کے گریہ تھا نہاں |
| مینفشاندم لیک روزی تاں نبود    | کہ بدم یارِ خضر صد گنج جو د       |
| پر تمہارا اس میں کچھ حق نہ تھا | ہاں میں یارِ خضر تھا، گنج عطا     |

## روزینہ کی فکر کی مثال

|                             |                             |
|-----------------------------|-----------------------------|
| آید اندر سینہ چوں جانِ عزیز | ہر زماں فکرے چو مہمانِ عزیز |
| دل میں آئے، صورتِ جانِ عزیز | فکر ہر دم مثل مہمانِ عزیز   |

زانکہ شخص از فکر دارد قدرهاں

فکر ہی سے قدر ہے انسان کی

کار ساز ہوائے شادی میکند

کام کرتی ہے خوشی کا یک قلم

تا در آید شادی نوزا اصل خیر

تا کہ خوشیاں آئیں اصل خیر سے

تا بروید برگ سبز متصل

ہے انگائی اُس میں ہے سبز تر

تا خرامد سرد و لو از ماورا

تا کہ بکھے سرد و لو اُس کے سوا

تا نماید زنج رو پوشیدہ را

تا عیاں پوشیدہ ہو جائے شباب

در عوض حقا کہ بہت را آورد

اُس سے کچھ بہتر عوض میں لائے گا

کہ بود غم بندہ اہل یقیں

غم ہے بیشک بندہ اہل یقیں

رز بسوزد از تبسمائے شرق

پھونکے انگور اک تبسم شرق کا

چوں ستارہ خانہ خانہ میسرود

جوں ستارے خانہ در خانہ پھرے

فکر را ایجاں بجائے خویش داں

فکر کو موقع سے پہچان اے اخی

فکر غم گراہ شادی میزند

گو خوشی کی راہ مارے فکر غم

خانہ میر دید بہ تنہی اوز غیر

گھر کو کرتی ہے خالی خیر سے

میفشاند برگ زرد از شاخ دل

زرد ہے شاخ دل سے جھاڑ کر

میکند از پنج سرو کہنہ را

سرو کہنہ کو وہ جڑ سے دے گرا

غم کند زنج کڑ بوسیدہ را

غم بدانی جڑ لو کرتا ہے خراب

غم ز دل ہر چہ بدینہ دیا بُرد

غم ترے دل سے جو کچھ لے جائے گا

خاصہ آں را کہ یقینش باشد این

خاص کر جن کو یقیں ہے اے امیں

گر تر شرابی نیار و ابرو برق

گرنہ ہو حملہ یہ ابرو برق کا

سعد و غنص اندر دلت مہاں شود

دل میں سعد و غنص یوں مہاں بنیں

|                                  |                                 |
|----------------------------------|---------------------------------|
| آزماں کماور میں برج تست          | باش، پھول طالعش شیریں و چست     |
| برج میں تیرے کریں جب تک قیام     | چست و شیریں مثل طالع رہ مدام    |
| تا کہ چوں بامہ شود او متصل       | شکر گوید از تو با سلطان دل      |
| تا کہ جب وہ چاند سے ہوں متصل     | شکر یہ تیرا نہیں سلطان دل       |
| ہفت سال ایوب با خیف خدا          | در بلا خوش بود با صبر و رضا     |
| سات سال ایوب تھے محروم خدا       | اُس بلا پر جو تھی جہان خدا      |
| تا چو واگرد و بلائے سخت رو       | پیش حق گوید لہد گول شکر او      |
| تا کہ جب رخصت ہو طوفان بلا       | سو طرح شاکر ہو وہ پیش خدا       |
| کز محبت با من محبوب کش           | روگرد ایوب یک لمحہ ترش          |
| یہ محبت تھی کہ میں نہ تھی پر جفا | ارد نہ بگڑا منہ کبھی ایوب کا !  |
| از وفا و محبت حکم خدا            | بود چوں شیر و عسل او با بلا     |
| وہ وفا اور حکم سے اللہ کے        | مثل شیر و شہد آفت سے ملے        |
| نکر در سینہ در آید نو بنو        | خند خداں پیش او تا باز رو       |
| نکر جب سینے میں پیدا ہوئی        | غیر مقدم اُس کا گر یا صد خوشی   |
| کہ اعذنی خالق من شرّہ            | لا تحزننی انی من بزرّہ          |
| کہ کہ اس کے شر سے یا رب بے بجا   | جو ہو شکی اس میں، مجھ کو کر عطا |
| ربّ و زعنی ان اشکر ما ارنی       | لا تعقب حسرتی لی ان مضی         |
| یا اکی شکر کی توفیق دے           | حسرت ماضی سے فارغ کر مجھے       |

۱۔ یعنی خدا نے تعالیٰ سے +  
 ۲۔ وہی بلا کہ رہی ہے +

۳۔ اس آیت شریف کی طرف اشارہ ہے کہ حضرت سلیمان علی نبیہ و علیہ السلام  
 نے دعا کی تھی کہ ربّ اذ زعنی ان اشکر نعمتک اتقی

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| آں ترش راجوں شکر شیریں شمار   | آں ضمیر روتش را با سدا ر        |
| ترش کو بھی مثل شیریں کر شمار  | اس ضمیر ترش رُ د سے ہو شمار     |
| گلشن آرمہ آبرو خورہ کش        | ابر گر چہ ہست ظاہر روتش         |
| خلاق گلشن ہے ، وجہ رنگ و بو   | ابر گر چہ ہے بظاہر ترش رُو      |
| باترش تو روتش کم کن بدیاں     | فکرت غم و امثال ابر و اں        |
| ترش رو سے کر نہ ترشی بے گماں  | فکر غم کو تر مثال ابر جان       |
| جہد کن تا از تو راضی او شود   | بو کہ آں گو بہر بدست اولود      |
| تکھ سے وہ راضی ہو ایسی سہی کر | شاید اُس کے ہاتھ میں ہو وہ گہر  |
| عادت شیریں خود افزوں کنی      | در علو گو بہر و نبود غشی !      |
| عادت شیریں تری بڑھ جائیگی     | گر نہ دے موتی ، نہ ہو یا وہ غنی |
| ناگہاں بے بر آید حاجت         | چلے دیگر سودا رو عادت           |
| ناگہاں بر آئے حاجت پھر کہیں   | کام آئے گی یہ عادت پھر کہیں     |
| آں با مرد حکمت صالح شود       | فکرت کر مشاویت مانع شود         |
| اس میں بھی حکمت ہے کچھ الٹ کی | فکر ہو مانع ہمیش و خوشی         |

### ایقہ لوط متعلقہ صفحہ ۹۹ (۳)

اَنْعَمْتَ عَلٰی وَاٰلِیْدُنِّیْ وَاِنْ اَعْمَلْ صَالِحًا تَرْصَنَّهُ وَاَذْفُلْنِیْ  
 بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ ۝ یعنی اے میرے  
 رب مجھے یہ بات قسمت کر کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں۔ جو تو نے  
 مجھے اور میرے ماں باپ کو عنایت فرمائی ہے۔ اور میں عمل صالح کروں  
 تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک  
 بندوں میں داخل کر +

تو کہ ٹھے باشد و صاحب قراں

شاید اک تادہ ہو اور صاحب قراں

تا شوی پیوستہ بر مقصود و چہر

مقصود دل تا ہو حاصل بے گمان

چشم تو در اصل باشد منتظر

اصل کار منا پڑے کا منتظر

دائم اور مرگ باشی تراں روشن

تو رہے گاموت سے دائم دو چار سہ

باز رہ دائم ز مرگ انتظار

تا نہ ہو تکلیف مرگ انتظار

تو بخواں دو چار و انگش ایسکواں

تو ذلیل اُس کو نہ جان اسے نوچاں

تو مگوفر عیبت اور اصل گیر

فرع مت کر بلکہ اس کو اصل جان

در تو اور افرع گیری و مضر

تو اُسے کر فرع جانے یا مضر

زہر آمد انتظار اندر چشمش

زہر ہے اسے مزے میں انتظار

اصل داں آ در ا بگیش در کنار

اصل اُس کو جان کر ہو ہم کنار

## ایاز سے بادشاہ کا پھر خطاب کرنا

صدق تو از بھر و زکوہ ست پیش

صدق تیرا کوہ و دریا سے ہے پیش

نے رد و عقل جو کوہت کاہ وار

عقل رہتی ہے ٹھکانے بالیقین

سست گرد و در قرار و در ثبات

سست ہوتا ہے نہ ٹھٹھا ہے کبھی

درد نہ بودی میر میراں کیر خر

درد نہ ہوتا میر میراں کیر خر

اے ایاز نیاز صدق کیش

اے ایاز نیاز و صدق کیش

نے یقین شہوت با شد عشار

وقت شہوت سر کے بل گرتا نہیں

نے وقت خشم و کینہ صبر بات

نہتے اور کہنے سے تیرا صبر بھی

ہست مردی اس نہاں رہش و ذکر

ہے ہی مردی نہ وہ ریلوں و ذکر

سہ بغواٹے۔ اَلَا تَنْتَظَرُ اَمَّا مِنْ الْمَوْتِ ۚ یعنی انتظار موت سے

دیا وہ سخت ہے ۛ

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| حق کر خواندہ است قرآن مجال         | کے بود این جسم را آنجا حمال     |
| حق نے قرآن میں کہا کس کو در حال نہ | جسم کی پھر اس جگہ سے کیا محال   |
| روح حیوان اپنے قد بہت آ پد         | آخر از بازار قصا باں گذر        |
| روح حیوان کی ہے کیا قدر اسے پد     | دیکھ قصا یوں کے کوچے سے گذر     |
| صد ہزاراں سر نہادہ بر شکم          | از دشاں از دمنہ و از گوشت کم    |
| سر میں لاکھوں نے جھکائے پیٹ پر     | گوشت چربی سے بھی کم ہے اُن کی د |
| تا توانی بندہ شہوت مشو             | در پئے شہوت مکن جازا گرو        |
| ہو سکے تو بندہ شہوت نہ ہو          | ڈال آفت میں نہ اپنی جان کو      |
| ورنہ شہوت خائنمانت بر کند          | زندہ ات در گور تار یک افگند     |
| ورنہ پھر بے خائناں شہوت کرے        | جیتے جی بچھ کو لحد میں ڈال دے   |
| روکھی پامند کہ از جولان کیر        | عقل او موٹے شود شہوت چو شیر     |
| ہاں وہ قحبہ ہے ، نہیں مرد دلیر     | عقل ہو چو ہاتھ شہوت مثل شیر     |
| اندیس معنی حکایت گو بیت            | تا دل از شہوت بکلی شویمت        |
| اک حکایت میں سناتا ہوں تجھے        | و در شہوت تا ہو تیرے قلب سے     |

## لڑکی کو باپ کی نصیحت

|   |                             |
|---|-----------------------------|
| خواجہ بود و مرا و را دخترے  | زہرہ خدے مہرے بھیں بے       |
| ایک خواجہ ایک لڑکی اس کی بھتی   | زہرہ رخسار و سمن بر چاند سی |
| گشت بالغ و او دختر را بشو   | شو بنود اند کفایت کفو او    |
| جب ہوئی بالغ ، ملا شوہر اسے   | نکاح کر غارند طہر گلو سے    |
| <p>۱۔ کہتا قال اللہ تعالیٰ عزوجل :- اَلرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ۔ یعنی مرد محنتوں سے توانا تر ہیں *</p> |                             |

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| گر نہ بٹکانے تہہ گشت و ہلاک     | خریزہ چوں درد شد آہناک          |
| گرد کاٹا تو تہہ ہو جائے گا      | اس سے بھر جائے جو پک کر خربزا   |
| اونہا کفولیش از خوف فساد        | چوں ضرورت یود دختر ابداد        |
| کفر سے باہر کہ تھا خوف فساد     | تھی ضرورت ادی وہ رطکی خوشام     |
| خویش را پرہیز کن حامل مشو       | گفت دختر را کنیز و اماد نو      |
| تو نہ اس شہر سے ہونا حاملہ      | باپ نے رطکی سے بیگنی یہ کہا     |
| ایں غریب خوار را بنود وفا       | کو ضرورت یود عقد ایں گدا        |
| یہ غریب و خوار کیا جائے وفا     | عقد اس سے بالضرورت ہے کیا       |
| بد تو طفل او بس اند مظلمہ       | ناگہاں بجمہد کند ترک ہمہ        |
| ادروال ہاں رہے اس کا پسر        | ناگہاں بھاگے یہ سب کچھ چھوڑ کر  |
| ہست پندت لہذیر و مفتنم          | گفت دختر اے پدر خدمت کنم        |
| خوب ہے۔ مانوگی میں اس بچہ کو    | بولی رطکی اے پدیر جو حکم ہو     |
| دختر خود را بفرمویے حسد         | ہر دور و نئے و سہ روزے آں پدیر  |
| یہ نصیحت کرتا رہتا تھا اُسے     | باپ اس کا دوسرے اور تیسرے       |
| کز چنیں نوے نصیحت گر شنید       | انچنیں قویے بعالم ہم بدند       |
| جو نصیحت اس طرح کرتی رہیں       | ایسی قومیں بھی جہاں میں ہو گئیں |
| چونکہ پدیر و جواں خاتون و شو    | حالمہ شد ناگہاں دختر رازد       |
| کیونکہ تھے دونوں میاں بیوی جواں | حالمہ دختر ہوئی وہ ناگہاں       |
| پنجاہ گشت کو دک یا کہ شش        | از پدیر آں راہماں مید شش        |
| ہوتے ہوتے مجھ میں نے ہو گئے     | رطکی نے مجھ چھپا پایا پ سے      |

سہ یہ ملانا کا قول ہے +

|                                 |                                   |
|---------------------------------|-----------------------------------|
| گفت پیدا گفت بابا چیت این       | من ترا گفتم کہ دوری گزین          |
| جب ہوا ظاہر، پورا بولا یہ کیا   | میں نے تو تھا دور رہنے کو کہا     |
| آں وصیت ہائے من خود باد یود     | چوں نکروت و عطر و پندت ہیج سود    |
| کیا ہوا غمی سر نصیحت وہ مری     | کار گر تجھ پہ نہ جو بالکل ہونی    |
| گفت بابا چوں کنم پر مینر من     | آتش و پنبہ است بیشک وزن           |
| بولی، بابا کیا کروں ابہ ہیز میں | مرد و عورت دونوں آگ اور دہائی میں |
| پنبہ را پر مینر از آتش کھا ست   | یاد آتش کے حفاظت تفکست            |
| رکونی بیج سکتی ہے کیوں کر آگ سے | آگ خود کیوں کہ حفاظت کر سکے       |
| گفت نے گفتم کہ سوئے او مرو      | تو پیرائے منی او مشو!             |
| بولا میں نے منع تھا اُس سے کیا  | کہ نہ ہوتا اُس سے ہرگز حاملہ      |
| در زمان حال و انزال و خوشی      | خویش را باید کہ از وسے و دشمنی    |
| جب کہ آنے وقت انزال و خوشی      | ہے بچا نا خود کو اس سے لازمی      |
| گفت چوں اتم کہ انزال کے بہت     | ایں نہا نست بغایت درد ست          |
| بولی، کیا معلوم وقت انزال کا    | ہے نہاں، قابو نہیں اُس پر مرا     |
| گفت چوں چشمش کلا پیہ شود        | فہم کن کہ وقت انزال یود           |
| بولا بدے آنکھ کا جس وقت رنگ     | تو سمجھ انزال کا ہے رنگ و جنگ     |
| گفت تا چشمش کلا پیہ شدن         | کو گشتہ است این و چشم شوخ من      |
| بولی، جب تک بچے آنکھ اس شخص کا  | اندھی ہو جاتی میں خود آنکھیں مری  |
| نہیت ہر عقل حقیر سے پاؤں دار    | وقت حرص و وقت جنگ کا رزار         |
| عقل جو کمزور ہے اور بے وقار     | وقت حرص و جنگ، کیا ہوا نگار       |



# ایک سست اور کمزور دل صوفی

|                                    |                                 |
|------------------------------------|---------------------------------|
| ناگہاں آمد قطاریق و غما            | رفت یک صوفی بشکر در غزا         |
| ناگہاں اک شور اٹھا جنگ کا          | ایک صوفی بھی گیا بسر غزا        |
| فارساں راندند تاصیف مصاف           | ماند صوفی یا بینہ و خمیہ ضغاف   |
| گھوڑے لے کر پہنچے میدان میں سوار   | رہ گیا خمیے میں صوفی زار و غوار |
| سابقون الساقون و دراندند           | مشقلان خاک بر جا ماندند         |
| اور جو سابق تھے۔ وہ آگے بڑھ گئے    | رہ گئے وہ، تھے جو بھاری خاک سے  |
| باز گشتہ باغناظم سودمند            | جنگہا کردہ مطلقہ آمدند          |
| ٹوٹ کر باں نیست بے گزند            | روئے دے واپس آئے فتح مند        |
| اور برون نداشت تدریج چیز           | ارمغاں داوند کائے صوفی تو نیز   |
| اس نے ہر انکار لینے سے کیا         | تحفہ صوفی کو بھی کچھ دے دیا     |
| گفت من محروم ماندم از غزا          | پس بگفتندش کہ خشمینی چرا        |
| بولا۔ تھا محروم میں تو جنگ سے      | پوچھا لوگوں نے ہے غصہ کیوں تجھے |
| کا دمیان غزو و خنجر کش نہ شد       | زناں تلطف، مسیح صوفی خوش نشد    |
| سیونکہ وہ میدان میں خنجر کش نہ تھا | ہرانی سے نہ صوفی خوش ہوا        |
| آں کے راہر کشتن تو بگیر            | پس بگفتندش کہ آوردیم اسیر       |
| ایک تو نے قتل کرنے کے لئے          | بھر کہا، ہم لائے قیدی گھیر کے   |
| اند کے خوش گشت صوفی دل قوی         | سیر بہش تا تو ہم غازی شوی       |
| خوش ہوا صوفی کا دل اس بات سے       | کاٹ اس کا سر کہ تو غازی ہے      |
| چونکہ آں نبودیم کر و نیست          | کاب را گرد و صوفی و نیست        |
| ہو نہ گراہی۔ تیم ہی سہی            | گم ہے ہانی سے وضو کی روشنی      |

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| برداں صوفی اسیر بستہ را         | در پس خرگاہ تا آرد و غا        |
| صوفی اُس قیدی کو آخرے چلا       | غصے کے چھے، کہ ہو مود غا       |
| مانڈ آسجا دیر صوفی با اسیر      | قوم گفتند اے عجیبےں شرفیر      |
| دیر تک شہر وہ ہمراہ اسیر        | لوگ بولے، کیا ہوا آخر فقیر     |
| کافر بستہ و دست او گشتنیست      | بسملش را موجب تاخیر حبیت       |
| ہاتھ کافر کے ہیں جب دونوں بندے  | قتل میں تاخیر ہے پھر کس نے     |
| شخص آمد و شخص از پیش            | دید صوفی خفتہ زیر گہر خوش      |
| پہچے سے اک شخص آیا ڈھونڈتا      | دیکھا صوفی کو کہ سیچے ہے پڑا   |
| ہچونز بالائے مادہ آں اسیر       | خفتہ ہچوں شیر بالائے فقیر      |
| مثل نر اُس پر پڑا ہے وہ اسیر    | ہے چڑھا جو شیر بالائے فقیر     |
| دست ہا بستہ ہے غامبداو          | از سیر استیرہ صوفی را گلو      |
| گو بندھے تھے ہاتھ یکیں پر جفا   | جاے جاتا تھا گلا درویش کا      |
| گہر میں غامبداو انداں گلویش     | صوفی افتادہ ہزیمش رفتہ ہوش     |
| گہر گردن چاہتا با جوشش ہے       | اور صوفی زیر راں ہے ہوش ہے     |
| دست بستہ گہر ہچوں گر بہ         | خستہ کردہ حلق او ہے حربہ       |
| مثل گرہ کا میر ہے دست نے        | کر دیا زخمی گلا ہے حربہ کے     |
| نیم کشتش کردہ از دنداں اسیر     | ریش او پرخوں ز حلق آں فقیر     |
| ہیم مردہ کاٹ کر تھا کر دیا      | عون گردن کا تھا ڈاڑھی میں بھرا |
| ہچو تو کرد دست نفس بستہ دست     | ہچو آں صوفی ز یوں کشتی و بست   |
| جیسے تو اس نفس بستہ دست سے      | مثل صوفی بست ہے عود دیکھ لے    |
| اے شدہ عاجز و تل کیشش او        | صد ہزاراں کو ہما در پیش تو     |
| اُس کے اک پختے سے کیوں یوں نزلد | کہہ میں در پیش ابھی تو سو ہزار |

|                                   |                                |
|-----------------------------------|--------------------------------|
| پہوں روی بر عقبہائے ہچو کوہ       | زیر سیر گشتہ بگردی از شکوہ     |
| بہر بلندی پر تو کیوں کر جائے گا   | تو تو پختے ہی سے دب کر رہ گیا  |
| ہم در آل ساعت زحمیت بیدار رہ      | غازیاں کشتند کافر را بہ تیغ    |
| تھی محنت دین کی ان کو سوا         | غازیوں نے قتل کافر کو کیا      |
| تا بیہوش آمد ز بیہوشی و تاب       | بر درخ صوفی زدند آب و گلاب     |
| بہوش میں آیا۔ پھر آئی اُس میں تاب | چھڑکا صوفی پر بہت آب و گلاب    |
| پس بہر سید چوں شد ماجرا           | پہوں بیہوش آمد بدید آں توہرا   |
| مُدھیا سب نے کیا تھا آخر ماجرا    | بہوش میں آیا۔ نکلیں آنکھیں ذرا |
| ایچھیں بیہوش گشتی از چہ چیز       | اللہ اللہ ایچھہ حالت اکبر      |
| کیوں ہوا بے ہوش کیا تھی ایسی چیز  | اللہ اللہ حال کیا ہے اسے عزیز  |
| ایچھیں مدہوش افتادی ولہت          | از اسیر نیم گشتہ بستہ دست      |
| ہو گیا مغلوب اتنا کس نے           | اک اسیر بس اور مجبور سے        |
| طرفہ درمن بنکر بیاں شوخ چشم       | گفت چوں قصد سرش کردم چشم       |
| اُس نے غصے سے نظر کی بر ملا       | بولا عزم قتل جب میں نے کیا     |
| چشم گردانید و شد ہوشم ز تن        | چشم را واکرد پھن او سوئے من    |
| بہوش چھینے میرے آنکھیں پھر کے     | اس قدر آنکھیں نکالیں غیظ سے    |
| مے نیارم گھٹ چوں پہ ہول ہول       | گردش چشمش مرا لشکر نمود        |
| کیا بتاؤں کس قدر پہ ہول تھی       | گردش اُن آنکھوں کی لشکر بن گئی |
| رفتہ از خود و افتاد م بر زمین     | قصہ کوتہ کن کزاں چشم ایچھیں    |
| بہوش کھوئے اور زمین پر گر پڑا     | قصہ کوتہ۔ آٹھ سے ایسا ڈرا      |

# صوفی کو جنگ جو لوگوں کی نصیحت

باچنیں زہرہ کہ تو داری مگر

اتنی طاقت پر نہ آنا چاہئے

تا دگر رسوا مگر دی در سپاہ

فوج میں رسوا نہ ہو مرد خدا

غرقہ گشتی کشتی تو در شکست

جب کہ تیرے ہوش یوں جاتے رہے

کہ بود با تیغ شاں چوں گوے سر

جب اڑیں غنچہ سے بن کر گنبد سر

طاق طاق جامہ کوہاں متہن

ماند جس سے کہڑے کٹے کی صدا

ابر آذاری جل در امتحاں

ابر باراں بھی ہو جن سے منفعل

چوں نہ با جنگ مرداں آفتنا

جنگجوی سے ہے جب نا آشنا

بس سر پہ تن بخوں بر چوں حیا

اور بہت۔ سرخوں میں تیرے جل

صد فنا کاں غرقہ گشتہ در فنا

سنگڑوں ہوتے ہیں غرقاب فنا

اندھاں صف تیغ چوں خواہد کشد

تیغ کیا کھینچے صف کے سامنے

قوم گفتندش بہ پیکار و نبرد

قوم بولی۔ جنگ کرنے کے لئے

گردِ مطبخ گرد اندر خالقہ

خالقہ میں جا کے تو روٹی پکا

چوں زخیم آل سیر لبتہ دست

قیدی مجبور ہی کے خوف سے

پس میان حملہ شیران نہ

دیکھ کر پھر حملہ شیران نہ

کہ ز طاقا طاق گرد مہاز دن

جسم سے گردن کے پھٹنے کی صدا

گہ ز فشافش تیر جانستاں

اور وہ تیروں کی صدا میں متسل

کے توانی کرد درخوں آشنا

خون میں تو شیر سکتا ہے بھلا

بس تن بے سر کہ دارد اضطراب

ہیں تن بے سر بہت ہذا اضطراب

زیر دست مپائے اسپاں درغرا

پاؤں میں گھوڑوں کے پاؤں غزا

ایچنیں ہوشے کہ از موشے پرید

ہوش ایسے جو ہوں تہاں موش سے

چالش ہستیں لوت خود ان نیست آں  
جنگ ہے یہ، نعمتیں کھانا نہیں

چالش ہستیں لوت خود ان نیست آں  
جنگ ہے یہ، نعمتیں کھانا نہیں

نہست حمزہ خوردن اینجا تیغ ہیں  
یہ نہیں بھجیا کا کھانا اے جواں

نہست حمزہ خوردن اینجا تیغ ہیں  
یہ نہیں بھجیا کا کھانا اے جواں

نہست لوت چرب تیغ و خنجرست  
یہ نہیں کھانے، یہ ہیں تیغ و تیر

نہست لوت چرب تیغ و خنجرست  
یہ نہیں کھانے، یہ ہیں تیغ و تیر

کار بہر نازک دے نمود قتال  
نارکوں سے ہو چکی جنگ و ہدال

کار بہر نازک دے نمود قتال  
نارکوں سے ہو چکی جنگ و ہدال

کار تر کاست لے ترکاں برو  
کام ترکوں کا ہے، بیگم کا نہیں

کار تر کاست لے ترکاں برو  
کام ترکوں کا ہے، بیگم کا نہیں

غزوہ کے کافی کرواں چشم انجمنیں  
کہاڑے گا تو جو ڈر کر آنکھ سے

غزوہ کے کافی کرواں چشم انجمنیں  
کہاڑے گا تو جو ڈر کر آنکھ سے

## حضرت عیاضی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت

تَن برہنہ کو کہ زخمے آیدم  
تَن برہنہ زخم کھانے کو گیا

گفت عیاضیؒ نود بار آدم  
تو لے مہیا ضیؒ ہے۔ لوسے مرتبا

تا کیے تیرے خورم من جاگیر  
میں گیا۔ تا کوئی پیکاں آگے

بے زرہ رستم میان تیغ و تیر  
بے زرہ طوفان میں تیغ و تیر کے

۱۔ امیر حمزہؓ جنابے سول کریم الصلوٰۃ و التسلیم کے بچا تھے جن

کی بہادری مشہور ہے ۲۔  
۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی تھے ۴۔

تیر خوردن بر گلو یا مقتلے

گردن و مقتلے پہ کھانا تیر کا

در تھم یک جایگہ بے زخم نیست

یوں تو کس جا پر نہیں ہے زخم تن

یک بر مقتل نیسا مد تیر کا

تیر مقتل پر مگر آیا نہیں

چوں شہادت روزی جانم بنود

جب شہادت میری قسمت میں نہ تھی

در جہاد اکبر افگندم بدن

ہو گیا وقت جہاد اکبری

بانگ طبل غازیوں آمد بگوش

غازیوں کے طبل کی آئی صدا

نقسم از باطن مرا آواز داد

نفس نے اندر سے دی دعوت مجھے

خیر ہنگام غذا آمد برو

اُٹھ، کہ ہنگام غذا پھر آگیا

گفتم اے نفس عجیب بے وفا

یو لا میں نے نفس ملعون بے وفا

راست گوائے نفس کاس حلیت گریست

سچ بتا کیسی ہے یہ جیلہ گری

در پہا بد جز شہیدے مقبلے

یہ شہیدوں ہی کا ہے بس مرتبا

ایں تھم از تیر چوں پرویز نیست

یوں تو ہے تیروں سے پھلتی سب بدلا

کارِ نجات است ایں نہ جلدی دہا

یہ ہے قسمت اکام دانش کا نہیں

رفتم اندر خلوت و در چلہ زود

بیٹھ کر خلوت میں کی چلہ کشی

در ریاضت کردن و لاغر شدن

تاریاضت سے فزوں ہوا غری

کہ خرامیدہ حبش غزو و کوش

یعنی پھر بہر غزا لشکر چلا

کہ بگوش حس رسیدم بامداد

یہ سنی آواز جس کے کان سے

خویش را در غزو کردن کن گرو

جل، پھر اپنی جنگ میں گردن جھکا

از کجا میل غزا تو از کجا

تو کہاں اور یہ کہاں میل غذا

در نہ نفس شہوت اطاعت پرست

نفس شہوانی ہے طاعت سے بڑی

سے جسم کی وہ جگہ جہاں تیر کے زخم سے لازمی ہلاکت واقع ہو +

درنگونی راست حملہ آرمست

سچ نہ بولا تو مشادوں کا سچے

نفس بانگ آورد آنکہ از دروں

نفس نے اندر سے یہ آواز دی

کہ مرا ہر روز اینجائے کشی

مارتا ہے تو مجھے ہر دم یہاں

ہیچکس رانہیست از عالم خبر

ہے مرے اس حال کی کس کو خبر

در غزایم بیک زخم از بدن

جسم سے ٹکڑوں جو وقت جنگ ہو

گفت آگسگ چوں منافق زبانی

میں یہ بولا تو منافق ہی جیسا

خوار و خود رائے و مرائی بودم

ہے ریاکار اور پھر خود رائے ہے

مذکر کردم کہ ز خلوت بیچ من

عہد ہے میرا کہ خلوت سے کبھی

زانکہ در خلوت ہر آنچہ تن کند

کیونکہ خلوت میں ہے جو کچھ شغل تن

جنبش و آرامش اندر خلوت نش

جنبش و آرام جو خلوت میں ہے

ایں جہاد اکبر است آن صغیر است

یہ جہاد اکبر وہ اصغر لا سلام

در ریاضت سخت تر افشار مت

میں ریاضت سے دباؤں کا گچھے

در فصاحت بے دہاں اندر قسوں

تھی جوانوں فصاحت سے بھری

جان من چوں جان گہراں میکشی

مے رہا ہے کافروں کی طرح جاں

کہ مرا تو مے کشی بے خواب و غور

بہوک سے مارے مجھے خود جان کر

خلق ہمہند مردی و ایشان من!

خلق پھر دیکھے مرے ایشان کو

ہم منافق میمیری تو چہیستی!

اور منافق ہی مرے گاہے حیا

درد و عالم اینچہ سنیں یہود و

اس نے ذلت تجھے دی ہائے ہے

سر پہ و نازم چون زندہ آئیں بدن

باہر اب ہرگز نہ آؤں جیتے جی

نوائے روئے مرد و زن کند

وہ نہیں ہر نمود مرد و زن

جز ہائے حق دہا شد نیتش

حق کی خوشنودی فقط نیت میں ہے

ہر دو کار رستمست و حیدرست

رستمی و حیدری میں دونوں کام

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| کارِ آنکس نیست این سودا و جوش  | کوز موش و جنبش گم کرد ہوش      |
| کام اُس کا کب ہے یہ سودا و جوش | موش کی جنبش سے ہائیں جھکے ہوش  |
| آنجنباں کس را بیاید چوں زناں   | دور بودن از مصاف و از رستاں    |
| عورتوں کی طرح اس کو چاہئے      | دور رہنا قتل سے اور جنگ سے     |
| صوفیے آں صوفیے ایں نیت حیف     | آں ز سوزن مردہ ایں اطمینان حیف |
| ایک وہ صوفی تھا۔ اور اکٹھے حیف | وہ مراسوئی سے اس نے کھائی سپت  |
| نقش صوفی باشد اور نیست جاں     | صوفیاں بدنام ہم زیں صوفیاں     |
| نقش صوفی تھا۔ وہ صوفی تھا کہاں | صوفی اس صوفی سے ہیں بدنام ہاں  |
| برورد دیوار حسیم گل سرشت       | حق ز غیرت نقش صد صوفی نوشت     |
| حسیم خاکی کے در دیوار پر +     | نقش صوفی حق نے لکھے سر پر      |
| تاز سحر آں نقشہا جنباں شود     | تا عصائے موسوی پنہاں شود       |
| تا کہ جنبش نقش میں ہو سحر سے   | اور عصائے موسوی پنہاں ہے       |
| نقش ہارا میخورد صدق و صفا      | چشم فرعونست پر گرد و صفا       |
| نقش کو کر دے فنا صدق و صفا     | جس طرح فرعون کو اندھا کیا      |

## دوسرے جنگجو صوفی کی حکایت

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| صوفیے دیگر میان صفِ حرب        | اند آند چند بار از بہر ضرب    |
| دوسرا صوفی میان کارزار         | حملہ کرنے کو در آیا چند بار   |
| بیت زخم از دست کافر چونکہ خورد | بار دیگر حملہ آور دوشبار      |
| زخم کھائے میں دست کفر سے       | اور پھر میدان میں حملے کئے    |
| تا خمیر دتن بیک زخم از گزاف    | تا بخورد او بیت زخم اندر مصاف |
| تا کہ تن اک زخم سے مردہ نہ ہو  | کھائے اُس نے میں زخم لے نیکو  |



وانگشت او با مسلمانان لہر  
پردہ آن کے ساتھ غزے سے پہرا  
جاں ز دوست صدق و آساں ہر  
صدق کے ہاتھوں میں مرنے کے مزے

با مسلمانان بکافر وقت کر  
وقت حملہ مومنوں کے ساتھ تھا  
جیش آمد کو بڑھے جاں ہر  
حیت آیا کیا مردوں اک زخم سے

## دریا میں دھام پھینکنے والا مجاہد

ہر شب افگندے کچے راسخیم  
روز اک دریا کو دیتا شوق سے  
درنائی و زوہاں کندن و راز  
اس تامل سے ہو کلیت و راز  
در قتلے زار و رتاب و تہ  
تھا پڑا رنج و تعب میں بے گماں  
مشتیم و غصہ و عجز رگی  
کیوں مجھے غصے سے کرتا ہے قتا  
نفس را ایسا حد می رختین  
نفس کو آسودگی ہے پاس بھی  
ہمچنین کشتے مرا و راعنا  
غم سے اس کو مارتا تھا بے خطر

آں کے بودش بخت در حل و دم  
تھے دم چالیس پاس اک شخص کے  
ساکہ گرد سخت تر نفس مجاز  
تا ہو اس سے سخت تر نفس مجاز  
نفس او فریاد کرے ہر شبے  
نفس اس کا شب کو کرتا تھا فغاں  
کہ چراغے نعلنی یکسا رگی  
کیوں نہیں یک بارگی تو چہینکتا  
بہر حق یکبارگی بلزار دین  
قرض دریا کر ادا یک بارگی  
اونگشتے ملتفت مر نفس را  
نفس کی وہ کچھ نہ سنتا تھا گر

## پھر اسی جنگجو صوفی کی حکایت

بہر حق گرفتہ بدر نفس تنگ  
نفس کو بہر خدا کرتا تھا تنگ

ہمچنین صوفی اندر وقت جنگ  
بس اسی صورت وہ صوفی وقت جنگ

مسلمانوں بکری پر پیش رفت

حملہ میں آگے مسلمانوں سے بھٹا

زخم دیکر خورد آں راہم بہیست

پھر لگا جب زخم، باندھا اسکی بھی

بعد ازاں قوت خاندان افتاد پیش

جب گئی قوت، تو آگے گر پڑا

صدق جان دن بود میں سابقوا

جان دنیا صدق ہے۔ ہاں سابقوا

انیہم مردن بمرگ صور تست

سارا مرتل ہے یہ مرگ ظاہری

اے بسا غامے کہ ظاہر خویش رنجیت

خون گو غاموں کا ظاہر ہو گیا

آلتش بیشکست رہزن زندہ ماند

آلہ ٹوٹا اور ہے زندہ راہ مار

اسپ کشت راہ اور فتنہ نشد

گھوڑا مارا۔ راہ باقی ہے پڑی

وقت فرا دو نگشت از خصم تلست

دوبھی میں گبر سے روتا رہا

بسیست کرت تیغ و رمع از دے شکست

توڑیں تلواریں بھی، نیزے بھی کئی

مقعد صدق از صدق عشق خوش

عشق سے پھر صدق کا مسکن ملا

از نبی برخواں رجال صدقوا

بڑھ تو قرآن میں۔ رجال صدقوا

ایں بدن مروج را چو آن لتست

روح کا اوزار ہے یہ جسم بھی

بیک نفس زندہ آنجا نب گرنجیت

نفس زندہ اس طرف مائل ہوا

نفس زندہ ہست رچہ مرکب فشانند

نفس باقی اور ہوا۔ مرکب متار

جز کہ خام و زشت و آشفتنہ نشد

خام و آشفتنہ ہے ایسا آدمی

اے یعنی جاں دینے میں سبقت کرو

۱۷۱ کما قال اللہ تعالیٰ اعظم شام "برمانہ" : رَجَالٌ صَدَقُوا مَا عَا

هَدُوا وَاللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَاثَنٌ اِنْ قَضٰی غِبْرَتَهُمْ مِنْ يَنْتَظِرُوْنَ

مومن وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سے اپنا وعدہ پورا کیا ہے۔ بعض ان

میں سے جہاد میں مارے گئے ہیں۔ اور بعض انتظارِ شہادت میں ہیں۔

کافر کشتہ بدے ہم یوسف

کافر کشتہ بھی ہوتا یوسف

مردہ درد دنیا چو زندہ میرد

مر کے بھی دنیا میں زندہ میں ابھی

ہست باقی در کف آں غزوہ جست

ہے کف غازی میں باقی۔ بے سخن

لیک آں صورت ترا حیران کنیت

اس سے تو حیران ہو گا بالیقین

باشدا ندر دست صنع ذوالمنن

ہوتی ہے قطعاً سپرد ذوالمنن

داند گردے تہی جاں ابھو گرد

مرداک رہے جان ہے۔ مانند گرد

گر بہر خورینے کشتہ شہید

ہوتا رو بہر کر جو ہر کوئی شہید

اے بسا نفس شہید معتدل

میں سعید ایسے بھی نفس متقی

نفس را بہرین مرد و تن کہ تیغ اوست

نفس را بہرین مرگیا اور تیغ تن

تیغ آں تنیست مرد آں مرغیست

ہے وہی تیغ ایک وہ ہستی نہیں

نفس چوں مبدل شود ایں تیغ تن

نفس جب تبدیل ہو تو تیغ تن

آں یکے مردیست قوتش جملہ درد

مرداک وہ ہے غذا ہے جس کی درد

## خلیفہ مصر و شاہ موصل کی حکایت

کہ شاہ موصل بھوکے گشت جفت

شاہ موصل جفت ہے اک حور سے

کہ بعالم نیست مانند شش نگار

ہے وہ اک بے مثل دنیا میں نگار

لقش او نیست گند کا خدست

لقش اس کا ہے یہ کا خد بہ عیاں

مر خلیفہ مصر اعجاز گفت

یوں خلیفہ سے کہا اعجاز نے

یک کنیزک دارد او اندر کنار

اک کنیزک سے ہوا ہے ہم کنار

در بیاں ناید کہ شش بیج دست

عین بے حد کا ہو اس کے کیا بیاں

سہ حضرت شیخ عبدالقادر محی الدین حیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد کا نام ہے،

جو مرتبہ عبادت سے فائز ہوئے تھے +

خیرہ گشت و عام زد گشتش قنادر  
 ہاتھ سے اُس کے صراحی گر پڑی  
 سوئے موصل با سپاہے بس گراں  
 ایک لشکر ساتھ کر کے بے کراں  
 برکن از بکن آں در دور گاہ را  
 کر دے دیاں اُس در دور گاہ کو  
 سنا کشم من پر زمیں مہ در کنار  
 چاند کتا غوش میں لے لوں ذرا  
 با ہزاراں رستم صاحب علم  
 تھے ہزاروں ساتھ رستم اور نشان  
 قاصدِ ہلاک اہل شہر گشت  
 قصد لوگوں کی ہلاکت کا ہوا  
 ہچھو کوہ قاف او بر کار کرد  
 مثل کوہ قاف صفت آرا ہوئیں  
 تیغ ہا بر کرد چڑوں برق برقی  
 جو چمک میں بجلیوں کی تھیں رفیق  
 برج سنگین سست شد چون مزم  
 برج سنگین ہو گیا جوں موم نرم  
 پس فرستاد از دروں پیش رسول  
 بھیجا اک قاصد کو سوئے پہلو اں  
 کشتہ میگردند ز بس خراب گراں  
 مرد ہے میں جنگ میں سب جا بجا

نقش بر کاغذ چو دید آں کہ قنادر  
 دیکھی جب تصویر کاغذ پر بھی  
 پہلو ائے را فرستاد آنزماں  
 بھیجا موصل کی طرف اک پہلو اں  
 کہ اگر ندید بتو آں ماہ را  
 تا اگر پائے نہ تو اُس ماہ کو  
 در دہتر گشت کن و مہ را بیمار  
 اور جو دیدے تو یہاں تو اُس کو لا  
 پہلو اں شد سوئے موصل ہاتم  
 جانب موصل گیا وہ پہلو اں  
 چوں ملنجا بیچد پر کرد گشت  
 طوطی دل سا جنگلوں میں چھا گیا  
 بہلول اے منجھنیقے از نبرد  
 منجھنیقیں ہر طرف بر پا ہوئیں  
 زخم تیر و سنگہا سے منجھنیق  
 تیر کے زخم اور سنگ منجھنیق  
 ہفتہ کر دای منجھنیقیں خوریز گرم  
 ایک ہفتے تک رہا بازار گرم  
 شاہ موصل دید پیکار مہول  
 شاہ موصل نے جو دیکھا یہ سماں  
 کہ چہ مینخواہی ز خون مومناں  
 مومنوں کے خون سے ہے قصد کیا

بے چین خونریز اینت حاصلت  
 تو ہے وہ بے قتل دغوں حاصل ہے  
 سانگیر دغوں مظلوماں تر ا  
 ہونہ دا منگیر غوں مظلوم کا  
 ایں ز ملک شہر خود آساں تر بہت  
 تو ہے بے ہراس سے بھی آساں تر  
 میفرستم چہیت ایں شوب و شر  
 بے بدوں کیا شور و شر سے قائمہ

گرمزادت ملک و شہر موصلست  
 ہاں اگر ہے خواہش موصل تھے  
 من و بیرون ز شہر انیک ورا  
 جاؤں میں یا سہرا تو اندر آجلا  
 ورمزادت گو ہر فکرم و در بہت  
 ہے اگر مقصد حصول سیم و زر  
 ہر چہ می باید ترا از سیم و زر  
 سیم و زر تو جس قدر ہو چاہتا

## شاہ موصل کا کنیز کو پہلوان کے حوالے کرنا

گفت پیغام ملک اندر زماں  
 تھا جو کچھ پیغام پہنچا یا دہاں  
 یک میخواست ہم کے صاحب جمال  
 مانگتا ہوں دلیر بکتا جمال  
 گفت پیش بر گوا و را عیاں  
 اس کو لے جا، اور سب کہے عیاں  
 زود بفرستش کہ ملک و مال رست  
 بھیج دے اس کو کہ چھوڑوں ملک مال  
 میں بدہ ورنہ ہم اکٹوں را غنم  
 دے دگر نہ پھر مرا حملہ ہوا

چوں رسول آمد پیش پہلوان  
 آیا وہ قاصد جو پیش پہلوان  
 گفت من ملک میخواستم نہ مال  
 بولا مجھ کو کہ ہے فکر ملک و مال  
 داد کا غذا کند و نقش و نشان  
 اس کا اس کا غذا میں ہے نقش و نشان  
 کاندیس کا غذا گرچہ صورتست  
 دیکھ ہے کوئی اس میں خود خوش جمال  
 ایں کنیزک خواہم اور اطا لہم  
 میں فقط ہوں یہ کنیزک چاہتا

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| چوں سُویش باز گشت گفت حال       | واد کا خذرا و نیمود آں مثال    |
| حال کہنے الچی واپس گیا          | دے دیا کا غذا سے تصویر کا      |
| گشت معلومش چہ گفت آں شاوئر      | صورتے کم گیر و زود اورا ببر    |
| کر کے یہ معلوم یولا شاد و نر    | نہیج ہے یہ نقش، دیدے بے خطر    |
| من نیم در عہد الیشاں بت پرست    | بت بر آں بت پرست اولترست       |
| بت پرستی میں نہیں میں محمودست   | بت اُسی کو دے کر وہ ہے بت پرست |
| ہا بت ترک داد و نخت در را و برد | سوئے لشکر گاہ و در ساعت کُہر د |
| چند تھنے لے کے وہ رو کی گئی     | اور سپرد پہلو اں کر دی گئی     |
| روئے دختر چوں بدید آں پہلو اں   | گشت عاشق بر جمالش و درماں      |
| پہلو اں اُس کا بھل دیکھ کر      | ہو گیا عاشق جمال دھن پر        |
| عشق بھرے آسماں بر مے کفے        | چوں زلیخا در ہوا ئے یوسفے ۲    |
| عشق اک دریا ہے کف میں آسماں     | چوں زلیخا عشق پوست میں تیاں    |
| دور گردوں از موج عشق داں        | چوں نہو مے عشق بفسر جہاں       |
| دور گردوں بھی ہے سورج عشق ہی    | گر نہ ہوتا عشق نہ تھی افسردگی  |
| کے جمادی مٹھو کشتے در نہات      | کے فدا ئے روح کشتے نامیات      |
| ایک ہوتے کب جمادی و نہات        | روح پر ہوتیں فدا کب نامیات ۳   |
| روح کے کشتے فداے آوے            | کر لیمش حاملہ شد مر کے ۲       |
| روح کیونکر ہوتی آدم پر فدا      | جس سے مریم ہو گئی عقیں حاملہ   |
| ہر کے پر چا فسرے اچھو تیخ       | کے ہسے پُران جولاں چوں تلخ     |
| ابھی اپنی جا پر سب جاتے تھکے    | اڑتے ہڈی کی طرح کیوں سرسبز     |

ذَرَّهٖ ذَرَّهٖ عَاشِقَانِ اَنْ جَمَالِ

ذَرَّهٖ ذَرَّهٖ عَاشِقَانِ حُسْنِ کَا

سُبْحَ اللّٰهٖ هَسْتَ اَشْتَابُ شَا

سُبْحَ اللّٰهٖ سَهٗ اَنْ کَا بِيَا

پہلو ان چہ را پورہ پنداشتہ

راہ سمجھا پہلو ان اُس جاہ کو

چوں خیالے دید اُن خفتہ بخواب

جس طرح دیکھے خیال اک مجھ خواب

چوں بخت از خواب شد بیدار ہو

خواب سے جب چونک کر بیدار ہو

گفت بر پہنچ آب خود بزم دریغ

بہر وہ اپنے فعل پر نفیس کہے

پہلو ان تن بد او مروی نہ داشت

پہلو ان تن تھا کہ وہ مرد تھا

مرکب عشقش دریدہ صد لگام

اُس کے اسب عشق نے توڑی لگام

الشیء بالی بالخلیفہ فی الصوی

ہے خلیفہ کیا کہ میں اُس سے خوں

لہ مطابق اس آئے شریف کے سُبْحَ اللّٰهٖ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اَلْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط

آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خدا کی تسبیح پڑھتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب حکمت

والا ہے +

می شعا بد در علو پہچوں نہال

ہے بلندی کی طرت ہی دو طرفتا

تتقیہ تن میکند از بہر جاں

تن کی کرتے ہیں صفائی بہر جاں

شورہ اش خوش آمدہ خب کا شہ

بیچ الفت کا دہر بخیر میں یو

جمع شد با او وارے رفت آب

جفت ہو کر اُس سے ہو نزل شباب

وید کاں نصبت بہ بیداری نبود

تو نہ دیکھے اُس نگار خواب کو

عشوہ اُن عشوہ وہ خورم دریغ

اس فریبی نے دیا دھوکا مجھے

نغم مردی در زمین ریگ کاشت

نغم مردی ریت ہی میں یو دیا

نعرہ میزولا اُلیالی کا محاسم

جوں کیوڑ وہ گنگتا تھا مدام

فاسلوی عندی جوی والتوی

عشق میں جا ہے جیوں جا ہے جوں

لہ مطابق اس آئے شریف کے سُبْحَ اللّٰهٖ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی

اَلْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ط

آسمانوں اور زمین میں ہے۔ خدا کی تسبیح پڑھتی ہے۔ اور وہ بڑا غالب حکمت

والا ہے +

مشورت کن یا کیے دانستہ کار  
 مشورہ لے اُس سے جو ہشیار ہو  
 درخراہی کرو تا خنسا دراز  
 ہے بھی طوفاں خراہی کی پنا  
 پیش و پس کے بیند آں مفتونِ خد  
 پیش دیں کیا۔ اب تو عشق یار ہے  
 سما کہ رو بہ افکنند شیرے بچاہ  
 شیر کو رو یہ کرے گی غرقِ چاہ  
 در چہ انداز داسود کا لبحال  
 خیر کو اس میں گمراہی سے بدخصال  
 کہ مثالِ آں چو پنبہ بہت شرار  
 وہ تو میں آپس میں روئی اور شہر  
 ہیمچو لوسف معصوم اندر ہق  
 سما کہ وہ معصوم جوں لوسف ہے  
 ہیمچو شیراں خویشی را وا کند  
 مثل شہیدوں کے رہا خود کو کرے  
 جز بامدادِ عقول و فتنوں  
 عقل اگر اُس کی اعانت پر نہ ہو  
 کایں سخن پایاں تدار و پہلوں  
 ہے بہت لمبی یہ بات اے پہلوں

اینچنین سوزان و گرم آخر کار  
 بیج سوناں اور گرم اتنا نہ ہو  
 مشورت کو عقل کو سیلابِ آرز  
 بہ کہاں حرص اذ کہاں وہ مشور  
 بینِ آیدری سَد و سوئے خلفِ سد  
 آگے پیچھے ہر طرف دیوار ہے  
 آدھ در قصدِ حال سیلِ سیاہ  
 موت یکر آگئی سیلِ سیاہ  
 از چہ بنمود معدومے خیال  
 چاہ میں دکھلا کے معدومِ اکمال  
 بیچ کس را باز ناں محرمِ ملا  
 عہدوں سے مرد کو محرم نہ کر  
 آگئے باید لشتہ ز آبِ حق  
 آپ حق سے آگ بجھنی چاہئے  
 کوز لیخائے لطیفِ سر و قد  
 جوز لیخاکے بھی دامنِ حسن سے  
 نفس خود را کتواں کردن یوں  
 کون کر سکتا ہے عاجزِ نفس کو  
 جانبِ اتمامِ قصہ باز راں  
 قصہ قصہ کی طرف بھر ہو رواں

۱۰ یعنی جلدی نہ کر۔ یہ مقولہ مولانا علیہ الرحمۃ کا ہے +



# موصول سے پہلوان کا کوٹنا

|                                |                                |
|--------------------------------|--------------------------------|
| تافرود آید بہ بیشہ و مرج گاہ   | باز گشت از موصل و میشد براه    |
| کی وہاں منزل اچھا تھا سبزہ ناز | نظام موصل سے میان رہ گزار      |
| کہ ندانست اوزمن انا سماں       | آتش عشقش فروزاں آنچناں         |
| کچھ نہ تھا ہوش زمین و آسماں    | عشق کی بکھی آگ اُس میں وہ نہاں |
| عقل کو وار غلیفہ خورف کو       | قصداً کہہ کر داند خیمہ اور     |
| عقل کیسی ڈر غلیفہ کا تھا کیا   | غیمے میں اُس ماہ کے قصداً گیا  |
| چہیت عقل تو مجل ابن الفجل      | چوں زند شہوت ریں دی دل         |
| عقل سے نامزد کیا لڑنے کو آئے   | جبکہ شہوت اپنا نقارہ بجاتے     |
| پیش چشم آتشیں آں نفس           | صد غلیفہ گشتہ کمتر از کس       |
| اس کی چشم آتشیں میں اُس گشتہ   | سو غلیفہ کم ہونے لکھتی سے بھی  |
| در میان پائے زن آن پرست        | چوں بروں نداشت شلوار شہوت      |
| فصل کرنے در میان پائے زن       | پہنکی شلوار اور بیٹھا بد چلن   |
| رستخیز و غفل از لشکر بخاست     | چوں ذکر سوئے مقررہ فیت است     |
| غافلہ اک بار لشکر سے اٹھا      | جب ذکر سوئے مقررہ سیدھا چلا    |
| ذوالفقار ہچو آتش اویکف         | بر جمید او کوں برہنہ سوئے صفت  |
| ایک غنجر آتشیں ہاتھوں میں تھا  | وہ نہ نہی تنگھا سوئے سیداں گیا |
| برزدہ بر قلب شکر ناگہاں        | دید شیر ز سیدہ از نیستال       |
| کر رہا ہے قلب شکر کو تنہا      | دیکھا اک خوشخوار ہے شیر سیاہ   |

لے قرار گاہ یعنی اندام نہانی \*

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| صد طویلہ و خیمہ را بہم زدہ      | تار یاں چوں یو در جوش آمدہ     |
| کردیے بہم طویلے اور خیمام       | جوش میں جوں دیا میں گھوٹے تمام |
| در ہوا چوں موج دریا بیت گز      | شیر زر گنبد ہے کرد از لغز      |
| بیس گز تک موج کی سی جست تھی     | شیر نراک جست میں تھا ہر گھڑی   |
| پیش شیر آمد چو شیر مست تر       | پہلواں مردانہ بود و بے حذر     |
| آیا آگے شیر کے جوں شیر زر       | پہلواں مردانہ تھا اور بے خطر   |
| زود سوئے خیمہ مرو شتافت         | زود بشمشیر و سرش را بر شکافت   |
| آیا پھر خیمے کی جانب دوڑ کر     | ماری اک تلوار کاٹا اُس کا سر   |
| مردی او بچناں بر پائے بود       | چونکہ خود را او ہداں سحر نمود  |
| مردی اُس کی دیسی ہی تھی بر قرار | پہلواں آیا جو نزدیک نگار       |
| مردی او ماند بر پائے و نخصت     | با چناں شیر کے بچا لشکر جفت    |
| مردی اس کی دیکھن تھی بجا        | گو مقابل شیر زر کے وہ ہوا      |
| در تعجب ماند از مردی او         | اُس بہت شیریں لقاٹے ماسرو      |
| اُس کی مردی سے بہت حیراں ہوئی   | وہ بہت شیریں لقاٹا مثل پری     |
| متحد گشتند حالی نفس مہاں        | جفت شد با او بشہوت از نماں     |
| بل گئے آپس میں گریا جبر و جاں   | ہو گئی ہم بستر اُس سے ناگہاں   |
| میر سدا ز غیب شاں جانے دگر      | ز اتصال ایں و جاں با یکدگر     |
| غیب سے ہوتی ہے اک جان جلدہ دگر  | ملتی ہیں جانیں جو دہا ہم دگر   |
| گر نہ باشد از علو قش رہرنے      | رُو نماید از طریق ز اودے       |
| لطفے میں نقصان نہ ہو گراے فتا   | چہنے سے ہوتی ہے پھر وہ رُو نما |

ہر کجا دو کس بھرسے یا بھیں

ہوں جہاں دو شخص محو ہر دیکھیں

ایک اندر غیب آں صورت

ہوتی ہے لیکن وہ صورت غیب میں

آں نتائج کو قرانات کو زار

جو نتیجے قریبوں کے ہوں عیاں

منتظر میباش آں میقات را

رکھ نظر میں دقت اور میقات کو

کو عمل زائیدہ اندواز عمل

یا عمل سے ہیں وہ بلا اسباب سے

بانگشان در میر سزاں خوش خصال

آ رہی ہے صاف یہ اُن کی صدا

منتظر در غیب جاں مردوزان

غیب میں ہیں منتظر سب مردوزان

راہ گم گرداں ازاں صبح روع

صبح کاذب سے وہ گم گشتہ رہا

لہٰذا قال اللہ تعالیٰ عزوجل۔ والذین آمنوا واتبعوهم

ذریعتہم بالیمان الحقنا بہم ذریعتہم و ما

التناہیہم من عمل من شیئ۔ یعنی جو لوگ ایمان لے

آئے ہیں۔ اور اُن کی ذریعت نے ایمان میں ان کی پیروی کی ہے۔ تو ہم

اُن کی ذریعت کہ اُن سے ملائیں گے۔ بجز اس کے کہ درجہ صواب

و عمل کچھ گھٹا دیں۔

جمع آپد ثنائے زاید یقیں

تیری صورت بھی ہوگی یا یقیں

چوں روی آں سو بہ بینی از نظر

جو اُدھر دیکھیں وہ اس کو دیکھ لیں

ایں مگر داز ہر قریبے زود شاد

تو نہ ہو جا جلد اُن سے شاد ماں

صدق داں الحاق ذریات را

جان سچ الحاق ذریات کو

ہر یکے را صورت نطق و کمل

یا میں گوئی یا مکمل نطق سے

کلے زما غافل ہلا زو تر تعال

جلد بے غافل ہما بے پاس آ

مول مولت چیت و تر گام زن

دیر کیا ہے جلد تر ہو گام زن

چوں گس افتاد اندر و یک دوع

مثل بکھتی کے مسٹے میں ہا پڑا

تو

شد پشیمان از چناناں جرم گراں  
ہو گیا شرمندہ جرم گراں

چند روزے ہم ہمیں بد بعد ازاں  
چند دن پوئی رہا اور بعد ازاں

## کنیز کو پہلوان کی نصیحت

کن خدو تا شہ نگر و زیں خمیر  
شاہ کو معلوم ہو جائے نہ راز  
یا خلیفہ زانچہ شد چہرے مگو  
ہو خلیفہ پر نہ ظاہر ماجرا  
مر کنیز کراسوئے شاہ جہاں  
پیش سلطان اُس کو لایا بیگماں  
بس زبام اقتاد اورانیز طشت  
کھل گیا عشق اُس کا سب پر پولا  
کے یو و خود دیدہ مانند شنود  
فرق سننے دیکھنے میں ہے بڑا  
صورت آن چشم آں گوش  
کان کیا صورت ہے آنکھوں کیلئے  
فہم کن امثال و معنی ہوش دار  
تو سمجھ اس کو اور اس پر غور کر

داد سو گندش کہ اے پدر منیر  
دی قسم اُس کو کہ اے سلطان ناز  
در شفاعت گفت گئے خورشید و  
واسطہ دیکر کہا اے مہ لقا  
مختصر گویم پیر و آں پہلوان  
مختصر کہتا ہوں۔ جب وہ پہلوان  
ہو نہ دید او اس کنیز کس کشت  
مست وہ بھی دیکھتے ہی ہو گیا  
دید صد چنداں کو صفت شنید و  
جو سنا تھا۔ اُس سے پایا ستوا گنا  
وصف تصویر است بہر چشم ہوش  
نقش کا وصف آنکھ ہی کے واسطہ  
یک مثالے گویم اکثوں گوشدار  
دوں مثال اب ایک پنجرے کے خمیر

## ایک شخص کا کسی بزرگ سے سوال کرنا

حق و باطل چہیت انیکو مقال  
حق و باطل کیا ہے اے شیر مقال

کرد مرے از سخنداں سوال  
ایک سخنداں سے کسی کا تھا سوال

چشم حق بہت و یقینش حاصل است  
آنکھ حق ہے جس کا حاصل ہے یقین

نہیں غلبہ سخنہا کے میں

نسبت غلبہ سخن ہے، دیکھو

نہیت محبوب کے خیال آفتاب

کب ہے محبوب خیال آفتاب

واں خیال سوئے ظلمت میری

جاتی ہے ظلمت میں اس نخیل سے

برشب ظلمات می چھاندش

اور ہے چھکنا شب ظلمات پر

کہ تو بر خسیہ ابرار و دوست

جو تجھے ہے دوستوں سے اتصال

آن نخیل تاب تحقیق نہ داشت

کہ میں تحقیق کی طاقت نہ تھی

مر خیالش را و زں راہ واسی

بس خیالوں ہی سے وہ مل جائیگا

لا شجاعت قبل حرب یجان طیں

جنگ سے پہلے دہری کیا لے

ے کند جوں ستماں صد کروفر

مثل رستم کے کرے سو کروفر

سہ اس شعر کو حضرت موسیٰ کے خطاب سے کوئی تعلق نہیں بلکہ

یہ ایک دوسرا خیال ہے +

گوش را بگرفت گفت ایں ہلست

کان کڑا یہ تو ہے باطل تری !

آں نسبت باطل آمد پیشیں اس

نسبتا وہ باطل اس کے سامنے

ز آفتاب نے کرو خفاش انتخاب

گو ہے چمکاؤ کو سورج سے محاب

خوف اور خود خیالے می وہر

خوف دیتا ہے نخیل رک اسے

آں خیال نور میتر ساندش

وہ خیال نور دیتا ہے یہ ڈر

از خیال دشمن و تصویر دوست

یہ ہے دشمن کا تصور اور خیال

ہو گیا کشف لمع پر کہ فراشت

غم نے اسے ہونے تجلی اس کی

کہ مشو غرہ ہماں کہ قابل !

کہ نہ خیر اس قابلیت پر ذرا

وز خیال حرب نہرا سید کس

کون ڈرتا ہے خیال جنگ سے

بوز خیال حرب جہرا تدر فکر

فکر میں ہو جنگ کی نامرد اگر

قرن جملہ فکر ہر خامے بود

بس رہی ہوتا ہے فکر خام میں

حیرت چہ بود رستم مضطر شود

کہا پھر نامرد۔ رستم کا نپ جانے

آنچہ باطل میں سودت حق شود

تاکہ جو باطل ہے۔ وہ ہو حق بنا

گوہرے گرد و گوش ہمو چشم

جو میں پتھر ہونگے گوہر بیگماں

جملہ چشم دگوہر و سینہ شود

چشم دگوہر سینہ تو بن جائیگا

ہست لالہ وصال آں جمال

ہو تجھے دلال وصل ذوالجمال

تا دلالہ رہی ہر محنون شود

تا وہ ہو دلال راویس کا

ریش گادے کرد خوش آں کنیز

کی حماقت اُس کنیز مست سے

چوں نیماند تو آں را برق گیر

جب نہیں رہتا تو اس کو برق جان

اے دلست خفته تو آں خواب داں

خفته دل! جان اس کو اک خواب گراں

نقش رستم گونجماے بود

نقش رستم کا جو ہو حتما میں

ایں خیال سمع چوں مبصر شود

جب خیالوں سے نظر میں بات آئے

جہد کن کہ گوش در حشمت او د

ہے جو کانوں میں اُسے آنکھوں میں لا

زاں پس گوشت شود ہم طبع

کان بن جائیں گے آنکھیں بعد ازاں

بلکہ جملہ تن چو آئینہ شود

بلکہ سارا جسم ہو گا آئینہ

گوش انگیز و خیال و آں خیال

کان میں گوشے خیال اور وہ خیال

جہد کن تا آں خیال افزوں شود

کوششیں کر کے خیال ایسا بڑھا

آں خلیفہ گول ہم یک چند نیز

تھا جو احمق وہ خلیفہ۔ اس لئے

ملک تو ملک شرق و غرب گیر

ملک کو تو ملک غرب و شرق جان

ملکتے کاں مے نمائد جاوداں

ملک جو رہتا نہیں ہے جاوداں

سہ یعنی ہمہ تن آنکھ، سینہ اور گوہر بن جائیگا۔ سینہ اس لئے کہا کہ سینہ ہی

انوار و اراکات الہی کا مخزن ہے +

تا چہ خواہی کرواں باد بدروت  
کہ بگیرد بجز جلا دایں گلوٹ  
فائدہ کیا کبر و نخوت سے سبجے  
مثل قاتل قتل جو کچھ کرے

## منکران قیامت کا ضعف عقل

ہمدیں عالم بیداں کہ مامنیست  
ہے اسی عالم میں بس یہ مومن  
جہنم انیسٹ دگوہ ہر دے  
تحت اس کی یہ ہے ہوتا اور مگر  
گردہ بیند کوو کے احوال عقل  
دیکھتے تھے نہیں کر حال عقل  
ورنہ بیند عاقلے احوال عشق  
اور اگر عاقل نہ دیکھے حال عشق  
حسن یوسف ویدہ احوال عیال  
حسن یوسف بھائیوں سے تھا نہاں  
از منافق کم شنو کہ گفتنیست  
ہر منافق کا یہی ہے بس سخن  
گر بدے چیزے دگر من پذیرے  
کوئی عالم تو وہ آجاتا نظر  
عاقلے ہرگز کنداز عقل نقل  
عقل سے عاقل کہاں کرتے ہیں نقل  
کم نگر دو ماہ نیکو فال عشق  
کم نہ ہو گا ماہ نیکو فال عشق  
از دل یعقوب کے شدنا پدید  
تقادل یعقوب پر لیکن عیاں

۱۷ کہ قال اللہ تعالیٰ عزوجل: قَالُوا وَمَا حَيُّ الْأَحْيَاءُ تَمَّا لَدُنَّا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا اللَّهُ وَهُوَ صَاحِبُ الْمِقْدَارِ  
۱۸ یعنی وہ کہتے ہیں کہ ہماری دنیا کی زندگی کے سوا اور کچھ نہیں۔ ہم مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں۔ ہم کو زمانے کے سوا کوئی ہلاک نہیں کرتا۔ اور ان کو اسکا علم نہیں اور وہ محض جھوٹے ہیں +

۱۹ یہ اقوال مولانا علیہ الرحمۃ کے ہیں +

۲۰ یعنی جو عقلمند ہیں۔ وہ عقل کو ترک نہیں کرتے +

چشم غیبی افعی و آشوب دید

چشم غیبی میں مکر تھا اژدہ

غالب آمد چشم سر حجت نمود

بھید کی آنکھوں نے پا میں نظر میں

پیش چشم غیب لوے شدید

اور چشم غیب میں نور دنیا

پیش ہر محروم باشد پس خیال

سامنے محروم کے ہے دہم سا

کم بیاں کن پیش او سر درد دست

دوست کے اسرار کیوں کہتا ہے تو

لاجرم ہر دم نماید جاں جمال

اس لئے ہے جان کا حاصل جمال

آن کم دین ولی دین ہر دست

ہے کم دین لہ اسی کے واسطے

احمد کم گوئی با گبیر کہن

کرد بات ان سے یہ کافر ہیں کہن

مر عصار چشم موئے چوب دید

چشم موئے میں عصار اک چوب تھا

چشم میرا چشم سر درد جنگ بود

چشم سر درد چشم سر حجت جنگ میں

چشم موئے دست خودی دست دید

ہاتھ موئے کی نظر میں ہاتھ تھا

ایں سخن پایاں مدار درد کمال

اس سخن کی کچھ نہیں ہے انتہا

پتوں حقیقت پیش افروز و گلو

جب حقیقت ہے اسے فرج و گلو

پیش فرج و گلو باشد خیال

اس میں ہے فرج و گلو بس ایک خیال

ہر گرا فرج و گلو آئیں و خوست

جس کا یہ فرج و گلو آئیں ہے

باچناں انکار کوتہ کن سخن

جب یہ انکار کوتہ کر سخن

## خلیفہ کا اس عورت کے پاس جانا

سوئے آل بن وقت از ہر جماع

آیا عورت کے فرس ہر جماع

چوں خلیفہ کرد رائے اجتماع

تھی خلیفہ کو جو نیک اجتماع

لہ یعنی نکتہ دینک مڑوی دینی تمہارا دین تمہارے لئے ہے

اور ہمارا ہمارے لئے +



قصہ خفت و خیز مہر افراغے کرد

تو ہوا وہ عازم ہم بستری

پس قضا آمد رہ عیش و لبت

ہو گیا سدا رہ عیش آسماں

خفت مردی شہوش کلی رمید

جتنی شہوت تھی وہ رخصت ہو گئی

کہ ہے جنید بہ تنہا از حصیر

جس سے جیش چو ہے گو ہر بارے

ذکر او کرد و ذکر برپائے کرد

جب ذکر کو ذکر سے تنہا ہوئی

چوں میان پائے آن تو لشت

جب کہ وہ زانو کے بیٹھا دیاں

خشت خشت موش در گوشش سید

کشتکشی چو ہے کی کانوں میں پڑی

وہم آں کو مارا باشد آں صریح

وہم یہ تھا۔ یہ صدا کے مارے

## خلیفہ کی ضعف شہوت سے کنیز کا بننا

آمد اندر قہقہہ خندہ اشل گرفت

ہنس پڑی عورت ، لگایا قہقہہا

کو بکشت آں شیر اندامش چنیاں

شیر مارا اور مردی صی بجا

جہد میکرد و نمیشد لب فراز

دکنا جاما مگر رگتی نہ تھی

غالب آمد خندہ بر سود و زیاں

وہ ہنستی کھنی غالب سود و زیاں

ہچو بند بیل ناگاہاں کشود

کھل گیا تھا بند گویا سیل کا

زن چو دید آں سستی اور گفت

دیکھ کر سستی تعجب سا ہوا

یاد دل آمد مردی اک پہلواں

اُس کو زور پہلواں یاد آ گیا

غالب آمد خندہ زن شد دراز

آگئی غالب ہنسی اتنی بڑھی

سخت میخندید چھوٹی بنگیاں

بنگیوں کی طرح کھنی خندہ زناں

ہر چہ اندیشید خندہ سے فنود

نکر بھی کچھ کی تو خندہ برمود

۱۔ یعنی ذکر جماع یا پیار محبت کے ذکر سے +

۲۔ یعنی سہنگ پیچے والوں کی طرح +

ہر کچے رامعدنے داں مستقل

جان سب کو ایک کاں مستقل

اے برادر در کھن فتاح داں

ہاتھ میں فتاح کے میں بیگماں

پس خلیفہ تیرہ گشت و تہذ خو

تو خلیفہ ہو گیا کچھ تہذ خو

گفت بہر خندہ راگو اے پلید

ادر کہا۔ تبلا تو اتنی کیوں ہنسی

راستی گو عشوہ متوانیم داد

دھوکا دے سکتی نہیں تیرے سچ بتا

یا بہانہ چرب سے آری دم

یا بہانہ کر کے دم جھانسا دیا

بایدت گفتن بہر آنچہ گفتنی ست

بات جو کہنے کی ہے۔ کہدے ابھی

گرچہ کہ گزشتہ غفلت زیرابر

جو کبھی غفلت سے ہوتا ماند ہے

وقت حشم و حرص اندر زیر طشت

حرص و غصہ سے ہے کھپتی زیر طشت

گرنگوئی آنچہ حق گفتن ست

بات کہنے کی نہ کر تو لے کہی

گریہ و خندہ غم و شادی دل

رونا ہنسا اور غم و شادی دل

ہر کچے رامخزن و مفتاح آں

سب کے مخزن اور آں کی کنجیاں

یہ سچ ساکن سے نشداں خندہ رو

جب بو نہیں ہنستی رہی وہ خندہ رو

زود شمشیر چو آتش برکشید

جلد تر تلوار اپنی کھینچ لی

درد لم زیں خندہ نطنے اوقات

بجھ کر اس مہنے سے اک شک ہو گیا

در خلافت راستی بفریم

گر نہ بولی سچ، مجھے دھوکا دیا

من بدانم درد دل من روشنیست

جان رنگا میں ہے دل میں روشنی

درد دل شاہاں تو مائے مل سطر

دل میں شاہوں کے چھپا اک ماند ہے

یک چراغے ہست دل وقت گشت

ظہیر اک ہوتی ہے دل میں وقت گشت

آں فراست اس ماں یا نیست

وہ فراست ہمنگیں ہے اس گھڑی

۱۔ یعنی سیر و تفریح اور گشت کے وقت +

من بدی شیر کرم گرفت  
 کارٹ لونگا سہاسی شیر سے  
 ایں زماں بکشم ترے پیچ شک  
 میں ابھی کرونگا تیرا سر قلم  
 درہگوئی راست آزادت کنم  
 بچ بتادے تو کروں آزاد میں  
 ہفت مصحف زماں برہم نہاد  
 سات قرآن مجھے ادھر رکھ دیئے  
 زن چو عاجز گشت گفت احوال  
 ہو کے عاجز کہ دیا عورت نے حال  
 طہر آں گردک کہ اندھا بوم  
 پہلوں سے رہ میں جو کچھ گذرا تھا  
 شیر کشن سوئے خمیہ آمدن  
 مارنا شیر اور آنا ٹوٹ کر  
 اودہاں قوت کہ از شیر شکار  
 ایسی قوت - شیر کر ڈالا شکار  
 تو بدی سستی کہ چوں کوی بگوش  
 تجھ میں بیستی کہ جب تو نے سنی  
 من چو دیدم از تو اس م از مے آں  
 تجھ میں یہ دیکھا وہ اُس میں کہاں  
 راز مارے کند حق آشکار  
 راز کو کرتا ہے خالق آشکار

سودے ندید بہانہ گرفت  
 چل جہیں سکتے پہلے کھڑے  
 تیغ را کرد احوال گفت نک  
 دیکھئے موجود ہے تیغ دودم  
 حق نزد اں کشمت شادت کنم  
 پھر نہ ماروں بلکہ کروں شاد میں  
 خود سوگند و چنیں تقریب داد  
 اور قسم کھائی نہ مارونگا تجھے  
 مردی آں رستم صدرال را  
 اس کی مردی کا جو دیکھا تھا کمال  
 یک بہ یک با آں خلیفہ واثمور  
 سب خلیفے سے من دمن کہ دیا  
 واں ذکر قائم چو شارخ کر گدن  
 سینگ کی صورت وہ سختی ذکر  
 بیچ تغیرش نشد بد برقرار  
 کچھ نہ بدلا، سٹلفاً تھا برقرار  
 خشت خشت موشکے رفتی ز ہوش  
 جو ہے کی آواز ہمت چھوڑ دی  
 ز آنسب خندیم سے شاو جہاں  
 آگئی مجھ کو ہسی شاو جہاں  
 چوں بخوا بدست غم بدسکار  
 جب آگے گا غم بد کو یوں نہ یار

ایں بہارِ نوز بعدِ برگِ ریز  
 یہ بہار آتی ہے جو بعدِ نغراں  
 آتش و بادِ برو آب و آفتاب  
 آگ لانی بادِ ابد و آفتاب  
 در بہا لالِ سترِ ہا پیدا شود  
 بید گھلتے ہیں بہاروں میں ہزار  
 بردِ آں زردِ بان و از لبش  
 ہے وہ ہونٹوں اور لبوں سے پھوٹتا  
 بہترِ پنج ہر درخت و نورش  
 بیدِ جڑ کا اور ہر جڑ کی غذا  
 ہر غمے کڑے تو دلِ آزرده  
 ہر وہ غم جس سے تو رنجیدہ ہو یا  
 یک کے دانی کہ آں رنجِ خمّار  
 تو یہ کیا جانے کہ تکلیفِ خمّار  
 ایں خمّارِ شگوفہ آں نہ ہست  
 ایک دانے کا شگوفہ ہے خمّار  
 شاخِ شگوفہ نما ندانہ را  
 آبِ لے شاخِ شگوفہ دانہ سے  
 ہست مانند ہیولا یا اثر  
 گو میں مانند ہیولا سلہ یا اثر

ہست بردِ ہاں برو جو درِ ستخیز  
 ہے قیامت کی دلیل ہے گلاں  
 رازِ ہا لے برا رندِ از تراب  
 راز کرتے ہیں زمیں کے بے حجاب  
 ہر چہ خوردِ دستِ ایں میں سوا شود  
 ہوتا ہے کھانا زمیں کا آشکار  
 تا پدید آید ضمیرِ فردِ ہمیش  
 تا ضمیرِ اُس کا عیاں ہو بر ملا  
 جملگی پیدا شود آں بر سرش  
 سر سے بن کر میوہ ہو صودتِ منا  
 از خمّارِ مے بود کاں خوردِ مے  
 مے جوئی ہے۔ بس اُسی کا ہے خمّار  
 از کدائیں مے برا مدِ آشکار  
 کوئی مے سے ہوئی ہے آشکار  
 آں شناسد کا گہ و فرزانہ ہست  
 اس کو وہ جانے کہ جو ہو ہوشیار  
 لطفہ کے مانند تنِ مردانہ را  
 آدمی کیا ہو مشابہ لطفہ کے  
 دانہ کے مانند باشند یا شجر  
 بہ مشابہ کب ہیں دانہ اور شجر

|                                     |                                       |
|-------------------------------------|---------------------------------------|
| نطفہ از ناست کے ماند بنال           | مردم از نطفہ ست کے باشد چنال          |
| نطفہ روئی سے ہے، پر ملتا نہیں       | نطفہ سے اسال، مگر ملتا نہیں           |
| جتنے از نار ست کے ماند بنار         | از بنجار ست ام کے باشد بنجار          |
| آگ سے ہے جن، نہیں ہم شکل نار        | ہے دھواں ہے ابر، لیکن کب بنجار        |
| از دم جبریل <sup>۱</sup> طے شد پدید | کے بصورت، مجھا و شدنا پدید            |
| گو بے طے دم جبریل سے                | کب مگر ہم صورت جبریل <sup>۲</sup> تھے |
| آدم از خاکست کے ماند بنجاک          | یہیچ انگور سے ہے ماند تہاک            |
| خاک سے آدمی، ملتا نہیں              | تاک سے انگور بھی ملتا نہیں            |
| کے بود طاعت جو خلہ پاندار           | کے بود دزدے <sup>۳</sup> شکل پائے وار |
| کب ہے طاعت مثل خلہ پاندار           | جو رکب ہوتا ہے مثل پاندار             |
| یہیچ اصل نیست مانند اثر             | پس تدانی اصل رنج و درد سر             |
| اصل کوئی کب ہے مانند اثر            | پس نہ جانی تو نے اصل درد سر           |
| لیک کے اصلے نہ باشد ایں جزا         | بیگنا ہے کے بر بنجا ند خدا            |
| ہاں مگر بے اصل کے کب ہے جزا         | بیگنا ہی سے خفا کیوں ہو خدا           |
| آنچھا صلت دکشہ ہر شے ست             | گر نیما ند لچے ہم از شے ست            |
| جو ہے اصل اور جس سے ہو ہر شے فنا    | ہیں اسی سے سب، نہیں ملتے تو کیا       |
| پہن ال نجت نیتجہ زلفے ست            | آفت ایں ضربت از شہوتیت                |
| پس تزد کہ بھی کسی زلفت سے ہے        | آفت آئی تیری ہی شہوت سے ہے            |
| گردانی ایں گنہ راز استبار           | زود زاری کن طلب کن غفار               |
| اُس گنہ کو گو نہیں تو جانتا         | روا خدا سے مغفرت کی کردعا             |

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| سجدہ کن صد بار میگوئے خدا     | نہیست این غم غیر در خورد و سزا |
| سجدہ کر سو بار در کہ اے خدا   | ہے یہ غم لاریب جرموں کی سزا    |
| اے تو سبحاں پاک از ظلم و ستم  | کے وہی بحیرم جانرا دید و غم    |
| تو ہے سبحاں، پاک ظلم و جور سے | جاں کوئے جرم و خطا کہہ کئے     |
| من معین سے ندانم جرم را       | یک ہم جوئے بیاید کرم را        |
| جرم سے مجھ کو نہیں گو آگہی    | جرم لیکن بہر غم ہے لازمی       |
| چوں ہوشیدی سبب الے عتبار      | دامناں جرم را پوشیدہ دار       |
| جب نہ فرمایا سبب کو آشکار     | تو چھپا ہی رکھا سے پروردگار    |
| کایں جزا اظہار جرم من بود     | در سیاست و تدبیر ظاہر شود      |
| کیونکہ ظاہر جرم کر دیجی سزا   | نیری چوری ہوگی ظاہر بر ملا     |
| باز گردم سوئے تو بہ شاہ باز   | تا شود معلوم اسرار نیاز        |
| شاہ کی تو بہ کی جانب بولئے    | تا کھلیں اسرار اس کے عجز کے    |

## یاد شاہ کا پہلوان کو معاف کر دینے کا ارادہ

|                                  |                                |
|----------------------------------|--------------------------------|
| شاہ یا خود آ مدستغفار کرد        | یاد جرم و زلت و صدد کرد        |
| شاہ کو آ یا ہوش استغفار کی       | اپنی لغزش یاد بے تکرار کی      |
| گفت یا خود آ بخیر کردم با کساں   | شد جزا اے آں بچان من بساں      |
| اور کہا دل میں جو کچھ میں نے کیا | اُس کا بدلہ لاسھی جان کوئل کیا |
| قصہ جفت و یگراں کردم بچاہ        | بر من آمد آن و افتاد م بچاہ    |
| کبر سے بچا قصہ جفت غیر کا        | صبر اُس کا چاہ میں سے کر گرا   |

|                                    |  |
|------------------------------------|--|
| او در خانہ مرازد لا حیرم           | من در خانہ کس دیگر ز دم                |
| دوسروں نے آکھایا میرا گھر          | دوسروں کا میں نے گھر کا یا تھا در      |
| اہل خود را داں کہ قواد است و       | ہر کہ با اہل کساں شد فسق جو            |
| وہ ہے دلاں اچھے اہل خانہ کا        | دوسروں کی بدنامیوں پر جو گرا           |
| چوں جزائے سیدہ مثلش بود            | زانکہ مثل آں جزا سے او شود             |
| ہے برائی کا عوض یعنی سہ برا        | فعل جیسا۔ ویسی اس کی ہے جزا            |
| مثل آں را چون متود یونی ز پیش      | چوں سبب کی کشیدی سبب سے خوش            |
| فعل بد کو۔ کیونکہ تو دیکھت تھا     | تو نے کیونچا جب سبب پیدا کیا           |
| غصب کردند از من آزار و نینہ        | غصب کردم از شہ موصل کینہ               |
| ہاتھ سے میرے بھی توڑا چھین گئی     | شاہ موصل کی جو باندی میں نے لی         |
| خائنش کرد آں خیانتیائے من          | ادامین من پیسے لالے من                 |
| خائن اس کو اس خیانت نے کیا         | وہ امیں تھا اک غلام با وفا             |
| من بدست خویش کردم کار خام          | میت وقت کیں گزاری و مقام               |
| میں نے خود اپنا کیا ہے کام خام     | یہ نہیں ہے وقت قبض و مقام              |
| آں تعدی ہم بیاید بر سرم            | گر کشم کینہ از اں میر و حرم            |
| وہ بھی میرے سر پر پڑینگے بیش و کم  | اب جوان دونوں پکرتا ہوں ستم            |
| آزمودم باز نہ مایم و را            | ہچناں کیں ظلم آمد در جہرا              |
| آزمادوں آزمودہ کو میں کیا          | جس طرح اس ظلم کی برائی سنرا            |
| من گرایں را نیارم نیز جہت          | درو صاحب موصلم گردن شکست               |
| کیوں کروں بھرتی اس درد کی          | نقصہ موصل نے گردن توڑ دی               |
| لے بصدائق من جاء بالسیقۃ فلہ مثلہا | لے بصدائق من جاء بالسیقۃ فلہ مثلہا     |
| یعنی جو کوئی کسی بُرائی            | سا تھا یا۔ پس اس کیلئے اسی کی مثل ہے + |

داد حق مال از مکافات آگسی  
 دی ہمیں حق نے خیر انجام کی  
 ہر فزونی کردن اینجا سود نیست  
 ہے زبردستی یہاں بے فائدہ  
 رَبَّنَا إِنَّا ظَلَمْنَا سَهْوَرَفَت  
 یا اللہ! سو ہم سے ہو گیا  
 عفو کرم تو ہم از من عفو کن  
 میں نے غلط کیا تو مجھ کو بخش دے  
 گفت اکنون اے کنیزک وادگو  
 پھر کہا۔ اب اے کنیز اس کو چھوٹا  
 پاس دارو بر کسے عرضہ کن  
 رکھ لحاظ، افشا کسی پر بھی نہ کر  
 یا امیرت جفت خواہم کرد من  
 اُس سے جوڑا دو تنگا میں تیرا ملا  
 تانگردا و زرویم شرمسار  
 تانہ ہو وہ میرے آگے شرمسار  
 بارہا من امتحانش کردہ ام  
 بارہا اُس کا کیا ہے امتحان

گفت ان عدل تم بہ عدل تا بہ  
 تم پھر سو ہم سے پھر میں ہم تم سے بھی  
 غیر صبر و رحمت محمود نیست  
 چارہ کیا صبر و تحمل کے سوا  
 رحمتے کن اے رحیمہات زلفت  
 رحم کر، رحیم ہے تو سب سے بڑا  
 از گناہان تو و حبرم کہن  
 عضو کر عصیاں پر اُنے اور نئے  
 ایں سخن را کہ شنیدم من ز تو  
 میں نے جو کچھ سیرے منہ سے ہے سنا  
 آنچہ گفتی اے کنیزک زیں سخن  
 تو نے دی جس بات کی مجھ کو خبر  
 اللہ اللہ زیں حکایت دم مزین  
 لب پہاں لانا نہ تو یہ ماجرا  
 گوئیے بد کرد و نیکی صد ہزار  
 اک بدی کی نیکیاں کیں سو ہزار  
 خوبتر از تو بد و بسپردہ ام  
 سو بہتر ہیں تجھ سے بھی بہتر و نیکیاں

لہ کما قال اللہ لقائے عزوجل . عَسَلَىٰ مَنْ يُّكَفِّرُ عَنْ يَدِ حَكَمٍ  
 وَ إِنَّ عَنْ تَمَعْدَنَّا ۖ « یعنی قریب ہے کہ خدا تم پر  
 رحم کرے۔ اور اگر تم پھر جاؤ گے۔ تو ہم بھی پھر جائیں گے۔ »



اس قضاے لود کا بدو السلام  
اب جو کہ گذرا ہے تھا حکم خدا

در امانت یافتہ اور اتمام  
وہ امانت میں گر پڑا رہا

## پہلوان اور کنیز کا عقد ہوتا

گشت خود خشم قہر عملش را

اپنا غصہ اپنے دل میں مار کے

کہ شد ستم زیں کنیزک بس لہیر

بس مجھے نفرت کنیزک سے ہوئی

مادر فرزند دارد صد ازیر

صدے گوناگوں ہیں بی بی کو ہوئے

اونہ در خورد چہیں جود جلاست

اُس پر کب یہ ظلم کرنا چاہئے

زیں کنیزک سخت تلخی میر

اس کنیزک سے بہت سے تلخ رہے

پس ترا اولترستیں اس عزیز

مجھ کو دینا ہے مناسب اسے عزیز

خوش نباشد دادن اولاد حرم تو

بھر ساقی ہے دنیا را ٹیگان

خشم را و حرص را یکسو نہاد

غصہ کو اور حرص کو یک سو رکھا

بود اولاد مردی پیغمبر ال

ہاں مگر غلی مردی پیغمبر ال

پس بخود خواند آن امیر پیش را

پس بلا یا پہلوان کو شاہ نے

کرد پا او یک بہانہ دلپذیر

اور اُس سے کی عجب جملہ گری

زاں سبب کہ غیرت رشک کنیز

کیونکہ اس کے رنج سے اور رشک سے

مادر فرزند را صد حق راست

مادر فرزند کے حق ہیں بڑے

رشک و غیرت میر بخوں می خود

رشک و غیرت سے وہ پڑتی ہے ہو

چوں کہے را داد خواہم ایں کنیز

اب کہیں دینی پڑیگی یہ کنیز

چون تو چاہیازی نمودی بہر او

تو نے کہیں اُس کے لئے چاہیازیاں

عقد کردش یا امیر او را و داد

آخر اُس کا عقد اُس سے کر دیا

گر بدش سستی ز زنی خماں

گو گدھوں کی سی نہ تھی اُس میں زنی

ہست مردی و دگ پیغمبری  
ہے شعار انبیاء اور مردی

ترک خشم و شہوت حرص آوردی  
ترک کرنا خشم و شہوت اے اخی

## نَحْنُ قَسْمُنَا کی تفسیر

بڑا دجسز کیا متے نبود

حشر ہی میں ملیں گے بھل اُن کے

ترک ہوا قوت پیغمبریت

ترک ہو س ہے قوت پیغمبری

حق ہے داند لغ بگلر بکش

جانتا ہے شہنشاہ سے اللہ تو

بہ ازاں کہ زندہ باشم دور و دور

اُس سے بہتر ہے کہ لعنت میں جیوں

آں بود و دوزخ و این رحماں

وہ رہے دوزخ میں اس کا گھر جہاں

حقت النار از ہوا آمدید

حرص سے دوزخ سے سرتاپا گھری

مردی خرم فزوں مردی ہش

ہوش ہی مردی ہے کیا مردی خر

تخمہائے کہ شہوتے نبود

سب جو شہوتی نہیں ہوتے

سسر ہوا ساقتن از سروریت

حرص سے سر پھیرنا ہے سردی

مردی خرگو مباحل اندر گش

مردی خرگر نہیں اُس میں نہ ہو

مردہ باشم بمن حق بینگد

مردہ ہو کر دیدہ حق میں رہوں

مغز مردی این شناسم پوستاں

مغز مردی یہ ہے وہ ہے پوستاں

حقت النجۃ مکارہ راز سید

خلد کن بات میں ہے گھر رہی

اے یازنہ شیردلوکش

اے ایلو دلوکش اور شہر تر

لغ بگلر گ ترکستان میں ایک بادشاہ جلیل القدر گذرا ہے۔ لیکن یہاں

محض بادشاہ سے مراد ہے :

عجب کو دک و پیشیت نیست مرد  
تیرے آگے کھیل تھی مردی یہ ہے

جان سپردہ بہرامم در وفا  
مگر پردی جان کی تو نے وفا

ایں حکایت گوش کن گروالی  
یہ حکایت سن جو الفت ہے تجھے

بشنو کنوں زبیاں معنویں  
اور بھرا اس پر بیان معنوی

آنچہ چندیں صد اور اکش نکرد  
تھی بہت نظروں سے پوشیدہ جو شے

اسے بدیدہ لذت امر مرا  
تو نے پایا طعت میرے امر کا

ایک از تعظیم امرش آگئی  
تو ہے واقف حکم کی تعظیم سے

داستان امروذوقی چاشنیش  
داستان امروذوقی چاشنی

## سلطان محمود کا وزیر کو ایک معنی کھانا

آں شہ غزنین و سلطان سنی

وہ شہ غزنین و سلطان قوی

جملہ ارکان اوراں دیوان بیافت

سارے ارکان کو دیاں دیکھا کھلا

پس بہادراں زود بر کف وزیر

اور وزیر اعظم کے رکھ کر ہاتھ پر

گفت بیش از دوز صد خوار زر

یوں سو گونوں سے زر کی بیشتر

نیکخواہ مخزن و مالیت منم

غیر خواہ سلطنت ہوں بالیقین

کہ نیاید در ہوا گر و دہر

کیونکہ ہے موتی نہایت بے بہا

گفت روزے شاہ محمود غنی

یعنی اک دن شاہ محمود غنی

یک صبحے حاشیہ دیوان شغافت

رک سحر دیوان خانہ میں گیا

گوہرے بیرون کشید و مستغنی

اُس نے اک موتی نکالا خوب تر

گفت چو نست چہ اندواں گہر

پوچھا کس قیمت کا ہو گا یہ گہر

گفت بیشکن گفت چو نشن بشکنم

یوں لا توڑ اس کو کہا - ممکن نہیں

چوں روا دارم کہ مثل اس گہر

توڑنا موتی کا کیا رکھوں روا

گفت شایا بش و بادش خلعتے

بولامشا باش اور اسے خلعت دیا

کردا شیار وزیر آں شہ زجود

کردیا ایشار شہ نے جود سے

ساعتے شاں کرد مشغول سخن

دیر تک مشغول باتوں میں رہا

بعد ازاں ادش بدست حاجے

پھر وہ موتی ایک درباں کو دیا

گفت اندواں بہ نیمہ مملکت

بولاقیمت اس کی آدھی سلطنت

گفت بشکن گفت آخر شید تمغے

بولاتوڑ اس کو۔ کہا اے بادشاہ

قیمتیش بگذاڑ میں تاب و لمع

چھوڑ قیمت، دیکھ اس کی آئے تاب

دست کے جنبہ مراد کسر او

توڑنے کو ہاتھ میرا کب ہے

شاہ خلعت ادا و دارش فرود

شاہ نے خلعت دیا۔ انعام بھی

بعد یک ساعت بدست میرداد

پھر دیا اک میرہ کو موتی دیاں

او ہمیں گفت ہمہ میراں ہمیں

وہ بھی اور سردار سب لوے وہی

گو ہر از دے بستہ آں شامفتے

پھر وہ موتی فوراً اُس سے لے لیا

ہر لباس و حلقہ کو پوشیدہ کرد

جو لباس و حلقہ تھا پہنے ہوئے

از قضیہ تازہ در سر کین

کر کے تازہ اور پرانا ماحیرا

کہ چارندواں بدست طالبے

اور پوچھا۔ دیکھا طالب دم کیا

حافظش یاد خدا از مملکت

حافظ اس کا جو خدا نے مملکت

بس در لغت اس شکستن بی رخ

نامناسب سے کرنا ترہا۔

کہ شدہ است اس نور و نور و نور

نور دن کا اس کے آگے ہے خراب

کے خزانہ شاہ را با شتم حدو

کیا عداوت ہے خزانوں سے تیرے

بس زباں ریدح عقل او کشود

اوسکی تعریف اُس کی عقل کی

قدر اکاں امتحاں کن باز دیاو

اب تو کر قیمت کا اس کی امتحاں

ہر کیے را خلعتے داو او نہیں

شہ نے سب کو بخشے خلعت قیمتی

|                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| جاگہا شاں ہے افروز و شاہ            | آں حسیناں لا بہر وازرہ کچاہ       |
| اُن کے رتہوں کو بڑھاتا تھا وہ شاہ   | اور لٹے جاتا تھا اُن کو سوئے جاہ  |
| ہمچنین گفتندہ پنجہ شصت میر          | جملگاں یک یک بقلید و زیر          |
| ایسا ہی بولے وہ پنجہ ساٹھ امیر      | کرتا تھا ایک ایک بقلید و زیر      |
| گرچہ تقلید است ستون جہاں            | ہست سواہر مقلد ز امتحاں           |
| گرچہ ہے تقلید دنیا کا ستون          | امتحاں میں ہر مقلد ہے زبون        |
| شاہ چوں کرو امتحان جملگاں           | مال و خلعت بردہر یک بیکراں        |
| لے چکا اس طرح سب کا امتحان          | دے چکا مال اور خلعت بیکراں        |
| ہمچیناں درود و گرداں شد گہر         | تا بدست آں ایاز دیدہ ور           |
| دور میں بھرتا رہا وہ سر بسر         | آیا بادست ایاز آخر عمر            |
| آخریں شہاد درگفت ایاز               | گفت اورا کائے حرلیت دیدہ باز      |
| کر کے موقی زینت دست ایاز            | شاہ بدلا اے حرلیت دیدہ باز        |
| یک یہ یک دیدہ اس گوہر تو ہم         | در شعا عیش درنگراے محرم           |
| سب نے اس موقی کو دیکھا تو بھی دیکھا | اس کی کرنیں اس کا رنگ رو بھی دیکھ |

## ایاز کی دانتائی

|                              |                              |
|------------------------------|------------------------------|
| اے ایاز اکنوں بگونی کایں گہر | چند مے ارزد بدیں تاب و ہنر   |
| اے ایاز اب تو بتاے - یہ گہر  | کتنی قیمت کا ہے کیا کیا ہنر  |
| گفت افروں آں چنانم گفت کا    | گفت اکنوں و درخروش و شکن     |
| بدلا دانتا ہے کچھ سے مرے     | شہ نے فرمایا کہ اچھا توڑ دے  |
| شکباد آستیں بودش شباب        | خرد کرد و پیش و بوداں صواب   |
| پھر اس کی آستیں میں تھا رکھا | چوڑا چوڑا فوراً اس کو کر دیا |

دستِ اداں لخطہ نادر حکمتش  
حکمتِ اچھی دقتہ سو بھی اُسے

کردہ بود اندر بغلِ دوشنگ را  
جو بغل میں لایا تھا پتھر مچھا

کشف شد پایانِ کارش از آلہ  
واقفِ انجام تھے بے اشتباہ

پیشِ او یک شد مراد و نامراد  
ہے مراد و نامرادِ ایک اُسے

او چہ ترسد از شکستِ کارزار  
کیا اُسے خوفِ شکستِ کارزار

فوتِ اسبِ پیل باشد تڑبات  
فوتِ اسبِ پیل کا کیا غم بھلا

اسبِ گوئی کہ پیشِ آہنگ است  
اسبِ ہوگا فتحمندی کا نقیب

عشقِ اسبِ از چہ پیشی بود  
اسب سے تھا عشقِ غلطہ کے لٹے

بے صداعِ صورتِ معنی بکیر  
دردِ سر چھوڑ اُس کا اور معنی کوئے

تا چہ باشد حالِ او روز شمار  
ہوگا اُس کا حالِ کیا روز شمار

از غم و احوالِ آخرِ فارغ اند  
کیا غم و احوال سے اُن کو گزند

را اتفاقِ طالعِ باد و لتش  
اتفاقِ خوش نصیبی دیکھئے

یا بخوابِ ایدہ بود اُن با صفا  
اُس نے ایسا خواب میں دیکھا تھا کیا

بچھو یوسف کا ندرونِ قنبر چاہ  
جیسے جب یوسف ہوئے غرقابِ چاہ

ہر کرا فتح و ظفرِ پیغام داد  
جس کو بھی فتح و ظفرِ پیغام دے

سر کہ مانند آں دے شد فضل ہار  
جو ہو بہرہ یابِ فضلِ کردگار

چوں یقینِ کشتش کہ خوابِ کرمات  
جب یقین ہو جائے اُس کو مات کا

گر برد اسبِ ہر آنکہ اسبِ سست  
اسب کو گر مارے اس کا رقیب

مرد را با اسب کے خوشی بود  
مرد کو ہو کب محبتِ اسب سے

بہرِ صورتِ ہما کش چندیں ز حیر  
پڑھد دکھ میں صورتوں کے واسطے

ہست ز ابدِ را غمِ پایانِ کار  
ہے جزا بہ کو غمِ انجامِ کار

عارفانِ ز آفاقِ گشتہ ہوشمند  
ابتدا ہی سے ہیں عارف ہوشمند

سابقہ دانیس خورداں ہور

سابقہ سے ہوئے دونوں فنا

اوہمید اندھے خواہد بود ہماش

اُس کو ہے سب کچھ گہائی کا پتا

ہائے ہورا کرد تیغ حق دو نیم

ہائے ہوئے تیغ خالق سے دو نیم

خوف فانی شد عیاں شد آں رجا

ڈر مٹا۔ اُمید کی ہے مٹا سے

نور گشت سابع خورشید شد

نورین کرتابع خورشید ہے

دور فریب شد نشد گمراہ ایاز

پس نہ دھوکے سے ہوا گمراہ ایاز

کرد گوہر زامر شاہ او خرد مرد

حکیم شہ سے توڑا گوہر اے اخئی

زاں میلاں خاصت بر بانگے فناں

شوران در بار لوں سے اک اٹھا

ہر کہ اس پر نور گوہر شکست

ہائے اس پر نور موقی کی شکست

در شکستہ دُر امیر شاہ را

موقی حکم شاہ کا توڑے ہوئے

بود عارت را غم خوف و رجا

عارفوں کو بھی رجا و خوف تھا

دید کو سابق زراعت بود ہماش

اُردہ یونی سے ہوا جو آشنا

عارفست باز دست از خوف ہم

وہ ہے عارف اب اُسے کیا خوف ہم

بود اورا ہم دُمید از خدا

تھا خدا سے خوف اورا ہمید اُسے

خوف طے شد جملگی اُمید شد

خوف کیا۔ اب سر بسر اُمید ہے

ز امتحان شاہ بود آگہ ایاز

امتحان شد سے تھا آگہ ایاز

خلعت داد را زراعتش بُرد

خلعت و بخشش نے کب کی رہزنی

چوں شکست او گوہر حاصل نہواں

بجور جب موقی کو اُس نے کر دیا

کایل چہ بیباکیست لنگہ کافر است

اور کہا بیباک د کافر ہے پست

و انجماعت جملہ از جہل و غمی

تھے جو وہ سب جہل و غری سے بھرے

لہ وہ امر جو پہلے سے انجام کار کا وسیلہ ہو۔ اور معرفت و شناخت زمانہ

سہ یعنی کہیں کہیں اُگی ہوئی فصل۔ بگری +

برجناں خاطر چاہو شد  
نکر سے ان کی نہاں کیوں نہ گئی

قیمت گوہر منتخبہ مہرود  
قیمت گوہر، وفا و دوستی

## ایاز کا امیروں کو جواب دینا

امیر شہ بہتر بقیمت یا گہر  
حکم شہ قیمت میں بہتر یا گہر  
یا کہ اس نیکو گہر بہر خدا  
یا یہ موتی - سچ کہو - بہر خدا  
قبلہ تاں غولست جادہ درامے  
غول کو قبلہ کیا - رہ چھوڑ دی  
من چو مشرک رشے تارم در حجر  
مثل مشرک کیوں مٹوں میں سنگ  
برگزیند پس خندا و امیر شاہ  
یکے پیچھے ڈال دے فرمان شاہ  
عقل در رنگ اور نہ رنگ کن  
عقل کو کر رنگے دے میں رنگ  
آتش اندر بود اندر رنگ زن  
ہاں لگا ہے آگ ہو اور رنگ کو  
رنگ ہو میرے ست مانند زتاں  
رنگ ہو سے باہر آ جا بالیقین

گفت ایاز اے مہر ان نامور  
یونادہ اے سرداران نامور  
امیر سلطان بہرود پیش شہ  
حکم سلطان بہرود مرغوب تھا  
اے نظر تاں بر گہر بر شاہ نے  
تھی نظر موتی ہے اور شہ پر نہ تھی  
من ز شہ برے نگر دانم نظر  
میں بیٹا تا ہی نہیں شہ سے نظر  
بے گہر جانے کہ ملک میں سنگ  
بے گہر وہ جاں ہے جو اک سنگ راہ  
لشت سوتے بعت گل رنگ کن  
پیٹھ کر سوتے نگار بود رنگ  
اندر آدر جو سبب سنگ زن  
نہر میں آ توڑ شکا - ہو سو ہو  
گر نہ در را و دیں از رہزناں  
راہزن گر ما و دیں کا تو نہیں

سہ یعنی ایاز



جملہ بشتند گوہر را عیاں

تم نے توڑا اُس دُرِ نایاب کو

جملہ ارکاں خوار گشتند و شرنند

تھے اماکیں خوار - غم میں مبتلا

عذر گو یاں گشتند زیں نیل بجاں

کر رہے تھے عذر اپنی بھول کا

بہچو دووے میشدے ہر آسماں

آسماں پر جس کا پہنچا بھتا دھواں

کہ ز صدمہ ایں خساں را پاک کن

پاک کر ان سے جلو خانہ مرا

گوہر امیر شہ بود اسے ناکساں

گوہر امیر شہ تھا اسے نالا لفقو

چوں ایاز ایں راز بر صحر افگند

جب ایاز اس راز کو یوں کہ چکا

سرفرد انداختند آنسو راں

سر جھکٹے سب کھڑے تھے چاہیا

از دل ہر یک صد آہ از ماں

اُن کے دل سے تھی رواں دہ دغاں

کہ و اشارت شر بچلا و کہن

شے آخر حکم قاتل کو دیا

## ارادہ قتل اور ایاز کی سفارش

کز پئے سنگ مرار بشتند

حکم توڑا بالمقابل سنگ کے

بہر رنگیں سنگ شہ خوار و کساد

سنگ رنگیں کے لئے پاؤں ہووا

پیش تخت آں لغ سلطان

بڑھ کے تخت شاہ کو بوسہ دیا

کے قباہے کو تو چرخ آرد شکست

اور کہا، ہے چرخ کو تجھ سے شکست

از تو دارندہ سخاوت بہر سخی

سائے سخیوں کی سخاوت تجھ سے ہے

ایں خساں چہ لائق صدمہ مند

لائق دربار میں کب میں یہ گدھے

امیر پیش چنیں اہل فساد

حکم میرا سامنے ان کے ہووا

پس ایاز مہر افرا میر حبیب

پس ایاز اپنی جگہ سے بڑھ گیا

سجدہ کر دو پس گلے خود گرفت

گڑائی گردن اپنی کر کے سر کو پست

اے ہملے کہ ہمالیوں فرسخی

تو ہما ہے سب یہ برکت تجھ سے ہے

اے کریمے کہ کرہائے جہاں

اے کریم اب جملہ اکرام جہاں

اے لطیفے کہ گل سرخست چو دید

جب گلوں نے تجھ کو دیکھا ای لطیف

از غفوری تو غفراں چشم سیر

سیر ہے غفراں غفوری دیکھ کر

غیر عفو تو کرا دار دست

عفو سے تیرے ہی فرحت ناک ہو

غفلت و گستاخی ایں مجرماں

ان کی گستاخی و غفلت جان لے

دائما غفلت و گستاخی و مد

ہوتی گستاخی سے ہے غفلت عیاں

غفلت و نسیان بد آموختہ

بہول ہو یا غفلتیں ہوں گے آخی

ہمیشہ بیداری و فطنت و ہد

ہمیشہ تعظیم دے بیداریاں

وقت غارت خواب مایہ خلق را

وقت غارت نیند خلقت کو نہ آئے

خواب چوں در میردا از بیم دلق

کیا گنتی ہے نیند خوف دلق سے

محو گرد پیش اشارت نہاں

ہیں ترے اشارے کے آگے نہاں

از خجالت پیر من را بدوید

بھاڑ ڈالے اپنے پیرا ہن کثیف

رو بہاں بر شیراز عدل تو چیر

عدل سے غالب ہے رو بہ شیر بہ

ہر کہ با امر تو بے باکی کند

وہ جو تیرے حکم سے بے باک ہو

از دفر عفو تست اے عفوواں

ہے فقط تیرے خیال عفو سے

کہ برو تعظیم از ویدہ رد

ہے رد تعظیم سے بس راہگاں

ز آتش تعظیم گرد و سوختہ

آتش تعظیم لے جل جائیں گی

سہو و نسیان از دولت ہیروں جد

سہو و نسیان دل سے جائیں ہو گیا

تا نہر باید کے زودلق را

تا گوئی گدڑی نہ لیکر بھاگ جاٹے

خواب و نسیان کے بود با بیم خلق

سہو کیوں بھاگے نہ خوف خلق سے

لَا تَوَاخِذُ اِنْ تَسِيئَاتُكَ كَوَاهِ  
 لَا تَوَاخِذُ اِنْ تَسِيئَاتُكَ كَوَاهِ  
 زانکہ استکمالِ تعظیم اور نکر و  
 کی نہ تکمیل اُس نے جب تعظیم کی  
 گرچہ لسیاں لاپرواہا چار پود  
 گرچہ مصیباں لاپرواہا چار تھا  
 کو تباہ وں کرد وں تعظیم ہا  
 اُس نے کی تعظیم میں جب کاہلی  
 ہچوستی کو خرابیہا کس  
 جیسے مستی، آفتوں میں ڈال دے  
 گویدش لیکن سبب از شدت کار  
 اُس سے کہتا ہے سبب از شدت کار  
 بنجودی نامد بنجودش خواندہ  
 بنجودی کو تو نے جانا بار بار  
 گر رسیدے مستیٰ بنجود تو  
 ہوتی اپنے آپ اگر مستی تری  
 پشت وارت او بے عذر خواہ  
 وہ مددگار اور ہوتا عذر خواہ  
 عفو ہائے جملہ عالم ذرہ  
 عفو دنیا کے ہیں ذرے مختصر

کہ پود لسیاں پوجھے ہم گناہ  
 ایک سبب ہے تو ہے لسیاں بھی گناہ  
 ورنہ لسیاں درخیاوردی نہرو  
 اُس سے لسیاں نے لڑائی ٹھان لی  
 وہ سبب زید بن آدمختار پود  
 وہ سبب ندی میں تو مختار تھا  
 تاکہ زان لسیاں شد وں سخط  
 سہو لسیاں اور خطا ظاہر ہوئی  
 گوید او معذور پودم من ز خود  
 یوں کچھ معذور تھی میں آپ سے  
 از تو بدو در رفتن آں اختیار  
 کام میں حاصل تجھے تھا اختیار  
 اختیار از خود نشدش رائد  
 تو نے مانگا، خود نہ بھگا کا اختیار  
 حفظ کر دے ساقی جاں عہد تو  
 کرتا ساقی خود حفاظت عہد کی  
 من غلام زلت مست را کہ  
 ہوں غلام لغزش مست را کہ  
 عیس عفو ت اے ز تو ہر بہرہ  
 تیرے عیس عفو سے ہیں بہرہ در

سَلِّ رَّبَّنَا لَا تَوَاخِذُ اِنْ تَسِيئَاتُكَ كَوَاهِ  
 ہو اے تو ہمیں ماحوذ نہ کر سہا یا ز یاد شاہ سے کہ رہا ہے +

|                                |                               |
|--------------------------------|-------------------------------|
| میت کفوش آیتھا الناس اتقوا     | عفو بالکفۃ ثنائے عفو تو       |
| اتقوا کب کفو ہے اس کے لئے      | عفو میں۔ قراح تیرے عفو کے     |
| کام شیریں تو اندر اے کامراں    | جان شان بخش و زخود شاں بہرا   |
| یہ میں اے شہ مقصد شیریں ترے    | کردن صالح۔ جان اُن کی بخل دے  |
| فرقت تلخ تو جوں خواہد چشید     | رحم کن بر آنکہ او بچے تو دید  |
| ہو گی ان کو تیری فرقت مانگوار  | دیکھے والوں سے رحم اے ذی وقار |
| ہر جہ خواہی کن ولیکن اس مکن    | از فراق تلخ میسکوئی سخن       |
| ہا ہے جو کچھ کر مگر ایسا نہ کر | تو فراق تلخ کا چہرہ جان نہ کر |
| ایں سخن از عاشق خود گوشدار     | در جہاں نبود بتراز عسیر       |
| اے عاشق سے یہ سنے اے شکار      | سب بدتر ہے جہاں میں عسیر      |
| میت مانند فراق سست تو          | صد ہزاراں مرگ تلخ از دست      |
| بھر سے تیرے نہیں وہ تلخ تر     | تیرے ہاتھوں آئیں سوسو تیں اگر |
| دور و ازلے مہرماں راستغاٹ      | کلمتی ہچہرا ز فک و روا ز اماٹ |
| اے پناہ مہرماں مسرور رکھ       | مرد و زن سے بھرا پناہ دور رکھ |
| تلخی ہجرت کو فوق آتش سست       | برا مید و صل تو مرد و ن خست   |
| آگ سے بڑھ کر ہے فرقت کا بخار   | وصل ہو تیرا تو مرنا خوشگوار   |
| چہ غم بودے گرم بودے نظر        | گبر میگوید میان اں سقر        |
| ہوتا کیا غم اُس کی گر ہوتی نظر | کہتے ہیں کافر جو ہیں غرق سقر  |
| ساحراں آخو نہائے دست پاست      | کاں نظر شیریں کنندہ رنجماست   |
| ساحروں کو خوں بہائے قتل فے     | کیونکہ غم کو وہ نظر شیریں کرے |

# سفر کے وقت ساحرانِ فرعون کا اُس سے خطاب

|                               |                                |
|-------------------------------|--------------------------------|
| نعرۂ کاضیرؑ لہشید آسماں       | چرخ گوئے شد پے آلِ صولحاں      |
| چرخ نے کاضیرؑ کا نعرہ سنا     | گنداس چوگان کی گردوں بنا       |
| ضریت فرعون بل رانیست ضمیر     | لطف حق غالب بود بر غیر         |
| مار سے فرعون کی کیا ہم کو ڈر  | لطف حق غالب ہے کبر غیر         |
| گر بدانی ستر مارا سے مضل      | میرانی مال زدن کجے کو رول      |
| ہوا گرفت ہمارے راز سے         | ریخ سے آزاد تو ہم کو کرے       |
| میں بیا ایسویہ میں کالِ اغنوں | مینند یا کینت قو مئی یغلموں    |
| آواز سنی، چھپر سنا ہے ارغنون  | نذر سے یا کینت قو مئی یغلموں   |
| داد مارا فضل حق فرعون ہے      | لے چنیں فرعون ہے بے عو ہے      |
| فضل حق سے ہے وہ فرعون بی      | بیج ہے جس سے یہ فرعون شری      |
| سریرا رولک بیل تہہ و جیل      | اے شدہ غرقہ بمملک مصر و نیل    |
| سراٹھا اور دیکھ لے ملک جیل    | کیوں ہے تو مازان ملک مصر و نیل |
| گر تو ترک اس بجس خرقہ کنی     | نیل را در نیل جاں غرقہ کنی     |
| یہ بجس خرقہ جو کچھ سے دور ہو  | نیل جاں میں غرق کر دے نیل کو   |

۱۔ یعنی کہ حینِ زنا لای من ینا منقلبون۔ ہمیں کچھ ڈر نہیں کیونکہ  
ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں +  
۲۔ یعنی اے میری قوم دالو! کاغذ تم اس کو جاں سکتے +

درمیان مصر جاں صد مصرست

مصر جان میں مصر میں سے انتہا

غافل از ماہیت اس سر و نام

ماہیت سے اس کی غافل ہے تمام

کے آنادال بند جسم و جاں بود

کیوں پڑے پھندے میں جسم و دند کے

از اتائے پربلائے پرصفت

جو "انا" ہے پربلا و پربصفت

در حق مادی دولت مستوم بود

اور ہمارے حق میں دولت ہو گئی

کے زدے برا چتیل قبال خوش

سایہ ہوتا اس طرح اقبال کا

بر سہرا بندار بندت میسداہم

بند دیتے ہیں سہرا دار و فنا

دار ملک تو غرور و غفلت است

دار غفلت تیرا ملک اے شاہ ہے

داں ممالے خفیہ در قشیر حیات

موت وہ ہے زندگانی میں چھپی

ورنہ دنیا کے بُدے دار الغرور

درد کیوں ہوتا جہاں دار الغرور

میں بدار از مصر کے فرعون دست

مصر سے فرعون اب تو ہاتھ اٹھا

تو اتار پڑے گوئی مدام

تو "آنا" رہا ہی کہتا ہے مدام

رہت بر مرلوب کے لرزاں بود

رب کہاں مرعوب ہو مخلوق سے

تک اتا ماہیم رستہ از اتا

ہم "انا" ہیں۔ پر نہیں ہیں وہ "انا"

آں اتائے بر تو اے سگ شوم بود

وہ انا تیرے لئے محوسس غمی

گر نبودے ایں اتائے کینہ کش

دور کہنے کو نہ کرتی گر "آنا"

شکر آں کہ دام فساد میجویم

شکر ہے، دام فنا سے ہیں رہا

دار فیل ما براق رحلت است

دار ہم کو تو براق راہ ہے

ایں حیاتے خفیہ در قشیر حیات

موت میں پنہاں ہے یہ اک زندگی

مے نماید نور مار و نار نور

ہے نظر میں نور مار، اند مار نور

لہ یعنی میں رب ہوں \*

|                                 |                                 |
|---------------------------------|---------------------------------|
| میں کمن کجیل اول نیست شو        | چوں غروب آری برآز شرقی صنو      |
| تاں نہ کر کجیل پہلے ہونسا       | ہو غروب اول تو پھر بھلا ضیا     |
| زراں نائے دراز لے تنگ شد        | زس نادل جیو و جہاں دنگ شد       |
| دل ازل میں اس علم تا سے تنگ تھا | جان آورد ل اس کے، تا سے دنگ تھا |
| ازا تا چوں رست شد اکتوں نا      | آفریں برآں آئے بے عنا           |
| اُس آتا سے دوری ہے اک انا       | اس آتا سے بے عنا پر مرجا        |
| زراں نائے بے عنا خوش کشت جان    | شد جہاں و ذراں نائے اینجھاں     |
| اس آتا سے ہو گئی جب شاد جہاں    | توہ بھاگا اس آتا سے بے کہاں     |
| اگر بیان وانا اندر پیش          | مید و چوں پید ویرانی ویش        |
| بھاگتا ہے۔ اور آتا پیچہ رواں    | بھاگتی ہے دیکھ کر ویرانیاں      |
| طالب ادنیٰ نگر و طالبیت         | چوں بھرومی طالبیت شد مطلب       |
| تو ہے طالب۔ وہ نہیں طالب خیری   | جب مرے، مطلب ہو طالب واقعی      |
| زندقہ کے مردہ شو شوید ترا       | طالبی کے مطلبیت جوید ترا        |
| تو ہے زندقہ مردہ شو نہلائے کیا  | تو جو طالب ہے۔ تو مطلب پائے کیا |
| اندیس بحث ازخود رہیں بے         | فخر رازی را زدار دیں ہرے        |
| عقل کو ہوتا جو اس رستے میں باز  | فخر رازی کے ہوتے دیں کے زدار    |

سہ یعنی شیطان کی آتا سے جس نے کہا تھا۔ انا خیر منہ میں آدم سے بہتر ہوں  
 سہ یعنی منصور کی آتا سے جس نے انا الحق کہا تھا +  
 سہ یعنی تجھ کو پائے +

سہ یعنی امام فخر الدین رازی علم کلام کے امام تھے۔ علم کلام وہ علم ہے  
 جس میں مقدمات نقلی کو دلائل عقلی سے ثابت کرتے ہیں +

|                              |                             |
|------------------------------|-----------------------------|
| ایک بچوں من لم یدق لم یدرود  | عقل و تخیلات و حیرت فرود    |
| یہ وہ اس لذت سے تھے نا آشنا  | عقل اور تخیل کے حیراں رکھا  |
| کے شود کشف از تفکر میں آنا   | اسی انا مکشوف شد بعد لقنا   |
| فکر سے ہوتا ہے کب کشف آنا    | راز آنا کا کھل گیا بعد فنا  |
| مے فتدا میں عقلہا ورافقتاد   | در مغایرتی حلول و اتحاد     |
| جستجو کرتی ہیں عقلیں، نامراد | ہوتی ہیں جو حلول و اتحاد    |
| اے ایاز گشتہ فانی ز اقتراب   | اچھو اختر در شعاع آفتاب     |
| اے ایاز اب تو ہے فانی قرب سے | جیسے تارے مہر میں ہیں ڈوبے  |
| بلکہ چون لطفہ مستبدل تو بن   | نزد حلول و اتحاد مفتن       |
| جیسے لطفہ تن سے بدلے شادشاو  | دور ہے تجھ سے حلول و اتحاد  |
| عفو کن اے عفو در صندوق تو    | سابق لطفی و ماسبق تو        |
| عفو کر، ہے عفو کا مختار تو   | ہم ترے تابع ہیں اور سرور تو |

## ایاز کا اپنے آپ کو مجرم جانتا

|                                |                            |
|--------------------------------|----------------------------|
| من کہ با شتم کہ بگویم عفو کن   | اے تو سلطان خلاصہ بر کن    |
| کون ہوں میں جو کہوں ہاں عفو کر | تو ہے عالم کا خلاصہ تاج در |

اے حلول۔ اتر آنا۔ کسی چیز کا کسی چیز کے ساتھ اختصا ص +  
 اتحاد۔ دو چیزوں کا ایک ہو جانا۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی کہتا ہے۔ خدا  
 پاک نے فلاں چیز میں حلول کیا تھا۔ اور کوئی کہتا ہے کہ نہیں نہ جسم تھا  
 نہ جان تھی۔ بلکہ وہی ذات پاک تھی +  
 ۱۔ یہ ایاز کے اقوال ہیں +



اے گرفتہ جملہ منہا دامت

تیرے دامن گیر ہیں جتنے میں "من"

رہ نمایم علم حلم اللہ ودا

علم کا تیرے ہوں کیا روا تمنا

گزریوں صفحہا گردانیم

تو ہے گر لائق سزا کے جاننا

یا کہ دایادت دہم شرط کرم

یاد یا شرط کرم مجھ کو دلاؤں

وانکہ یادت نیست چہیت جہاں

کیا ہے وہ تو ہے جسے بھولا ہوا

کہ فراموشی کند دے را نہاں

کب فراموشی کرے اس کو نہاں

ہمچو خورشیدش نبو را فراموشی

نور سجد کی طرح اُن کو دیا

مستمع فتولا بہ ام را از کرم

سنی خوشامد کو مری اے ذی فنون

آں شفاعت ہم تو خود را کردہ

میں نے کیا کی پھر سفارش تو نے کی

تر و خشک خانہ نبود آں من

خشک و تر اس گھر کا سب کچھ ہے ترا

ہم ثباتش بخش گرداں مستجاب

تو ہی اب مقبول کرے رستیا

من کہ با قسم کہ بوم من بامنت

تیرے من سے میرے من کی کیا گنتی

من کہ آرم رحم علم آلود را

میں کہوں ان عاجزوں پر رحم کیا

صد ہزاراں صفع را از زانیم

میں تو ہوں خود ہی سزا دار سزا

من کیتم تا پیشیت اعلا مکنم

کون ہوں میں جو تجھے واقعہ جانوں

آنکہ معلوم تو نبود چہ بوداں

جو نہیں معلوم مجھ کو وہ ہے کیا

اے تو پاکیزہ جہل و علمت پاک الہاں

علم تیرا جہل سے ہے پاک ہاں

ہمچو کس را تو کسے انگاشتنی

تو نے ناکاموں کو سمجھا کام کا

چوں کسم کردی اگر لا بہ کنم

ابلیس یا کر خوشامد گر کروں

زانکہ از نقشم چہ بیروں بردم

تو نے جب کھویا امرا نقش خودی

چوں رخت من ہتی گشت ایشان

میرے ساماں سے جو تیرے خالی ہئا

ہم دعا از من رواں کردی جواب

تو نے ہی مجھ کو دیا ذوق دعا

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| ہم تو بادلش آخرا جابت را رجا  | ہم تو بودی اقل آرنده دعا        |
| اب اجابت کی تو ہی آئیدین      | ہے تجھی سے ہر دعا کا بانگین     |
| بہر بندہ عفو کرد از مجرماں    | ساز نم من لاف کال شاہ جہاں      |
| مجرموں پر کی عطا میرے لئے     | ساکروں میں ماز ، میرے شاہ نے    |
| کرد شاہ ہم دار دے ہر درد مند  | درد بودم سر بسر من خود پسند     |
| کرد یا شہ نے دداے درد مند     | درد تھا میں سہ بسر درد خود پسند |
| کرد دست فضل او یکم کوثرے      | دوزخی بودم پُر از شور و شرے     |
| لطف شہ نے مجھ کو کوثر کر دیا  | تھا میں دوزخ ، شور و شر سے بھرا |
| من بود یا نم و گر مار از جسد  | بہر کرا سوزید و دوزخ در قود     |
| از سیر ز جسم دوں گامیں اُسے   | اب سزا پا کر جو دوزخ میں چلے    |
| گرد از دے نایت و افروختہ      | کار کوثر چسیت کہ بہر سوختہ      |
| پھر ہو درشن اور پائے ریح تمام | آئے جو جل کر یہ ہے کوثر کا کام  |
| کانچہ دوزخ سوخت من ز آردم     | قطرہ قطرہ او مناد تی کرم        |
| میں جلا دوزخ کا ٹوٹا لاؤں گا  | قطرہ قطرہ اُس کا دیتا ہے صدا    |
| غیبت لچھا جدیداً خالصاً       | ہیچو مرہم بر سیر زخم عفن        |
| گوشت لائے بھر کے خالص تانہ تر | جینیے مرہم ایک کہنہ نہ ختم یہ   |
| ہست کوثر چوں بہار گلستاں      | ہست دوزخ ہیچو سرائے خزاں        |
| اور کوثر اک بہار گلستاں       | ہے جہنم مثل سرائے خزاں          |
| ہست کوثر بر مثال لطف صور      | ہست دوزخ ہیچو مرک و خاک گور     |
| اور کوثر کو سمجھ لے لطف صور   | ہے جہنم موت ، پا ہے خاک گور     |
| سوئے کوثر می کشد اکرام تماں   | لے لے دوزخ سوختہ اجسام تماں     |
| سوئے کوثر آؤں اُس کے فضل سے   | جب تمہارے جسم دوزخ میں چلے      |

چوں خلقت الخلق کی برکت علی

مجھ سے یہ مخلوق اٹھائے فائدہ

لالان ارتح علیہم جو دست

یہ ترا جود و کرم ہے اور عطا

عفو کن زین قصا ان کن پرست

عفو کر ان ناقصوں پر عفو کر

عفو خلتاں ہم جو وسیل

عفو خلقت اچھل خبر وسیل کے

عفو ہا ہر شے میں لہا رہا

عفو اڑ کر ان شکستہ قلب سے

باز شاں وقت سحر پیاں کشی

باز اڑا دیتا ہے تو وقت سحر

پر زناں بارو گرد و وقت شام

عفو پھر آئے ہیں اڑ کر وقت شام

تا کہ از تن تار و صلت بگسلند

تا کہ تن سے تار و صلت توڑ کے

پر زناں یمن زر جمع سترنگوں

اڑتے ہیں بے خوف ہو کر سترنگوں

لطف تو فرمودے فیوم حی

لطف سے فرما چکا ہے کبریا

کہ شود زو جملہ ناقصہا درست

تا درستی ناقصوں کی مو شہا

عفو از دریائے عفو دل تراست

عفو بحر عفو سے ہے خوب تر

ہم بیاں دریا ہے تازہ خیل

ہم ہے دریا میں غرنے کیلئے

چوں کبوتر سونے تو آید شہا

چوں کبوتر رات کو مجھ سے ملے

تا لبشب مجھوں میں ابدان کنی

جسم میں مجھوں میں تا ہو بے خطر

میسرند از عشق آل الوان بام

ہے انہیں یہ الفت الوان دہام

پیش تو آئند کہ تو مقبلند

تیرے پاس آجا میں خوش قسمت تھے

در ہوا کا تارا لیتہ راجوں

کہتے ہیں تارا لیتہ راجوں

سہ پوری آیت شریف اقتباس میں لانا علیہ الرحمۃ نے وہ شعروں میں دیا ہے پوری آیت

ہے خلقت الخلق کی پریم علی لالان ارتح علیہم یعنی خدا نے تعالیٰ فرماتا ہے

کہ میں نے مخلوق کو پیدا کیا ہے اس لئے کہ وہ مجھ سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے کہ میں اس

مخلوق سے فائدہ اٹھاؤں + سہ یعنی تحقیق ہم اسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں +

|   |                                 |
|---|---------------------------------|
| بعد ازین رجعت نماں دور و غم                                   | بانگ مے آید تعالو از کرم        |
| اب نہ ہوگا ٹوٹ کر پھر درد و غم                                | آؤ۔ آتی ہے یہ آواز کرم          |
| قدرِ منجۃ الستہ باشد اے مہاں                                  | بس عروپہا کشید باز جہاں         |
| قدر میری جانتے تھے سر بسر                                     | تم نے دنیا میں کئے بے حد سفر    |
| ہمیں بنید ازید پا پائے دراز                                   | زیر سایہ میں درختم مست تار      |
| پاؤں اپنے شوق سے کر لو دراز                                   | سائے میں پیڑوں کے حیرت مست تار  |
| بر کنار دوست حوراں خالیں                                      | پا یہاں سے پڑ عنا از بہر دین    |
| آج بھیلیں حور کی آغوش میں                                     | پھر قدم جو دین کے تھے جوش میں   |
| کر سفر باز آمدند اس صوفیاں                                    | حوریاں گشتہ مغن مہرباں          |
| آگئے صوفی سفر سے ٹوٹ کر                                       | ناز شبیں کئی میں حوریں سر بسر   |
| مترے افتادہ بر خاک و قدر                                      | صوفیاں صافیاں چو لعل و خور      |
| خاک پر ہسوں تقاضا جن کو اضطراب                                | صوفیاں صاف مثل آفتاب            |
| ایچو لور خور سوئے قصہ بلند                                    | یہاں ٹریاک از قدر باز آمدند     |
| صورت خورشید سوئے قصہ نور                                      | بے اثر آئے نجاست کر کے دور      |
| جملہ سراشاں بدلو اسے رسید                                     | ایں گروہ محبواں ہم اے مجید      |
| سر سری دیوار سے ٹکرائے ہیں                                    | بس اسی صورت یہ مجرم آئے ہیں     |
| گرچہ مات کعبتیں حق بدند                                       | بر خطا و جرم خود وقت شدند       |
| کعبتیں مات حق سے ہارے ہر ملا                                  | اپنے جرموں سے ہوئے ہیں آشنا     |
| ایک لطف مجرماں را رہ کتاں                                     | رو تہو کروندا کنوں آہ کتاں      |
| لطف نے تیرے بکایا ہے انہیں                                    | آئے ہیں یہاں اب گھر سے اندر ہیں |
| لہ و شش پہلو پائے سے جن میں سے ہر ایک پر ایک سے چھٹک نقش ہوتے |                                 |
| ہیں *   |                                 |

|                                |                                  |
|--------------------------------|----------------------------------|
| راہ دہ آلودگاں را العجل        | در فرات عفو و عین مغفل           |
| یہ ہیں مجرم جلدہ دیے انہیں     | چشمہ غسل اور فرات عفو عین        |
| تا کہ غسل آرند زان جرم دراز    | در صف پاکان روند اندر نماز       |
| تا کہ دھوڑا لیں یہ سب جرم دراز | نیکوں کی صف میں پڑھیں جا کر نماز |
| اندہیں صفہا ز اندازہ بروں      | غرقگان نور سخن القافون           |
| ان صفوں میں ہیں بہت حد سے فزوں | غرق بحر نور سخن القافون          |
| چوں سخن روصفت نہ حالت بید      | ہم قلم بکشست ہم کا قدورید        |
| جب قلم اس ماجرا تک آ گیا       | تو قلم بچا ہے اور کا قذ بھٹا     |
| بھر را پیمود هیچ اسکرہ         | شیر را برداشت سرگز برڈ           |
| پیائے میں دریا سما سکتا نہیں   | شیر کو بکرا اٹھا سکتا نہیں       |
| گر حجابست بروں و در حجاب       | تا بہ بینی پا دفشا ہتی عجاب      |
| ہے اگر محجوب، توڑا ہے حجاب     | تا تو دیکھے بادشاہی کا میاب      |
| گرچہ بکشند جامت قوم مست        | آنکہ مست از تو بود عذریش مست     |
| جام توڑا تیرا قوم مست لے       | عذر یہ ہے سب بھی سے مست تھے      |
| مستی ایشاں با قباں و بمال      | نہ ز بادہ مست اے نیکو خصال       |
| مستیاں اقبال سے ان کی نہیں     | بلکہ تیری نے سے ہیں اے مرہ جبین  |
| اے شہنشاہ مست تخصیص تو اند     | عفو کن از مست خود اے عفو مند     |
| مست ہیں وہ تو تری تخصیص سے     | عفو کر دے جرم اپنے مست کے        |
| لذت تخصیص وقت خطاب             | آں کند کہ تا بد از صدیم شراب     |
| کرتا ہے تخصیص سے جب تو خطاب    | اُس کی لذت با نہیں سکتی شراب     |

سہ یعنی کہتے ہیں کہ ہم صف میں کھڑے ہونے والے ہیں +

|                                 |                                |
|---------------------------------|--------------------------------|
| چونکہ مستم کردہ خدم مزین        | شرع متاثرانیا رد عذر دن        |
| مست خود کر کے نہ حد مجھ پر لگا  | شرع کی حد مست پر ہے کب رہا     |
| چوں شوم ہشیار آنگاہم بزن        | کہ نخواہم گشت خود ہشیار من     |
| ہوش جب آجائے پھر دینا سزا       | پر میں کب ہشیار ہوتا ہوں بھلا  |
| ہر کہ از جام تو خورد اسے و لمین | تا ابد رست از ہش و از عذر دن   |
| جس نے پیرا جام الفت پی لیا      | وہ ابد تک ہوش و حد سے رہا      |
| خالدین فی فناء التک کو ہم       | من یفانی فی کھوا کم لم لقم     |
| ہیں فنا میں مستیاں اس کی مدام   | ہو فنا ہوا پھر کرے وہ کیا قیام |
| فضل تو گوید دل مارا کہ رو       | اے شدہ درد و غم عشق ما گرو     |
| فضل تیرا دل سے کہتا ہے کہ جا    | تو ہمارے عشق میں ہے بہتلا      |
| چوں کس درد و غم ما افتادہ       | تو نہ مست اے کس تو یاد دہ      |
| ہے ہماری چھاچھ میں تو چوں کس    | مست کیا، تو ہے شراب خوش نفس    |
| کرگساں مست از تو گردن اے کس     | چونکہ بر بکھر غسل رانی فرس     |
| مست ہوں کر کس بھی تجھ سے بر ملا | جب کہ تولے دریا پہلے شہد کا    |
| کو ہما چوں ذرہ ہا سر مست تو     | نقطہ دیر کار و خط و دست تو     |
| مست ذروں کی طرح ہیں کہ جسے      | نقطہ دیر کار و خط تیرے لئے     |
| فتنہ کہ لرزندا آں لرزاں بہت     | ہر گراں قیمت گہرا زان بہت      |
| فتنہ ہے تجھ سے لرزتا سرسہر      | تجھ کو سنتا ہر گراں قیمت گہر   |
| گر خدا دادے مرا پانصد دہاں      | گفتے شرح تولے جان جہاں         |
| پان سو منہ گر مجھے دیتا خدا     | حق میں تیری شرح کا کرتا ادا    |

۱۔ یعنی کلام کرنے لگے ۛ

یزدباں دارم من آنم منکر  
 اک زبان ہے ادودہ بھی منکر  
 منکر تر خود مباحشم از عدم  
 ہو عدم سے کیوں مجھے سہ زندگی  
 صد ہزار آشتار عیبی منتظر  
 منتظران کے ہیں سب عیبی نشان  
 از تقاضائے تو مے گرد و سرم  
 حکم سے ہلتا ہے تیرے سر مرا  
 رغبت ما از تقاضائے تو است  
 میں ہمدی رہتیں تیرے ہی ہاتھ  
 خاک بے پائے بہالا کے جہد  
 بے ہوا کے خاک کب ادھر چڑھے  
 پیش آپ زندگانی کس عمر  
 کون آپ زندگانی سے مرا  
 آپ حیواں قبلہ جان و ستاں  
 آپ حیواں جان و اوں کی اماں  
 مرگ شاماں ز عشقت زندہ اند  
 زندہ ہیں مرکز بھی تیرے مبتلا  
 آپ عشق تو چو مارا دست داد  
 عشق کا تیرے جو پانی پنی لیا  
 ز آب حیواں ہست ہر جان لوی  
 آب حیواں سے ہے جان کی زندگی

در خجالت از لیلے دانائے سر  
 تجھ سے ہے محبوب اسے دانائے سر  
 کزد بالمش آمد ستندائیں اُمم  
 آفتیں یہ سب وہیں سے میں چلی  
 از عدم بیروں جد بالطف و بر  
 لطف دینی کے کب آئیں یہاں  
 اے بگردہ من بیائے آں کرم  
 ہوں تری بخشش کے قدموں میں مرا  
 جذبہ حقست سر چارہ ہر دست  
 جذب حق ہے ہر جگہ رہو کے ساتھ  
 کشتی بے بھر پا در رہ نہد  
 کشتی بے دریا کے آخر کب چلے  
 پیش آبت آپ حیواں دست درو  
 تیرے آگے آپ حیواں کا دسا  
 ز آب باشد سنبوختہ الی ستاں  
 پانی سے ہیں سنبوختہ باغ و بوستاں  
 دل ز جان آپ ہاں پر کندہ اند  
 جان و آب جان سے دل ہذاشتا  
 آب حیواں شد بہ پیش ما کساد  
 آب حیواں اپنی نظروں سے گرا  
 یکک یکک آب حیواں لے تولی  
 یکک ایکک آب حیواں لے تولی

|                               |                                 |
|-------------------------------|---------------------------------|
| تا بدیدم دستبرد آں کرم        | ہر دم مرگے و حشرے ادیم          |
| تا کہ دیکھوں میں کرشمے لطف کے | ہر گھڑی اک مرگ و حشر ہے مجھے    |
| زا عتماد بعثت کردن اسے خدا    | بہمچو خفتن گشت این مردان مرا    |
| اس بھروسے پر کہ تو دے گا جلا  | مثل سونے کے ہے یہ مرنا مرا      |
| گوش گیری آوریش اے آب آب       | ہفت ریا ہزم ارگرد سرب           |
| لائے تو فوراً پکڑ کر گوش آب   | سات دریا بھی جو ہو جائیں سرب    |
| سنگ کے ترسندہ باراں چوں کلورخ | عقل ترساں ز اہل دان عشق شوخ     |
| سنگ کب مینہ سے ڈرے، مٹی دے    | عشق کب، ہے عقل خائف موت سے      |
| در پردہ چرخ جاں چوں انجم ست   | از صحائف ثنوی این پنجم ست       |
| چرخ جاں میں صورت اختر ہے یہ   | ثنوی کا پانچواں دفتر ہے یہ      |
| چرخ کشتیبان داستارہ شناس      | رہ نیا بد از ستارہ ہر حواس      |
| لیک کشتی بان اور اختر شناس    | راہ تاروں سے نہ پلے ہر حواس     |
| از سعودش غافل اندواز قرال     | جز نظارہ نیست قسم دیگرال        |
| کب قران و سعد سے ہے آگہی      | ہے فقط نظارہ قسمت اخیر کی       |
| باچنیں استارائے دیو سوز       | آشنائی گیر شبہاتما بروز         |
| بس ستارے ہیں یہی شیطان سوز    | شب کو ان کا آشنا ہوتا بروز      |
| ہست لفظ انداز قلعہ آسماں      | ہر یکے در دفع دیو بدگماں        |
| آتش انداز حشر یک آسماں        | میں یہ سب شیطان کے دشمن یکماں   |
| مشتری را اولی الاقرب ست       | اخترار باد دیو چوں عقر لبست     |
| پہلے میں حاصل مشتری سے قربین  | تا بے گو بھتو میں نہ کر دیو میں |
| دیو پڑ آب است لعل و میورا     | قوس گراز تیر دوزد دیو را        |
| دیو میووں اور زراعت کو آگاہے  | قوس تیروں سے جو شیطان کو بھگا   |



دوست اچوں ٹوڑ کشتی میکند

کینے مثل ٹوڑ بار بار کو

لعل راز و خلعت و طلس رسد

لعل کو خلعت مگر طلس کدے

ہیست میراں از دیریں دوست

ہیست میزاں ہے لیکن ادوی

اویوں فشارق تبریزی سست

وہ بھی عاجز تھیں تبریزی سے ہے

وقت فکر آید از مے در عمل

جس سے ہو جاتے ہیں مشکل تر عمل

بریکے زہرست و ہر دیگر شکر

اس کو گرے زہر تو اس کو شکر

زہرہ نبود زہرہ را نام زد

زہرہ کی کیا تاب جو ات بھی کرے

وز جنون او جو زہر زالشکند

وہ جنوں سے جو جوکا توڑ دے

بر سر آب او کند مہ چوں سید

پانی پر ڈلیا ہوا ماو آسماں

وز طمع قیبن شود چوں موم نرم

اڑدائے چرخ ہوا لچ سے نرم

حوت گرچہ کشتی غے بشکند

حوت توڑے کشتی بدکار کو

شمس اگر شب را بدزد چوں سید

شمس مثل شہر شب کو پھاڑے

صورت خرچنگ اگرچہ کج دوست

فطرت سلطان اگر ہے کج روی

پیشہ مرتج اگر خوریزی است

گوہر مرتج خوریزی سے ہے

گرچہ در تاشیر تحس آمد زحل

تحس اکبر گواثر میں ہے زحل

ہر وجودے کہ عدم بنود سر

جو وجود آیا عدم سے ہے رادھر

ماہم از مہر از دو کف بر ہم زند

ماہ گر مالی بجائے مہر سے

بل عطار د خانہ خود گم کند

بلکہ اپنا کھر عطار د گم کرے

مشتی را دست لرزد دل طپد

لرزد میں ہو مشتی دل ہوتاں

نسر طائر را بریزد پر ز شرم

نسر طائر جھاڑے پر۔ آہائے شرم

اصلی شکل ہے۔ جو گدہ کی طرح آسمان پر اڑتی نظر آتی ہے +



# چیدہ اور نایاب اسلامی کتب

تاریخ اسلام: مؤلف شوق امروہی  
چھ حصوں میں کیجا مجلد۔

صد سال قبل سن پھری تاقیام پاکستان  
خوبصورت طباعت و کتابت۔

ضخامت ۱۰۰۰ صفحات قیمت ۳۵ روپے  
تجزیہ البخاری: مرتب امام بخاری  
خدا کے بعد رسول۔ اور قرآن مجید بخاری  
چھلاکھ احادیث کا منتخب مجموعہ

ضخامت ۱۰۲۲ صفحات ہدیہ بارہ روپے  
تاریخ حضرت اسلام: مؤلف محمد رفیع

اس پر آشوب دور میں مسلمانوں کو ایک  
مرکز پر لانے اور ان میں اتحاد ملی پیدا کر  
کا یہی ایک اہم فریضہ ہے کہ ان کو اسلام  
کے حالات سے بخوبی واقفیت دلائی جائے  
نہایت ہی عمدہ کتابت و طباعت ضخامت  
۴۶۴ صفحات قیمت مجلد چھ روپے

امام غزالیؒ کے تعلیمی نظریات  
مصنف:۔ انوار الحسن ایم اے

یوں تو امام غزالیؒ کے نظریات ہر زمانہ میں  
قابل توجہ رہے ہیں۔ مگر عہد حاضر کے

تقاضوں کے پیش نظر ان کے حالات و  
نظریات پیش کر کے انوار الحسن صاحب

نے علمی دنیا کی ایک عظیم خدمت سر انجام دی  
عمدہ کاغذ کتابت و طباعت و بیہ زیب

ضخامت ۲۲۰ صفحات قیمت تین روپے  
اسلامی تعلیم:۔ مصنف محمد رفیع

اسلام کے فریضہ نماز سے لے  
کر دیگر عقاید اسلام پر اس قدر

جامع کتاب شاید ہی کہیں دیکھنے  
میں آئی ہو۔

عمدہ کتابت و طباعت  
قیمت مجلد درمیکل سیٹ ۱۰ روپے

ملک دین محمد اینڈ سنسز پبلشرز شاعت منزل بل روڈ کلاں

# دنیاۓ اسلام کی یادگار کتب

جہانِ اقبال :- مؤلف عبدالرحمن طارق

ایک دنیا وہ ہے - جو خدا نے بنائی ، ایک دوسری دنیا ہے جس کا خالق اقبال ہے ۔ اقبال دنیا کے نظارے کے لئے آج یہ نادر و ممتاز دلچسپ و عام فہم کتاب ملاحظہ فرماویں ۔

تخامت ۶۰۰ صفحات قیمت ۷ روپے ۵۰ پیسے  
**فرعونِ کلیم :-** مصنف عبدالرحمن طارق

تاریخ عالم میں فنِ دیباچہ کی اس ناقابلِ فراموش جنگ کی تفسیر ہے اردو زبان میں پہلی مرتبہ پیش کیا جا رہا ہے ۔

تخامت ۲۰۸ صفحات قیمت صرف تین روپے

**رسالت مآب :-** مؤلف رئیس جعفری قیمت چھ روپے

**کشف المحجوب :-** مترجم مولوی محمد حسین ناظر ۔ قیمت چھ روپے

**کیمیائے سعادت :-** مترجم پروفیسر عنایت اللہ دہس

ملک دین محمد اینڈ سنز پبلشرز اشاعت منزل بلوچ